تفسیر الکتاب

پیدائش — اِستثنا

وِلیم میکڈونلڈ

تفسیر الکتاب

کلام الٰہی کی عام فہم اور آیت بہ آیت تشریح

پیدائش ـــ اِستِثنا

از

ولیم میکڈونلڈ

مترجم

بشپ سموئیل ڈی۔ چند

ناشرین

مسیحی اشاعت خانہ

۳۶۔ فیروزپور روڈ، لاہور

بار ______ اوّل

تعداد ______ دو ہزار

قیمت ______ ۷۰ روپے

سنہ ۲۰۰۰ء

اُردو ایڈیشن کے جُملہ حقوق بحق مسیحی اشاعت خانہ، لاہور محفوظ ہیں۔

Copyright © 1995, 1992, 1990. 1989
by William MacDonald

Urdu edition published by permission of author.

مینیجر ایم۔ آئی۔ کے ۳۶ فیروزپور روڈ، لاہور نے موسیٰ کاظم پرنٹرز، لاہور سے چھپوا کر
شائع کیا۔

مُصنّف کا دیباچہ

تفسیر الکتاب کا مقصد ایک عام مسیحی کو پُرانے عہد نامے کے متعلق بنیادی معلُومات فراہم کرنا ہے۔

تفسیر الکتاب کا یہ بھی مقصد ہے کہ اِن نظر انداز کی ہُوئی کتابوں کے ذوق و شوق کے لئے ایسی تحریک پیدا کی جائے کہ ایماندار اِن لازوال خزانوں کے لئے چھان بین کر سکے۔ گو عُلمائے کرام اپنی رُوحوں کی تقویت کے لئے ضرور مواد حاصل کر لیں گے، لیکن وُہ یہ سوچنے پر حق بجانب ہوں گے کہ یہ کتاب بنیادی طور پر عُلما کے لئے نہیں بلکہ عام لوگوں کے لئے لکھی گئی ہے۔

مزامیر، امثال اور واعظ کی کتابوں کے سِوا، پُرانے عہد نامے کی تفسیر آیت بہ آیت کی نسبت، پارہ بہ پارہ کی گئی ہے۔ متن کی تشریح کے ساتھ ساتھ، موقع محل کی نسبت سے رُوحانی حقائق کے عملی اطلاق اور تمثیلی علامات کے مُطالعہ کا بھی اِضافہ کیا گیا ہے۔

نجات دہندہ کی آمد سے متعلق حوالہ جات کو نمایاں مقام دیتے ہُوئے اُن کی تفصیلی تشریح کی گئی ہے۔

مزامیر، امثال اور واعظ کی کتابوں کا آیت بہ آیت مُطالعہ پیش کیا گیا ہے، کیونکہ اُن کی اِختصار سے تشریح کرنا مشکل ہے۔ علاوہ ازیں اکثر ایماندار ان کا ذرا گہرے طور پر مُطالعہ کرنا چاہتے ہیں۔

ہم نے متن سے متعلق مسائل کا حل پیش کرنے کی کوشش کی ہے، اور جہاں ممکن ہُوا ہم نے متبادل تشریحات بھی پیش کی ہیں۔ کلام کے کئی حصّے مفسّرین کے لئے مایوسی کا باعث ہیں۔ اِن پر غور کرتے وقت ہمیں اِس بات کا احساس ہوتا ہے کہ ابھی "ہم کو آئینے میں دُھندلا سا دکھائی دیتا ہے"۔

ہر تفسیر کی نسبت، خُدا کا کلام بذاتہٖ زیادہ اہمیّت کا حامل ہے، کیونکہ وُہ خُدا کے پاک رُوح سے مُنوّر ہے۔ اِس کے بغیر کوئی زندگی، ترقی، پاکیزگی یا معقول عبادت نہیں ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اِسے پڑھیں، گہرے طور پر اِس کا مُطالعہ کریں، اِسے یاد کریں، اِس پر گیان دھیان کریں، مزید برآں اِس پر عمل کریں۔ کسی نے کہا ہے "رُوحانی علم کا وسیلہ فرمانبرداری ہے"۔

اِس کتاب کا طریقِ استعمال

تفسیرالکتاب کے استعمال کے مختلف طریقے ہیں۔ ہم درج ذیل چند ایک طریقے پیش کرتے ہیں :

متفرق حِصّوں کا مُطالعہ کرنا۔ اگر آپ بائبل کو پسند کرتے اور اِس سے محبت رکھتے ہیں، تو آپ اِس تفسیر کی ورق گردانی سے لُطف اندوز ہوں گے۔ اور کہیں کہیں سے اِس کا مطالعہ کرنے سے پُوری کتاب کے مزاج سے واقفیت حاصل کریں گے۔

خصُوصی پارے۔ ممکن ہے کہ کسی آیت یا پارے کے بارے میں آپ کے ذہن میں کوئی سُوال ہو جس کے لئے آپ کو مَدد کی ضرورت ہے۔ متن میں موزوں جگہ میں تلاش کیجئے، یقیناً آپ کو اچھا مواد مِل جائے گا۔

موضُوعات۔ اگر آپ تخلیق، سبت، عہُود یا خُداوند کے فرشتے وغیرہ کے موضُوع پر مُطالعہ کر رہے ہیں، تو اُن پاروں کو دیکھئے جن کا اِن مضامین سے تعلق ہے۔ فہرستِ مضامین میں اِن موضُوعات پر کئی مقالہ جات کی فہرست دی گئی ہے۔ اِس فہرست کے علاوہ مرکزی پاروں کی راہنمائی کے لئے کلیدی الفاظ کلیدالکتاب کی مَدد سے تلاش کریں۔

بائبل کی کتاب۔ شاید آپ کی کلیسیا یا بائبل سٹڈی گروپ پُرانے عہدنامے کی کسی کتاب کا مُطالعہ کر رہے ہیں۔ اگر آپ مُطالعہ کے لئے مطلوبہ پارے کا پہلے سے مُطالعہ کریں، تو اِس پر بحث کے لئے اپنے سامعین کو دینے کے لئے آپ کے پاس کافی مواد ہو گا۔

پُوری کتاب۔ ہر ایک مسیحی کو پوری بائبل کا مُطالعہ کرنا چاہئے۔ ساری بائبل میں متن کے مشکل حِصّے بھی ہیں اور تفسیرالکتاب ایسی محتاط اور راسخ الاعتقاد تصنیف آپ کے مُطالعۂ بائبل میں آپ کی بہت زیادہ مُعاونت کرے گی۔

ہو سکتا ہے کہ شروع میں بائبل کا مُطالعہ کچھ خُشک ہو۔ جب آپ اس کا آغاز کرتے ہیں، تو یہ گندم کے دانوں کی طرح بکھری ہوئی ہو لیکن آپ رفتہ رفتہ محنت کرتے ہیں تو یہ پکی ہوئی روٹی کی صُورت اختیار کر لیتی ہے۔

پچاس ۵۰ سال قبل مسٹر میکڈونلڈ نے مجھے نصیحت کی تھی "تفسیروں کو حقارت کی نگاہ سے

نہ دیکھئے"۔ مُفسّر موصُوف کی پُرانے اور نئے عہدنامے پر تفسیر الکتاب کا مُطالعہ کرتے اور اُسے ترتیب دیتے ہوئے میری مزید نصیحت یہ ہے کہ اِن سے "لُطف اندوز ہوں"۔

اِس کتاب کے مُطالعہ کے ساتھ ساتھ ایم۔ آئی۔ کے کی شائع کردہ مندرجۂ ذیل کُتب کے نقشہ جات اور چارٹوں کو دیکھنا بھی مفید ثابت ہوگا۔

۱۔ بائبل اٹلس
۲۔ عہدِ عتیق کا تاریخی سفر

۔ ناشر۔

پُرانے عہد نامے کا تعارُف

ہم پُرانے عہد نامے کی سب سے اعلیٰ تصدیق بذاتِ مسیح خُداوند سے اخذ کرتے ہیں۔ جسے نجات دہندہ نے ضرُوری تصوّر کیا، لازم ہے کہ نجات یافتہ لوگ بھی اِس کی اہمیت کو تسلیم کریں۔

۱۔ نام (پُرانا عہد نامہ)

پُرانے عہد نامے کا گہرے طور پر مُطالعہ کرنے یا مقابلتاً کسی مخصُوص کتاب کے کسی مُختصر حِصّے کی تفسیر سے پہلے، اِس مُقدّس کتاب یعنی 'پُرانے عہد نامے' سے متعلق چند عام حقائق کا مُختصر خاکہ مفید ثابت ہوگا۔

'عہد' عبرانی لفظ 'بیریتھ' کا ترجمہ ہے۔ نئے عہد نامے میں 'عہد' یُونانی لفظ 'دیاتھکے' کا ترجمہ ہے۔ کتابِ مقدّس کا عُنوان 'عہد' نہایت موزُوں ہے کیونکہ یہ کتاب خُدا اور اُس کے لوگوں کے مابین عہد اور معاہدہ ہے۔

اِسے نئے عہد نامے کے مقابلے میں 'پُرانا' عہد نامہ کہا گیا ہے۔ بعض لوگ 'پُرانا' سے یہ معنی اخذ کرتے ہیں کہ اِس میں سیکھنے کے لئے ایسی کوئی قابلِ قدر بات نہیں ہے۔ یہ رُوحانی، تواریخی اور ثقافتی نُقطہء نظر سے بہت بڑی غلطی ہوگی۔ دونوں عہد نامے خُدا کا الہام ہیں اور یہ تمام مسیحیوں کے لئے فائدہ مند ہیں۔ مسیح کا شاگرد جب متعدد بار بائبل کے اِس حِصّے کی طرف رجُوع کرتا ہے جو خصُوصی طور پر ہمارے خُداوند، اُس کی کلیسیا، اور اپنے شاگردوں کے طرزِ زِندگی کے لئے اُس کی خواہش کے بارے میں بتاتا ہے، تو پُرانے عہدنامے کی اہمیت ایماندار کے لئے اَور بھی اجاگر ہو جاتی ہے۔

پُرانے اور نئے عہدنامے میں تعلق کو مُقدّس اوگسٹین نے بڑی خوبصورتی سے بیان کیا ہے:

نیا پُرانے میں پوشیدہ ہے
اور پُرانا نئے میں منکشف ہوتا ہے۔

۲۔ پُرانے عہد نامے کی مسلّمہ فہرست

یُونانی لفظ KANON کا مطلب ہے 'پیمانہ' جس سے کسی چیز کو ماپا جاتا ہے۔ پُرانے عہد نامہ کی مسلّمہ فہرست، اِلہامی یعنی مُستند کتابوں کا مجموعہ ہے۔ ان کتابوں کو بنی اسرائیل کے قدیم

رُوحانی قائدین نے تسلیم کیا۔ ہم کیسے جانتے ہیں کہ صرف اِنہی کتابوں کو مسلّمہ فہرست میں شامل ہونا چاہیئے یعنی یہ ۳۹ کتابیں اِس میں شامل ہوں؟ چونکہ اَور بھی مذہبی تحریریں بھُت (جن میں بِدعتی کُتب بھی شامل تھیں) پہلے موجُود تھیں، اِس لئے ہمیں کیسے یقین ہے کہ یہی صحیح کتابیں ہیں؟

اکثر کہا جاتا ہے کہ ایک یہُودی کونسل نے پہلی صدی عیسوی میں مُسلّمہ فہرست مرتّب کی۔ درحقیقت جب یہ کتابیں لکھی گئی تھیں اُسی وقت سے مُستند اور مسلّمہ کُتب تھیں۔ دیندار اور صاحبِ امتیاز یہُودیوں نے شروع سے ہی اِلہامی کتابوں کو تسلیم کیا۔ تاہم کبھی کبھی بعض حلقوں میں چند ایک کتابیں، مثلاً آستر، واعظ اور غزل الغزلات متنازعہ رہیں۔

یہُودی پُرانے عہد نامے کو تین حِصّوں میں تقسیم کرتے ہیں: توریت، انبیا (انبیائے قدیم اور انبیائے مابعد) اور نوِشتے۔

اِس سِلسلے میں مُختلف نظریات ہیں۔ مثلاً دانی ایل کی کتاب جو نبوّت ہے، اِسے انبیا کے بجائے نوِشتوں میں کیوں شامل کیا گیا؟ ایک عام آزاد خیال نظریہ یہ ہے کہ دانی ایل کی کتاب دیر سے لکھی گئی اِس لئے اِسے دُوسرے حِصّے میں شامل نہیں کیا جا سکتا تھا کیونکہ جب دانی ایل نے لکھا تو یہ پہلے ہی 'بند' کیا جا چُکا تھا (دیکھیں دانی ایل کا تعارف)۔ راسخ الاعتقاد نظریہ کے حامل لوگ دانی ایل کی کتاب کو تیسرے حِصّے میں شامل کرتے ہیں، کیونکہ اپنے کام اور عُہدے کے لحاظ سے وُہ نبی نہیں بلکہ سیاستدان تھا لیکن خُدا نے اُسے نبوّت لکھنے کے لئے اِستعمال کیا۔ ڈاکٹر میرِل۔ ایف۔ اُنگر نے کہا کہ سہ گُنا تقسیم کا تعیّن انبیا کی حیثیت سے کیا گیا ہے۔

ہمارے نزدیک یہی صحیح نظریہ ہے۔ پُرانے عہد نامے کی کتابیں اسی حتمی مقصد کے تحت لکھی گئیں کہ انہیں مقدّس اور الہامی تسلیم کیا جائے۔ چنانچہ وقتِ تحریر ہی سے اِن پر مستند ہونے کی مُہر ثبت تھی۔ یہ سہ گُنا تقسیم مُصنّفین کی حیثیت کی وجہ سے ہے نہ کہ الہامی درجے، مضامین اور تواریخ کے فرق کی بِنا پر۔

جس کونسل نے ہماری مسلّمہ فہرست کو تسلیم کیا، وُہ دراصل اِس اَمر کی تصدیق کر رہے تھے جِسے عموماً صدیوں سے تسلیم کیا جا چُکا تھا۔

ہم مسیحیوں کے لئے یہ ایک اہم حقیقت ہے کہ ہمارے خُداوند نے اکثر اقتباسات پیش کئے اور پُرانے عہد نامے کے تینوں حِصّوں کی کتابوں کو مُستند تسلیم کر کے تینوں سے متعدد اقتباسات پیش کئے۔ مثلاً دیکھیں، لُوقا ۲۴ : ۲۷ اور ۴۴۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ مسیح خُداوند نے کبھی

بھی اپاکرفا کی کتابوں میں سے اقتباس پیش نہ کیا۔

۳- اپاکرفا

مشرقی راسخ الاعتقاد، رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کلیسیا کے بائبل کے طلبا سب نئے عہدنامے کی ۲۷ کتابوں کی مسلّمہ فہرست کو عموماً اِسی ترتیب اور انہی ۲۶۰ ابواب کے تحت تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن پُرانے عہدنامے کے سلسلے میں صُورتِ حال قدرے پیچیدہ ہے۔

پروٹسٹنٹ اور یہُودی پُرانے عہدنامے کی فہرست پر متفق ہیں، لیکن مشرقی راسخ الاعتقاد اور رومن کیتھولک تاریخ اور نظم کی کئی یہودی کتابوں کو تسلیم کرتے ہیں جنہیں وُہ ثانوی مسلّمہ فہرست کا نام دیتے ہیں اور یہُودی اور پروٹسٹنٹ انہیں اپاکرفا بمعنی ”پوشیدہ“ کتابیں کہتے ہیں۔

پروٹسٹنٹ اُردو ترجمے کی ۳۹ کتابوں میں بالکل وہی مواد ہے جو عبرانی بائبل کی چوبیس کتابوں میں موجُود ہے۔ عددی اختلاف، یہُودی ایڈیشنوں میں کئی مجموعوں کی بنا پر ہے۔ مثلاً سموئیل، سلاطین، اور تواریخ کی چھ کتابوں کو تین کتابیں ظاہر کیا گیا ہے اور انبیائے اصغر کو 'بارہ^{۱۲} کی کتاب' کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اور اِسے ایک کتاب کے طور پر شمار کیا گیا ہے۔

یہُودیوں نے اَور بھی کئی مذہبی کتابیں لکھیں، یہاں تک کہ ان میں سے کئی عبرانی زُبان میں بھی تحریر نہ کی گئیں۔ وُہ اُنہیں اِلہامی اور مستند تصوّر نہیں کرتے تھے۔ ان میں بعض ایک مثلاً ۱-۲- مکابیوں کو پُرانے اور نئے عہدنامے کے درمیانی عرصے کی تاریخ کے لئے اہم اور مفید تصوّر کیا جاتا ہے اور بعض ایک مثلاً بعل اور اژدہا کو غیر مستند اور غیر مسلّمہ حیثیت سے پڑھا جا سکتا ہے۔

اِن یہُودی کتابوں میں سب سے کم اہمیت کی حامل ”جعلی کتابیں“ ہیں، اور اِن سے قدرے بہتر کتابوں کو اپاکرفا کی کتابیں کہا گیا ہے۔

بعض قدیم یہُودیوں اور مسیحیوں، خاص کر مصر کے غناسطی فرقے نے وسیع مسلّمہ فہرست کو تسلیم کیا، جن میں یہ کتابیں بھی شامل تھیں۔

جب مقدّس جیرُوم کو رُوم کے بشپ نے اپاکرفا کی کتابوں کا لاطینی میں ترجمہ کرنے کے لئے کہا تو اُس نے اُس کے خلاف احتجاج کرتے ہُوئے ہی یہ کام سرانجام دیا۔ وجہ یہ تھی کہ وُہ عبرانی متن سے بخُوبی واقف تھا اور یہ کتابیں یہُودی مسلّمہ فہرست میں مستند حِصّہ نہیں تھیں۔ گو جیرُوم، اُن کی ثانوی حیثیت کا قائل تھا، اُس نے ولگاتا (لاطینی ترجمہ) کے لئے ان کتابوں کا ترجمہ کر دیا۔

آجکل بھی وُہ رومن کیتھولک تراجم میں شامل ہیں ۔

قابلِ غور بات یہ ہے کہ رومن کیتھولک کلیسیا نے بھی اپاکرفا کو اِصلاحِ کلیسیا کے مخالف دَور (سنہ ۱۵۴۶ء) تک فہرستِ مسلّمہ میں شامل نہ کیا تھا ۔ اُس وقت ویٹکن نے اسے اِس لئے منظور کیا، کیونکہ اُن کی بعض ایک تعلیمات، مثلاً مُردوں کے لئے دُعا کرنے کا ذِکر اپاکرفا میں پایا جاتا ہے ۔ درحقیقت اپاکرفا کی کتابوں میں زیادہ تر یہودی ادب اور تاریخ ہے اور اِس کا مسیحی عقائد سے براہِ راست تعلق نہیں ہے ۔ گو یہ اِلہامی نہیں، تاہم عبرانی فہرستِ مسلّمہ کی الہامی کتابوں کو تسلیم کرنے کے بعد ثقافتی اور تواریخی نقطۂ نظر سے اِن کتابوں کا مُطالعہ کافی حد تک مفید ہے ۔

۴ ۔ مُصنِّف

رُوحُ القُدس پُرانے عہد نامے کا اِلٰہی مُصنِّف ہے ۔ اُس نے موسیٰ، عزرا، یسعیاہ، اور گمنام مُصنِّفین کو اپنی راہنمائی میں لکھنے کی تحریک دی ۔ پُرانے عہد نامے کی کتابیں کیسے لکھی گئیں، اِس سُوال کو صحیح اور بہتر طریقے سے سمجھنے کے لئے "دوہرے مُصنِّف" کا نام دِیا گیا ہے ۔ پُرانا عہد نامہ نہ تو جُزوی طور پر اِنسانی اور نہ ہی جُزوی طور پر الٰہی ہے، بلکہ یہ بیک وقت کُلی طور پر انسانی اور کُلی طور پر اِلٰہی ہے ۔ الٰہی عُنصر نے اِنسانی عُنصر کو کسی طرح کی غلطی سے محفوظ رکھا ۔ اور اِس کا نتیجہ یہ ہے کہ یہ اپنے اصلی نُسخوں کے لحاظ سے لاخطا کتاب ہے ۔

تحریری کلام کے لئے ایک اچھی تمثیل، زندہ کلام ہمارے خُداوند مسیح کی دوہری فطرت ہے ۔ وُہ جُزوی طور پر اِنسان اور جُزوی طور پر خُدا نہیں ہے (جیساکہ یونانی فرضی کہانیوں میں بتایا جاتا ہے)، بلکہ وُہ بیک وقت کامل خُدا اور کامل اِنسان ہے ۔ اُس کی الٰہی فِطرت نے اُس کی انسانی فطرت کو کسی طرح کی غلطی اور گناہ سے محفوظ رکھا ۔

۵ ۔ تاریخیں

نیا عہد نامہ صِرف نِصف صدی یعنی ۵۰ ۔ ۱۰۰ عیسوی میں لکھا گیا ۔ لیکن پرانے عہد نامہ کی تکمیل کے لئے کم از کم ایک ہزار سال (۱۴۰۰ ق م ۔ ۴۰۰ ق م) کا عرصہ لگا ۔ سب سے پہلی کتابیں جو لکھی گئیں یا تو توریت تھی (تقریباً ۱۴۰۰ ق م) یا پھر ایوب کی کتاب (تاریخ نامعلوم ہے لیکن اِس کے مضامین سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ شریعت دِئے جانے سے قبل لکھی گئی) ۔

اِن کے علاوہ کُچھ کتابیں اسیری سے قبل لکھی گئیں (تقریباً ۶۰۰ ق ۔ م)، مثلاً یشوع سے سموئیل تک ۔ کُچھ اسیری کے دوران مثلاً (نوحہ اور حزقی ایل) اور کُچھ اسیری کے بعد مثلاً تواریخ، حجی، زکریاہ

اور ملاکی (تقریباً ۴۰۰ ق۔م)۔

۶۔ فہرست

پُرانے عہد نامے کی فہرست کی ترتیب جو پروٹسٹنٹ تراجم میں پیش کی گئی، اُس کا خُلاصہ یُوں ہے:

توریت

پیدائش سے اِستثنا تک

تواریخی کُتب

یشوع سے آستر تک

نظم

ایوب سے غزل الغزلات تک

نبوّتی کُتب

یسعیاہ سے ملاکی تک

پُرانے عہد نامے کے ان چاروں حِصّوں کا علیحدہ علیحدہ تعارف تفسیر الکتاب میں مناسب مقامات پر پیش کیا جائے گا۔

جِس مسیحی ایمان دار کو ان کتابوں اور نئے عہد نامے کے مکمّل مکاشفہ پر اچھی طرح عبور حاصل ہو جائے، وُہ "ہر ایک نیک کام کے لئے تیار ہو گا"۔

ہماری دُعا ہے کہ تفسیر الکتاب، بہُت سے ایمان داروں کی مدد کرے کہ وُہ نیکی کرنے میں مُستعِد ہوں۔

۷۔ زُبانیں

الف۔ عِبرانی

پُرانے عہد نامے کا بیشتر حِصّہ عبرانی زبان میں لکھا گیا۔ لیکن چند ایک حِصّے ارامی زبان میں بھی لکھے گئے۔ ارامی بھی سامی زُبان ہے۔

ایمان داروں کے لئے یہ اَمر باعثِ حیرت نہیں ہے کہ خُدا نے اپنے کلام کے پہلے حِصّے کے لئے بالکل ایک موزوں زُبان استعمال کی۔ یہ روزمرّہ اور محاورے کے لحاظ سے ایک نہایت فصیح زبان ہے اور اِلہامی بیانات، نظم اور شریعت جو پُرانے عہد نامے کے مضامین ہیں، انہیں اِس

زُبان نے بڑی خُوش اسلوبی سے نبھایا ہے۔ عبرانی ایک بہت ہی قدیم زُبان ہے۔ حیرانی کی بات ہے کہ یہی قدیم زُبان موجُودہ اسرائیلی قوم کی روزمرّہ زُبان کے طور پر ازسرِ نَو زندہ ہوگئی ہے۔

اُردُو کی طرح عبرانی زبان بھی دائیں سے بائیں طرف لکھی جاتی ہے۔ شرُوع میں یہ عربی کی طرح صِرف حرُوفِ صحیح میں لکھی جاتی تھی۔ قاری بُلند آواز سے پڑھتے ہُوئے، زُبان کے عِلم سے مناسب حرُوفِ عِلّت کا اِضافہ کرتا۔ خُدا کی قدرت ہے کہ عبرانی زبان بہت صدیوں تک قابِلِ مُطالعہ رہی، کیونکہ یہ زیادہ تر حرُوفِ عِلّت کی آواز ہے جو صدی بہ صدی، مُلک بہ مُلک اور علاقہ بہ علاقہ تبدیل ہوتی ہے۔

بعض الفاظ جیسا کہ خُدا کا نام اِس قدر مُقدّس متصوّر کیا جاتا کہ اُسے زبان سے ادا کرنے میں ہچکچاہٹ محسُوس کی جاتی۔ چنانچہ حاشیے میں لِکھا جاتا کہ بُلند آواز سے پڑھا جائے (قرأت)۔ یہی حال نقل نویسوں کی غلطیوں اور اُن الفاظ کا تھا جنہیں کئی سَو سال بعد عامیانہ تصوّر کیا گیا۔

ابتدائی صدیوں میں یہُودی عُلما نے مسوراتی (عبرانی لفظ روایت سے مشتق) متن ترتیب دیا۔ اِس حقیقت کے پیشِ نظر کہ عبرانی زُبان قدیم ہوتی جارہی ہے، اور پُرانے عہد نامے کے مُقدّس متن کی صحیح تلاوت کو محفُوظ کرنے کے لئے، اُنہوں نے اعراب ایجاد کئے تاکہ عبرانی زبان کے بائیس[۲۲] حرُوفِ صحیح کے مسلّمہ صَوتی انداز کو ظاہر کیا جائے۔ حتّٰی کہ آج تک قدیم حرُوفِ علّت کے نشانات انگریزی، فرانسیسی اور جرمن ہجوں سے بھی زیادہ درستی سے مفہوم کو ادا کرتے ہیں۔

حرُوفِ صحیح کا متن متنازعہ قرأت کا باعث رہا ہے، کیونکہ بعض اوقات حرُوفِ صحیح کا کوئی مجمُوعہ مختلف حرُوفِ علّت کے تحت پڑھا جاسکتا ہے۔ چنانچہ اُن کے معنی بھی مختلف ہو جاتے۔ عمُوماً سیاق وسباق سے اصل متن کا تعیّن کیا جاسکتا ہے لیکن ہمیشہ ایسا مُمکن نہیں ہوتا۔ تواریخ کی کُتب میں کئی ناموں کے ہجے (تفسیر ملاحظہ فرمائیے) پیدائِش کی کتاب سے مختلف ہیں۔ دراصل یہ کسی حد تک اسی وجہ سے ہے۔

تاہم روایتی یا مسوراتی متن کو بہت خوبصُورت طریقے سے محفُوظ کیا گیا ہے۔ یہ خُدا کے کلام کے لئے یہُودیوں کی تعظیم کے لئے ایک واضح شہادت ہے۔ اکثر قدیم تراجم (تارگوم، ہفتادہ اور ولگاتا) جہاں بھی کوئی مسئلہ درپیش آئے صحیح قرأت کے انتخاب میں ہماری مدد کرتے ہیں۔ بیسویں صدی کے نصف میں بحیرۂ مردار کے طُوماروں نے عبرانی متن۔ خصُوصی طور پر مسوراتی متن کی صحت اور تصدیق کے لئے کافی معلُومات فراہم کی ہیں۔

ب۔ ارامی

عبرانی کی طرح، ارامی بھی سامی زُبان ہے۔ لیکن یہ غیر قوموں کی زُبان ہے، جو قدیم دُنیا میں

وسیع علاقوں میں کئی صدیوں تک بولی جاتی تھی۔ چونکہ عبرانی زبان متروک اور غیر مروّجہ زُبان بن چُکی تھی، اِس لئے پُرانے عہدنامے کا ارامی زبان میں ترجمہ کیا گیا، جو عبرانی سے مِلتی جُلتی، لیکن اُس سے مختلف تھی۔ اِس زبان کو انہیں اپنانا پڑا۔ جو رسم الخط عبرانی زبان کا ہے، اُسے غالباً ۴۰۰ ق-م میں ارامی زبان سے لیا گیا۔ اور انہیں بڑے فنکارانہ طور پر مربّع شکل حرُوف میں ترتیب دیا جس سے ہم دورِ حاضر میں واقِف ہیں۔

عبرانی زبان سے متعلق مذکورۂ بالا اکثر حقائق، پُرانے عہدنامے کے ارامی حصّوں پر بھی صادِق آتے ہیں۔ یہ چند ایک پارے ہیں، اور اکثر اِن کا اِسرائیل کے غیر قوم پڑوسیوں مثلاً بابلی اسیری کے دوران اور بعد کے دَور سے تعلق ہے۔

توریت کا دیباچہ

"دَورِ حاضر کی تنقید نے کتابِ مقدس کی ہر ایک کتاب پر حملہ کر کے اِس کی اہمیت کو کم کرنے کی کوشش کی ہے، لیکن توریت کی کتاب پر تو بہت دیدہ دلیری سے حملہ کیا گیا ہے۔ آیئے ہم اِس وسیع، گہری اور فیصلہ کُن حقیقت پر قائم رہیں کہ مسیح جسے کامل خُدا اور کامل اِنسان مانتے ہیں نے ان سب کی سند پیش کی ہے۔" ولیم کیلی

"توریت خدا کے سارے کلام کا ایک لازمی تعارف ہے۔ اِس میں اُس اَمر کا آغاز ہے جس کا بعد ازاں اِنکشاف کیا گیا۔" سموئیل ردات

موسیٰ کی کتابوں کی انفرادی طور پر تشریح کرنے سے پہلے ہم توریت کے بارے میں مجموعی طور پر چند حقائق پیش کریں گے۔

۱۔ توریت کے نام

یہودی توریت کو 'تورہ' (عبرانی مطلب شریعت یا تعلیم) کہتے ہیں۔ اور اِسے بائبل کا سب سے اہم حصہ تصور کرتے ہیں۔

توریت کا دُوسرا عام نام "موسیٰ کی کتابیں" ہے۔ یورپ کے بعض ممالک میں ان کتابوں کو پیدائش اور خروج وغیرہ کے نام سے نہیں پکارتے بلکہ 'موسیٰ کی پہلی کتاب'، 'موسیٰ کی دُوسری کتاب' وغیرہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

یہودی عموماً عبرانی متن میں پہلے چند الفاظ سے اپنی کتابوں کو موسوم کرتے ہیں۔ مثلاً پیدائش کو "برےشیتھ" (ابتدا میں) کہا گیا ہے۔

۲۔ توریت کے مضامین

توریت پانچ کتابوں پر مشتمل ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ پیدائش

پیدائش توریت (اور بائبل) کی پہلی کتاب ہے۔ اِس میں کائنات، زمین، اِنسان، شادی،

گُناہ، سچّے مذہب، اقوام، مختلف زبانوں اور برگزیدہ لوگوں کا ماخذ بیان کیا گیا ہے۔ پہلے گیارہ ابواب میں انسانی تاریخ کو وسیع طور پر پیش کیا گیا ہے، لیکن باب ۱۲ سے ۵۰ تک کہانی ابرہام، اِضحاق، یعقوب اور اُس کے بیٹوں تک محدُود ہو جاتی ہے۔

ب۔ خرُوج

اِس میں بیان کیا گیا ہے کہ کیسے چار سَو سالوں میں ابرہام کا خاندان مِصر میں فرعون کی جبری مشقت کے ماتحت ایک قوم بن گیا اور کیسے مُوسیٰ کی معرفت انہیں مخلصی مِلی۔ باقی ماندہ کتاب میں مُوسوی شریعت اور خیمۂ اجتماع کا تفصیلی بیان ہے۔

ج۔ احبار

احبار لاویوں کی راہنمائی کے لئے کتاب ہے۔ اِس میں پاک خُدا سے اُس دَور کے گُنہگار اِنسان کی رفاقت کے لئے ضرُوری رسُومات کا بیان ہے۔ اِس کتاب میں مسیح کی قربانی کی علامات موجُود ہیں۔

د۔ گنتی

گنتی جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، اِس میں لوگوں کی مرُدم شماری کا ذِکر ہے۔ ایک کا کتاب کے شرُوع میں اور دُوسری کا کتاب کے آخر میں ذِکر ہے۔ اِس کتاب کا عبرانی نام "بیابان میں" زیادہ واضح ہے کیونکہ گنتی کی کتاب میں اِسرائیل کے بیابانی سفر میں تاریخی واقعات کے تجربات کا ذِکر ہے۔

ہ۔ اِستثنا

اِستثنا کے لئے یُونانی لفظ کا مطلب ہے دُوسری شریعت۔ یہ ایک نئی نسل کو دوبارہ شریعت بتانے سے کہیں زیادہ ہے، گو یہ پہلُو بھی موجُود ہے۔ یہ کتاب بعد کی تواریخی کُتب سے رابطہ قائم کرواتی ہے کیونکہ یہ مُوسیٰ کی موت، اور اُس کے جانشین یشُوع کا ذِکر کرتی ہے۔

گرفتھ تھامس حسبِ معمُول اپنے وضاحتی اور جامع انداز میں مُوسیٰ کی کتابوں کے مضامین کا خُلاصہ درج ذیل الفاظ میں بیان کرتا ہے:

> توریت کی پانچ کتابیں دُنیا میں الٰہی مذہب کے تعارف کا بیان کرتی ہیں۔ ہر ایک کتاب خُدا کے منصُوبے کا ایک پہلُو پیش کرتی ہے اور وہ باہم ایک حقیقی اِتحاد قائم کرتی ہیں۔ پیدائش میں مذہب کے آغاز اور خُدا کے برگزیدہ

لوگوں کو وسیلے کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ خُروج کی کتاب میں خُدا کے لوگوں کا ایک قوم کے طور پر، اور اُس کے ساتھ خُدا کے تعلقات کا بیان کیا گیا ہے۔ احبار کی کتاب اُن مُختلف طریقوں کو ظاہر کرتی ہے جن سے یہ تعلقات قائم رہ سکتے ہیں۔ گنتی کی کتاب میں بیان کیا گیا ہے کہ کیسے قوم کو منظّم کیا گیا کہ وُہ موعُودہ مُلک میں الٰہی مذہب کی زِندگی کا آغاز کرے۔ اِس کتاب میں قوم کی ناکامی، اور نتیجۃً از سرِ نو تنظیم میں التوا کا ذکر ہے۔ استثنا میں ظاہر کیا گیا ہے کہ قوم موعُودہ مُلک کی سرحد پر اِس میں داخل ہونے کے لئے کیسے تیار تھی۔

۳۔ توریت کی اہمیّت

چونکہ سارے پُرانے عہد نامے، در حقیقت ساری بائبل کی بنیاد ان پانچ کتابوں پر ہے اِس لئے توریت کو جتنی بھی اہمیت دی جائے کم ہے۔ اگر عقلیت پرست غیر ایمان دار عُلما ان کتابوں کے مُستند ہونے اور اُن کی صحت پر ایمان کی جڑوں کو کھوکھلا کرتے ہیں تو یہودیت کا آغاز بے یقینی کا شکار ہو جائے گا۔ اِن حملوں سے ہمارا ایمان متاثر نہیں ہوتا کیونکہ نئے عہد نامے میں ہمارے خُداوند نے بذاتِ خُود مُوسیٰ کی کتابوں کو حقیقی اور قابلِ اعتماد تصوّر کرتے ہوئے اُن سے اقتباسات پیش کئے۔

ڈاکٹر میرل اُنگر اِس حقیقت کو بڑی صفائی سے بیان کرتے ہیں:

> خُدا کی ساری مُکاشفاتی حقیقت اور خُدا کے نجات بخش منصوبے کی بنیاد توریت پر ہے۔ اگر یہ بنیاد قابلِ اعتماد نہیں تو ساری بائبل قابلِ اعتماد نہیں ہے۔

۴۔ توریت کا مُصنِّف

ابتدائی مسیحیوں کے ایّام میں چند ایک نے عزرا کو توریت کا مُصنِّف تسلیم کیا، لیکن سوائے اُن کے تمام راسخ الاعتقاد یہُودی اور مسیحی عرصۂ دراز سے اور اب بھی مُوسیٰ کو توریت کا مُصنِّف مانتے ہیں۔

الف۔ مُوسیٰ توریت کا مُصنِّف ہے

"دستاویزی نظریہ" اِس بات کا انکار کرتا ہے کہ مُوسیٰ توریت کا مُصنِّف ہے۔ اِس نظریے کا تجزیہ کرنے سے قبل اِس کی مثبت شہادتوں پر غور کریں کہ مُوسیٰ ہی توریت کا مُصنِّف ہے۔

(۱) انیسویں صدی کے ایک جرمن نقاد نے موسیٰ کے توریت کے مُصنّف ہونے سے انکار کیا تو اُس نے یہ دلیل دی کہ اُس وقت تحریر کی ایجاد نہیں ہُوئی تھی (اکثر لوگوں کا اُس وقت یہی خیال تھا) لیکن علمِ آثارِ قدیمہ نے ثابت کیا ہے کہ موسیٰ قدیم عبرانی تحریر یا تو مصری عمُودی خط یا اکادی میخی خط میں لکھ سکتا تھا۔ بے شک اعمال ۷ : ۲۲ نے علمِ آثارِ قدیمہ کے اِس ثبوت سے کہیں پہلے اِس امر کی تصدیق کر دی تھی کہ "موسیٰ نے مصریوں کے تمام علُوم کی تعلیم پائی"۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ "موسیٰ نے توریت کو لکھا"، تو اِس میں یہ گنجائش موجُود ہے کہ اُس نے یہ کتاب لِکھتے وقت پہلے سے موجُود دستاویزات سے بھی مواد حاصل کیا۔ ہم یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ عبرانی خط کی موجُودہ شکل، کئی صدیوں کے دوران تبدیل شُدہ خط کا نتیجہ ہے۔ تاہم یہ کہنا کہ توریت کو موسیٰ لکھنے کے قابل تھا، اِس بات کا ثبوت نہیں کہ اُس نے اِسے واقعی تحریر کیا۔ تو بھی یہُودی مذہب کے بانی ہونے کی حیثیت سے یہ صاف واضح ہے کہ اُس نے آئندہ نسلوں کے لئے خُدا کے مکاشفے کی ایک مستقل دستاویز تیار کی ہوگی جیسا کہ خُدا نے اُسے حکم بھی دیا تھا۔

(۲) توریت کا اپنا دعویٰ

توریت کے متن سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض موقعوں پر خُدا نے اُسے لکھنے کا واضح حکم دیا۔ دیکھیں خرُوج ۱۷ : ۱۴؛ ۲۴ : ۴؛ ۳۴ : ۲۷؛ گنتی ۳۳ : ۲؛ استثنا ۳۱ : ۱۹۔

(۳) بائبل کے دعوے

خُدا کے کلام کے باقی حصّوں میں تسلیم کیا گیا ہے کہ موسیٰ ہی توریت کا مُصنّف ہے، مثلاً یشوع ۱ : ۷؛ ۱۔ سلاطین ۲ : ۳؛ لُوقا ۲۴ : ۴۴؛ اور ۱۔ کرنتھیوں ۹ : ۹۔

(۴) مسیح کی شہادت

مسیح خُداوند نے تسلیم کیا کہ موسیٰ ہی توریت کا مُصنّف ہے۔ چنانچہ یہ حقیقت ہم ایمان داروں کے لئے اِس مُعاملے کو طے کر دیتی ہے۔ یہ بھی ایک نظریہ ہے کہ یسوع اپنی انسانیت میں سائنس اور تاریخ سے لاعلم تھا، یا کہ وُہ بہتر طور پر جانتا تھا لیکن اپنے آپ کو اپنے لوگوں کی لاعلمی اور مفادات سے ہم آہنگ کر لیا۔ لیکن ایسا نظریہ کسی بھی ایمان دار کے لئے قابلِ قبول نہیں ہے۔

(۵) علمِ آثارِ قدیمہ اور توریت

اکثر آزاد خیال نقّاد بعض روایات، ناموں اور تواریخی اور ثقافتی تفصیلات کے بارے میں یہ نظریہ پیش کرتے ہیں کہ ان کا موسیٰ کے بعد کے دَور سے تعلق ہے۔ لیکن اب یہ ثابت ہو چُکا ہے کہ ان کا موسیٰ کے دَور سے صدیوں پہلے سے تعلق ہے۔ گو آثارِ قدیمہ سے "ثابت" نہیں ہوتا کہ موسیٰ توریت کا مُصنّف ہے البتہ اِس کی شہادت روایتی نظریے سے بہت حد تک ہم آہنگ ہے بہ نسبت اِس نظریے کے کہ بہت صدیوں بعد مؤلّف اِن تفصیلات کو جانتے تھے اور اُنہیں بڑی خوبصورتی سے ترتیب دے دیا۔

ب۔ دستاویزی مفروضے

۱۷۵۳ء میں ایک فرانسیسی ڈاکٹر جین آسٹرک نے یہ نظریہ پیش کیا کہ موسیٰ نے پیدائش کی کتاب کو دو دستاویزات کی مدد سے ترتیب دیا۔ وہ حصّے جن میں خُدا کے لئے لفظ 'یہوواہ' اِستعمال کیا گیا، ایک ماخذ سے لئے گئے اور جن میں الوہیم اِستعمال کیا گیا، دوسرے ماخذ سے حاصل کئے گئے۔ اِن مواخذ کا نام اُس نے علی الترتیب "J" اور "E" رکھا۔

بعد ازاں آزاد خیال عُلما نے اِس نظریے کو مزید آگے بڑھایا۔ بالآخر اُنہوں نے اپنے مفرُوضے میں مزید مواخذ کو شامل کر ڈالا جن کا تعلق موسیٰ کے دَور کے بہت بعد کے دَور سے ہے۔ دیگر مفروضہ دستاویزات "D" (استثنا) اور "پ" (کہانتی) ہیں۔ چنانچہ یہ نظریہ پیش کیا گیا کہ ۹ اور ۱۰ ق م میں مُختلف مواخذ کو ترتیب دے کر توریت کی کتاب تیار کی گئی۔ چنانچہ اِس مفروضے کو "JEDP" نظریے کا مقبولِ عام نام دیا گیا۔

بہت سی باتوں کی بِنا پر یہ مفروضے انیسویں صدی کے عُلما کے لئے بہت دِلکش تھے۔ سب سے پہلے تو یہ ڈارون کے نظریۂ ارتقاء سے بہت زیادہ متفق تھا، کیونکہ اُس وقت علم الحیوانات کے شُعبے کے عِلاوہ اِس کا دیگر شُعبوں پر بھی اِطلاق کیا جاتا تھا۔ اور اُس دَور کی مخالفِ فوق الفطرت کی رُوح بائبل کو صرف اِنسانی معیار تک محدُود کرنے میں فرحت محسُوس کرتی تھی۔ سوم۔ اُس دَور کی انسان پرستی کا رُجحان یہ تھا کہ الٰہی مکاشفے کے بجائے، اِسے اِنسانی کاوشوں کے توڑ جوڑ سے تعبیر کیا جائے۔

اِس مختصر سے تعارُف میں ہم اِس نظریے کے خلاف صرف چند ایک اہم نکات کا ذکر کر سکتے ہیں۔

(۱) نُسخے کی شہادت کا فقدان

"JEDP" میں مجوزہ تالیف کے کام کے لئے نُسخے سے کوئی شہادت پیش نہیں کی گئی۔

(۲) مُتصادم نظریات

یہ عُلما توریت کو بہُت مختلف انداز سے حِصّوں میں تقسیم کرتے ہیں جو اُن کی انتہاپسندی اور ٹھوس شہادت کی کمی کی نشاندہی کرتی ہے۔

(۳) علمِ آثارِ قدیمہ

آثارِ قدیمہ سے توریت کی تحریر، روایات، مذہبی علم کی تصدیق ہوتی ہے کہ یہ بہُت قدیم ہے اور اِس کا تعلق بعد کے دَور سے نہیں ہے جیسا کہ ویل ہاسن نظریہ پیش کرتا ہے۔

(۴) زُبان دانی

توریت میں موجود شخصی نام اور محاورات جنہیں بعد کے زمانے کا قرار دیا گیا وُہ موسیٰ کے دَور سے بہُت پہلے کے مواخذ میں پائے جاتے ہیں۔

(۵) توریت کی ہم آہنگی

اپنے مضامین کے لحاظ سے موسیٰ کی پانچ کتابوں میں بڑا اِتحاد اور ہم آہنگی ہے۔ اور یہ بات ان کتابوں کے ماخذ کے لئے ارتقائی کانٹ چھانٹ کے بالکل متضاد ہے۔

(۶) رُوحانی دیوالیہ پن

بالآخر رُوحانی نقطۂ نظر سے دستاویزی نظریات ان کتابوں میں خوبصُورت اور عظیم سچائیوں کی خاکِ پا کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔ اگر یہ نظریات دُرست ہوتے، تو ڈاکٹر اُنگر کے مُطابق توریت کی کتاب

"غیر مستند، غیر تاریخی اور غیر معتبر ہوتی، اور یہ الٰہی کام نہیں بلکہ انسانی تخلیق ہوتا۔"

۵۔ توریت کا سنِ تحریر

توریت کے مضامین میں تخلیقِ کائنات تک کا ذکر ہے، لیکن انہیں ہزاروں سال بعد تحریری صورت میں بیان کیا گیا۔ ظاہر ہے کہ اس کی تحریر کا تعیّن اس اُمر سے ہوتا ہے کہ کس نے اِسے تحریر کیا۔

آزاد خیال علما اِس تحریری کام کے مرحلہ وار نظریے کو پیش کرتے ہیں۔ نام نہاد "J" دستاویز کی تاریخ تقریباً ۸۵۰ ق۔م ہے، اور "E" دستاویز کا تقریباً ۷۵۰ ق م، اور "D"، دستاویز کا تقریباً ۶۲۱ ق۔م اور "P" دستاویز کا تقریباً ۵۰۰ ق۔م کا وقت متعیّن کیا گیا ہے۔

راسخ الاعتقاد علما کا خیال ہے کہ توریت ۱۵۰۰ ق۔م میں، خروج کے دَور میں لکھی گئی۔ بعض علما اِس کے ڈیڑھ صدی بعد کے دَور کا تعیّن کرتے ہیں۔

بائبل کے مواد کے مطابق غالباً سب سے بہترین تاریخ ۱۴۵۰ — ۱۴۱۰ ق۔م کے درمیان ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے تفسیر الکتاب کی انفرادی کتابیں ملاحظہ فرمائیے۔

۶۔ نتیجہ

ہم توریت کے دیباچے کے لئے کنیڈا کے عہدِ عتیق کے ایک اہم عالم کے خیالات پیش کرتے ہیں:

> توریت کی پانچ کتابیں اپنے مضامین کے لحاظ سے ہم آہنگ ہیں اور اسے مختلف اوقات میں علیحدہ علیحدہ ترتیب نہیں دیا گیا۔ اِس مستند تاریخی پس منظر میں بیان کیا گیا ہے کہ خُدا نے کس طرح اپنے آپ کو انسانوں پر ظاہر کیا اور بنی اسرائیل کو دُنیا اور انسانی تاریخ میں خاص خدمت اور گواہی کے لئے چُنا۔ موسیٰ کا اس کتاب کی تشکیل میں ایک نمایاں کردار ہے اور اِسرائیل کی ترقی میں اُسے بلند مقام حاصل ہے، اور یہودی اور مسیحی دونوں قدیم شریعت کے عظیم درمیانی کی حیثیت سے اُس کی تعظیم کرتے ہیں۔

پیدائش کی کتاب

تعارف

”بائبل کی پہلی کتاب کئی وجوہات کی بنا پر پاک نوشتوں میں ایک بہت ہی دلچسپ اور دلکش الہامی تصنیف ہے۔ مسلمہ فہرست میں اس کے مقام، بائبل کے دیگر حصوں کے ساتھ اِس کے تعلق اور اس کے مضامین کی دلکش نوعیت کی وجہ سے کتابِ مقدس میں اِسے نہایت نمایاں مقام حاصل ہے۔ اِسی بنا پر روحانی بصیرت سے خدا کے لوگوں نے ہر دور میں بڑی خلوص دلی اور توجہ سے اِس کا مطالعہ کیا۔“

ڈبلیو۔ ایچ۔ گرفتھ تھامس

۱۔ فہرستِ مسلّمہ میں منفرد مقام

پیدائش کی کتاب کو عبرانی میں ”برےشیتھ“ کہتے ہیں اور یہ اِس کتاب کا نہایت خوبصورت نام ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس میں واحد، موجود اور خالق کے ہاتھوں تخلیق کائنات کا بیان موجود ہے۔

روح القدس اپنے خادم موسیٰ کے وسیلے سے مرد، عورت، شادی، گھرانے، گناہ، قربانیوں، شہروں، تجارت، زراعت، موسیقی، پرستش، زبانوں اور دنیا کی نسلوں اور قوموں کی ابتدا کے بیان کو پیش کرتا ہے۔ یہ سب کچھ پہلے گیارہ ابواب میں موجود ہے۔

۱۲ ـ ۱۵ ابواب میں خدا کی برگزیدہ قوم اسرائیل کے آغاز کا ذکر ہے تاکہ وہ تمام دنیا کی اقوام میں سے اُس کی روحانی وراثت ٹھہرے۔ ان میں ابرہام، اضحاق، یعقوب اور اُس کے بارہ بیٹوں کے حالاتِ زندگی کا بیان ہے، خصوصی طور پر خدا کے بندے یوسف کے حالات درج ہیں، اور یہ کردار بچوں سے لے کر پرانے عہد نامے کے عالم تک لاکھوں لوگوں کی روحانی تحریک کا باعث رہا ہے۔

بائبل کی دیگر ۶۵ کتابوں کو سمجھنے کے لئے، پیدائش کی کتاب کو اچھی طرح سے سمجھنا بہت ضروری ہے۔ اُن سب کی اِس خوبصورت تحریر پر بنیاد ہے۔

۲۔ مصنّف

ہم قدیم یہودی اور مسیحی تعلیم کو تسلیم کرتے ہیں کہ پیدائش کی کتاب کا مصنّف و مؤلف

اسرائیل کو آئین دینے والا مردِ خدا موسیٰ ہے۔ چونکہ پیدائش میں مندرج واقعات کا تعلق موسیٰ سے پہلے کا ہے، اِس لئے ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ موسیٰ نے رُوحُ القدس کی راہنمائی میں قدیم دستاویزات اور زبانی بیانات کو استعمال کیا۔ موسیٰ کے مُصنّف ہونے کے بیان میں توریت کا تعارف ملاحظہ فرمائیے۔

۳۔ سنِ تصنیف

راسخ الاعتقاد عُلما خرُوج کی تاریخ ۱۴۴۵ ق م متعین کرتے ہیں۔ چنانچہ پیدائش کی کتاب غالباً موسیٰ کی موت اور اِس تاریخ کے درمیانی عرصے میں تحریر ہوئی۔ ہاں البتہ یہ بھی ممکن ہے کہ توریت کی یہ واحد کتاب اسرائیل کے خرُوج سے پہلے لکھی گئی ہو کیونکہ پیدائش میں تمام مذکورہ واقعات اِس عظیم واقعے سے پہلے کے تھے۔

مزید تفصیلات کے لئے دیکھئے توریت کا تعارُف۔

۴۔ پسِ منظر اور موضوعات

بائبل کے خلاف متعصب رویّے کے حامل لوگوں کے سوا یہودیت اور مسیحیت میں تقریباً ہر ایک شخص متفق ہے کہ پیدائش کی کتاب میں مندرج بیانات نہایت دِلکش اور دِلچسپ ہیں۔

لیکن بائبل کی پہلی کتاب کا پسِ منظر کیا ہے؟ المختصر یہ کیا ہے؟

جو لوگ خُدا کے مُنکر ہیں، اُن کا خیال ہے کہ پیدائش کی کتاب محض قصّے کہانیوں کا مجمُوعہ ہے۔ یہ قصّے کہانیاں مسوپتامیہ کے بے دین مذاہب سے لی گئیں۔ اور انہیں مُشرکانہ عناصر سے پاک صاف کر کے عبرانی وحدانیت کی روحانی ترقی کے لئے استعمال میں لایا گیا۔

دیگر جو اِس قدر مُتشکک نہیں ہیں، پیدائش کی کتاب کو رزمیہ داستانوں اور من گھڑت کہانیوں کا مجمُوعہ تصوّر کرتے ہیں، لیکن کسی حد تک اِس کی تواریخی اہمیت کو بھی تسلیم کرتے ہیں۔

بعض ایک، اِن کہانیوں کو اِس نُقطہء نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ اِن میں تہذیب و ثقافت اور کائنات میں چیزوں کی ابتدا کا بیان ہے۔ پُرانے عہد نامے میں، خصُوصی طور پر پیدائش کی اِس کتاب میں گناہ، قوسِ قزح اور عبرانی نسل کی ابتدا کا ذکر ہے۔ لیکن اِس سے کسی بھی طرح تشریحات غیر تاریخی نہیں بن جاتیں۔

پیدائش کی کتاب تاریخ ہے۔ تمام تاریخ کی طرح یہ تشریح طلب ہے۔ یہ علمِ الٰہیات کی تاریخ

یا وُہ حقائق ہیں جو الٰہی تدبیر کے خاکے کے مُطابق بیان کئے گئے ہیں۔ کسی نے کیا خُوب کہا ہے کہ "تاریخ خُدا کی کہانی ہے"۔

گو پیدائش کی کتاب 'شریعت' کی پہلی کتاب ہے، تاہم اِس میں بہُت کم شرعی اور قانُونی مواد ہے۔ یہ 'شریعت' ہے (تورہ کا لفظ عبرانی زبان میں ہدایت کے لئے استعمال ہُوا ہے)۔ اِس میں خُرُوج سے استثنا تک کی بنیاد رکھی گئی ہے اور مُوسیٰ کے ذریعے خُدا کی طرف سے شریعت دِئے جانے کی بنیاد بھی اِسی کتاب میں موجُود ہے۔ فی الحقیقت بائبل کی ساری تاریخ، بلکہ تارِیخِ عالم کی بنیاد پیدائش کی کتاب میں ہے۔

پیدائش کی کتاب میں بڑی احتیاط سے، بلکہ خُدا کے سارے کلام میں برکت اور لعنت کے کے موضوعات کا ذِکر کیا گیا ہے۔ فرمانبرداری سے برکت مِلتی ہے اور نافرمانی سے لعنت حاصل ہوتی ہے۔

گناہ میں گرنے کی بڑی لعنتیں اور سزائیں طُوفانِ نوح اور بابل میں زُبانوں کا اختلاف ہے۔

نجات دہندہ کے لئے وعدہ، طُوفانِ نوح میں بقیے کا بچ جانا، اور خُدا کے فضل کے وسیلے سے بنی اسرائیل کا انتخاب خُدا کی عظیم برکتیں ہیں۔

اگر پیدائش کی کتاب فی الحقیقت تاریخ ہے تو مُوسیٰ کو قدیم نسب ناموں، مکالمات، واقعات اور ان واقعات کی صحیح تاریخ کا کیسے عِلم تھا؟

اِس کے جواب میں ہم یہ کہیں گے کہ ماہرینِ آثارِ قدیمہ نے پیدائش کی کتاب کے بیان کے کئی پہلوؤں میں، خاص کر بزرگوں اور اُن کی روایات کی حمایت کی ہے۔

انیسویں صدی کے بعض آزاد خیال عُلما نے یہ نظریہ پیش کیا کہ مُوسیٰ نے توریت کی کتاب کو نہیں لکھا کیونکہ اُس وقت تک تحریر کا آغاز نہیں ہُوا تھا۔ لیکن اب ہم جانتے ہیں کہ مُوسیٰ کسی بھی قدیم طرزِ تحریر میں لکھ سکتا تھا جو اُس نے مصر کے سب علُوم میں سیکھے تھے۔

مُوسیٰ نے بلاشبہ یُوسف کے لکھے ہوئے بیان، تختیوں اور چمڑے پر لکھی ہوئی تحریروں کو جو ابرہام اور اُس کی نسل، قدیم مسوپتامیہ سے لائے تھے استعمال کیا۔ ان میں نسب نامے، خصوصی طور پر آدم کا نسب نامہ وغیرہ شامل ہے۔

حتمی تجزیے کے طور پر یہ کافی نہیں ہے۔ خُدا کے پاک رُوح نے مُوسیٰ کو تحریک دی کہ وُہ صحیح مواد کا انتخاب کرے اور باقی ماندہ کو نظرانداز کر دے۔ غالباً اُس نے مکالمات کی

تفصیلات اور دیگر باتوں کو براہِ راست الٰہی مکاشفے سے پیش کیا۔

دراصل یہ ایمان کا بھید ہے۔ یا تو خُدا اپنے خادموں کے وسیلے سے ایسی تحریر لکھوانے کے قابل ہے یا وُہ اِس قابل نہیں ہے۔ قدیم زمانوں سے تمام نسلوں کے ایمان داروں سے لے کر آج کے ایمان داروں تک تسلیم کرتے ہیں کہ خدا سچّا ہے۔

آثارِ قدیمہ کا عِلم بائبل کے بیان کی مزید وضاحت کے لئے، قدیم بزرگوں کی تہذیب کی تصدیق سے ہماری مُعاونت کرسکتا ہے۔ لیکن صرف رُوحُ القدُس ہی پیدائش کی کتاب کی سچائیوں کے لئے ہمارے دِلوں اور زندگیوں میں تاثیر پیدا کر سکتا ہے۔

جب آپ پیدائش کی کتاب یا پرانے عہد نامے کی کسی بھی کتاب پر تفسیر الکتاب کا مُطالعہ کریں تو آپ کو رُوحُ القدُس پر اِنحصار کرنا پڑے گا کہ کلامِ مُقدس کی اِس تفسیر سے استفادہ کر سکیں۔ ایک حقیقی تفسیر آزاد اور خُود مختار ذریعہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک نشان ہے جو اِس سمت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ "خُداوند یُوں فرماتا ہے"۔

خاکہ

۱۔ اِس دُنیا کے ابتدائی اَدوار (ابواب ۱۔۱۱)

الف۔ تخلیق (ابواب ۱، ۲)
ب۔ آزمائش اور گُناہ میں گِرنا (باب ۳)
ج۔ قائن اور ہابل (باب ۴)
د۔ سیت اور اُس کی نسل (باب ۵)
ہ۔ بدی کا بڑھنا اور عالمگیر طوفان (ابواب ۶ – ۸)
و۔ نُوح طُوفان کے بعد (باب ۹)
ز۔ اقوام کی جَدوَل (باب ۱۰)
ح۔ بابل کا بُرج (باب ۱۱)

۲۔ اسرائیل کے بزرگ (ابواب ۱۲– ۵۰)

الف۔ ابرہام (۱:۱۲ – ۱۸:۲۵)
(۱) ابرہام کی بُلاہٹ (۱:۱۲ – ۹)
(۲) مِصر کو جانا اور واپسی (۱۰:۱۲ — ۴:۱۳)
(۳) لُوط اور ملکِ صِدق کے ساتھ تجربات (۵:۱۳ – ۲۴:۱۴)
(۴) ابرہام کا موعُودہ وارث (باب ۱۵)
(۵) اسمٰعیل جسمانی فرزند (باب ۱۶، ۱۷)
(۶) سدوم اور عمورہ (باب ۱۸ – ۱۹)
(۷) ابرہام اور ابی ملک (باب ۲۰)
(۸) اضحاق وعدے کا فرزند (باب ۲۱)
(۹) اضحاق کی قربانی (باب ۲۲)
(۱۰) خاندانی قبرستان (باب ۲۳)
(۱۱) اضحاق کے لئے بیوی (باب ۲۴)

(۱۲) ابرہام کی نسل (۲۵: ۱-۱۸)

ب۔ اضحاق (۲۵: ۱۹-۲۶: ۳۵)

(۱) اضحاق کا خاندان (۲۵: ۱۹-۳۴)
(۲) اضحاق اور ابی ملک (باب ۲۶)

ج۔ یعقوب (۲۷: ۱-۳۶: ۴۳)

(۱) یعقوب عیسو کو فریب دیتا ہے (باب ۲۷)
(۲) یعقوب کا حاران کو بھاگ جانا (باب ۲۸)
(۳) یعقوب، اُس کی بیویاں اور اُس کی اولاد (۲۹: ۱-۳۰: ۲۴)
(۴) یعقوب لابن سے چال چلتا ہے (۳۰: ۲۵-۴۳)
(۵) یعقوب کی کنعان کو واپسی (باب ۳۱)
(۶) یعقوب اور عیسو کی صلح (باب ۳۲، ۳۳)
(۷) سِکم میں گناہ (باب ۳۴)
(۸) بیت ایل کو واپسی (باب ۳۵)
(۹) یعقوب کے بھائی عیسو کی نسل (باب ۳۶)

د۔ یوسف (۳۷: ۱-۵۰: ۲۶)

(۱) یوسف کا غلامی کے لئے بیچا جانا (باب ۳۷)
(۲) یہوداہ اور تمر (باب ۳۸)
(۳) یوسف کا امتحان اور اُس کی فتح (باب ۳۹)
(۴) یوسف کا ساقی اور نان پز کے خوابوں کی تعبیر کرنا (باب ۴۰)
(۵) یوسف کا فرعون کے خوابوں کی تعبیر کرنا (باب ۴۱)
(۶) یوسف کے بھائی مصر میں (ابواب ۴۲-۴۴)
(۷) یوسف کا اپنے آپ کو اپنے بھائیوں پر ظاہر کرنا (باب ۴۵)
(۸) بچھڑے ہوئے خاندان سے یوسف کی ملاقات (باب ۴۶)
(۹) یوسف کے خاندان کا مصر میں جانا (باب ۴۷)
(۱۰) یعقوب کا یوسف کے بیٹوں کو برکت دینا (باب ۴۸)

(۱۱) یعقوبؑ کی اپنے بیٹوں کے مُتعلق پیش گوئی (باب ۴۹)

(۱۲) مصر میں یعقوبؑ اور پھر یوسفؑ کی موت (باب ۵۰)

تفسیر

۱۔ اِس دُنیا کے اِبتدائی اَدوار (ابواب ۱-۱۱)

الف۔ تخلیق (ابواب ۱، ۲)

۱:۱۔ ”اِبتدا میں خُدا نے ۔ ۔ ۔“ بائبل کے یہ پہلے چار الفاظ ایمان کی بنیاد رکھتے ہیں۔ بائبل کے اِن الفاظ پر ایمان لائیں، اور اِس کے بعد بائبل میں جو کچھ لکھا ہے اُس پر آپ ایمان رکھ سکیں گے۔ پیدائش کی کتاب میں تخلیق کا واحد اور مُستند بیان پیش کیا گیا ہے اور یہ ہر دَور کے لوگوں کے لئے بامقصد ہے۔ اِس کے علاوہ اَور کوئی بیان جامع اور مکمل نہیں ہے۔ الٰہی دستاویز میں خدا کے وجُود کو ثابت کرنے کے بجائے، اِسے تسلیم کیا گیا ہے۔ جو خدا کی حقیقت سے اِنکار کرتے ہیں بائبل میں انہیں خاص نام دیا گیا ہے، اور یہ نام ہے 'احمق' (زبور ۱۴:۱ اور ۵۳:۱)۔ جیساکہ بائبل کا آغاز خُدا سے ہوتا ہے، بعینہٖ اُس کا ہماری زندگیوں میں اوّل مقام ہو۔

۱:۲۔ پیدائش کی کتاب میں تخلیق کے بیان کے سِلسلے میں مختلِف راسخ الاعتقاد تشریحات میں سے ایک ”ازسرِ نو تخلیق کا نظریہ“ بھی ہے جس کے مُطابق آیات ۱، ۲ کے درمیان بہت بڑا سانحہ ہُوا۔ شاید یہ ابلیس کا گرایا جانا تھا (حزقی ایل ۲۸: ۱۱-۱۹)۔ اِس سانحہ سے خُدا کی بنیادی اور کامِل تخلیق ”ویران اور سنسان“ ہوگئی۔ چونکہ خُدا نے زمین کو عبث پیدا نہیں کیا (یسعیاہ ۴۵:۱۸)، اِس لئے صِرف ایک بہت بڑا انقلاب ہی آیت ۲ میں مذکور ”ویران اور سنسان“ کی وضاحت اور تشریح ہے۔ اِس نظریہ کے حامی لفظ ”تھی“ کی حقیقت کی نشاندہی کرتے ہیں کہ عبرانی لفظ کا ترجمہ ”ہوگئی“ بھی ہوسکتا ہے، یعنی زمین ویران اور سنسان ہوگئی تھی۔

”خُدا کی رُوح پانی کی سَطح پر جنبش کرتی تھی“۔ یہ بہت بڑے تخلیقی اور ازسرِ نو تشکیل کے عمل کی تیاری تھی۔ بعد کی آیات میں بیان کیا گیا ہے کہ چھ دِن میں تخلیق اور ازسرِ نو تشکیل سے

زمین انسانی رہائش کے لئے تیار کی گئی۔

۱:۳-۵۔ پہلے دن خدا نے روشنی کو تاریکی سے جدا کیا اور دن اور رات کو قائم کیا۔ اس عمل کو چوتھے دن سورج، چاند اور ستاروں کے قیام سے خلط ملط نہ کریں۔ ۲-کرنتھیوں ۴:۶ میں پولس رسول تاریکی سے نور کو جدا کرنے اور گناہ گار کی تبدیلی میں مماثلت بیان کرتا ہے۔

۱:۶-۸۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے دن سے قبل زمین پانی کی موٹی تہ سے مکمل طور پر گھری ہوئی تھی، شاید یہ آبی بخارات کی صورت تھی۔ دوسرے دن خدا نے اس تہ کو تقسیم کیا، یعنی ایک حصہ زمین پر کا پانی بنا اور دوسرا بادل۔ اور ان کے درمیان فضا تھی۔ "خدا نے فضا کو آسمان کہا" یعنی زمین کے اوپر فوری خلا کی وسعت (نہ کہ کوکبی یا ستاروں بھرا آسمان، نہ ہی تیسرا آسمان جو خدا کی سکونت گاہ ہے)۔ آیت ۲۰ اس کی وضاحت کرتی ہے کہ آسمان سے یہاں مراد ہے وہ فضا جہاں پرندے اڑتے ہیں۔

۱:۹-۱۳۔ تب خدا نے پانی میں سے خشک زمین کو ظاہر کیا، یعنی اس پانی سے جو اس سیارے کو ڈھانپے ہوئے تھا۔ یوں سمندر اور زمین کو پیدا کیا گیا، تیسرے دن خدا نے زمین سے ہر طرح کے درختوں، گھاس اور بوٹیوں کو اگایا۔

۱:۱۴-۱۹۔ چوتھے دن خدا نے سورج، چاند اور ستاروں کو آسمان پر پیدا کیا تاکہ وہ روشنی دیں اور ان سے ماہ و سال کا امتیاز ہو سکے۔

۱:۲۰-۲۳۔ پانچویں دن پانیوں میں مچھلیاں پیدا کیں اور زمین پر پرندے اور رینگنے والے جانداروں کو پیدا کیا۔ لفظ "پرندوں" کا مطلب ہے "اڑنے والے" اور اس میں چمگادڑیں اور غالباً اڑنے والے کیڑے بھی شامل ہیں۔

۱:۲۴-۲۵۔ چھٹے دن خدا نے جانوروں اور رینگنے والے جانداروں کو پیدا کیا۔ قانونِ تولید کو عموماً ان الفاظ "ان کی جنس کے موافق" سے بار بار دہرایا گیا ہے۔ حیاتیاتی زندگی کی 'جنس' کے درمیان نمایاں اختلاف ہے۔ لیکن ایک جنس سے دوسری جنس میں منتقل ہونے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

۱:۲۶-۲۸۔ خدا نے سب سے اعلیٰ تخلیق انسان کو اپنی صورت پر اپنی شبیہ کی مانند پیدا کیا۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ انسان کو خدا کے نمائندے کی حیثیت سے زمین پر رکھا گیا۔

اور کئی طرح سے اِس کی خدا کے ساتھ مشابہت ہے ۔ جیسے تثلیث میں باپ، بیٹا اور رُوحُ القدُس ہے بعینہٖ انسان تین حصّوں یعنی رُوح ، جان اور جِسم پر مشتمل ہے ۔ خُدا کی طرح اِنسان میں شعور وعقل ، اخلاقی فطرت ، دُوسروں سے تعلق اور رابطہ قائم کرنے کی قوت اور جذباتی فِطرت ہے ، جو محض جبلّت سے کہیں ماورا ہے ۔ یہاں جسمانی صُورت کا کوئی ذِکر نہیں ہے ۔ دُوسرے جانداروں کے مُقابلے میں انسان پرستش کرنے والا ، صاف صاف باتیں کرنے والا اور اور تخلیق کار ہے ۔

آیت ۲۶ میں تثلیث کا تصوّر موجُود ہے ۔ "پھر خُدا (الوہیم ، جمع) نے کہا (عبرانی میں واحد) کہ ہم (جمع) اِنسان کو اپنی صُورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنائیں ۔"

بائبل جِنس یعنی تذکیروتانیث کی ابتدا کو خُدا کے تخلیقی عمل کے طور پر بیان کرتی ہے ۔ مسئلۂ اِرتقا میں تذکیر و تانیث کے آغاز کی کبھی وضاحت نہیں کی گئی ۔ بنی نوع اِنسان کو پھلنے اور بڑھنے کے لئے حکم دیا گیا ۔

خُدا نے اِنسان کو اختیار دیا کہ وُہ مخلُوقات پر حکُومت کرے ، یعنی اِس کا استعمال کرے نہ کہ اِس کا ناجائز استعمال کرے ۔ زمین پر ماحولیاتی بُحران اِنسان کے لالچ ، خُود غرضی اور بے پروائی کے باعث ہے ۔

۱ : ۲۹ - ۳۰ ۔ اِن آیات سے صاف ظاہر ہے کہ جاندار شرُوع میں جڑی بوٹیاں کھانے والے تھے اور انسان بھی سبزی خور تھا ۔ لیکن طُوفان کے بعد یہ اصُول تبدیل ہو گیا (۹ : ۱ - ۷) ۔

کیا یہ چھ دِن سچ مچ ۲۴ گھنٹوں کے دِن تھے ، یا یہ ارضیاتی طور پر ادوار تھے ؟ یا یہ ڈرامائی رویا کے دِن تھے ، جن کے دوران مُوسیٰ پر تخلیق کے بیان کا مُکاشفہ ہُوا ؟ کسی بھی سائنسی ثبوت نے اِس تصوّر کو ردّ نہیں کیا کہ یہ فی الواقع شمسی ایّام تھے ۔ یہ الفاظ "صُبح اور شام" ۲۴ گھنٹوں کے دِنوں کی نشاندہی کرتے ہیں ۔ پُرانے عہد نامہ میں ہر جگہ ان الفاظ کا مطلب عام ایّام ہے ۔ آدم نے ساتویں دِن کو گزارا اور ۹۳۰ سال کی عُمر میں انتقال کیا ۔ چنانچہ ساتواں دِن زمانے کا دَور نہیں تھا ۔ جب پُرانے عہد نامہ میں "دِن" کا عدد کے حساب سے استعمال کیا جاتا ہے (پہلا دِن ۔ وغیرہ ۔ وغیرہ) تو اِس کا مطلب سچ مچ دن ہی ہے ۔ جب خُدا نے بنی اسرائیل کو سبت کے دِن آرام کرنے کے لئے حکم دیا تو اُس کے اِس حکم کی بنیاد اِس حقیقت پر تھی کہ اُس نے خُود چھ دِن

کام کرنے کے بعد آرام کیا۔ بااُصُول تشریح تقاضا کرتی ہے کہ لفظ 'دِن' کو اُنہی معنوں میں سمجھا جائے۔

یہاں یہ مشکل درپیش ہے کہ شمسی ایّام کے جو معنی ہم اخذ کرتے ہیں، ممکن ہے کہ چوتھے دِن تک اُن کا آغاز نہ ہُؤا ہو (آیات ۱۴ - ۱۹)۔

جہاں تک بائبل کا تعلق ہے، آسمان و زمین کی تخلیق کی کوئی تاریخ نہیں ہے۔ انسان کی تخلیق کی بھی کوئی تاریخ نہیں ہے۔ تاہم نسب نامے دِئے گئے، اور نسب ناموں میں ممکنہ وقفے موجُود ہیں۔ چنانچہ انسان مسئلۂ ارتقا کے حامیوں کے مُطابق لاکھوں سال سے زمین پر موجُود نہیں ہے۔

ہم یُوحنّا ۱:۱، ۱۴، کلُسیوں ۱۶:۱ اور عبرانیوں ۲:۱ سے اخذ کرتے ہیں کہ خُداوند یسوع تخلیق کے عمل میں سرگرم تھا۔ تخلیق کے عظیم عجائبات کی بِنا پر وُہ بے حد پرستش کے لائق ہے۔

۳۱:۱ ۔ چھٹے دِن کی تخلیق کے اختتام پر، "خُدا نے سب پر جو اُس نے بنایا تھا نظر کی اور دیکھا کہ بہت اچھا ہے۔"

۳-۱:۲ ۔ خُدا نے اپنے تخلیقی کام سے فراغت کے بعد ساتویں دِن آرام کیا۔ اِس آرام کا تھکاوٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ یہ کام کو احسن طریقے سے مکمل کرنے کے اطمینان کا آرام ہے۔ گو خُدا نے اُس وقت انسان کو یہ حُکم نہیں دیا کہ وُہ سبّت کو منائے البتہ اُس نے سات دِنوں میں ایک دِن آرام کرنے کے اُصول کو قائم کیا۔

۶-۴:۲ ۔ نام "خُداوند خُدا" (یہوواہ الوہیم) آیت ۴ میں پہلی بار آتا ہے، اور وُہ بھی اِنسان کی تخلیق کے بعد (۲۷:۱)۔ الوہیم کی حیثیت سے خُدا خالِق ہے۔ یہوّاہ کی حیثیت سے اُس کا انسان کے ساتھ عہد کا تعلق ہے۔ اِس حقیقت کو نہ سمجھنے کی بنا پر بائبل کے بعض نقّادوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ خُدا کے مختلف نام اِس لئے ہیں کیونکہ یہاں مُصنّف تبدیل ہو گیا ہے۔

"یہ ہے ... پیدائش" (آیت ۴) کا اشارہ باب ۱ میں پیدائش کی طرف ہے۔ آیت ۵ میں یُوں لِکھا ہے: "اور زمین پر اب تک کھیت کا کوئی پودا نہ تھا اور نہ میدان کی کوئی سبزی اب تک اُگی تھی"، یہ الفاظ ۱۰:۱ میں مذکور زمین کے حالات کو بیان کرتے ہیں، جبکہ سبزہ نظر آنے سے پہلے

خشک زمین نظر آئی۔ "زمین" بارش کے بجائے "کہر" سے سیراب ہوئی ۔

۲: ۷۔ اِنسان کی تخلیق کا مکمل بیان اب دیا گیا ہے۔ "خُدا نے" اُس کے جسم کو "زمین کی مٹی سے ... بنایا"، لیکن خُدا کے زندگی کا دَم پھونکنے سے "وُہ جیتی جان ہُوا"۔ آدم نام (سُرخ یا "زمین") اُس سُرخ مٹی کی بِنا پر دیا گیا جس سے وُہ بنایا گیا تھا۔

۲: ۸-۱۴۔ خُدا نے عدن میں جو باغ لگایا وُہ مشرق کی طرف تھا، یعنی بائبل میں سمتوں کے حوالے سے وُہ فلسطین کے مشرق میں تھا۔ یہ مسوپتامیہ کے علاقے میں دجلہ اور فرات کے دریاؤں کے درمیان ہے۔ "نیک و بد کی پہچان کے درخت" سے اِنسان کی فرمانبرداری مطلوب تھی۔ اِس پھل کا کھانا اِس وجہ سے غلط تھا کہ خُدا نے منع کیا تھا۔ مختلف صُورتوں میں یہ پھل اب بھی ہمارے درمیان موجود ہے۔

۲: ۱۵-۲۳۔ اِس حُکم کو توڑنے کی سزا موت تھی (آیت ۱۷)۔ یہ فوری طور پر رُوحانی موت تھی اور بتدریج جسمانی موت۔ جانوروں اور پرندوں کے نام رکھنے کے عمل میں آدم نے محسوس کیا کہ وُہ نَر اور مادہ تھے۔ ہر ایک کا ساتھی تھا، وُہ ایک جیسے تھے، لیکن مختلف بھی تھے۔ اِس مشاہدے نے آدم کو تیار کیا کہ اُس کا بھی کوئی ایسا ساتھی ہو جو اُس کی مانند ہو۔ اُس کی دُلھن، اُس کی "پسلیوں" میں سے ایک پسلی سے بنائی گئی، جو اُس وقت نکالی گئی جب وُہ سو رہا تھا۔ بعینہٖ مسیح کے پہلو سے جب اُس نے شدید کرب و اذیت میں اپنا لہُو بہایا، اُس کی دُلھن تیار کی گئی۔ عورت آدم کے سر سے نہیں نکالی گئی کہ وُہ اُس پر حکُومت کرے، نہ اُس کے پاؤں ہی سے نکالی گئی کہ پاؤں تلے روندی جائے بلکہ اُس کے بازوؤں کے نیچے سے کہ اُس کی حفاظت کی جائے اور دِل کے قریب سے تاکہ اُس سے محبّت کی جائے۔

دُنیا میں گناہ کے داخل ہونے سے پہلے خُدا نے مَرد کو سربراہی دی۔ پَولُس اِس حقیقت کے لئے تخلیق کے نظام سے دلیل پیش کرتا ہے کہ مَرد پہلے پیدا کیا گیا اور تخلیق کا مقصد یہ تھا کہ عورت مَرد کے لئے بنائی گئی (۱-کرنتھیوں ۱۱: ۸، ۹)۔ گو عورت نے پہلے گناہ کیا، لیکن یہ کہا گیا ہے کہ سربراہ آدم کی معرفت گناہ دُنیا میں داخل ہُوا۔ اِس کی حیثیت سربراہ کی تھی، اِس لئے وُہ ذمہ دار تھا۔

آیت ۱۹ میں صاف ظاہر ہے کہ "خُداوند خُدا نے کُل دشتی جانور ... بنائے"، یعنی اِس

سے پیشتر کہ اُس نے اِنسان کو بنایا۔

۲: ۲۴۔ آیت ۲۴ کے مُطابق خُدا نے یک زوجگی کا دستُور قائم کیا۔ تمام الٰہی دستوروں کی طرح یہ دستور بھی انسان کی بھلائی کے لئے قائم کیا گیا اور اِس کی خِلاف ورزی نہیں کی جاسکتی کہ ہم اِس کی سزا سے بچ جائیں گے۔ شادی کا تعلق مسیح اور کلیسیا کے تعلق کو پیش کرتا ہے (افسیوں ۵: ۲۲-۳۲)۔

۲: ۲۵۔ گو آدم اور حوّا عدن میں کپڑے پہنے بغیر رہتے تھے، تاہم، وُہ "شرماتے نہ تھے"۔

ب۔ آزمائش اور گُناہ میں گِرنا (باب ۳)

۳: ۱-۶۔ سانپ جو حوّا پر ظاہر ہؤا، بعد ازآں اِس کا اِنکشاف کیا گیا کہ وُہ بذاتہٖ شیطان تھا (مکاشفہ ۱۲: ۹)۔ جو لوگ بائبل کے بارے میں یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اِس میں فرضی قصّے کہانیاں ہیں، اُن کا انسان کے گُناہ میں گرنے کے واقعے کے بارے میں یہ نظریہ ہے کہ یہ حقیقی نہیں بلکہ تمثیلی بیان ہے۔ وُہ سانپ کے بولنے کو اِس نظریہ کے ثبوت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ کیا سانپ کے حوّا کو فریب دینے کو حقیقی تسلیم کر لیا جائے؟ پولُس رسُول نے اِسے تسلیم کیا (۲-کرنتھیوں ۱۱: ۳)۔ یہی خیال یوحنّا رسُول کا تھا (مکاشفہ ۱۲: ۹؛ ۲۰: ۲)۔ بائبل میں کسی جاندار کے بولنے کا یہی واقعہ نہیں۔ خُدا نے بلعام کی گدھی کو بولنے کی طاقت دی کہ وُہ نبی کو اُس کی حماقت سے روکے (گنتی ۲۲ باب) اور پطرس رسُول نے اِسے مِن وعَن صحیح تسلیم کیا (۲-پطرس ۲: ۱۶)۔ ان تینوں رسُولوں نے جو کُچھ لکھا، رُوح القُدس کی تحریک سے لکھا۔ چنانچہ آزمائش میں گرنے کے بیان کو ردّ کرنا کہ یہ دُرست نہیں ہے، درحقیقت کلامِ مُقدّس کے اِلہامی ہونے کو ردّ کرنا ہے۔ بائبل میں کئی تمثیلی بیانات ہیں، لیکن اِس کا اُن میں شمار نہیں ہوتا۔

اِن اقدام و مراحل کو ملاحظہ فرمائیے جن کی بِنا پر نسلِ انسانی گناہ میں گر گئی۔ سب سے پہلے شیطان نے خُدا کے کلام کے بارے میں شک پیدا کیا: "کیا واقعی خُدا نے کہا ہے"؟ اُس نے خُدا کے کلام کی غلط تشریح کرتے ہوئے کہا کہ کیا آدم اور حوّا کو "کسی درخت کا پھل" کھانے سے منع کیا گیا ہے؟ اِس کے بعد حوّا نے کہا کہ انہیں جو درخت باغ کے بیچ میں ہے اُس کا پھل چھونے اور کھانے کی اجازت نہیں ہے۔ لیکن خُدا نے چھونے کے بارے میں کچھ نہیں کہا تھا۔ شیطان نے فوراً

نافرمانی کرنے والوں کے لئے خُدا کی سزا کی تردید کی، جیساکہ آج بھی اُس کے پیروکار دوزخ اور ابدی سزا کی حقیقت کو تسلیم نہیں کرتے ۔ شیطان نے ایک اَور غلط تشریح کی کہ خُدا نے آدمؔ اور حواؔ کو اُس چیز سے باز رکھا ہے جو اُن کے لئے فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہے ۔ حواؔ تین طرح کی آزمائش میں گر گئی: یعنی جسم کی خواہش (”کھانے کے لئے اچھّا“)، آنکھوں کی خواہش (”آنکھوں کو خوشنما معلوم ہوتا ہے“)، اور زندگی کی شیخی (”عقل بخشنے کے لئے خُوب“) ۔ یہ سب کچھ اُس نے اپنے سربراہ آدمؔ کے مشورے کے بغیر اپنی مرضی سے کیا۔ اِن اَلفاظ ”اُس کے پھل میں سے لیا اور کھایا“ میں اُس وقت سے بنی نوع اِنسان میں ہر طرح کی بیماری، غم، مُصیبت، خوف احساسِ جُرم اور مَوت کی تشریح موجُود ہے ۔ کسی نے کہا ہے کہ ”زمین کی ٹوٹ پھوٹ، اور اربوں، کھربوں قبروں کا وجُود اِس اَمر کی تصدیق کرتا ہے کہ خُدا سچا ہے اور شیطان جھوٹا“۔ حواؔ فریب کھا کر گُناہ میں پڑ گئی (۱۔تیمتھیس ۲: ۱۴)، لیکن آدمؔ نے ارادتاً خُدا کے خِلاف بغاوت کی ۔

ابلیس اپنے جھوٹ کو اب بھی جاری رکھے ہُوئے ہے : ”تم خُدا کی مانند بن جاؤ گے“۔

۳: ۷-۱۳ ۔ احساسِ ندامت اور احساسِ خوف گُناہ کا پہلا نتیجہ تھا۔ ”انجیر کے پتّوں کی لُنگیاں“ اِنسان کی اِس کوشش کو ظاہر کرتی ہیں کہ وُہ بغیر خُون کے مذہب کی بدَولت نجات حاصل کرنا چاہتا ہے ۔ خُدا کے سامنے جواب دہی پر گُناہ گار بہانے پیش کرنے لگتے ہیں ۔

آدمؔ نے کہا: ”جس عورت کو تُو نے میرے ساتھ کیا ہے ...“ یعنی وُہ خُدا کو مُوردِ الزام ٹھہرا رہا تھا (دیکھئے امثال ۱۹: ۳) ۔ حواؔ نے کہا: ”سانپ نے مجھ کو بہکایا ...“ (آیت ۱۳) ۔

محبّت اور رحم سے خُدا نے اپنی گری ہُوئی مخلوق کو تلاش کرتے ہوئے یہ سُوال کیا کہ ”تُو کہاں ہے؟“ یہ سُوال دوؔ باتوں کا ثبوت پیش کرتا ہے ۔ کہ اِنسان کھو گیا تھا اور خُدا اُسے تلاش کرنے کے لئے آیا ۔ یہ انسان کے گناہ اور خُدا کے فضل کا ثبوت ہے ۔ خُدا نجات کے لئے پہل کرتا ہے ۔ شیطان نے حواؔ کے دِل میں خُدا کی محبّت کے بارے میں شک پیدا کیا اور خُدا عملی طور پر ظاہر کرتا ہے کہ وُہ بنی نوع اِنسان سے محبّت رکھتا ہے ۔

۳: ۱۴ ۔ ”خُداوند خُدا نے“ شیطان پر ذلّت، زوال اور شکست کی لعنت بھیجی ۔

۳: ۱۵ ۔ یہ آیت ابلیس کے بارے میں ہے ۔ اِس آیت کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ ”پہلی انجیل یا خوشخبری ہے“۔ یہ شیطان ”اور عورت کے درمیان“ (تمام بنی نوع انسان کے درمیان)، اور

شیطان کی نسل (اُس کے کارندوں) اور حوّا کی نسل یعنی مسیح کے درمیان دائمی دُشمنی کی پیش گوئی ہے۔ عورت کی نسل ابلیس کے سر کو کُچلے گی۔ یعنی مُہلک زخم سے اُس کی کُلّی شکست کی نشاندہی ہوتی ہے۔ یہ کاری زخم کلوری پہاڑ پر لگایا گیا جب نجات دِہندہ نے ابلیس پر فیصلہ کُن فتح حاصل کی۔ اِس کے بدلے میں شیطان، مسیح کی "ایڑی پر کاٹے گا"۔ ایڑی کو کاٹنے سے تکلیف، حتیٰ کہ جسمانی موت مُراد ہے لیکن حتمی شکست مُراد نہیں۔ چنانچہ مسیح نے صلیب پر دُکھ اُٹھایا، بلکہ مر گیا، اور تیسرے دِن مُردوں میں سے زِندہ ہو کر، اُس نے گُناہ، جہنّم اور شیطان پر فتح پائی۔ "عورت کی نسل" سے مُراد مسیح کی کنواری سے پیدائش بھی ممکن ہے۔ خُدا کے رحم کو ملاحظہ فرمائیے کہ دَرجِ ذیل آیات میں سزا کا اعلان کرنے سے پہلے اُس نے مسیح کا وعدہ کیا۔

۳: ۱۶-۱۹۔ گُناہ کے بڑے واضح اور نمایاں نتائج ہیں۔ "عورت" کو بچّے جننے میں تکلیف کی سزا دی گئی۔ وُہ اپنے "شوہر" کی محکوم ہو گی۔ مَرد کو یہ سزا دی گئی کہ وُہ "زمین" سے اپنی روزی تلاش کرے گا اور "لعنتی" زمین اُس کے لئے "کانٹے اور اُونٹ کٹارے اگائے گی"۔ اِس کا مطلب ہے کہ وُہ "پسینے" اور "مشقت" سے روزی کمائے گا۔ اور زِندگی کے اختتام پر وُہ "زمین میں ... لوٹ" جائے گا۔ یہاں یہ بات ملاحظہ فرمائیے کہ کام بذاتہٖ لعنت نہیں بلکہ یہ اکثر اوقات برکت کا باعث ہے۔ کام سے متعلق غم، مشقّت، پریشانی اور تھکاوٹ لعنت ہے۔

۳: ۲۰-۲۱۔ ایمان سے "آدم نے اپنی بیوی کا نام حوّا رکھا" یعنی "سب زندوں کی ماں"، حالانکہ اُس وقت تک کوئی بچّہ پیدا نہیں ہُوا تھا۔ کسی جانور کو ذبح کر کے خُدا نے آدم اور حوّا کو "چمڑے کے کُرتے" مُہیا کئے۔ یہ راست بازی کے لباس کی تصویر ہے جو خُدا کے برّے کے بہائے ہُوئے خُون کے وسیلے سے گنہگاروں کو مُہیا کیا گیا۔ ہم بھی ایمان سے اِس لباس کو حاصل کر سکتے ہیں۔

شیطان کے اِس جھوٹ میں کسی حد تک سچائی کا شائبہ بھی تھا کہ حوّا خُدا کی مانند بن جائے گی (آیت ۵)۔ لیکن اُس نے اور آدم نے "نیک و بد میں" تمیز کرنے کا تجربہ، بڑے تکلیف دِہ انداز میں سیکھا۔ اگر وُہ حیات کے درخت میں سے بھی پھل کھا لیتے، تو ہمیشہ ہمیشہ

کے لئے بیمار اور کمزور جسم کے ساتھ زندہ رہتے۔ چنانچہ یہ خدا کا رحم تھا کہ اُس نے انہیں ”عدن“ میں واپس آنے سے روک دیا۔ کروبی وُہ آسمانی مخلوق ہیں جو گرے ہوئے اِنسان کے تکبّر کے خِلاف خُدا کی قدوسیّت“ کا اعلان کرتے ہیں۔

آدمؔ اور حوّاؔ کو یہ فیصلہ کرنا تھا کہ آیا خُدا جھوٹ بولتا ہے یا شیطان۔ اُنہوں نے فیصلہ کیا کہ خُدا جھوٹ بولتا ہے۔ ”بغیر ایمان کے اُس (خُدا) کو پسند آنا ناممکن ہے“۔ چنانچہ عبرانیوں ۱۱ باب میں مذکور ایمان کے سُورماؤں کی اعزازی فہرست میں اُن کے نام موجود نہیں۔

عدن کا مثالی ماحول گُناہ کے داخل ہونے کو نہ روک سکا۔ سازگار ماحول انسان کے مسائل کا جواب نہیں ہے۔

ج۔ قائنؔ اور ہابلؔ (باب ۴)

۴: ۱- ”آدمؔ اپنی بیوی حوّاؔ کے پاس گیا“ کا مطلب ہے کہ اُس نے اُس سے مباشرت کی۔ جب قائنؔ پیدا ہُوا تو آدمؔ نے تسلیم کیا کہ اُس کی پیدائش صِرف اور صِرف خُدا کی توفیق کی وجہ سے ہے۔ ”قائنؔ“ (”حاصِل کیا گیا“) نام رکھنے سے حوّاؔ کا یہ خیال ہوگا کہ اُس نے موعُودہ نسل کو جنم دیا ہے۔

۴: ۲-۶- آیت ۳ لو یعنی ”چند روز کے بعد“ کا دورانیہ دُنیا کی آبادی کی خاطر خواہ ترقی کو ظاہر کرتا ہے۔ لازماً کِسی وقت قائنؔ اور ہابلؔ کو یہ تعلیم دی گئی ہوگی کہ گنہگار انسان پاک خُدا تک رسائی قُربانی کے لہُو کے باعث ہی حاصل کر سکتا ہے۔ قائنؔ نے اِس مکاشفے کو رَدّ کر دیا اور بغیر خُون کے پھلوں اور سبزیوں کا ہدیہ لایا۔ ہابلؔ خُدا کے فرمان پر ایمان لایا اور جانوروں کی قُربانی پیش کی، اور یُوں ایمان سے خُدا کی راستبازی کو حاصل کیا (عبرانیوں ۱۱: ۴)۔ وُہ اپنی ”بھیڑ بکریوں کے پہلوٹھے“ لایا۔ اُس کا اِعتقاد تھا کہ خُداوند کو سب سے اعلیٰ شے پیش کی جائے۔ ہابلؔ کی قُربانی خُدا کے برّے کی فِدیے کی مَوت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اُس برّے کی طرف جو ساری دنیا کے گناہوں کو اُٹھا لے جاتا ہے۔

۴: ۷- چونکہ قائنؔ کا حاسدانہ غصّہ قتل کا ابتدائی مرحلہ تھا، خُدا نے اُسے بڑی محبّت سے خبردار کیا۔ آیت ۷ سے کئی مختلف مفہُوم اخذ کئے جا سکتے ہیں۔

۱- ”اگر تو بھلا کرے“۔ (یعنی توبہ کرنے سے) تو اپنے غصّے اور احساسِ جرم سے آزادی حاصل

کر سکے گا۔ "اگر تُو بھلا نہ کرے" (ہابل سے نفرت جاری رکھنے سے) "تو گُناہ دروازہ پر دبکا بیٹھا ہے"، یعنی وُہ تجھے تباہ و برباد کرنے کے لئے تیار ہے۔ وُہ "تیرا مشتاق ہے"۔

۲- "اگر تُو بھلا کرے" (یا اعتقادی ترجمہ کے مُطابق، اگر تُو صحیح طور سے قُربانی گزرانے) تو کیا تجھے قبول نہیں کیا جائے گا؟ یہاں قُربانی کے احسن طریقے سے گزراننے کی طرف اشارہ ہے۔ ہابل نے ایک معقول قُربانی کے پیچھے اپنے آپ کو چھپا کر بھلا کیا اور قائن نے بغیر خُون کے قُربانی دے کر بُرا کیا، اور اِس کے بعد اُس کا رویّہ باطل پرستش کا براہِ راست نتیجہ تھا۔

۳- اُردو ترجمے میں بڑی خوبصورتی سے بیان کیا گیا ہے۔ "اگر تُو بھلا کرے تو کیا تُو مقبول نہ ہوگا؟ اور اگر تُو بھلا نہ کرے تو گُناہ دروازہ پر دبکا بیٹھا ہے اور تیرا مُشتاق ہے پر تُو اُس پر غالب آ۔"

۴: ۸-۱۲- قائن کا حاسدانہ غُصّہ جلد ہی بُرے عمل یعنی اپنے بھائی کے قتل میں تبدیل ہو گیا۔ گو ہابل مر گیا، وُہ اب بھی ہمارے لئے گواہی کا باعث ہے کہ ایمان کی زندگی اہمیّت کی حامل زندگی ہے (عبرانیوں ۱۱: ۴)۔ جب خُداوند کے پُر محبّت سُوال کا غیر تائب اور گستاخانہ انداز سے جواب دیا گیا تو اُس نے قائن کی سزا کا اعلان کیا کہ وُہ زمین سے روزی حاصل نہیں کر سکے گا بلکہ وُہ بیابان میں آوارہ پھرے گا۔

۴: ۱۳-۱۶- قائن کی مُنہ بسُورتے ہُوئے شکایت اپنے گناہ کے احساسِ جُرم کی بجائے، اس کے نتائج کی ندامت کو ظاہر کرتی ہے۔ لیکن اِس کے باوجود خُداوند نے اِس "خانہ خراب" کے خوف کو کم کرنے کے لئے اُس کی زندگی کے تحفّظ کے لئے ایک "نشان" ٹھہرایا۔ اور جو کوئی اُسے قتل کرے، اُسے ملعون ٹھہرایا۔ "قائن خُداوند کے حضُور سے نکل گیا"۔ یہ سب سے زیادہ افسوس ناک روانگی ہے۔

۴: ۱۷-۲۴- قائن نے اپنی بہن یا کسی دُوسری خونی رِشتہ دار سے شادی کی۔ جیسا کہ پیدائش ۴: ۲ میں بیان کیا گیا ہے، اِس میں آبادی کے بڑھنے کا اشارہ موجُود ہے اور پیدائش ۵: ۴ میں خصُوصی طور پر بیان ہے کہ آدم کے اَور بھی بیٹے اور بیٹیاں تھیں۔ اُس دَور میں قریبی رِشتہ داروں میں شادیاں ممنُوع نہیں تھیں (کیونکہ نسلی طور پر یہ خطرناک نہ تھا)۔

آیات ۱۷-۲۴ میں قائن کی نسل کی فہرست دی گئی ہے اور مختلف شعبوں میں 'پہل'

کا ذکر کیا گیا ہے۔ یعنی پہلا شہر جس کا نام حنوک رکھا گیا۔ کثیر الازدواجی کا پہلا واقعہ، مویشی پالنے کا آغاز، موسیقی اور دھات کی صنعت کا آغاز، پہلا گیت جس کا مضمون قتل اور تشدد ہے۔ اِس گیت میں "لمک اپنی بیویوں" کو بتاتا ہے کہ اُس نے ایک "جوان" کو اپنے دفاع کی خاطر مار ڈالا۔ چونکہ یہ قتل پہلے سے منصوبہ بندی کے تحت نہیں کیا گیا تھا، اِس لئے لمک اِنتقامی کارروائی سے بے خوف اور محفوظ ہے۔

۴: ۲۵، ۲۶۔ یہ اَمر ہمارے لئے باعثِ اطمینان ہے کہ سیت کی دیندارانہ نسل کو متعارف کرایا گیا ہے۔ بالآخر اِسی نسل سے مسیح پیدا ہونے والا تھا۔ جب "انوس" (مطلب کمزور یا فانی) پیدا ہوا، تو لوگ خُدا کے لئے یہوواہ (خُداوند) کا نام استعمال کرنے لگے یا شاید عوامی عبادت میں یہوواہ کے نام سے پرستش کرنے لگے۔

د۔ سیت اور اُس کی نسل (باب ۵)

باب ۵ کو 'ماتمی گجر' کے نام سے موسوم کیا گیا ہے، کیونکہ اس میں اکثر یہ الفاظ استعمال کئے گئے ہیں "اور وُہ مَرا"۔ اِس میں آدم سے نوح کے بیٹے سِم تک مسیح کے نسب نامے کو بیان کیا گیا ہے (مُقابلہ کریں لوقا ۳: ۳۶-۳۸)۔

۵: ۱-۱۷۔ آدم کو خُدا نے "اپنی شبیہ پر بنایا" اور "سیت"، آدم کی "شبیہ" پر پیدا ہُوا۔ اِس کے دَوران آدم گُناہ میں گر گیا اور خُدا کی شبیہ گُناہ سے بگڑ گئی۔ آیت ۵ میں پیدائش ۲: ۱۷ میں مذکور خُدا کے فرمان کی جِسمانی تکمیل ہُوئی اور جِس دن آدم نے گُناہ کیا، اُس دِن خُدا کے فرمان کی رُوحانی تکمیل ہُوئی۔

۵: ۱۸-۲۴۔ اِس باب میں مذکور حنوک اور لمک کو باب ۴ میں مذکور حنوک اور لمک سے خلط ملط نہ کریں۔ آیت ۱۸ میں حنوک، آدم کے بعد تیسری نہیں بلکہ ساتویں پُشت ہے۔ ایمان سے حنوک "تین سو برس تک خُدا کے ساتھ ساتھ چلتا رہا" اور خُدا کو پسند آیا (عبرانیوں ۱۱: ۵)۔ یُوں محسوس ہوتا ہے کہ اُس کے بیٹے کی پیدائش سے اُس کی زندگی پر تقدیس کُن اور امتیازی اثرات مرتب ہُوئے (آیت ۲۲)۔ احسن طریقے سے آغاز بہت اچھا ہے، لیکن آخر تک ثابت قدم رہنا اور بھی اچھا ہے۔ یہ الفاظ "چلتا رہا" مضبُوط اور ترقی پذیر تعلقات کو ظاہر کرتے ہیں نہ کہ اتفاقیہ

آشنائی کو۔ "خُدا کے ساتھ چلنا" زندگی بھر کا مُعاملہ ہے نہ کہ ایک گھنٹے کا۔ حنوک کو نوح کے طوفان سے پہلے آسمان پر اُٹھا یا گیا، بالکل اِسی طرح کلیسیا مصیبتوں کے شرُوع ہونے سے پہلے آسمان پر اُٹھائی جائے گی (۱۔تھِسلنیکیوں ۴: ۱۳ - ۱۸؛ مکاشفہ ۳: ۱۰)۔

۵: ۲۵ - ۳۲۔ "متوسلح" نے کسی اَور مَرد کی نسبت سب سے طویل عُمر پائی (۹۶۹ برس)۔ اگر جیسا ولیمز نے کہا ہے کہ متوسلح کے نام کا مطلب ہے "بھیجا جائے گا" تو شاید یہ پیش گوئی تھی کہ جس سال متوسلح مَرا، اُسی کے دَوران طوفان آیا۔ شاید جب لمک نے اپنے بیٹے کا نام نوح رکھا، ایک پیش گوئی تھی کہ وُہ نوح کے عظیم بیٹے خُداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے آرام کا منتظر تھا۔ نوح کا لفظی مطلب ہے "آرام"۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ، انسان کی اوسط عُمر کم ہوتی گئی۔ زبور ۹۰: ۱۰ میں اِنسان کی عام عُمر ۷۰ سال بیان کی گئی ہے۔

نوح کی کشتی کا ایک مُصوّر نے، اُس شخص کے بیان کے مطابق خاکہ تیار کیا جس نے دعویٰ کیا کہ اُس نے سنہ ۱۹۰۶ء میں ارارا ط کے پہاڑ پر کشتی دیکھی تھی۔

۵۔ بدی کا بڑھنا اور عالمگیر طوفان (ابواب ۶ - ۸)

۶: ۱ - ۲۔ آیت ۲ کی دو تفسیریں ہیں۔ ایک یہ ہے کہ "خُدا کے بیٹے"، وُہ فرشتے تھے جنہوں نے اپنے خاص مقام کو چھوڑ دیا (یہوداہ آیت ۶) اور زمین پر عورتوں سے شادی کی جو ایک قسم کی جنسی بے ضابطگی تھی، اور یہ خُدا کی نظر میں مکروہ تھی۔ اِس نظریہ کے حامی، ایُوب ۱: ۶ اور ۲: ۱ میں خُدا کے بیٹوں کا حوالہ دیتے ہیں اور اُن کا کہنا ہے کہ اِس سے مُراد وُہ فرشتے ہیں جو کسی وقت خُدا کی حضُوری میں رہتے تھے۔ فرشتوں کو "خُدا کے بیٹے" کہنا سامی لوگوں کے تصوّر کے مُطابق تھا۔ یہوداہ آیات ۶ اور ۷ سے یہ تاثر مِلتا ہے کہ جن فرشتوں نے اپنے خاص مقام کو چھوڑا، وُہ حد سے زیادہ جنسی بداخلاقی کے مُرتکب تھے۔ آیت ۷ کے شروع میں "سدوم اور عمورہ" کے الفاظ ملاحظہ فرمائیے، جو آسمان سے گرائے ہُوئے فرشتوں کے بیان کے فوراً بعد درج کئے گئے ہیں۔

اِس نظریے پر سب سے بڑا اعتراض یہ ہے کہ جہاں تک ہم جانتے ہیں، جنسی طور پر فرشتوں میں قوتِ تولید نہیں ہے۔ اِس کی تائید میں متی ۲۲: ۳۰ پیش کیا جاتا ہے جہاں یسوع کہتا ہے کہ فرشتے بیاہ شادی نہیں کرتے۔ درحقیقت اس آیت میں یہ کہا گیا ہے کہ آسمان

پر فرشتے شادی نہیں کرتے۔ فرشتے اِنسانی شکل میں ابرہام پر ظاہر ہوئے (پیدائش ۱۸: ۱-۵) اور اِس حوالے سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ جو سدوم کو گئے اُن کے انسانی اعضا اور اِنسانی جذبات تھے۔

اور دوسرا نظریہ یہ ہے کہ خدا کے بیٹے سیت کی دیندار نسل تھی جبکہ اِنسان کی بیٹیاں قائن کی بدکار نسل تھی۔ اِس سے یہ دلیل اخذ کی جاتی ہے کہ گزشتہ سیاق و سباق کا تعلق قائن کی نسل سے ہے (باب ۴) اور باب ۵ میں سیت کی نسل کا تذکرہ ہے۔ اِس نظریہ کے مطابق پیدائش ۶: ۱-۴ میں ان دونوں نسلوں کی مخلوط شادیوں کا بیان ہے۔ نیز یہ کہ لفظ "فرشتے" اِن آیات میں استعمال نہیں ہوا۔ آیت ۳ اور ۵ میں اِنسان کی بدی کا ذکر ہے۔ اگر فرشتوں نے گناہ کیا تو انسانی نسل کو کیوں برباد کیا گیا؟ دیندار لوگوں کو "خدا کے بیٹے" کہا گیا ہے، گو یہ پیدائش ۶: ۲ کے ہو بہو عبرانی الفاظ کے معنوں میں اظہار نہیں ہے (استثنا ۱۴: ۱؛ زبور ۸۲: ۶؛ ہوسیع ۱: ۱۰؛ متی ۵: ۹)۔

اِس نظریے میں بھی کئی مشکلات ہیں۔ یہ کیونکر ممکن تھا کہ سیت کے گھرانے کے تمام مرد دیندار تھے اور قائن کے گھرانے کی ساری عورتیں بے دین تھیں؟ اور کہیں بھی ایسا کوئی اشارہ نہیں کہ سیت کا سارا گھرانا دینداری پر قائم رہا۔ اگر وہ قائم رہے تو انہیں کیوں برباد کیا گیا؟ اور یہ کیونکر ممکن تھا کہ دیندار مردوں اور بے دین عورتوں کے جنسی ملاپ سے سورمے پیدا ہوں؟

۶: ۳۔ خدا نے خبردار کیا کہ اُس کی "روح انسان کے ساتھ ہمیشہ مزاحمت نہ کرتی رہے گی"، لیکن طوفان کی سزا میں "ایک سو بیس برس" کی تاخیر ہوگی۔ خدا تحمل کرتا ہے اور وہ نہیں چاہتا کہ کوئی ہلاک ہو۔ لیکن ہر ایک بات کی ایک حد ہوتی ہے۔ پطرس رسول ہمیں بتاتا ہے کہ یہ مسیح تھا جو نوح کی معرفت بے دینوں میں منادی کر رہا تھا (۱-پطرس ۳: ۱۸-۲۰؛ ۲-پطرس ۲: ۵)۔ انہوں نے پیغام کو رد کیا اور وہ اب قید میں ہیں۔

۶: ۴-۵۔ جباروں (عبرانی نفلیم بمعنی "گرے ہوئے") کی اُنگر (UNGER) یوں تشریح کرتا ہے:

> اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ "نفلیم (NEPHILIM) "نیم دیوتا جبار تھے، اور یہ انسان کی بیٹیوں (فانی عورتوں) سے خدا کے بیٹوں (فرشتوں) کے جنسی ملاپ سے پیدا ہوئے۔ یہ قطعاً ایک غیر فطری ملاپ تھا، اور یہ خدا

کے تخلیقی نظام کی خلاف ورزی تھا۔ اور یہ ایسا گھناؤنا فعل تھا جو طوفان کے ذریعے تمام دُنیا کی سزا کا باعث بنا۔

۶ : ۶ - ۷ ۔ خُداوند کا غم، اُس کے ذہن کے اچانک بدلنے کو ظاہر نہیں کرتا۔ بلکہ یہ اِنسان کے رویّے کی تبدیلی کے جواب میں خُدا کی طرف سے مختلف رویّے کا اظہار ہے۔ چُونکہ وُہ پاک ہے، اِس لئے لازم ہے کہ وُہ گناہ کے خلاف ردِّعمل کا اِظہار کرے۔

۶ : ۸ - ۲۲ ۔ "مگر نوحؔ خُداوند کی نظر میں مقبُول ہؤا"۔ چنانچہ اُسے آگاہ کیا گیا کہ وُہ ایک کشتی بنائے۔ پیمانہ "ہاتھ" کے حساب سے دیا گیا ہے (ایک ہاتھ = ۱۸ اِنچ)۔ یُوں کشتی کی لمبائی ۴۵۰ فُٹ، چوڑائی ۷۵ فُٹ اور اُونچائی ۴۵ فٹ تھی۔ اِس کے تین عرشے تھے۔ آیت ۱۶ میں مذکُور روشن دان روشنی کے لئے تھا۔ غالباً یہ ہوا اور روشنی کے لئے کشتی کی لمبائی کے ساتھ ساتھ تھا۔

نوحؔ کو فضل کے وسیلے سے نجات مِلی۔ یہ خُدا کا اپنا فیصلہ تھا۔ اُس کی فرمانبرداری یہ تھی کہ "جیسا خدا نے اُسے حُکم دیا تھا ویسا ہی عمل کیا" (آیت ۲۲)۔ یہ انسانی ذمّے داری کا عمل تھا۔ نوحؔ نے اپنے خاندان کو بچانے کے لئے کشتی بنائی لیکن دروازہ خُدا نے بند کیا۔ خُدا کا مُطلق العنان فعل اور اِنسانی ذمّے داری دونوں لازِم و ملزُوم ہیں۔

بائبل مقدّس میں صرف "نوحؔ" (آیت ۹) اور حنوکؔ (۵ : ۲۲) کے متعلق لکھا ہے کہ وُہ "خُدا کے ساتھ ساتھ" چلتے رہے۔ اگر حنوکؔ اِس اَمر کی علامت ہے کہ کلیسیا آسمان پر اُٹھائی جائے گی تو نوحؔ اِس بات کی علامت ہے کہ ہزار سالہ دَور کی مُصیبتوں میں ایمان دار یہُودی بقیہ محفُوظ رہے گا۔

آیت ۱۸ میں بائبل میں پہلی بار لفظ "عہد" استعمال کیا گیا ہے۔ سکوفیلڈؔ نے بائبل میں آٹھ عہدوں کی نشاندہی کی۔ عدن کا عہد (پیدائش ۲ : ۱۶)، آدمؔ کے ساتھ عہد (پیدائش ۳ : ۱۵)، نوحؔ کے ساتھ عہد (پیدائش ۹ : ۱۶)، ابرہامؔ کے ساتھ عہد (پیدائش ۱۲ : ۲)، مُوسیٰؔ کے ساتھ عہد (خرُوج ۱۹ : ۵) فلسطینی عہد (استثنا ۳۰ : ۳)، داؤدؔ کے ساتھ عہد (۲-سموئیل ۷ : ۱۶) اور نیا عہد (عبرانیوں ۸ : ۸)۔ یہ آٹھ عہد اور سلیمانی عہد درجِ ذیل مضمون میں بیان کئے گئے ہیں۔ یاد رکھیں کہ عہد جیسے پیچیدہ مضمون کے بارے میں خُداوند کے لوگوں کے مختلف خیالات ہیں۔

کتابِ مقدس میں مذکور اہم عہد

عدن کا عہد (پیدائش ۱: ۲۸-۳۰؛ ۲: ۱۶، ۱۷)

عدن کا عہد اِنسان کی بے گناہی کے دَور میں باندھا گیا۔ اِس کے تحت انسان بڑھنے، پھلنے اور زمین کو معمور و محکوم کرنے کا ذمہ دار تھا۔ اُسے تمام جانداروں پر اختیار دیا گیا۔ اُسے باغ کی باغبانی اور نگہبانی کرنے کے لئے کہا گیا، اور نیک و بد کی پہچان کے درخت کے سِوا اُسے ہر ایک پھل کھانے کی اجازت تھی۔ مؤخر الذکر حکم کی نافرمانی کی سزا موت تھی۔

آدم کے ساتھ عہد (پیدائش ۳: ۱۴-۱۹)

اِنسان کے گناہ میں گرنے کے بعد خُدا نے سانپ پر لعنت کی اور سانپ اور عورت اور مسیح اور شیطان کے درمیان دشمنی کی پیش گوئی کی۔ شیطان مسیح کو زخمی کرے گا لیکن مسیح شیطان کو برباد کر دے گا۔ عورت دردِزہ سے بچے جنے گی اور اُس کا شوہر اُس پر حکومت کرے گا۔ زمین بھی لعنتی ہوئی۔ اِس میں کاشت کاری کے لئے اُسے کانٹوں اور اُونٹ کٹاروں کا سامنا کرنا ہوگا۔ مشقت اور پسینہ اُس کے کام کا حِصّہ ہوگا۔ اور وُہ بالآخر اِسی زمین میں لوٹ جائے گا جِس سے وُہ نکالا گیا۔

نوحؔ کے ساتھ عہد (۸: ۲۰ - ۹: ۲۷)

خُدا نے نوحؔ سے وعدہ کیا کہ وُہ آئندہ کبھی بھی زمین کو ملعُون ٹھہرا کر ساری دُنیا کو طُوفان سے برباد نہیں کرے گا۔ اُس نے قوسِ قزح کو اِس کا نشان ٹھہرایا۔ لیکن اِس عہد میں اِنسانی حکومت کے قیام اور سزائے موت کا اختیار بھی شامل ہے۔ خُدا نے زمانوں اور موسموں کی باقاعدگی کی ضمانت دی اور اِنسان کو حکم دیا کہ وُہ پھر سے زمین پر بڑھے پھلے اور اُسے آباد کرے اور ادنیٰ مخلوقات پر اُس کے اختیار کی از سرِ نو تصدیق کی۔ پہلے تو خُدا نے انسان کو صرف سبزی کھانے کی اجازت دی لیکن اب گوشت کھانے کی اجازت بھی دی۔ نوحؔ کی نسل کے سلسلے میں خُدا نے حامؔ کے بیٹے کنعان کو ملعُون ٹھہرایا کہ وُہ سمؔ اور یافتؔ کا غُلام ہوگا۔ اُس نے سمؔ کو خصوصی

برکت دی، جس میں یہ بھی شامل ہے کہ مسیح اُس کی نسل سے ہوگا۔ یافت کو خُدا پھیلائے گا اور وُہ سِم کے ڈیروں میں بسے گا۔

ابرہام کے ساتھ عہد (پیدائش ۱۲: ۱-۳؛ ۱۳: ۱۴-۱۷؛ ۱۵: ۱-۸؛ ۱۷: ۱-۸)

ابرہام کے ساتھ عہد غیر مشرُوط ہے۔ صِرف خُدا نے اپنے آپ کو دُھواں اُٹھتے ہُوئے تنُور اور قُربانی کے جانور کے دو ٹکڑوں میں سے گزرتی ہُوئی جلتی مشعل کی صُورت میں ظاہر کیا۔ یہ عمل بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ جب دُو شخص عہد باندھتے (عبرانی = کاٹنا) تو وُہ دونوں یہ ظاہر کرنے کے لئے دُو ٹکڑوں میں سے گزرتے کہ وُہ عہد کی شرائط پر قائم رہیں گے۔ خُدا نے ابرہام پر کوئی شرط عائد نہ کی لہٰذا اِس عہد کے عناصر قائم رہیں گے خواہ کُچھ بھی ہو جائے۔

جو افراد خُدا کی قدیم اُمّت کے لئے کوئی مستقبل نہیں دیکھتے، اکثر اس عہد کو، کم از کم سرزمین کے لحاظ سے مشرُوط قرار دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسا کرتے ہوئے وُہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ تمام برکتیں کلیسیا کے لئے ہیں، یہاں تک کہ اِسرائیل کے لئے یا تو سِرے سے کوئی برکت نہیں یا پھر بہت تھوڑی برکتیں ہیں۔

اِس عہد میں ابرہام اور اُس کی نسل کے لئے مندرجہ ذیل وعدے ہیں: ایک بہت بڑی قوم (اسرائیل)؛ ابرہام کے لئے شخصی برکتیں؛ نام کی سرفرازی؛ دُوسروں کے لئے باعثِ برکت (پیدائش ۱۲: ۲)؛ اُس کے دوستوں کے لئے الٰہی برکتیں اور اُس کے دشمنوں کے لئے لعنتیں؛ سب قوموں کے لئے برکت، جِس کی تکمیل مسیح میں ہُوئی (پیدائش ۱۲: ۳)؛ کنعان یعنی اسرائیل و فلسطین کی دائمی مِلکیت (پیدائش ۱۳: ۱۴، ۱۵، ۱۷)؛ اَن گنت فطری اور روحانی نسل (پیدائش ۱۳: ۱۶؛ ۱۵: ۵)؛ وُہ اسمٰعیل اور اضحاق کے ذریعے بہت قوموں اور بادشاہوں کا باپ ہوگا (پیدائش ۱۷: ۴، ۶)؛ خُدا کے ساتھ خُصُوصی تعلّق (پیدائش ۱۷: ۷)۔

مُوسوی عہد (خرُوج ۱۹: ۵؛ ۲۰: ۱-۳۱: ۱۸)

وسیع تر معنوں میں، موسوی عہد میں دسؔ احکام شامل ہیں، جن میں خُدا اور اپنے ہم جِنس اِنسان سے متعلق فرائض کا بیان ہے (خروج ۲۰: ۱-۲۶)؛ اسرائیل کی سماجی زِندگی سے متعلق مُتعدد قوانین (خروج ۲۱: ۱-۲۴: ۱۱)، مذہبی زندگی سے متعلق تفصیلی رسُومات (خرُوج ۲۴: ۱۲ تا

۳۱ : ۱۸) ۔ یہ احکامات غیر قوموں کو نہیں بلکہ بنی اسرائیل کو دِئے گئے ۔ یہ مشروط عہد تھا جس میں اِنسان سے فرمانبرداری کا تقاضا کیا گیا ۔ چنانچہ یہ "جسم کے سبب سے کمزور" تھا (رومیوں ۸ : ۳) ؛ اِس کا مقصد نجات دینا نہیں، بلکہ گناہ کے لئے قائلیت پیدا کرنا اور ناکامی ظاہر کرنا تھا ۔ نئے عہدنامہ میں دس احکامات میں سے نو کو دُہرایا گیا ہے (سوائے سبت کے)، شریعت کے طور پر نہیں جس کے ساتھ سزا وابستہ ہے بلکہ یہ فضل کے ذریعے نجات یافتہ لوگوں کا موزوں رویّہ ہے ۔ مسیحی شریعت کے ماتحت نہیں بلکہ فضل کے ماتحت ہے ۔ وُہ مسیح کی شریعت (۱۔کرنتھیوں ۹ : ۲۱) کے تابع ہے اور یہ اعلیٰ تحریک ہے ۔

فلسطینی عہد (استثنا ۳۰ : ۱-۹)

اِس عہد کا مستقبل میں اُس سرزمین پر قابض ہونے سے تعلق تھا، جس کا خُدا نے ابرہام سے وَعدہ کیا تھا، یعنی دریائے مصر سے لے کر دریائے فرات تک (پیدائش ۱۵ : ۱۸) ۔ اسرائیل نے کبھی بھی پُورے طور پر اِس سرزمین پر قبضہ حاصل نہ کیا ۔ سلیمان کے عہد میں مشرقی حِصّے کے ممالک باج گزار بن گئے (۱۔سلاطین ۴ : ۲۱، ۲۴)، لیکن اِسے قبضہ قرار نہیں دیا جا سکتا ۔

فلسطینی عہد میں اِسرائیل کی نافرمانی کے باعث اُن کا قوموں میں تتر بتر ہونا اور اُن کی واپسی، خُداوند کی طرف اُن کا رجُوع لانا، خُداوند کی دُوسری آمد، اُن کا مُلک میں دوبارہ اکٹھا کیا جانا، مُلک میں اُن کی ترقی و خوشحالی، اُن کے دِل کی تبدیلی (خُداوند سے محبّت اور فرمانبرداری کا اِظہار) اور اُن کے دشمنوں کی سزا شامل ہے ۔

داؤد کے ساتھ عہد (۲۔سموئیل ۷ : ۵-۱۹)

خُدا نے داؤد سے نہ صرف یہ وعدہ کیا کہ اُس کی سلطنت ہمیشہ قائم رہے گی، بلکہ اُس کی نسل ہمیشہ تخت نشین رہے گی ۔ یہ ایک غیر مشروط عہد تھا، اور اِس کا داؤد کی فرمانبرداری اور راست بازی پر انحصار نہیں تھا ۔ یوسف کے نسب نامے کے مطابق مسیح سلیمان کے ذریعے داؤد کے تخت کا جائز وارث ہے (متّی پہلا باب) ۔

وُہ مریم کے نسب نامے کے مُطابق ناتن کے ذریعے داؤد کی نسل سے ہے (لوقا ۳ باب) ۔ چونکہ وُہ ابد تک زندہ ہے، اِس لئے اُس کی بادشاہی ابدی ہے ۔ زمین پر اُس کی ہزار سالہ بادشاہی،

ابدی بادشاہی میں ضم ہو جائے گی۔

سلیمانی عہد (۲-سموئیل ۷: ۱۲-۱۵؛ ۱-سلاطین ۸: ۴، ۵؛ ۲-تواریخ ۷: ۱۱-۱۲)

جہاں تک ابدی سلطنت کا تعلق ہے، سلیماؔن سے ساتھ عہد غیر مشروط تھا۔ لیکن اُس کی نسل کے تخت نشین ہونے کے سلسلے میں یہ مشروط تھا (۱-سلاطین ۸: ۴، ۵؛ ۲-تواریخ ۷: ۱۷، ۱۸)۔ سلیماؔن کی نسل میں سے کونیاؔہ (جسے یکونیاؔہ بھی کہا گیا ہے) کو داؤؔد کے تخت پر بیٹھنے کے لئے جسمانی نسل سے محرُوم کر دیا گیا (یرمیاہ ۲۲: ۳۰)۔ یسُوؔع سلیماؔن کی نسل سے نہ تھا، جیسا کہ مذکورہ بالا سطُور میں بیان کیا گیا ہے، ورنہ وُہ بھی یکونیاؔہ کی لعنت کی زد میں آتا۔

نیا عہد (یرمیاہ ۳۱: ۳۱-۳۴؛ عبرانیوں ۸: ۷-۱۲؛ لُوقا ۲۲: ۲۰)

نیا عہد واضح طور پر اسرائیل اور یہوؔداہ کے گھرانے کے ساتھ باندھا گیا ہے (یرمیاہ ۳۱: ۳۱)۔ جب یرمیاؔہ نے لکھا تو اِس عہد کا تعلق مستقبل سے تھا (یرمیاہ ۳۱: ۳۱)۔ مُوسوی عہد کی مانند جسے بنی اسرائیل نے توڑ دیا، یہ عہد مشرُوط نہیں تھا (یرمیاہ ۳۱: ۳۲)۔ اِس میں خُدا غیر مشروط طور پر وعدے کرتا ہے (ملاحظہ فرمائیے بار بار کہا گیا ہے "مَیں کروں گا")۔ اسرائیل کی نئی پیدائش (حزقی ایل ۳۶: ۲۵)، رُوح القدُس کی دِلوں میں سکُونت (حزقی ایل ۳۶: ۲۷)۔ وُہ انہیں ایسا دِل دے گا جو خُدا کی مرضی کو پُورا کرے گا (یرمیاہ ۳۱: ۳۳ الف) خُدا اور اُس کے لوگوں کے درمیان منفرد تعلقات ہوں گے (یرمیاہ ۳۱: ۳۳ ب)، اسرائیل میں ہر خاص و عام خداوند کے علم سے رُوشناس ہوگا (۳۱: ۳۴ا)؛ گناہوں کو مُعاف کر کے انہیں بُھلا دیا جائے گا (یرمیاہ ۳۱: ۳۴ ب) اور قوم کا وجود ہمیشہ قائم رہے گا (یرمیاہ ۳۱: ۳۵-۳۷)۔

اسرائیل نے من حیث القوم ابھی تک نئے عہد سے اِستفادہ نہیں کیا، لیکن وُہ خُداوند کی دُوسری آمد پر اِس سے مستفید ہوں گے۔ اِن ایّام میں حقیقی ایمان دار عہد کی بعض ایک برکتوں سے لُطف اندوز ہوتے ہیں۔ کلیسیا کا تعلق نئے عہد سے ہے۔ اِس حقیقت کو ہم عشائے ربّانی میں دیکھتے ہیں، جس میں پیالہ اِس عہد کو ظاہر کرتا ہے، اور خُون جس سے اِس کی تصدیق ہوتی ہے (لُوقا ۲۲: ۲۰؛ ۱-کرنتھیوں ۱۱: ۲۵)۔ پولُسؔ اور دیگر رسُولوں نے اپنے آپ کو نئے عہد کے خادِم کہا (۲-کرنتھیوں ۳: ۶)۔

ہر ایک جاندار کا جوڑا اور اُن کے لئے خوراک کشتی میں لائی گئی۔ نقاد یہ اعتراض کرتے ہیں کہ کشتی میں اتنی گنجائش نہیں تھی کہ اِس میں ہر ایک نسل کے جاندار اور ان کے لئے ایک سال سترہ دِنوں کے لئے خوراک رکھی جا سکے۔ ممکن ہے کہ کشتی میں صرف بنیادی قسم کے جانور اور پرندے رکھے گئے ہوں، اور اُن کی مختلف نسلیں بعد میں ظہور پذیر ہُوئی ہوں۔ کشتی میں ان جانداروں کے لئے کافی حد تک گنجائش تھی۔

۷ : ۱ ۔ لفظ "آ" آیت ایک میں پہلی بار آتا ہے۔ یہ پُر فضل خوشخبری کی دعوت ہے۔ تحفُّظ کی "کشتی میں آ"۔

۷ : ۲ ۔ ۱۸ ۔ کوئی ایسی وجہ بیان نہیں کی گئی کہ نوؔح کو یہ حکم کیوں دیا گیا کہ وُہ پاک جانوروں کے سات جوڑے اور ناپاک جانوروں کا صِرف ایک جوڑا کشتی میں لائے۔ شاید خوراک (۹ : ۳) یا قُربانی (۸ : ۲۰) کی ضرورت کے لئے "پاک" جانوروں کے زائد جوڑے لائے گئے۔ بارش کے شروع ہونے اور زمین کے سوتے پھُوٹنے سے "سات" دِن قبل کشتی جانداروں سے بھر گئی۔ طوفان "چالیس دِن اور چالیس رات" تک جاری رہا؛ بائبل میں چالیس کا عدد آزمائے جانے کا عدد ہے۔

۷ : ۱۹ ۔ ۲۴ ۔ جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کیا یہ ایک مقامی طوفان تھا؟ اِن الفاظ پر غور فرمائیے: "سب اُونچے پہاڑ جو دُنیا میں ہیں چھپ گئے"۔ کیا ضرورت تھی کہ خُدا نوؔح کو حکم دیتا کہ وُہ فٹ بال کے ۱½ گراؤنڈ اور ۸۰۰ ریل کے ڈبوں کے برابر لمبی کشتی بنائے تاکہ وُہ ایک مقامی طُوفان سے محفُوظ ہو سکے؟ وُہ بڑی آسانی سے آٹھ لوگوں کو اور جانوروں کو کسی اَور علاقے میں لے جاتا۔ دُنیا کے مختلِف حصّوں سے ایک عالمگیر طوفان کی روایات موصُول ہُوئی ہیں۔ اراراط پہاڑ ۱۷،۰۰۰ فٹ بُلند ہے اور طوفان اِس سے ۱۵ ہاتھ بلند تھا (آیات ۱۹، ۲۰)۔ اِتنا زبردست سیلاب کِس طرح کسی خاص علاقے تک محدُود رکھا جا سکتا تھا؟ پیدائش ۹ : ۱۵ میں خُدا نے وعدہ کیا کہ تمام جانداروں کی ہلاکت کے لئے پانی کا طوفان پھر نہ ہوگا۔ مقامی طور پر پانی کے کئی طُوفان آئے ہیں، لیکن اِس کے بعد عالمگیر طوفان کبھی نہیں آیا۔ پطرؔس پانی سے دُنیا کی تباہی کو، مستقبل میں آگ سے دُنیا کی تباہی کی علامت کے طور پر استعمال کرتا ہے (۲۔ پطرس ۳ : ۶)۔

کشتی مسیح کی تصویر ہے۔ طوفان خُدا کی عدالت کو ظاہر کرتا ہے۔ یسوؔع کلورؔی پہاڑ پر الٰہی غضب کے طوفان سے گزرا۔ جو مسیح میں ہیں وُہ نجات یافتہ ہیں، جو اِس سے باہر ہیں، وُہ

ہلاکت کے فرزند ہیں (۱-پطرس ۳: ۲۱)۔

۸: ۱-۱۹۔ طوفان کی تاریخ وار ترتیب درجِ ذیل ہے۔

۱- ۷ دِن ـــــ نوحؔ کے کشتی میں داخل ہونے کے وقت سے طوفان کے شروع ہونے تک (۷: ۱۰)۔

۲- ۴۰ دِن اور رات ـــــ بارش کا دورانیہ (۷: ۱۲)۔

۳- ۱۵۰ دِن ـــــ جس وقت سے بارش شروع ہوئی، پانی کے کم ہونے تک (۸: ۳)۔ اور کشتی کے اراراط پہاڑ پر ٹھہرنے تک (۷: ۱۱ اور ۸: ۴)۔

۴- ۲۲۴ دِن ـــــ طوفان کے شروع ہونے سے پہاڑوں کی چوٹیاں دوبارہ نظر آنے تک (۷: ۱۱ اور ۸: ۵)

۵- ۴۰ دِن ـــــ اُس وقت سے جب پہاڑ کی چوٹی نظر آئی اور نوحؔ کے کوّے کو اُڑانے تک۔

۶- ۷ دِن ـــــ کوّے کو اُڑانے کے وقت سے پہلی بار کبوتری کو اُڑانے کے وقت تک (۸: ۶-۱۰، آیت ۱۰)۔

۷- ۷ اَور دِن ـــــ جب کبوتری کو دُوسری بار اُڑایا گیا (۸: ۱۰)

۸- ۷ اور دِن ـــــ جب آخری بار کبوتری کو بھیجا گیا (۸: ۱۲)

۹- ۳۱۴ دِن ـــــ طوفان کے آغاز سے نوحؔ کے کشتی کی چھت کو کھولنے تک (مقابلہ کریں ۷: ۱۱ اور ۸: ۱۳)

۱۰- ۳۷۱ دِن ـــــ طوفان کے آغاز سے زمین کے خشک ہونے تک (مقابلہ کریں ۷: ۱۱؛ اور ۸: ۱۴)
اُس وقت نوحؔ کو کشتی سے باہر نکلنے کا حکم دیا گیا (آیت ۱۶)

ناپاک کوّا (آیت ۷) اور پاک کبوتری (آیت ۸) ایماندار کی پُرانی اور نئی انسانیت کی بہترین مثال ہیں۔ پُرانی انسانیت گندگی اور لاشوں سے خوراک حاصل کرتی ہے، جبکہ نئی انسانیت موت اور عدالت کے منظر سے مطمئن نہیں ہوتی۔ یہ اُس وقت تک آرام نہیں پاتی جب تک یہ خشک زمین پر قدم نہ ٹِکائے۔

۸: ۲۰-۲۲۔ نوحؔ نے خُدا کے نجات بخش فضل کے جواب میں "ایک مذبح بنایا"۔ ہم جو

آنے والے غضب سے نجات پا چکے ہیں، دِل سے خُدا کی پرستش کریں۔ نوحؔ کے ایّام کی طرح یہ آج بھی معقول اور پسندیدہ قُربانی ہے۔ خُدا نے عہد باندھا کہ وُہ پھر کبھی زمین کو تباہ نہ کرے گا، اور نہ جاندار ہی پانی کے طوفان سے پھر ہلاک ہوں گے جیسا کہ اِس طوفان میں ہوئے۔ اور جب تک زمین قائم ہے، باقاعدگی سے موسم ظاہر ہوں گے۔

پیدائش ۶: ۵ اور یہاں آیت ۲۱ میں خُدا انسان کے دِل کی حد سے زیادہ بدی کے بارے میں بیان کرتا ہے۔ پہلے موقعے (یعنی ۶: ۵) پر کوئی قُربانی نہ گزرانی گئی اور خُدا کا غضب نازل ہُوا، یہاں قربانی دی گئی ہے، اور خُدا رحم ظاہر کرتا ہے۔

و۔ نوحؔ طُوفان کے بعد (باب ۹)

۹: ۱ – ۷۔ آیت ۳ سے ظاہر ہوتا ہے کہ طوفان کے بعد پہلی بار انسان کو گوشت کھانے کی اجازت دی گئی۔ "خون" کا کھانا ممنوع قرار دیا گیا، کیونکہ جسم کی جان یا زِندگی خُون میں ہے اور زندگی خُدا کی دی ہوئی ہے۔

سزائے موت، حکومت کے اختیار کے قیام کی نشاندہی کرتی ہے۔ اگر ہر ایک شخص قتل کا اِنتقام لینا شروع کر دے تو معاشرے میں سخت بدنظمی پیدا ہو جائے گی۔ صِرف باضابطہ طور پر مقرر کردہ حکومت ہی اِنتقام لینے یا سزا دینے کی مجاز ہے۔ نئے عہدنامے میں جب حکومت کے سلسلے میں بات کی گئی ہے تو سزائے موت کی توثیق کی گئی ہے۔ لکھا ہے کہ "... وُہ تلوار بے فائدہ لئے ہوئے نہیں" (رومیوں ۱۳: ۴)۔

۹: ۸ – ۱۷۔ قوسِ قُزح یعنی بادل میں کمان کو عہد کے نشان کے طور پر دیا گیا کہ خُدا پھر کبھی پانی کے طوفان سے دُنیا کو تباہ نہیں کرے گا۔

۹: ۱۸ – ۲۳۔ نوحؔ پر خُدا کا بڑا فضل تھا اِس کے باوجود اُس نے گُناہ کیا اور شراب میں متوالا ہو کر اپنے ڈیرے میں برہنہ ہو گیا۔ جب حامؔ نے اُسے دیکھا اور اِس سلسلے میں اپنے بھائیوں کو خبر دی، تو اُنھوں نے اُس کے برہنہ جسم کو دیکھے بغیر اپنے باپ کی برہنگی کو ڈھانپ دیا۔

۹: ۲۴، ۲۵۔ جب نوحؔ ہوش میں آیا تو اُس نے کنعانؔ پر لعنت کی۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حامؔ کے بجائے کنعان پر کیوں لعنت کی گئی؟ اِس کی ایک ممکنہ وجہ یہ ہے کہ شاید جو بدی

حام میں تھی، وُہ کنعان میں زیادہ ہو۔ یہ لعنت اُس کے غیر اخلاقی رویّے کے لئے پیش گوئی اور اُس کی مناسب سزا تھی۔ ایک اَور تشریح یہ ہے کہ کنعان نے اپنے دادا کے خلاف بُری حرکت کا ارتکاب کیا ہو، اور نوح کو بعدازاں اِس کا علم ہو گیا۔ نوح کو معلوم ہُوا کہ "اُس کے چھوٹے بیٹے نے اُس کے ساتھ کیا" کیا تھا۔ ممکن ہے کہ آیت ۲۴ کا تعلق کنعان یعنی نوح کے چھوٹے پوتے سے ہو، نہ کہ چھوٹے بیٹے حام سے۔ بائبل میں بیٹے سے مُراد "پوتا" بھی ہے، یا اُس کی نسل سے کوئی اَور فرد۔ اِس واقعہ میں کنعان پر اُس کے باپ کے گناہ کی وجہ سے نہیں بلکہ اُس کے اپنے گناہ کے سبب سے لعنت پڑی۔ تاہم یہ بھی ممکن ہے کہ خُدا کے فضل نے نوح کو صِرف یہ اجازت دی کہ حام کی نسل کے چھوٹے سے حِصّے پر نہ کہ نسلِ اِنسانی کے تیسرے حِصّے پر لعنت کرے۔

۹: ۲۶-۲۹۔ کنعان پر لعنت کی گئی کہ وُہ سم اور یافت کا غلام ہو گا۔ یشوع ۹: ۲۳ اور قضاۃ ۱: ۲۸ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کنعانیوں نے اِسرائیلیوں کی خدمت کی۔ پاک کلام کے اِس حصّے سے بعض لوگوں نے یہ بھی اخذ کرنے کی کوشش کی ہے کہ اِس کا تعلق سیاہ فام لوگوں کی غلامی سے ہے، لیکن اِس نظریے کی کوئی واضح تصدیق نہیں ہوتی۔ کنعان کا کنعانیوں کے آباو اجداد میں شمار ہوتا ہے، اور بنی اسرائیل کے ارضِ مُقدّس میں آنے سے پہلے کنعانی وہاں رہائش پذیر تھے، اور ایسا کوئی ثبوت نہیں کہ وُہ سیاہ فام لوگ تھے۔ سم اور یافت کو برکت دی گئی کہ وُہ حکومت کریں گے۔ آیت ۲۷ سے یہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ یافت، سم کی نسل یعنی اسرائیل کی روحانی برکتوں میں شریک ہُوا۔

ایک متنازعہ امر یہ ہے کہ آیا نوح کا بڑا بیٹا سم تھا یا یافت۔ پیدائش ۱۰: ۲۱ میں لکھا ہے "اور سم کے ہاں بھی جو تمام بنی عِبر کا باپ اور یافت کا بڑا بھائی تھا، اولاد ہوئی"۔ یہ نظریہ درست ہے کیونکہ پیدائش ۵: ۳۲ اور ۱۔ تواریخ ۱: ۴ کے نسب ناموں میں سم ہی بڑا بھائی ہے۔

ز۔ اقوام کی جدول (باب ۱۰)

۱۰: ۱-۳۲۔ سم، حام اور یافت قوموں کے باپ بنے۔

سم: سامی اقوام

یہودی، عرب، اسوری، آرمینوی، فونیکی

حام : حام کی نسل کی اقوام
اہلِ حبشہ ، مصری ، کنعانی ، فلستی ، بابلی
ممکن ہے افریقی اور مشرقی اقوام ، گو بعض علما کا خیال ہے کہ مشرقی اقوام کا تعلق یافت کی نسل سے ہے۔

یافت : یافت کی نسل کی اقوام
مدیانی ، یونانی ، اہلِ کپرس وغیرہ وغیرہ
غالباً یورپ کی کاکیسی اقوام اور شمالی ایشیا کے لوگ

بعض علما یہاں بھی مشرقی اقوام کو شامل کرتے ہیں۔ اس باب میں ترتیب یوں ہے:
بنی یافت (آیات ۲ - ۵) ، بنی حام (آیات ۶ - ۲۰) اور بنی سم (آیات ۲۱ - ۳۱)۔ باقی ماندہ پرانے عہد نامے میں خدا کے روح نے سم اور اس کی اولاد کو مرکزی مقام دیا ہے۔ آیت ۵ میں مذکور زبانوں کا تعلق بابل کے برج کے واقعے سے ہے (پیدائش ۱۱: ۱-۹)۔

اس باب میں اقوام کی تقسیم کے سلسلے میں تین حوالہ جات ملاحظہ فرمائیے۔ آیت ۵ میں مختلف علاقوں میں یافت کے قبیلوں کی تقسیم کو بیان کیا گیا ہے۔ آیت ۲۵ میں ہمیں بتایا گیا کہ زمین کی تقسیم (بابل میں) "فلج" کے ایام میں ہوئی۔ آیت ۳۲ بابل کے برج (باب ۱۱) کے تعارف کو پیش کرتی ہے، جب نوح کے بیٹوں کے خاندان مختلف قوموں اور مختلف زبانوں میں بٹ گئے۔

"نمرود" (آیات ۸ - ۱۰) کا مطلب ہے "باغی"۔ وہ طوفان کے بعد زمین پر پہلا سورما ہوا ہے (آیت ۸) اور وہ پہلا شخص ہے جس نے بادشاہت قائم کی (آیت ۱۰)۔ اس نے خدا کے خلاف بغاوت کے طور پر بابل کی تعمیر کی اور نینوہ اور اسور کو بھی تعمیر کیا (آیت ۱۱)۔ یہ خدا کے لوگوں کا ایک اور سخت دشمن تھا۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ آیت ۲۱ میں سم کو یافت کا بڑا بھائی کہا گیا ہے۔
یہ بالکل ناممکن ہے کہ ہم یقینی طور پر ان مقامات کی نشاندہی کر سکیں کہ کہاں کہاں مختلف اقوام بس گئیں، لیکن درج ذیل توضیح مابعد مطالعہ میں معاونت کا باعث ہوگی۔

ترسیس (آیت ۴) ——— سپین

کِتّی	(آیت ۴)	کُپرس
کُوش	(آیت ۶)	حبشہ
مِصر	(آیت ۶)	مِصر
فُوط	(آیت ۶)	لِبیا
کنعان	(آیت ۶)	فلسطین
اسُور	(آیت ۱۱)	اسُور
عیلام	(آیت ۲۲)	ایران یا فارس
ارام	(آیت ۲۲)	شام اور مسوپتامیہ

ح۔ بابل کا بُرج (باب ۱۱)

۱۱: ۱-۴ ۔ دسویں باب میں جو تواریخی طور پر باب ۱۱ کے بعد آتا ہے، بنی نوع اِنسان زبانوں کے حساب سے بٹ گئے (آیات ۵، ۲۰، ۳۱)۔ اب ہم زبانوں کی تقسیم کی وجہ معلوم کرتے ہیں۔ جیساکہ خُدا چاہتا تھا کہ وُہ زمین پر پھیل جائیں، لوگوں نے سنعار (بابل) میں ایک "شہر اور بُرج" بنایا۔ اُنھوں نے آپس میں کہا: "آؤ ہم اپنے واسطے ایک شہر اور ایک بُرج جس کی چوٹی آسمان تک پہنچے، بنائیں اور یہاں اپنا نام کریں، ایسا نہ ہو کہ ہم تمام رُوئے زمین پر پراگندہ ہو جائیں"۔ چنانچہ یہ تکبّر اور غرور کی حکمتِ عملی تھی (وُہ اپنا نام کرنا چاہتے تھے اور وُہ پراگندہ ہونے سے گریز کرتے تھے)۔ ہمارے لئے یہ بُرج گُناہ میں گرے ہُوئے انسان کی تصویر پیش کرتا ہے جو مُفت فضل کے ذریعے نجات حاصل کرنے کے بجائے اپنے اعمال کے ذریعے آسمان تک پہنچنا چاہتا ہے۔

۱۱: ۵-۹ ۔ خُدا نے اُن لوگوں کی "زبان میں اِختلاف" ڈالنے سے اُنھیں سزا دی۔ آج جو ہم مختلف زبانیں بولتے ہیں، یہ اِن کی ابتدا تھی۔ پنتکست (اعمال ۲: ۱-۱۱) اِن معنوں میں بابل کے متضاد تھا کہ ہر ایک نے خُدا کے عجیب وغریب کاموں کا اپنی اپنی زُبان میں بیان سُنا۔ بابل کا مطلب ہے اَبتری، اُلجھاؤ۔ اور یہ ایسے ہر ایک اتحاد کا نتیجہ ہے جو اپنے اِتحاد میں خدا کو شامل نہیں کرتے اور جو خُدا کی مرضی کے مُطابق نہیں ہوتا۔

۱۱: ۱۰-۲۵ ۔ اِن آیات میں سِم سے ابرہام تک کا نسب نامہ بیان کیا گیا ہے۔ یُوں تواریخی بیان اِنسانی نسل سے اِس نسل کے ایک حصّے یعنی سامی لوگوں تک محدود ہو جاتا ہے، اور بعد ازاں

آدم کا نسب نامہ

(پیدائش ۱۰، ۱۱ ابواب)

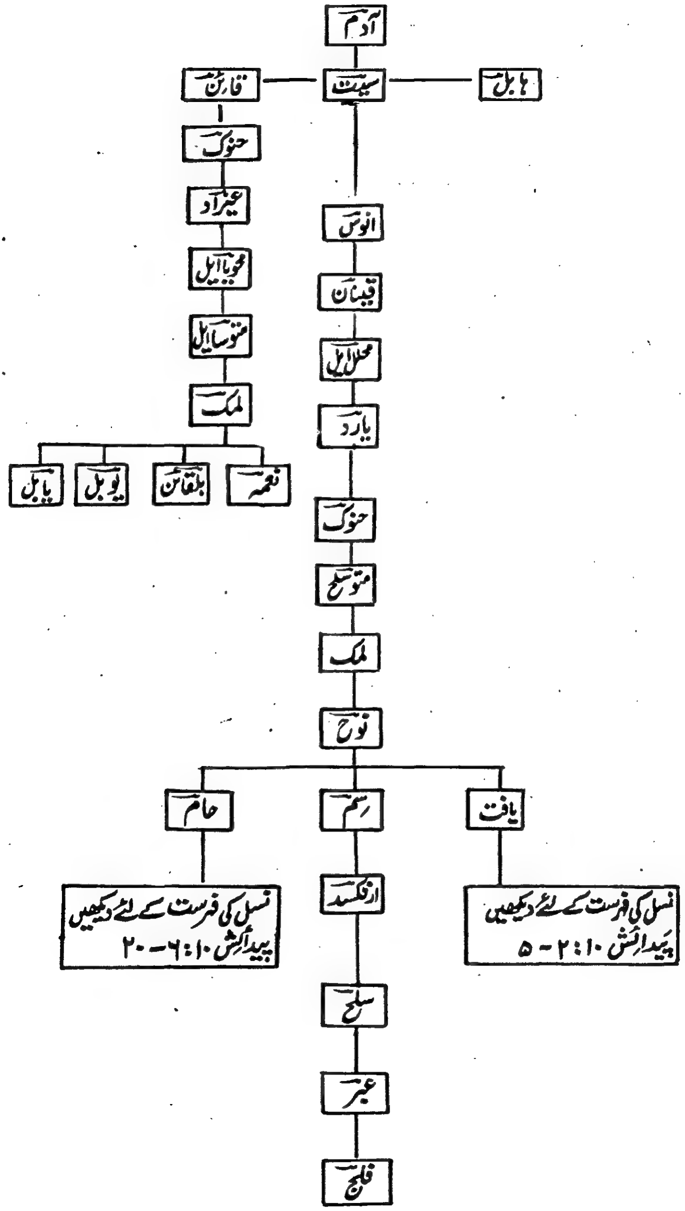
آدم
ہابل
سیت
قائن
حنوک
عیراد
محویاایل
متوسا ایل
لمک
نعمہ
بلقائن
یوبل
یابل
انوس
قینان
محللایل
یارد
حنوک
متوسلح
لمک
نوح
یافت
سم
حام
نسل کی فہرست کے لئے دیکھیں پیدائش ۱۰: ۲-۵
ارفکسد
نسل کی فہرست کے لئے دیکھیں پیدائش ۱۰: ۶-۲۰
سلح
عبر
فلج

ایک شخص (ابرام) تک، جو عبرانی قوم کا سربراہ ہے۔ اِس کے بعد پُرانا عہدنامہ، اِس قوم کی تاریخ ہے۔

۱۱: ۲۶- ۳۲- ابرام ایک عظیم ایمان دار اور تاریخ میں ایک نہایت اہم شخص تھا۔ تین ۳ عالمی مذاہب یعنی یہودیت، مسیحیت اور اسلام اُس کی تعظیم کرتے ہیں۔ پُرانے عہدنامہ کی سولہ ۱۶ اور نئے عہدنامے کی گیارہ ۱۱ کتابوں میں اُس کا ذِکر پایا جاتا ہے۔ اُس کے نام کا مطلب ہے "سربلند باپ" اور جب تبدیل کر کے اُس کا نام "ابرہام" رکھا گیا تو اِس کا مطلب ہے "ہجوم کا باپ"۔

پاک کلام کے اِس حصّے میں حساب کے لحاظ سے ایک مسئلہ ہے۔ ڈیرک کڈنر اِس کی یوں وضاحت کرتا ہے:

> موت کے وقت تارح کی عُمر ایک مشکل پیدا کرتی ہے۔ چونکہ اس کے مُطابق بڑے بیٹے کی عُمر ۱۳۵ سال ہے (۲۶) جبکہ ابرام کی عُمر صرف ۷۵ سال ہے (۱۲: ۴ بمقابلہ اعمال ۷: ۴)۔ اِس کا ایک حل یہ ہے کہ ابرام سب سے چھوٹا بیٹا ہے، جو بڑے بیٹے کے ساٹھ ۶۰ سال بعد پیدا ہُوا، لیکن ۱۱: ۲۶، ۲۷ کی فہرست میں اُسے اُس کے نمایاں مقام کی وجہ سے پہلے درج کیا گیا (جیسے افرائیم کو منسّی سے پہلے مقام دیا گیا پیدائش ۴۸: ۱- ۲۲؛ ۵۰: ۲۳)۔ ایک دُوسرا حل یہ ہے کہ سامری متن کو قبول کیا جائے جو موت کے وقت تارح کی عُمر ۱۴۵ سال بیان کرتا ہے۔ یہ قابلِ ترجیح معلوم ہوتا ہے، کیونکہ اگر وُہ اپنے باپ سے ۱۳۰ سال کی عُمر میں پیدا ہُوا ہوتا تو وُہ ۱۷: ۱۷ میں اِتنی حیرت کا اظہار نہ کرتا۔

"کسدیوں کا اُور" (آیت ۳۱) مسوپتامیہ میں غیر قوم بُت پرستی کا مرکز تھا۔ تارح اور اُس کا خاندان، کنعان کے ملک میں جانے کے لئے شمال مغرب میں حاران کی طرف روانہ ہُوئے۔

۲- اسرائیل کے بزرگ (ابواب ۱۲- ۵۰)

الف- ابرہام (۱۲: ۱- ۲۵: ۱۸)

(۱) ابرہام کی بُلاہٹ (۱۲: ۱- ۹)

۱۲: ۱- ۳- خُداوند نے ابرہام کو اُس وقت بُلایا جب وُہ ابھی اُور (UR) میں تھا۔

(آیت ایک کا اعمال ۷: ۱-۲ سے مُقابلہ کریں) - ابرام کو بُلایا گیا کہ وُہ اپنے مُلک، اپنے خاندان اور اپنے باپ کے گھر کو چھوڑے اور مُسافرانہ زِندگی کے لئے روانہ ہو (عبرانیوں ۱۱: ۹) - خُدا نے اُس کے ساتھ بہت خوبصُورت عہد باندھا جِس میں درج ذیل نہایت اہم وعدے شامِل ہیں - ایک ملک یعنی کنعان کی سرزمین، ایک بڑی قوم یعنی یہودی قوم، مادی اور رُوحانی ترقی - یہ سب برکتیں ابرام اور اُس کی نسل کے لئے تھیں، ابرام اور اُس کی نسل کے لئے نام کی سرفرازی - وُہ دُوسروں کے لئے برکت کا باعث ہوں گے - اسرائیل کے دوست برکت پائیں گے اور سامی نسل کے مخالفین ملعُون ٹھہریں گے: "زمین کے سب قبیلے" ابرام کے وسیلے سے برکت پائیں گے - اِس کا اشارہ خداوند یسوع مسیح کی طرف ہے جو ابرہام کی نسل سے ہوگا - اِس عہد کی تجدید کی گئی اور اِسے وُسعت دی گئی، دیکھیں ۱۳: ۱۴- ۱۷؛ ۱۵: ۴-۶؛ ۱۷: ۱۰-۱۴ اور ۲۲: ۱۵- ۱۸-

۱۲: ۴-۹- "حاران میں ضائع شُدہ سالوں" جن میں کوئی ترقی نہیں ہُوئی، کے بعد ابرام اپنی بیوی ساری (SARAI) اپنے بھتیجے لُوط، دیگر رشتہ داروں اور املاک کے ساتھ کنعان کی طرف روانہ ہُوا - پہلے تو وُہ سکم میں آئے جہاں اُس نے خُداوند کے لئے ایک قربان گاہ بنائی - مخالف کنعانیوں کا وجود صاحبِ ایمان کے لئے رُکاوٹ کا باعث نہ تھا - ابرام نے اِس کے بعد بیت ایل (خُدا کا گھر) اور عی (AI) کے درمیان پڑاؤ ڈالا - نہ صرف اُس نے اپنے لئے خیمہ لگایا بلکہ خُداوند کے لئے قربان گاہ بھی بنائی - یہ بات خُدا کے بندے کی ترجیحات پر بہت زیادہ روشنی ڈالتی ہے - آیت ۹ میں لکھا ہے کہ ابرام جنوب کی طرف بڑھ گیا -

(۲) مصر کو جانا اور واپسی (۱۲: ۱۰ — ۱۳: ۴)

۱۲: ۱۰- ۲۰- تاہم ایمان کی اپنی لغزشیں اور فروگزاشتیں بھی ہیں - سخت کال کے دوران ابرام نے اِلٰہی انتخاب کے مقام کو چھوڑا اور مصر کو چلا گیا، اور مصر دُنیا کی علامت ہے - یہ سفر تکلیف دِہ ثابت ہُوا - ابرام پر خوف طاری ہو گیا تھا کہ شاید فرعون اُس کی خوبصُورت بیوی کو اپنی حرم بنانے کے لئے اُسے مار ڈالے - چنانچہ ابرام نے ساری کے حق میں جھوٹ بولا کہ وُہ اُس کی بہن ہے - یہ سچ ہے کہ وُہ اُس کی سوتیلی بہن تھی (۲۰: ۱۲) لیکن یہ پھر بھی جھوٹ تھا کیونکہ اِس کا مقصد فریب دینا تھا - ابرام کی یہ چال کارگر ہوئی (اِس کے لئے اُسے بہت

انعام و اکرام ملے)، لیکن یہ چال سارہ کے خلاف تھی (کیونکہ اُسے فرعون کے گھر میں لے جایا گیا)، اور یہ چال فرعون کے لئے بھی نقصان دہ تھی (اُس پر اور اُس کے گھرانے پر بلائیں نازل ہوئیں)۔ ابرام کو ملامت کرنے کے بعد اُس نے اُسے واپس کنعان میں بھیج دیا۔

یہ واقعہ ہمیں یاد دِلاتا ہے کہ ہم جسمانی ہتھیاروں سے رُوحانی جنگ نہ لڑیں۔ مقصد ذرائع کو راست قرار نہیں دے سکتا، اور ممکن نہیں کہ ہم گناہ کریں اور اِس کی سزا سے بچ جائیں۔

خُدا نے ابرام کو چھوڑا نہیں، لیکن اُس نے گناہ کی چال کو کامیاب نہیں ہونے دیا۔ فرعون نے ابرام کو علانیہ ملامت کی اور بڑی ذِلّت سے اُسے مُلک سے نکال دیا۔

لفظ "فرعون" نام نہیں بلکہ ایک لقب تھا، مثلاً جیسے بادشاہ، شہنشاہ، صدر وغیرہ۔

__۱۳: ۱-۳__۔ مصر سے بیت ایل کو واپسی ابرام کی خُدا سے رفاقت کی بحالی تھی۔ جو خُدا سے برگشتہ ہو چکے ہیں، "بیت ایل کو واپسی" اُن کے لئے ایک مُسلسل پُکار ہے۔

(۳) لوط اور ملکِ صدق کے ساتھ تجربات (۱۳: ۵-۱۴: ۲۴)

__۱۳: ۵-۱۳__۔ لوط اور ابرام کے چرواہوں کا اپنے ریوڑوں کے لئے چراگاہوں پر جھگڑا ہُوا۔ نہایت شائستگی، مہربانی اور بے غرضی سے ابرام نے لوط کو پیشکش کی کہ وہ اپنی مرضی سے ساری زمین سے جو چاہے منتخب کر لے۔ اُس نے انکساری کی رُوح میں اپنی نسبت دُوسرے کو بہتر تصوّر کیا (فلپیوں ۲: ۳)۔ لوط نے یردن کی ترائی کی چراگاہوں کو منتخب کیا، جو سدوم اور عمورہ کے گُناہ آلود شہروں سے ملحق تھیں۔ گو لُوط ایک حقیقی ایماندار تھا (۲-پطرس ۲: ۷، ۸) لیکن وہ دنیادار بھی تھا۔ کسی نے کیا خُوب کہا ہے "اُس نے اپنے مویشیوں کے لئے گھاس حاصل کر لی لیکن ابرام نے اپنے بچّوں کے لئے فضل حاصل کر لیا" (آیات ۱۵، ۱۶)۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ سدوم کے لوگ خُداوند کی نظر میں نہایت بدکار اور گنہگار تھے، لیکن یہ حقیقت بھی لوط کے اِنتخاب میں رکاوٹ کا باعث نہ بنی۔ دنیوی دلدل میں پھنسنے کے لئے اس کے اقدامات ملاحظہ فرمائیے: اُس کے نوکروں کا جھگڑا ہُوا (آیت ۷)، اُس نے آنکھ اُٹھا کر نظر دوڑائی (آیت ۱۰)، اُس نے چن لیا (آیت ۱۱)، اُس نے سدوم کی طرف اپنا ڈیرہ لگایا (آیت ۱۲)، اُس نے اُس جگہ سے دُور سکونت اختیار کی جہاں خُدا کا کاہن رہتا

تھا (۱۴: ۱۲)، وُہ پھاٹک پر بیٹھتا تھا، یعنی وہاں جو سیاسی وقار کا مقام تھا (۱۹: ۱)۔ وُہ سدوم میں ایک مقامی افسر بن گیا۔

۱۳: ۱۴- ۱۸۔ ابرام نے یردن کی ترائی کا اِنتخاب نہ کیا لیکن خُدا نے اُسے اور اُس کی نسل کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کنعان کی ساری سرزمین دے دی۔ علاوہ ازیں خداوند نے اُس سے وعدہ کیا کہ اُس کی نسل اَن گنت ہوگی۔ حبرون میں سکونت کرنے کے بعد ابرام نے خُداوند کے لئے اپنی تیسری قُربان گاہ بنائی ــــــ یعنی خُدا کے لئے ہمیشہ قربان گاہ بنائی لیکن اپنے لئے کبھی گھر نہ بنایا۔

ملاحظہ فرمائیے کہ خُدا نے ابرام سے کہا کہ وُہ ساری سرزمین میں پھر کر اپنی ملکیت کو دیکھے۔ چنانچہ ہم ایمان سے خُدا کے وَعدوں پر قابض ہوں۔

۱۴: ۱- ۱۲- اِس باب کے اہم واقعات سے تیرہ سال قبل عیلام (فارس) کے بادشاہ کدرلاعمر نے بحیرۂ مُردار سے ملحقہ وادی کے بادشاہوں سے جنگ کر کے اُنہیں فتح کرلیا۔ تیرھویں سال میں پانچ اسیر بادشاہوں نے کدرلاعمر کے خِلاف بغاوت کی۔ چنانچہ اُس نے بابل کے علاقے کے تین اَور بادشاہوں سے الحاق کیا اور بحیرۂ مردار کی مشرقی سمت کے ساتھ جنوب کی طرف کُوچ کیا، پھر سدوم اور عمورہ کی مغربی طرف اور دیگر شہروں پر چڑھائی کی۔ "سدیم کی وادی میں" جنگ ہوئی جس میں "جا بجا نفت کے گڑھے تھے"۔ حملہ آوروں نے باغیوں کو شکست دی، اور مالِ غنیمت اور قیدیوں سمیت جن میں ابرام کا برگشتہ بھتیجا لوط بھی تھا، کے ساتھ شمال کی طرف کُوچ کیا۔

۱۴: ۱۳- ۱۶- جب ابرام کو اپنے بھتیجے کے بارے میں خبر مِلی تو اُس نے "تین سو اٹھارہ مشّاق خانہ زادوں" کی لڑاکا فوج اکٹھی کی اور فاتحین کا شمال میں "دان تک تعاقب کِیا"۔ بالآخر اُس نے انہیں شام میں "دمشق" کے نزدیک شکست دی، اور لُوط اور تمام مالِ غنیمت کو چُھڑا لیا۔ برگشتہ لوگ نہ صِرف خُود مُصیبت میں گرفتار ہوتے ہیں، بلکہ دُوسروں کے لئے بھی تکلیف کا باعث بنتے ہیں۔ یہاں ابرام نے لوط کو تلوار سے مخلصی دِلائی، بعد ازاں اُس نے اُسے سفارشی مناجات کی بدولت رہائی دلائی (ابواب ۱۸، ۱۹)۔

۱۴: ۱۷، ۱۸- جب ابرام گھر واپس آرہا تھا "تو سدوم کا بادشاہ اُس کے استقبال" کے لئے آیا جیسے ایمان دار کی عظیم فتح کے بعد شیطان اکثر اُسے آزماتا ہے۔ لیکن "ملک صِدق، سالم کا بادشاہ خدا تعالیٰ کا کاہن" ابرام کی تقویت کے لئے "روٹی اور مَے لایا"۔ سب سے

پہلے روٹی اور مَے کا ذِکر پڑھتے ہُوئے ہم ضرور مسیح کے دُکھوں کی علامات کے بارے میں سوچتے ہیں۔ جب ہم اُس قیمت پر غور کرتے ہیں جو اُس نے ہمیں گناہ سے نجات دینے کے لئے ادا کی، تو ہم ہر ایک گُناہ آلُود آزمائش کا مقابلہ کرنے کے لئے تقویت پاتے ہیں۔

بائبل میں ناموں کے مُعانی ہیں۔ ملکِ صدق کا مطلب ہے "راست بازی کا بادشاہ" اور سالم (یروشلیم کا مخفف) کا مطلب ہے امن و سلامتی۔ چنانچہ وُہ راست بازی اور سلامتی کا بادشاہ تھا۔ وہ مسیح کا مثیل ہے، جو راست بازی اور سلامتی کا حقیقی بادشاہ ہے اور ہمارا بڑا سردار کاہن ہے۔ عبرانیوں ۷: ۳ میں لکھا ہے کہ وُہ "بے باپ، بے ماں، بے نسب نامہ ہے۔ نہ اُس کی عُمر کا شرُوع نہ زندگی کا آخر"، تو اُسے صرف اُس کی کہانت کے حوالے سے سمجھنا چاہئے۔ اکثر کاہن جنہیں یہ عُہدہ مِلا اُنہوں نے محدُود وقت کے لئے خدمت کی۔ لیکن ملکِ صدق کی کہانت اس لحاظ سے منفرد ہے، جہاں تک دستاویزات سے ثابت ہوتا ہے، یہ عُہدہ اُسے اپنے والدین کی طرف سے نہیں مِلا اور اس کا نہ شرُوع ہے نہ آخر۔ مسیح کی کہانت ملکِ صدق کے طریق پر ہے (زبُور ۱۱۰: ۴؛ عبرانیوں ۷: ۱۷)۔

۱۴: ۱۹، ۲۰۔ ملکِ صدق نے ابرام کو برکت دی، اور ابرام نے اِس کے بدلے مالِ غنیمت میں سے اُسے دہ یکی دی۔ عبرانیوں ۷ باب سے ہم یہ سیکھتے ہیں کہ اِس عمل میں بہت گہری رُوحانی حقیقت پوشیدہ ہے۔ چونکہ ابرام ہارون کا جدِ امجد تھا، اُسے ہارونی کہانت کی نمائندگی کرتے ہُوئے دکھایا گیا ہے۔ ملکِ صدق نے ابرام کو برکت دی، اِس حقیقت کا مطلب ہے کہ ملکِ صدق کی کہانت ہارون سے عظیم تر ہے کیونکہ برکت دینے والا برکت لینے والے سے اعلیٰ ہوتا ہے۔ ابرام نے ملکِ صدق کو دہ یکی دی۔ یہ حقیقت بھی ہارونی کہانت کی تصویر کو پیش کرتی ہے، اور یہاں بھی ملکِ صدق کی کہانت افضل ہے کیونکہ ادنیٰ اعلیٰ کو دہ یکی دیتا ہے۔

۱۴: ۲۱-۲۴۔ سدوم کے بادشاہ نے کہا "آدمیوں کو مجھے دے دے اور مال اپنے لئے رکھ لے"۔ چنانچہ شیطان اب بھی ہمیں آزماتا ہے کہ ہمیں مٹی کے کھلونوں میں اُلجھائے رکھے، جبکہ ہمارے اِرد گِرد لوگ مر رہے ہیں۔ ابرام نے جواب دیا کہ وُہ "نہ تو کوئی دھاگا اور نہ جُوتی کا تسمہ" لے گا۔

(۴) ابرہام کا موعودہ وارث (باب ۱۵)

۱۵: ۱- پہلی آیت کا چودھویں باب کے آخری حصے سے گہرا تعلق ہے۔ چونکہ اِس عظیم بزرگ نے سدوم کے بادشاہ کے تحائف قبول کرنے سے انکار کر دیا، اِس لئے خداوند نے اُسے کہا "اے ابرام تُو مت ڈر۔ مَیں تیری سپر اور تیرا بہت بڑا اجر ہُوں"۔ یُوں خُدا نے ابرام کے تحفظ اور بہت زیادہ امارت کا وعدہ کیا۔

۱۵: ۲-۶- بے اولاد ہونے کی وجہ سے ابرام کو ڈر تھا کہ اُس زمانے کے دستور کے مُطابق الیعزر دمشقی اُس کا وارث ہوگا۔ لیکن خُدا نے اُس سے وعدہ کیا کہ اُس کے "صُلب سے" بیٹا پیدا ہوگا اور کہ اُس کی اولاد ستاروں کی مانند اَن گنت ہوگی۔ اِنسانی طور پر یہ ناممکن نظر آتا تھا، کیونکہ سارہ کی عُمر گزر چکی تھی جب وہ بچّہ جن سکتی تھی۔ لیکن ابرام خُدا کے وعدے پر ایمان لایا، اور خُدا نے اُسے راست باز ٹھہرایا۔ ایمان سے راست باز ٹھہرائے جانے کا رومیوں ۴: ۳؛ گلتیوں ۳: ۶ اور یعقوب ۲: ۲۳ میں بار بار ذِکر کیا گیا ہے۔ ۱۳: ۱۶ میں خُدا نے وعدہ کیا کہ اُس کی اولاد خاک کے ذرّوں کی مانند بےشُمار ہوگی، لیکن یہاں ۱۵: ۵ میں لکھا ہے کہ یہ ستاروں کی مانند بےشُمار ہوگی۔ خاک سے مُراد ابرام کی فطری اولاد ہے، یعنی وہ جو پیدائشی طور پر یہودی ہیں۔ ستاروں سے مُراد اُس کی رُوحانی نسل ہے۔ یعنی وہ جو ایمان سے راست باز ٹھہرائے گئے ہیں (گلتیوں ۳: ۷)۔

۱۵: ۷-۲۱- اولاد (آیات ۱-۶) اور مُلک (آیات ۷، ۸، ۱۸-۲۱) کے وعدے کی تصدیق کے لئے خُدا نے عجیب اور بہت ہی بامعنی علامات و نشانات ظاہر کئے (آیات ۹-۲۱)۔

قدیم مشرقی روایت کے مُطابق عہد باندھتے وقت دونوں اشخاص ذبح کئے ہوئے جانور کے ٹکڑوں میں سے گزرتے، اور یُوں علامتی طور پر اِس اَمر کی تصدیق کرتے کہ وہ اپنے قائم کردہ عہد کی تکمیل کے لئے اپنی زندگیوں کی ضمانت دیتے ہیں (یرمیاہ ۳۴: ۱۸، ۱۹)۔ لیکن پیدائش ۱۵ باب میں صِرف خُدا جس کی حضوری کو تنور کے دھوئیں اور مشعل سے ظاہر کیا گیا ذبح کئے ہوئے جانوروں کے ٹکڑوں میں سے گزرا، جبکہ ابرام خُدا کے مُفت فضل کے اِس عجیب وغریب اِظہار کا محض خاموش تماشائی تھا۔

اِس سے یہ ظاہر کرنا مقصود تھا کہ یہ ایک غیر مشروط عہد تھا، اور اِس کی تکمیل کا انحصار صرف خُدا پر تھا۔

اس حصۂ کلام کے ایک اَور نظریے کے مُطابق قُربانی کے یہ ٹکڑے اِسرائیلی قوم کو پیش کرتے ہیں۔ "شکاری پرندے" غیر اقوام کو پیش کرتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ مصر اُن کا مُلک نہیں ہے۔ بنی اسرائیل کو مصر کی غلامی سے آزاد کیا جائے گا اور وُہ "چوتھی پُشت میں" کنعان میں واپس آئیں گے۔ تنور کا دُھواں اور جلتی ہُوئی مشعل اسرائیل کے قومی مقدر، یعنی اُن کی مُصیبتوں اور گواہی کو ظاہر کرتے ہیں۔

اسرائیل کی مخلصی اُس وقت تک نہیں ہوگی جب تک "اموریوں" کی بدی اپنی انتہا تک نہیں پہنچ جاتی۔ کنعان کے بے دین باسیوں کا بالآخر قلع قمع ہونا تھا۔ لیکن خُدا اکثر بدی کو پروان چڑھنے دیتا ہے، بعض اوقات اس حد تک کہ یہ اُس کے لوگوں کے لئے ضرر رساں ثابت ہوتی ہے اور وُہ پھر اُس کی سزا دیتا ہے۔ وُہ تحمل کرتا ہے کیونکہ وہ نہیں چاہتا کہ کوئی ہلاک ہو، حتیٰ کہ بگڑے ہُوئے اموریوں کے لئے بھی تحمل کرتا ہے (۲-پطرس ۳: ۹)۔ وُہ بدی کو اُس کی اِنتہا تک پہنچنے دیتا ہے تاکہ اُس کے ہولناک نتائج سب پر واضح ہو جائیں تاکہ یہ ثابت ہو کہ اُس کا غضب بالکل درُست ہے۔

آیت ۱۳ اور ۱۴ میں ایک تواریخی اُلجھن ہے۔ اِن میں یہ پیش گوئی کی گئی ہے کہ ابرام کی نسل کے لوگ "۴۰۰ برس تک" پردیس میں سخت غلامی میں رہیں گے اور وُہ اِس وقت کے آخر میں واپس آئیں گے، اور وہاں سے اپنے ساتھ "بہت بڑی دولت" لے کر آئیں گے۔ اعمال ۷: ۶ میں ۴۰۰ سال کا یہی عدد دُہرایا گیا ہے۔

لیکن خرُوج ۱۲: ۴۰، ۴۱ میں ہم پڑھتے ہیں کہ بنی اسرائیل کو مصر میں بُود و باش کرتے ہُوئے ٹھیک اُس روز تک ۴۳۰ سال گزر گئے۔

گلتیوں ۳: ۱۷ میں پولُس بیان کرتا ہے کہ ابرہام کے عہد کی تصدیق سے شریعت دِئے جانے تک کا عرصہ ۴۳۰ برس تھا۔

اِن مختلف عَددوں میں کیسے ہم آہنگی پیدا کی جا سکتی ہے؟

پیدائش ۱۵: ۱۳ اور اعمال ۷: ۶ میں مذکور چار سو سال کا بنی اسرائیل کی مصر میں سخت غلامی سے تعلق ہے۔ یعقوب اور اُس کا خاندان جب مصر میں آئے تو وُہ اُس وقت غلامی میں

نہیں تھے، بلکہ اِس کے برعکس اُن سے شاہانہ سلوک کیا گیا۔

خرُوج ۱۲ : ۴۰، ۴۱ میں ۴۳۰ سالوں کا تعلق اُس کُل عرصے سے ہے جو بنی اسرائیل نے مِصر میں اُس روز تک گزارا۔ یہ صحیح عدد ہے۔

گلتیوں ۳ : ۱۷ میں ۴۳۰ سال کا تقریباً وہی دَور ہے جِس کا ذِکر خرُوج ۱۲ : ۴۰ میں ہے۔ اُن کا اُس وقت سے شمار کیا گیا ہے جب خُدا نے ابراہیمی عہد کی یعقوب سے تصدیق کی، یعنی عین اُس وقت سے لے کر جب وُہ مِصر میں جانے کی تیاری کر رہا تھا (پیدائش ۴۶ : ۱-۴)۔ اُس وقت سے خرُوج کے تین ماہ بعد شریعت دِیے جانے تک تقریباً ۴۳۰ سال ہی گزرے۔

پیدائش ۱۵ : ۱۶ میں مذکور چار پُشتوں کو خرُوج ۶ : ۱۶ - ۲۰ میں دیکھ سکتے ہیں۔ یعنی لاوی، قہات، عمرام اور موسیٰ۔ بنی اسرائیل نے ۱۸ - ۲۱ آیات میں موعُودہ مُلک پر ابھی تک قبضہ نہیں کیا تھا۔ سلیمان اِن ریاستوں پر فرمانروا تھا (۱-سلاطین ۴ : ۲۱، ۲۴) یعنی یہ ممالک اُس کے زیرِ نگیں تھے، لیکن اُس کے لوگوں کا اِن ممالک پر قبضہ نہیں تھا۔ جب مسیح بادشاہی کرنے کے لئے واپس آئے گا تو اس عہد کی اُس وقت تکمیل ہوگی۔ کوئی شخص اِس تکمیل کو نہیں روک سکتا۔ جِس بات کا خُدا نے وعدہ کیا ہے، یہ بالکل ایسے ہی یقینی ہے جیسا کہ یہ پہلے سے وقوُع پذیر ہو چکا ہے۔

"دریائے مِصر" (آیت ۱۸)۔ عام خیال ہے کہ یہ چھوٹی سی ندی غزہ کے جنوب میں ہے اور آجکل اِسے وادی العرش کہا جاتا ہے۔ دریائے مِصر سے دریائے نیل مُراد نہیں ہے۔

(۵) اِسمٰعیل جسمانی فرزند (ابواب ۱۶-۱۷)

۱۶ : ۱-۶ ۔ گُناہ کی بے قرار فطرت کا یہاں اظہار ہوتا ہے۔ خُدا کے وعدے کا اِنتظار کرنے کے بجائے سارَی (SARAI) نے ابرام کو ترغیب دی کہ وُہ اُس کی لونڈی ہاجرہ میں سے اُس کے لئے اولاد پیدا کرے۔ غالباً ہاجرہ کو مِصر سے اُس وقت حاصل کیا گیا جب ابرام وہاں تکلیف دہ مُسافرانہ زندگی بسر کر رہا تھا۔ خُدا اپنے لوگوں کی ازدواجی بے قاعدگیوں کا بھی ذکر کرتا ہے، گو وُہ اُن کی حمایت نہیں کرتا۔ جب ہاجرہ حاملہ ہوگئی تو وُہ اپنی بی بی کو حقیر جاننے لگی۔ سارَی ابرام کو موردِ الزام ٹھہرانے لگی یہاں تک کہ بعد ازاں ہاجرہ اور اُس کے بیٹے کو گھر سے باہر نکال دیا۔ یہ شریعت اور فضل کے مابین تصادم کی مثال ہے۔ وُہ دونوں

اکٹھے نہیں رہ سکتے" (گلتیوں ۴: ۲۱-۳۱)۔ گو اِس حصّے میں بعض ایک رویّے اُس وقت مُعاشرتی طور پر قابلِ قبول ہوں، لیکن یہ یقیناً مسیحی نقطۂ نظر سے درُست نہیں ہیں۔

۱۶: ۷-۱۵ - جب ہاجرہ مِصر کی راہ پر بیابان میں شُور کے مقام پر تھی تو خُداوند کا فرِشتہ اُس پر ظاہر ہؤا۔ یہ خُداوند یسوع مسیح کا تجسّم سے قبل ظہُور تھا (قُضاۃ چھٹے باب میں خُداوند کے فرشتے پر مضمُون ملاحظہ فرمائیے)۔ اُس نے اُسے مشورہ دیا کہ وُہ واپس جا کر اپنے آپ کو سارہ کے قبضے میں کر دے، اور اُس سے وعدہ کیا کہ اُس کا بیٹا ایک بہُت بڑی قوم کا سربراہ ہو گا۔ یہ وعدہ عرب قوم میں پُورا ہو چُکا ہے۔ یہ الفاظ "کے پاس لوٹ جا اور اپنے آپ کو اُس کے قبضے میں کر دے"، خُداوند سے تعلق رکھنے والوں کے لئے بہُت بڑی تبدیلی کا باعث ثابت ہُوئے۔

آیت ۱۳ میں ہاجرہ کے تعجّب کی تشریح یُوں ہے: "اے خُدا، تو بصیر ہے"۔ کیونکہ اُس نے کہا "مَیں نے یہاں بھی اپنے دیکھنے والے کو جاتے ہوئے دیکھا"۔ اُس نے چشمے کا نام "بیر لحی" رکھا۔ اِس کا لغوی مطلب ہے اُس کا چشمہ (کنواں) جو زِندہ ہے اور جو مُجھے دیکھتا ہے۔

۱۶: ۱۶ - جب ابرام سے ہاجرہ کے اسمٰعیل پیدا ہؤا، تب ابرام چھیاسی ۸۶ برس کا تھا۔ اسمٰعیل کا مطلب ہے خُدا سُنتا ہے۔ یہاں خُداوند ہاجرہ کے دُکھ کو سُنتا ہے۔ اس سارے بیان میں ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہاجرہ شریعت اور سارہ فضل کی نمائندگی کرتی ہے (دیکھیں گلتیوں ۴ باب)۔

۱۷: ۱-۱۴ - آیت ایک میں ابرام کے لئے خُدا کا یہ پیغام پوشیدہ ہے کہ وُہ اپنی قُوت سے تدبیریں کرنا بند کر دے، اور قادرِ مُطلق خُدا کو اپنے لئے کام کرنے دے۔ اِس کے فوراً بعد خُدا نے اس بزرگ کا نام ابرام (سربلند باپ، بزرگوار) سے تبدیل کر کے ابرہام (قوموں کا باپ) رکھ دِیا۔ ختنہ عہد کے طور پر مقرر کیا گیا۔ جراحی کا یہ عمل فرزندِ نرینہ کے لئے تھا۔ گو مشرقِ وسطیٰ میں یہ دستُور پہلے سے موجود تھا، لیکن ابرہام اور اُس کے خاندان کے لئے اِس کا مفہوم قطعی مختلف تھا۔ ابرہام کے گھرانے میں ہر ایک مَرد کا ختنہ کیا گیا، اور کہا گیا کہ اِس کے بعد ہر ایک نرینہ فرزند کا آٹھویں دِن ختنہ کیا جائے ورنہ وہ "اپنے لوگوں میں سے کاٹ ڈالا جائے"۔ یعنی اُسے بنی اسرائیل میں سے خارِج کر دیا جائے (آیات ۹-۱۴)۔ "کاٹ ڈالا جائے" کا بعض اوقات مطلب یہ ہے کہ اُسے مار دیا جائے مثلاً خرُوج ۳۱: ۱۴، ۱۵۔ دُوسرے مقامات پر اِس کا مطلب ہے "خارِج کر دیا جائے"۔

پولس رسول نے بڑی احتیاط سے یہ نشاندہی کی کہ ابرہام ختنے سے پہلے راست باز ٹھہرایا گیا (۱۵: ۶)۔ اُس کا ختنہ ایمان سے راست بازی پر مُہر تھا، جو اُسے اُس وقت حاصل ہُوئی جب وُہ نامختون تھا (رومیوں ۴: ۱۱)۔ آجکل ایمان داروں کو جسمانی نشان کی مُہر کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ اُن کی تبدیلی کے موقع پر اُنھیں مُہر کے طور پر رُوح القدس ملتا ہے (افسیوں ۴: ۳۰)۔

ختنے کا نشان

خُدا نے اپنے اور اپنے لوگوں کے درمیان عہد کے جسمانی نشان کے لئے ختنے کا دستور مقرر کیا (پیدائش ۱۷: ۱۰-۱۴)۔ یُوں ابرہام کی ساری نسل "مختون" (اعمال ۱۰: ۴۵) اور غیر قوم "نامختون" (افسیوں ۲: ۱۱) کہلائے۔ یہ راست بازی کا نشان اور مُہر بھی ہے جو ابرہام کو ایمان سے حاصل ہُوئی (رومیوں ۴: ۵)۔

لیکن بعد میں الفاظ "ختنہ" اور "مختون" اور معنوں میں بھی استعمال ہونے لگے۔ "نامختون ہونٹوں" کا مطلب ہے عوام کے سامنے گفتگو میں مہارت کی کمی۔ "نامختون کانوں" اور "نامختون دِلوں" کا مطلب ہے خُداوند کی بات کو سُننے، اُس سے محبّت رکھنے اور اُس کی فرمانبرداری سے قاصر رہنا (احبار ۲۶: ۴۱؛ اِستثنا ۱۰: ۱۶؛ ۳۰: ۶؛ یرمیاہ ۶: ۱۰؛ اعمال ۷: ۵۱)۔ "جسم کے نامختون" کا مطلب ہے ناپاک (حزقی ایل ۴۴: ۷)۔

نئے عہد نامے میں "مسیح کے ختنہ" (کلسیوں ۲: ۱۱) سے مُراد اُس کی صلیبی موت ہے۔ اِیمان داروں کا مسیح کے ساتھ مشابہت پیدا کرنے سے ختنہ ہوتا ہے۔ پولس کہتا ہے کہ یہ ایسا ختنہ ہے "جو ہاتھ سے نہیں ہوتا ... جس سے جسمانی بدن اتارا جاتا ہے" (کلسیوں ۲: ۱۱)۔ اِس ختنے سے مُراد جسمانی فطرت کی موت ہے۔ یہ ایماندار میں منصبی طور سے ہو چُکا ہے، لیکن اب اِس بات کی ضرورت ہے کہ ہر ایک ایمان دار عملی طور پر جسم کے گناہ آلُود کاموں کو مار دے (کلسیوں ۳: ۵)۔ پولس رسُول ایمان داروں کو، یہودی شریعت پرست "مختونوں" (گلتیوں ۲: ۱۲) کے مُقابلے میں حقیقی مختون کہتا ہے (فلپیوں ۳: ۳)۔

اُن کی علامتی حیثیت کے علاوہ خُدا کے بعض پُر محبّت قوانین اس لئے دِئے گئے کہ وُہ اپنے لوگوں کو غیر قوموں کی بیماریوں سے بچائے۔ دورِ حاضر میں متعدد طبّی ماہرین کا کہنا ہے کہ ختنے سے شوہر اور بیوی کئی قسم کے سرطان سے محفوظ رہتے ہیں۔

۱۷: ۱۵-۱۷- خُدا نے ساری کا نام تبدیل کر کے سارہ (شہزادی) رکھا اور ابرہام سے وعدہ کیا کہ اُس کی نوّے^{۹۰} سالہ بیوی سے بیٹا پیدا ہو گا - یہ بزرگ ہنس پڑا، لیکن اِس میں بے اعتقادی نہیں بلکہ پُر مسرت تعجب کا تاثر تھا - اُس کے ایمان میں لغزش نہ آئی (رومیوں ۴: ۱۸-۲۱) -

۱۷: ۱۸-۲۷- جب ابرہام نے التجا کی کہ کاش اِسمٰعیل ہی خُدا کے حضور جیتا رہے، تو اُسے بتایا گیا کہ اُس کے بیٹے اضحاق کے وسیلے سے عہد کی تکمیل ہو گی - تاہم اسمٰعیل بھی برومند ہو گا اور بہت بڑھے گا اور وُہ بہت بڑی قوم بنے گا - اضحاق مسیح کا مثیل تھا جِس کے ذریعے سے عہد کی حتمی تکمیل ہو گی -

ابرہام کی فوری تعمیل ملاحظہ فرمائیے: "ابرہام اور اُس کے بیٹے اسمٰعیل کا ختنہ ایک ہی دِن ہُوا" -

(۶) سدوم اور عمورہ (ابواب ۱۸-۱۹)

۱۸: ۱-۱۵- ۱۷ باب میں مذکور واقعات کے فوراً بعد تین^{۳} مرد ابرہام کے پاس آئے - درحقیقت دو^{۲} تو فرشتے تھے اور تیسرا خُداوند آپ تھا - مشرقِ وُسطیٰ کی مہمان نوازی کے دستور کے مُطابق ابرہام اور سارہ نے بے خبری میں فرشتوں کی مہمان داری کی (عبرانیوں ۱۳: ۲)، اور اُس کی بھی خاطر تواضع کی جو فرشتوں سے افضل تھا - جب سارہ نے خُداوند کو یہ کہتے سُنا کہ ایک سال کے اندر اُس کے ہاں بیٹا پیدا ہو گا، تو اُس کی ہنسی سے اُس کی بے اعتقادی کا اِظہار ہُوا - اُسے اِس سُوال کے ساتھ ملامت کی گئی "کیا خُداوند کے نزدیک کوئی بات مشکل ہے؟" لیکن اُس کے شک کے باوجُود وعدہ دُہرایا گیا (آیات ۹-۱۵) - عبرانیوں ۱۱: ۱۱ سے ظاہر ہوتا ہے کہ سارہ وقتی لغزِش کے باوجود ایک ایمان دار عورت تھی -

۱۸: ۱۶-۳۳- جب خُداوند نے ابرہام کو بتایا کہ وُہ سدوم کو برباد کر دے گا، اور جب دونوں فرِشتے شہر کی طرف جا رہے تھے تو ابرہام نے سفارش کرتے ہُوئے کہا کہ اگر وہاں پچاس^{۵۰} آدمی ایمان دار ہوں تو شہر برباد نہ کیا جائے، حتیٰ کہ بات تیس^{۳۰}، بیس^{۲۰} اور دس^{۱۰} تک پہنچی، لیکن وہاں سے دس^{۱۰} ایمان دار آدمی بھی نہ مِلے - خُداوند دس^{۱۰} ایمان دار آدمیوں کی وجہ سے سدوم کو برباد کرنے سے باز رہنے کے لئے تیار تھا - ابرہام کی دُعا مؤثر سفارشی دُعا کا بہت اعلیٰ نمونہ ہے - اِس کی بنیاد ساری دُنیا کے مُنصِف کے راستباز کردار پر تھی (آیت ۲۵) -

اِس میں دلیری تھی، لیکن اِنکساری بھی تھی، جو صِرف رُوحانی شعُور کا خاصہ ہے۔ صِرف جب ابرہام نے سفارش کرنا ختم کیا تب خداوند نے اِس مُعاملے پر مزید بات نہ کی اور چلا گیا (آیت ۳۳)۔ زِندگی کے بہُت سے ایسے بھید ہیں جن کے لئے آیت ۲۵ کی حقیقت ہی ایک تسلّی بخش جواب ہے۔

مت بھولئے کہ خُدا نے ابرہام کو خاندان کے سربراہ کی حیثیت سے خراجِ تحسین پیش کیا (آیت ۱۹)۔ یہ ایک قابلِ رشک حقیقت ہے۔

۱۹: ۱-۱۱۔ سدوم ہم جنس پرستی کا متبادل بن گیا تھا۔ لیکن جنسی بے راہ رَوی ہی شہر کی بربادی کا واحد سبب نہ تھا۔ حزقی ایل ۱۶: ۴۹-۵۰ میں خُداوند سدوم کے گناہ کو ان الفاظ میں بیان کرتا ہے: "غرُور، روٹی کی سیری اور راحت کی کثرت"۔

لوط نے دونوں فرشتوں کا اِستقبال کیا اور اصرار کیا کہ وُہ اُس کے ہاں رات بسر کریں، کیونکہ وہ بخوبی جانتا تھا کہ باہر رہنے سے وُہ کون سے خطرات سے دوچار ہو سکتے ہیں۔ اِس کے باوجُود شہر کے مَرد ان آسمانی مہمانوں کے ساتھ بدفعلی کرنے کے لئے اِصرار کر رہے تھے۔ اپنے دونوں مہمانوں کو بچانے کی کوشش میں لوط نے بڑی بے حیائی سے اپنی دونوں بیٹیوں کی پیشکش کر دی۔ صِرف ایک مُعجزے سے اِس صُورتِ حال پر قابُو پالیا گیا کیونکہ فرشتوں نے وقتی طور پر سدوم کے مَردوں کو اندھا کر دیا۔

ہم جنس پرستی

پُرانے عہد نامے (پیدائش ۱۹: ۱-۲۶؛ احبار ۱۸: ۲۲؛ ۲۰: ۱۳) اور نئے عہد نامے (رومیوں ۱: ۱۸-۳۲؛ ۱-کرنتھیوں ۶: ۹؛ ۱-تیمتھیُس ۱: ۱۰) میں خدا ہم جنس پرستی کے گُناہ کی ملامت کرتا ہے۔ اُس نے سدوم اور عمورہ کے شہروں کو برباد کرنے سے اس گُناہ کے خلاف اپنے غضب کا اظہار کیا۔ مُوسوی شریعت کے تحت ہم جنس پسندی کے گناہ کی سزا موت تھی۔ کوئی لونڈے باز آسمان کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکے گا۔

موجُودہ دور میں "لونڈے بازوں" کو اپنے طریقِ زندگی کی بھاری قیمت چُکانا پڑتی ہے۔ پولُس کہتا ہے کہ اُنھوں نے "اپنے آپ میں اپنی گُمراہی کے لائق بدلہ پایا" (رومیوں ۱: ۲۷ ب)۔ اِس سے ایک قسم کا سرطان اور ایڈز ایسی بیماریاں لاحق ہو سکتی ہیں۔

دیگر تمام گنہگاروں کی طرح ہم جنس پرست مَرد یا عورت اگر اپنے گُناہ سے توبہ کر لے

اور خُداوند یسوع مسیح کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کرے تو وُہ نجات پا سکتے ہیں۔ خُداوند ہم جِنس پرست مَرد یا عورت کو پیار کرتا ہے، حالانکہ وُہ اُن کے گُناہ سے نفرت کرتا ہے۔

ہم جنس پرستی کے عمل اور رُجحان میں بڑا فرق ہے۔ بائبل میں ہم جِنس پرستی کے عمل نہ کہ رُجحان کی ملامت کی گئی ہے۔ متعدد لوگوں کی اپنے ہم جنس ساتھیوں کی طرف رغبت ہوتی ہے، لیکن وُہ اِس رُجحان سے مغلوب نہیں ہوتے۔ خُدا کے رُوح کی قوت سے وُہ آزمائش کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے آپ پر ضبط کر کے پاکیزگی کی زندگی گزارتے ہیں۔ بہت سے ایمان داروں نے ہم جنس پرستی کے رُجحان پر افسوس کا اظہار اور توبہ کی ہے۔ لیکن اِسے تبدیل نہیں کر سکے۔ تب اُنہوں نے اپنے آپ کو صبر اور پاکیزگی کے لئے خُداوند کے رُوح کے سپرد کیا، جو فی الحقیقت تقدیس ہے۔ مسیح کے ساتھ عہد کرتے ہوئے اُنہوں نے اپنے اندرونی عیب کی خُدا کے استعمال کے لئے پیشکش کی تاکہ الٰہی قدرت انسانی کمزوری میں کامل ہو۔

بعض لوگ خُدا کو مُوردِ الزام ٹھہراتے ہُوئے کہتے ہیں کہ ہم میں ہم جنس پرستی کا رُجحان پیدائشی طور پر ہے۔ لیکن یہ خُدا کی غلطی نہیں بلکہ اِنسان کی گُناہ آلود فِطرت کی غلطی ہے۔ گُناہ میں گرے ہُوئے آدمؔ کے ہر ایک فرزند میں بدی کے رُجحانات ہیں۔ ہر ایک شخص میں مختلف قسم کی کمزوریاں ہیں۔ آزمائش گناہ نہیں بلکہ آزمائش میں گِر جانا گُناہ ہے۔

جَیسے کہ دیگر بُری خواہشات سے مخلصی حاصِل ہو سکتی ہے ہم جنس پرستی کے رُجحانات سے بھی رہائی مِل سکتی ہے۔ تاہم ہر ایک صُورتِ حال میں دیندارانہ مشاورتی مدد نہایت اہمیّت کی حامِل ہے۔

مسیحیوں کو چاہئے کہ وُہ ہم جِنس پرست مَردوں اور عورتوں کے طرزِ زندگی کو نہیں بلکہ اُنہیں قبول کریں، کیونکہ وُہ بھی اِنسان ہیں جِن کے لئے مسیح نے اپنی جان دی ہے۔ اور ایمان داروں کو چاہئے کہ ہر ممکن طریقے سے کوشش کریں کہ اُنہیں "پاکیزگی" کی زندگی کے لئے جیتیں کیونکہ اِس کے بغیر کوئی شخص خدا کو نہیں دیکھ سکے گا (عبرانیوں ۱۲: ۱۴)۔

* * * * *

۱۹ : ۱۲ - ۲۹ ۔ فرشتوں نے اِصرار کیا کہ لُوطؔ اور اُس کا خاندان شہر کو چھوڑ دیں۔ لیکن جب اُس نے اپنے دامادوں کو یہ مشورہ دیا، تو اُن کا خیال تھا کہ وُہ اُن سے مذاق کر رہا ہے۔ جب بُحران کا وقت آیا تو اُس کی برگشتہ زندگی نے اُس کی گواہی کی تردید کی۔ جب صُبح

ہوئی تو فرشتے لُوط، اُس کی بیوی اور بیٹیوں کو سدوم سے لے کر باہر نکلے۔ اِس کے باوجود لُوط نے گناہ کے مضافاتی شہروں کے قریب ضُغر میں سکونت اختیار کرنے کو ترجیح دی۔ چونکہ سدوم میں دس راست باز آدمی بھی نہ ملے اِس لئے خُدا نے اُسے برباد کر دیا۔ تاہم خُدا نے ابرہام کی دُعا کا جواب دیا، کیونکہ "خُدا نے ابرہام کو یاد کیا، اور اُن شہروں کو جہاں لُوط رہتا تھا غارت کرتے وقت لُوط کو اُس بلا سے بچایا"۔

گو لُوط کی بیوی نے شہر کو چھوڑ دیا، لیکن اُس کا دِل ابھی تک وہاں تھا، چنانچہ خُدا نے اُسے سزا دی۔ "لُوط کی بیوی کو یاد رکھو" (لُوقا ۱۷: ۳۲)، ان الفاظ سے مسیح نے اُن سب کو خبردار کیا جو نجات کی پیشکش کو معمُولی بات سمجھتے ہیں۔

۱۹: ۳۰-۳۸ - ضُغر کو چھوڑ کر لُوط نے بھاگ کر ایک پہاڑ کی کھوہ میں پناہ لی۔ وہاں اُس کی بیٹیوں نے اُسے شراب میں مدہوش کیا اور پھر اُس سے ہم آغوش ہوئیں۔ بڑی بیٹی کے ہاں بیٹا پیدا ہوُا جس کا اُس نے موآب نام رکھا، اور چھوٹی کے ہاں بھی بیٹا پیدا ہوُا اور اُس نے اُس کا نام بن عمّی رکھا۔ اُن سے پیدا ہونے والی نسلیں موآبی اور عمُونی کہلائیں جو بنی اسرائیل کے لئے مسلسل سردردی بنی رہیں۔ یہ موآبی عورتیں تھیں جنھوں نے اِسرائیلی مَردوں کے ساتھ حرامکاری شروع کی (گنتی ۲۵: ۱-۳)، اور عمونیوں نے بنی اسرائیل کو مولک دیوتا کی پرستش سکھائی اور اس پرستش میں بچّوں کی قربانی بھی شامل تھی (۱-سلاطین ۱۱: ۳۳؛ یرمیاہ ۳۲: ۳۵)۔ ۲-پطرس ۲: ۷، ۸ میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ لُوط ایک راست باز شخص تھا، لیکن دُنیوی مال ودَولت کی وجہ سے وُہ اپنی گواہی (آیت ۱۴)، اپنی بیوی (آیت ۲۶)، اپنے دامادوں، اپنے دوستوں، اپنی رفاقت (سدوم میں اب کوئی باقی نہ بچا تھا) اور اپنی جائیداد (وُہ وہاں ایک امیر شخص کی حیثیت سے داخل ہوُا اور غربت کی حالت میں وہاں سے نکلا)، اپنے کردار (آیت ۳۵)، اپنی زندگی کے کام، اور تقریباً اپنی زندگی (آیت ۲۲) سے محرُوم ہوگیا۔ اُس کی بیٹیوں کے رویّے سے ظاہر ہوتا ہے کہ وُہ سدوم کے گندے اور خراب اخلاقی معیار سے متاثر تھیں۔ "اتنی بڑی نجات سے غافل رہ کر ہم کیونکر بچ سکتے ہیں" (عبرانیوں ۲: ۳)۔

(۷) ابرہام اور ابی ملک (باب ۲۰)

۲۰: ۱-۱۸ - یہ بات بالکل ناقابلِ یقین معلوم ہوتی ہے کہ ابرہام نے بیس ۲۰ سال قبل

جو غلطی فرعون کے سامنے کی تھی، سارہ کو بہن کہتے ہُوئے پھر سے اُسی غلطی کو دُہرائے گا۔ یہ واقعی ناقابلِ یقین بات ہے، یعنی جب تک ہم خُود گناہ کی طرف اپنے مُسلسل میلان کو تسلیم نہ کریں۔ جرار میں ابی ملک کے ساتھ واقعہ ابرہام کے مِصر کے واقعے سے بہُت حد تک مِلتا ہے (۱۲: ۱۰-۱۷)۔ خُدا نے اضحاق کی پیدائش سے اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے الہٰی کردار ادا کیا۔ اُس نے ابی ملک کو مار دینے کی دھمکی دی۔ وُہ تاریخ میں محض ایک تماشائی نہیں بلکہ اِس سے بڑھ کر ہے۔ وُہ پُرانی انسانیت کے جاہل لوگوں کے ذریعہ سے بھی اپنے لوگوں کو اپنا نقصان کرنے سے روکنے کے لئے استعمال کرسکتا ہے۔ اِس واقعے میں بے دین ابی ملک نے "خُدا کے دوست" ابرہام کی نسبت زیادہ راست بازی کے عمل کا اظہار کیا (ابی ملک نام نہیں بلکہ ایک لقب ہے)۔ جب ایک دنیوی آدمی ایک ایمان دار کو ملامت کرے تو یہ کس قدر شرمناک بات ہے۔ جب نصف سچائی کو مکمّل سچائی کے طور پر پیش کیا جائے تو یہ جھُوٹ ہے۔ حتیٰ کہ ابرہام نے کسی حد تک خُدا کو بھی مُوردِ الزام ٹھہرانے کی کوشش کی کہ اُس نے اُسے اُس کے باپ کے گھر سے آوارہ کیا۔ عقل مندی کا تقاضا یہ تھا کہ وُہ بڑی انکساری سے اپنے گُناہ کو تسلیم کر لیتا۔ تاہم وُہ اب بھی مردِ خُدا تھا۔ چنانچہ خُداوند نے ابی ملک کو اُس کے پاس بھیجا تاکہ ابرہام اُس کے گھرانے کے لئے دُعا کرے اور اُن کی عورتوں کو اُن کے بانجھ پن سے شفا ملے۔

اِن الفاظ "تیری دادرسی ہو گئی" (آیت ۱۶) کا لغوی مطلب ہے "یہ آنکھوں پر نقاب ڈالنے کے مترادف ہے"۔ اور اِس کا مطلب ہے وہ انعام جو تسکین دیتا ہے۔ چنانچہ ہم اِسے یُوں پڑھیں گے: "وُہ لوگ جو تیرے ساتھ ہیں اُن کے سامنے یہ انعام علانیہ گواہی ہے کہ ناراستی کا ازالہ کیا گیا ہے"۔

(۸) اضحاق ۔ وعدے کا فرزند (باب ۲۱)

۲۱: ۱-۱۰ جب وعدے کا فرزند ابرہام اور سارہ کے ہاں پیدا ہُوا تو خُوشی کے مارے والدین نے اُس کا نام اضحاق (ہنسنا) رکھا، جیسا کہ خُدا نے حکم دیا تھا (۱۷: ۱۹، ۲۱)۔ اِس سے اُن کی اپنی خوشی اور اِس خبر کے سُننے والوں کی خوشی کا اظہار ہوتا ہے۔ غالباً اضحاق کی عمر اُس وقت ۲ سے ۵ سال کے درمیان تھی جب اُس کا دُودھ چھُڑایا گیا۔ اسمٰعیل کی عُمر ۱۳ تا ۱۷ سال کے درمیان تھی۔ جب سارہ نے دیکھا کہ اسمٰعیل دُودھ چھُڑانے کی ضیافت کے موقعے پر اضحاق

کا مذاق اُڑا رہا ہے تو اُس نے ابرہام سے کہا کہ ہاجرہ اور اُس کے بیٹے کو گھر سے باہر نکال دے ۔ پولُس نے اس واقعے کی یہ تشریح کی ہے کہ شریعت اور فضل دونوں اِکٹھے نہیں رہ سکتے اور شرعی اُصولوں سے رُوحانی برکتیں حاصل نہیں کی جا سکتیں (گلتیوں ۴: ۲۹) ۔

۲۱: ۱۱-۱۳ - ابرہام کو ہاجرہ اور اسمٰعیل کو گھر سے نکالنے سے بڑا دُکھ ہُوا ۔ لیکن خُدا نے اُسے اِس وعدے سے تسلّی دی کہ اسمٰعیل ایک بہت بڑی قوم کا باپ ہوگا ۔ تاہم خُداوند نے اُس پر واضح کر دیا کہ اضحاق وعدے کا فرزند ہے اور اُسی کے ذریعے سے عہد کی تکمیل ہوگی ۔

۲۱: ۱۴-۲۱ - جب ہاجرہ اور لڑکا کنعان کے جنُوبی بیابان میں پیاس سے مرنے کے قریب تھے تو خُدا نے انہیں کنواں دکھایا تو اُن کی جان بچ گئی ۔ اسمٰعیل اِس وقت ۱۳ سے ۱۹ سال کی عُمر کے درمیان تھا ، چنانچہ آیت ۱۵ کا غالباً مطلب یہ ہے کہ ہاجرہ نے اُسے اُس کی کمزوری کی حالت میں ایک ”جھاڑی کے نیچے ڈال دیا“۔ اسمٰعیل کا مطلب ہے ”خُدا سُنتا ہے“۔ اِس کا ذکر آیت ۱۷ میں دو بار آیا ہے ، ”خُدا نے اُس لڑکے کی آواز سُنی“ اور ”اُس کی آواز سُن لی ہے“۔ بچّوں اور نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے ۔ خُداوند سُنتا اور جواب دیتا ہے ۔

۲۱: ۲۲-۳۴ - ضرُوری نہیں کہ آیت ۲۲ میں مذکُور ابی مَلک وہی ہو جس کا ذِکر باب ۲۲ میں کیا گیا ہے ۔ اس سردار کے نوکروں نے ابرہام کے نوکروں سے کُنواں چھین لیا تھا ۔ جب ابرہام اور ابی مَلک نے دوستی کا عہد کیا تو اِس بزرگ نے ابی مَلک کو اُس کنوئیں کے متعلق بتایا جو چھین لیا گیا تھا ۔ اِس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ اِس مُعاہدے کے تحت کُنواں ابرہام کو واپس کر دیا گیا ۔ اُس نے فوری طور پر اِس کا نام ”بیر سبع“ رکھا (یعنی قسم کا کُنواں) ۔ بعد ازاں یہ مقام ایک شہر بن گیا ، اور یہ اسرائیل کی جنوبی سرحد بن گیا ۔ ابرہام نے یادگار کے طور پر وہاں جھاؤ کا ایک درخت لگایا ۔

(۹) اضحاق کی قربانی (باب ۲۲)

۲۲: ۱-۱۰ - بائبل میں اس منظر کی نسبت شاید ہی کوئی اَور دِل دوز منظر ہو سوائے کلوری کے ۔ یہ صلیب پر خُدا کے اکلوتے اور پیارے بیٹے کی موت کا واضح پتہ دیتا ہے ۔ ابرہام کے ایمان کا یہ کڑا امتحان تھا جب خُدا نے اُسے حکم دیا کہ وُہ موریاہ کے مُلک میں اضحاق کو سوختنی قربانی کے طور پر چڑھائے ۔ درحقیقت خُدا کا یہ قطعی اِرادہ نہ تھا کہ ابرہام کو اِس

قربانی کی اجازت دے۔ اُس نے تو ہمیشہ اِنسانی قربانی کی مخالفت کی ہے۔ موریاہ وُہ پہاڑی سلسلہ ہے جہاں یروشلیم واقع ہے (۲۔ تواریخ ۳: ۱)، اور جہاں کلوری پہاڑ ہے۔ خُدا کے اِن الفاظ "اپنے بیٹے اضحاق کو جو تیرا اکلوتا ہے اور جِسے تُو پیار کرتا ہے" سے ابرہام کا دِل چھد گیا ہوگا۔ اضحاق ابرہام کا اکلوتا بیٹا تھا، یعنی ان معنوں میں کہ وُہ وعدے کا اکلوتا فرزند تھا —— ایک منفرِد بیٹا تھا، وُہ معجزانہ ایمان کا فرزند تھا۔

بائبل میں کِسی لفظ کا پہلی بار ذِکر اکثر ساری بائبل میں اس کے استعمال کی مثال قائم کر دیتا ہے۔ پیار (آیت ۲) اور سجدہ (آیت ۵) ایسے الفاظ ہیں جو بائبل میں پہلی بار اِس باب میں ملتے ہیں۔ ابرہام کا اپنے بیٹے سے پیار، خُدا کی خداوند یسوع سے محبت کی ایک مدھم سی تصویر ہے۔ اضحاق کی قربانی پرستش کے ایک عظیم عمل کی تصویر ہے —— نجات دہندہ کی قربانی خُدا کی مرضی کی تکمیل کو پیش کرتی ہے۔

۲۲: ۱۱، ۱۲۔ "ابرہام! ابرہام"۔ بائبل میں یہ اُن دس میں سے پہلا موقع ہے کہ ایک نام کو دو بار استعمال کیا گیا۔ ایسے ہی سات بار خُدا نے انسان کو پکارا (پیدائش ۲۲: ۱۱؛ ۴۶: ۲؛ خروج ۳: ۴؛ ۱۔سموئیل ۳: ۱۰؛ لوقا ۱۰: ۴۱؛ ۲۲: ۳۱؛ اعمال ۹: ۴)۔ دیگر تین بار نام کو دو بار استعمال کرنے کا ذِکر متی ۷: ۲۱، ۲۲؛ ۲۳: ۳۷ اور مرقس ۱۵: ۳۴ میں ہے۔ اِن سے خصوصی اہمیت کے حامِل معاملات کا اظہار ہوتا ہے۔ خُداوند کا فرشتہ (آیت ۱۱) خُدا تھا (آیت ۱۲)۔

۲۲: ۱۳-۱۵۔ اضحاق کی قربانی فی الحقیقت ابرہام کے ایمان کا بہت بڑا امتحان تھا۔ خُدا نے ابرہام سے وعدہ کیا تھا کہ وُہ اُس کے بیٹے کے ذریعے اُس کی نسل کو بہت زیادہ بڑھائے گا۔ زیادہ سے زیادہ اضحاق کی عمر اِس وقت پچیس برس کی ہوگی اور وُہ کنوارہ تھا۔ اگر ابرہام اُس کو ذبح کر دیتا ہے تو وعدہ کیسے پُورا ہوگا؟ عبرانیوں ۱۱: ۱۹ کے مطابق ابرہام کا ایمان تھا کہ اگر وُہ اپنے بیٹے کو ذبح کر بھی دے تو خُدا اُسے مُردوں میں سے زندہ کر دے گا۔ یہ ایمان نہایت غیر معمولی تھا کیونکہ اس وقت تک دُنیا کی تارِیخ میں کِسی شخص کو زندہ کرنے کی کوئی مثال موجود نہیں۔ ۲۲: ۵ میں اُس کے ایمان کو ملاحظہ فرمائیے: "مَیں اور یہ لڑکا دونوں ذرا وہاں تک جاتے ہیں اور سجدہ کر کے پھر تمہارے پاس لوٹ آئیں گے"۔ ابرہام پہلے تو ایمان سے راست باز ٹھہرایا گیا (۱۵: ۶)، پھر یہاں اعمال سے راست باز ٹھہرایا گیا (یعقوب ۲: ۲۱)۔ اُس کا ایمان اُس کی نجات کا وسیلہ تھا، جبکہ اُس کے اعمال اُس کے ایمان کی حقیقت کا ثبوت تھے۔ جب اضحاق نے پوچھا "برّہ کہاں ہے؟" اُس کے

باپ نے جواب دیا "خُدا آپ ہی اپنے واسطے سوختنی قربانی کے لئے برّہ مُہیا کرے گا"۔ بالآخر یہ وعدہ آیت ۱۳ میں مذکُور برّے سے نہیں بلکہ خُدا کے برّے کے ذریعے سے پُورا کیا گیا (یوحنا ۱: ۲۹)۔

اِس باب میں مسیح کے بارے میں دوؔ نمایاں علامات ہیں۔ اضحاق پہلوٹھا، اکلوتا بیٹا ہے جسے اُس کا باپ پیار کرتا ہے، اور وہ اپنے باپ کی مرضی کو پُورا کرنا چاہتا ہے۔ وہ علامتی طور پر مُردوں میں سے واپس کیا گیا۔ برّہ دُوسری علامت ہے، ایک بے عیب نے دُوسرے کے لئے فدیے میں اپنی جان دی۔ اُس کا خون بہایا گیا، اور یہ ایک سوختنی قُربانی تھی جو ساری کی ساری خُدا کے لئے جلائی گئی۔ کسی نے کہا ہے کہ اضحاق کے فدیے کے لئے برّہ مہیّا کرتے ہوئے "خُدا نے ابرہام کے دِل کو درد کی ٹیسوں سے بچا لیا لیکن وہ اپنے دِل کو نہ بچا سکا"۔ خُداوند کے فرشتے کا ذکر آیت ۱۱ اور ۱۵ میں، اور باقی تمام عہدِ عتیق میں خُداوند یسوع مسیح کو پیش کرتا ہے۔ ابرہام نے اُس جگہ کا نام "یہوواہ یری" رکھا یعنی خُدا مہیّا کرے گا (آیت ۱۴)۔ پُرانے عہد نامے میں خُدا کے ساتؔ مرکب ناموں میں سے یہ پہلا نام ہے۔ دیگر درجِ ذیل ہیں:

یہوواہ شافی	"خُداوند تجھے شفا دیتا ہے"	(خرُوج ۱۵: ۲۶)
یہوواہ نسّی	"خُداوند میرا جھنڈا ہے"	(خرُوج ۱۷: ۸-۱۵)
یہوواہ سلوم	"خُداوند ہماری سلامتی"	(قُضاۃ ۶: ۲۴)
یہوواہ روعی	"خُداوند میرا چوپان ہے"	(زبور ۲۳: ۱)
یہوواہ تصدکنو	"خُداوند ہماری صداقت"	(یرمیاہ ۲۳: ۶)
یہوواہ شامہ	"خُداوند وہاں ہے"	(حزقی ایل ۴۸: ۳۵)۔

۲۲: ۱۶-۱۹ - خُداوند نے اپنی ذات کی قسم کھائی کیونکہ اُس سے بڑا کوئی نہیں تھا جس کی وہ قسم کھاتا (عبرانیوں ۶: ۱۳)۔ خُدا یہاں وعدہ کرتا ہے، اور اپنی قسم سے اِس کی تصدیق کرتا ہے، اور مسیح کے ذریعے سے غیر قوموں کے لئے برکت کو شامل کرتا ہے (گلتیوں ۳: ۱۶)۔ آیت ۱۷ میں خُدا پہلے سے موجُودہ وسیع برکت میں اضافہ کرتا ہے: ابرہام کی نسل اپنے دُشمنوں کے پھاٹک کی مالک ہو گی۔ اِس کا مطلب ہے کہ اُس کی اولاد اپنے مخالفوں پر حکمرانی کرے گی۔ شہر کے پھاٹک کا مالک ہونے سے یہ بھی مُراد ہے کہ وہ شہر کو فتح کریں گے۔

۲۲: ۲۰-۲۴ - ابرہام کے بھائی نحور کے بارہؔ بیٹے تھے، جب کہ ابرہام کے صرف دوؔ بیٹے تھے یعنی اسمٰعیل اور اضحاق۔ خُدا نے ابرہام سے وعدہ کیا تھا کہ اُس کی اولاد آسمان کے

ستاروں کی مانند ہوگی، اور یہ صورتِ حال بھی ابرہام کے ایمان کا ایک امتحان تھا۔ شاید اِسی وجہ سے اُس نے اضحاق کے لئے بیوی لینے کے لئے الیعزر کو بھیجا (باب ۲۴)۔ ۲۲: ۲۳ میں رِبقہ نام ملاحظہ فرمائیے۔

(۱۰) خاندانی قبرستان (باب ۲۳)

۲۳: ۱-۱۶۔ جب سارہ نے ۱۲۷ برس کی عُمر میں وفات پائی تو ابرہام نے حبرون کے حِتّی باشندوں سے مکفیلہ کی غار کی خریداری کا سودا کیا تاکہ اُسے قبرستان کے طور پر استعمال کرے۔ اُس کی زندگی کے سارے سفر میں جائیداد کی یہ واحد خریداری تھی۔ کلام کے اِس حصّے میں قیمت کو بڑھا چڑھا کر سودا بازی کا ذکر ہے جو مشرقی ممالک میں عام رواج ہے۔ اوّلاً تو حِتیوں نے یہ صلاح دی کہ ابرہام گورستان کے لئے کوئی سی جگہ چُن لے۔ ابرہام نے وضع داری کے تحت مفت جگہ لینے سے انکار کر دیا کہ عفرون کی ملکیتی غار کے لئے وُہ پُوری قیمت ادا کرے گا۔ شروع میں تو عفرون نے نہ صرف غار بلکہ پُورا کھیت تحفۃً دینے کی پیشکش کی لیکن ابرہام سمجھ گیا کہ اُس کا یہ شائستہ انداز معنی خیز ہے۔ مالک کی درحقیقت یہ جگہ مُفت دینے کی کوئی ایسی نیت نہ تھی۔ جب ابرہام نے یہ جگہ خریدنے کے لئے اپنی خواہش کا اظہار کیا تو عفرون نے چاندی کی چار سو مثقال قیمت ٹھہرائی اور یہ ظاہر کیا گویا یہ بہت معمولی قیمت ہے۔ دراصل یہ بہت زیادہ قیمت تھی اور خریدار کا سودے بازی کرنا عام معمول تھا۔ چنانچہ ہر ایک یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ابرہام نے عفرون کی پہلی بلند قیمت بتانے پر رضامندی کا اظہار کر دیا۔ ابرہام ایک بے دین شخص کا احسان نہیں لینا چاہتا تھا اور نہ ہی ہمیں ایسے لوگوں کے احسان مند ہونا چاہئے۔

۲۳: ۱۷-۲۰۔ مکفیلہ کی غار بعد ازاں ابرہام، اضحاق، ربقہ، یعقوب اور لیاہ کے لئے گورستان بن گئی۔ اِس کی روایتی جگہ پر اب ایک مسجد ہے۔

(۱۱) اِضحاق کے لئے بیوی (باب ۲۴)

۲۴: ۱-۹۔ ابرہام نے قسم کے ذریعے سے اپنے تجربہ کار نوکر کو پابند کیا کہ وُہ اضحاق کے لئے بیوی تلاش کرے اور کہ وُہ کنعانیوں اور مسوپتامیہ کی لڑکیوں سے اُسے شادی کی اجازت نہیں دے گا۔ آیات ۲-۴ اور ۹ میں قسم کے قدیم طریقۂ کار کی چارلس ایف۔ فائیفر نے یوں تشریح

کی ہے:

> "بائبل کے محاورے کے مطابق بچے باپ کی ران یا صلب سے پیدا ہوتے ہیں (پیدائش ۴۶: ۲۶)۔ ران کے نیچے ہاتھ رکھنے کا یہ مطلب تھا کہ اگر قسم کو توڑا گیا تو "ران" سے پیدا شدہ اور پیدا ہونے والے بچے بے وفائی کا اِنتقام لیں گے۔ اور یہاں خصوصی طور پر اِس کا اطلاق ہوتا ہے، کیونکہ نوکر کا مشن یہ تھا کہ وہ اضحاق کے ذریعے سے ابرہام کے لئے اولاد کو یقینی بنائے"۔

۲۴: ۱۰-۱۴۔ یہ نوکر خدا باپ کی طرف سے بھیجے ہوئے روح القدس کی علامت ہے کہ وہ "آسمانی اضحاق" یعنی خداوند یسوع کے لئے دلہن حاصل کرے۔ اِس بیان میں بڑی اِحتیاط سے سفر کی تیاری، اور نوکر کی معرفت جانے والے تحائف، اور اُس نشان کا جس سے ظاہر ہو کہ اُس کے آقا کے لئے کونسی چنی ہوئی دلہن ہے، کا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک مفسر اِس کی یوں تشریح کرتا ہے:

> "یہ ایسا نشان تھا جو اُس لڑکی کے کردار اور طبیعت پر روشنی ڈالتا تھا، جو اُس کے آقا کے بیٹے کی بیوی بننے کے قابل ہوگی۔ نشان یہ تھا کہ وہ صرف اُس سے اپنے لئے پانی کا گھونٹ مانگے گا، لیکن جسے خدا نے چنا ہے کہ وہ ایک عظیم قوم کی اور یسوع مسیح کے قدیم آباواجداد کی ماں ہو، وہ اپنی فیاضیِ طبع کو یوں ظاہر کرے کہ وہ نہ صرف اُسے پانی کا گھونٹ پلائے بلکہ کثرت سے پانی پلائے۔ اور وہ اُس کے اونٹوں کو پانی پلانے کی پیشکش کرے۔ اب جب کہ ہم اِس پر غور کرتے ہیں کہ دس۱۰ اونٹ طویل صحرا میں سفر کے بعد پانی کے کم از کم چار۴ ڈرم خالی کر سکتے تھے تو اس لڑکی کے اُسے اور اُس کے اونٹوں کو پانی پلانے سے، اُس کی مہربانی اور بے غرض فطرت کو ظاہر کرتا ہے۔ اور اِس سے اُس کے نہایت اعلیٰ کردار کی عکاسی ہوتی ہے"۔

۲۴: ۱۵-۵۲۔ یہ کس قدر اچھا لگتا ہے کہ ربقہ نے شرائط کو پورا کیا، اور اُس نے نوکر کے تحائف کو بھی قبول کر کے اُسے باپ کے گھر لے گئی۔ اب ابرہام کے نوکر کو معلوم ہو گیا کہ اُس کی تلاش پایۂ تکمیل تک پہنچ گئی ہے۔ جب ربقہ نے اپنے بھائی لابن کو صورتِ حال سے آگاہ کیا تو اُس نے بڑی عزت سے اِس ملازم کو خوش آمدید کہا۔ بعد ازاں نوکر نے درخواست کی کہ وہ ربقہ کو اضحاق کی دلہن بنانا چاہتا ہے، اور اُس نے اُس کی درخواست کو بڑے غور سے سُنا۔ حالات کے عجیب و غریب رخ سے اِس نوکر کی اِلتجا نے لابن اور ربقہ کے باپ بیتوایل کو قائل کر لیا کہ یہ سب

کچھ خُداوند کے اِنتظام سے ہُؤا ہے۔

۲۴: ۵۳-۶۱ - تب نوکر نے ربقہ، لابن اور اُس کی ماں کو تحائف دِئے اور صُبح کے وقت منگنی پکّی کر دی۔ خاندان کے افراد ربقہ کی روانگی کو اِلتوا میں ڈالنا چاہتے تھے، لیکن ربقہ کے جانے کی رضامندی سے معاملہ طے ہوگیا، اور وُہ اُن کی دُعاؤں کے ساتھ رُخصت ہُوئی۔

۲۴: ۶۲-۶۷ - موریاہ پہاڑ پر اضحاق کے تجربے کے بعد پہلی بار ہم اُسے اُس وقت دیکھتے ہیں جب ربقہ کو ملنے کے لئے گیا۔ ہم نجات دہندہ کی موت، تدفین، جی اُٹھنے اور صعُود کے بعد پہلی بار اُسے اُس وقت دیکھیں گے جب وُہ اپنی چُنی ہُوئی دُلھن کو لینے آئے گا (۱-تھسلنیکیوں ۴: ۱۳-۱۸)۔ اضحاق کی ربقہ سے مُلاقات ایک خوبصُورت منظر ہے۔ اُسے دیکھے بغیر اُس نے اُس سے بیاہ کیا، اُس سے محبّت کی، اور دُوسرے بزرگوں کے برعکس، اُس کی سوائے ربقہ کے اَور کوئی بیوی نہیں تھی۔

(۱۲) ابرہام کی نسل (۲۵: ۱-۱۸)

۲۵: ۱-۶ - ۱-تواریخ ۱: ۳۲ میں قطورہ کو ابرہام کی حرم کہا گیا ہے۔ آیت ۶ سے اِس کی تصدیق ہوتی ہے۔ یُوں اُس کا بیوی سے کم مقام تھا، یعنی گھر میں اُسے بیوی کے پُورے حقوق حاصل نہ تھے۔ ایک بار پھر خُدا، ازدواجی بے قاعدگی کی نشاندہی کرتا ہے، جسے اُس نے کبھی بھی پسند نہ کیا۔

۲۵: ۷-۱۸ - ابرہام نے ایک سو پچھتّر برس کی عُمر میں دم چھوڑ دیا۔ وُہ دُوسرا شخص تھا، جسے حبرون کی غار میں دفن کیا گیا۔ ۱۲-۱۶ آیات میں مذکور اسمٰعیل کے بارہ ۱۲ بیٹوں سے ابرہام کے ساتھ خُدا کے وعدے کی تکمیل ہوتی ہے۔ "اُس سے بارہ ۱۲ سردار پیدا ہوں گے" (۱۷: ۲۰)۔ اسمٰعیل کی موت کے بعد بائبلی بیان میں اضحاق مرکزی حیثیت اختیار کر لیتا ہے۔

ب۔ اِضحاق (۲۵: ۱۹ - ۲۶: ۳۵)

(۱) اِضحاق کا خاندان (۲۵: ۱۹-۳۴)

۲۵: ۱۹-۲۶ - شادی کے تقریباً بیس ۲۰ سال بعد تک ربقہ بانجھ تھی۔ تب، اضحاق کی دُعا

کے جواب میں وہ حاملہ ہُوئی۔ اُس کے بطن میں دو۲ لڑکوں کی مزاحمت نے اُسے پریشان کر دیا، حتیٰ کہ اُسے بتایا گیا کہ اُس کے بیٹے دو۲ مخالف قوموں (اسرائیل اور ادومی) کے سردار ہوں گے۔ جُڑواں بیٹوں میں سے پہلوٹھے کا نام عیسَو (بالوں والا) اور دُوسرے کا نام یعقوبؔ (اڑنگا لگانے والا) رکھا گیا۔ حتیٰ کہ پیدائش پر ہی یعقوبؔ نے عیسَو کی ایڑی کو پکڑنے سے اُس پر حاوی ہونے کی کوشش کی۔ اِضحاقؔ ساٹھ۶۰ برس کا تھا جب اُس کے جُڑواں بیٹے پیدا ہُوئے۔

۲۵: ۲۷-۲۸- جب یہ دونوں لڑکے بڑھے تو عیسَو ماہر شکاری بن گیا، اور اِس کے برعکس یعقوبؔ دِھیمے مزاج کا ڈیرے میں رہنے والا تھا۔ اِضحاقؔ عیسَو کو زیادہ پیار کرتا تھا، لیکن ربقہؔ یعقوبؔ کو پیار کرتی تھی۔ شاید وُہ امی کا لاڈلا تھا۔

۲۵: ۲۹-۳۴- پہلوٹھا ہونے کی حیثیت سے عیسَو باپ کی مِلکیت کے دوگُنے حِصّے کا وارث ہونے کا مستحق تھا ـــــ یعنی جو حِصّہ کِسی دُوسرے بیٹے کو مِلتا، اُس سے دوگُنا حِصّہ اُسے مِلتا۔ اِسے پیدائشی حق کہا جاتا تھا۔ وُہ اپنے قبیلے اور خاندان کا سربراہ بنتا۔ عیسَو کے سلسلے میں اِس کا یہ بھی مطلب ہوتا کہ وُہ مسیح کے آباؤ اجداد میں سے ہو۔ ایک دِن جب عیسَو شکار کرکے واپس آیا تو اُس نے دیکھا کہ یعقوبؔ کوئی لال لال شے پکا رہا ہے۔ اُس نے لال لال شے حاصل کرنے کے لئے اِس قدر منت سماجت کی کہ اُس کا نام "ادوم" (یعنی لال) پڑ گیا، اور یہ نام اُس کی اولاد کے ساتھ چسپاں ہو گیا یعنی وہ ادُومی کہلائے۔ جب یعقوبؔ نے پہلوٹھے کے حق کے عوض دال کی پیش کش کی تو عیسَو کی حماقت یہ تھی کہ وہ مان گیا۔ اِس دال کے لئے وہی چاہت تھی جو ممنوعہ پھل کے لئے خواہش تھی۔ آیت ۲۳ کی پیش گوئی کی جُزوی طور پر ۲۹-۳۴ آیات میں تکمیل ہو گئی۔ خُدا یعقوبؔ کے اِس طریقِ کار کو نظرانداز نہیں کرتا، لیکن ایک بات بالکل واضح ہے کہ ــــــ یعقوبؔ نے پہلوٹھے کے حق کی اہمیت کی قدر کی اور دیندارانہ نسل میں اپنے مقام کو عزّت کی نگاہ سے دیکھا، جبکہ عیسَو نے اپنی جسمانی بُھوک کی تسکین کو رُوحانی برکتوں پر ترجیح دی۔

یہ باب یُوں اِختتام پذیر ہوتا ہے کہ عیسَو نے اپنے پہلوٹھے ہونے کے حق سے کیا سلوک کیا نہ کہ یعقوبؔ نے اپنے بھائی سے کیا سلوک کیا۔ عیسَو کی نسل اسرائیل کی سخت دشمن بنی عبدیاہؔ کی کتاب میں اُن کے حتمی انجام کا اعلان کیا گیا ہے۔

(۲) اِضحاقؔ اور ابی ملک (باب ۲۶)

۲۶: ۱-۶- اِضحاقؔ کا قحط کے سلسلے میں اپنے باپ جیسا ردِّ عمل تھا (باب ۱۲ اور ۲۰)۔

جب وُہ جنوب کی طرف سفر کر رہا تھا، تو خُداوند جرار کے مقام پر اُس پر ظاہر ہُوا، اور اُسے خبردار کیا کہ وُہ مصر میں نہ جائے۔ جرار مصر کی راہ پر نصف فاصلے پر ایک قیام گاہ تھی۔ خُدا نے اضحاق کو بتایا کہ وُہ جرار میں عارضی طور پر قیام کرے، لیکن اِس کے بجائے اُس نے وہاں سکونت اختیار کرلی۔ خُدا نے اُس کے ساتھ، ابرہام سے کیے ہُوئے وعدے کی ازسرِ نو تصدیق کی۔

۲۶: ۷-۱۷۔ اضحاق نے خوف کے روبرو اپنے باپ کے سے ردِّعمل کا اظہار کیا۔ اُس نے جرار کے باشندوں سے اپنی بیوی کے بارے میں غلط بیانی کی کہ وہ میری بہن ہے۔ یہ ایک افسوس ناک داستان ہے کہ باپ کی کمزوری بیٹے میں بھی دہرائی گئی۔ جب یہ فریب بے نقاب ہوگیا اور اِس کے لئے ملامت کی گئی تو اضحاق نے اِقرار کر لیا۔ اقرار برکتوں کا باعث ہے۔ اضحاق جرار میں بہت زیادہ امیر بن گیا۔ وہ اِس قدر دولت مند تھا کہ اُس وقت کے حکمران ابی ملک نے اُسے کہا کہ وُہ اِس جگہ کو چھوڑ دے۔ چنانچہ اضحاق جرار کو چھوڑ کر جرار کی وادی میں جا بسا جو وہاں سے زیادہ دُور نہ تھی۔

۲۶: ۱۸-۲۵۔ فلستیوں نے ابرہام کے کھودے ہُوئے کنوؤں کو بند کر دیا تھا۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نو واردوں کی آمد کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھا گیا۔ اضحاق نے پھر سے کنوؤں کو کھدوایا۔ فلستیوں سے عسق (جھگڑا) اور ستنہ (مخالفت) کے کنوؤں پر جھگڑا ہوا۔ بالآخر وُہ فلستیوں کے علاقے سے چلا گیا۔ اب کی بار جب انہوں نے کنواں کھودا تو کوئی جھگڑا نہ ہوا اِس لئے اُس نے اِس کا نام رحوبوت رکھا (وسیع جگہ یا کمرہ) — وہاں سے وُہ بیرسبع کو گیا جہاں خُدا نے اُسے پھر سے یقین دلایا کہ وُہ اُسے برکت دے گا۔ اور وہاں اضحاق نے مذبح بنایا (پرستش)، خیمہ لگایا (سکونت) اور وہاں کنواں کھودا (تازہ دم ہونے کے لئے اہتمام)۔ جیسے جسمانی دُنیا میں پانی ایک بنیادی ضرورت ہے، بعینہٖ رُوحانی دُنیا میں خُدا کا کلام بنیادی ضرورت ہے۔

۲۶: ۲۶-۳۲۔ آیات ۲۶-۳۱ کے بارے میں ایک مُفسر کہتا ہے:

> "جب اضحاق حتمی طور پر اہلِ جرار سے علیحدگی اختیار کر لیتا ہے تو وُہ اُس کے پاس آتے ہیں کہ خُدا سے برکت حاصل کریں ... جب مسیحی اپنے آپ کو دُنیا سے علیحدہ کر لیتا ہے تو وُہ بہتر طور سے اُس کی مدد کر سکتا ہے ...."

جب اضحاق نے ابی ملک کے ساتھ امن کے ساتھ رہنے کا معاہدہ کیا تو عین اُسی دِن اضحاق

کے نوکروں کو پانی مل گیا۔ ابرہام نے اِس سے قبل اُس جگہ کا نام بیرسبع رکھا کیونکہ اُس نے اپنے معاصر ابی ملک کے ساتھ عہد کیا تھا (۲۱: ۳۱)۔ اب عین اُنہی حالات میں اضحاق نے اِس کا پھر سے سبع یا بیر سبع نام رکھا۔

۲۶: ۳۴-۳۵۔ جب عیسو نے یہودتھ اور بشامتھ دو بے دین عورتوں سے شادی کی تو اِس کا اُس کے والدین کو بہت زیادہ رنج ہوا۔ اِس سے وہ مزید اپنے پیدائشی حق کے اہل نہ رہا۔

ج۔ یعقوب (۲۷: ۱-۳۶: ۴۳)

(۱) یعقوب عیسو کو فریب دیتا ہے (باب ۲۷)

۲۷: ۱-۲۲۔ گزشتہ باب کے واقعات کے بعد اب تقریباً ۳۷ سال گزر چکے ہیں۔ اضحاق کی اب ۱۳۷ سال عمر ہے۔ اُس کی بینائی جاتی رہی ہے، اور اُس کا خیال ہے کہ وہ اب مرنے کے قریب ہے۔ شاید یہ وجہ تھی کہ اُس کا بھائی اسمٰعیل اِس عمر میں وفات پا چکا تھا (پیدائش ۲۵: ۱۷)۔ لیکن وہ ۴۳ برس مزید زندہ رہا۔

جب اضحاق نے عیسو سے ہرن کے گوشت کی خواہش کا اظہار کیا اور وعدہ کیا کہ وہ اِس کے عوض اُسے برکت دے گا تو ربقہ نے اپنے شوہر کو فریب دینے کے لئے سازش تیار کی تاکہ وہ اپنے لاڈلے یعقوب کے لئے برکت حاصل کر سکے۔ اُس کی یہ چالاکی بالکل غیر ضروری تھی کیونکہ خُدا نے پہلے ہی یعقوب سے برکت کا وعدہ کر رکھا تھا (۲۵: ۲۳ ب)۔ اُس نے بکری کا گوشت پکایا تاکہ یہ ہرن کے لذیذ گوشت کا مزہ دے اور بکری کی کھال یعقوب کے بازوؤں پر لپیٹ دی تاکہ وہ عیسو کے بالوں والے بازو معلوم ہوں۔ اضحاق نے اپنے محسوسات پر اعتماد کر کے فریب کھایا۔ بالوں والے بازو عیسو کے بازوؤں کی مانند "محسوس" ہوتے تھے۔ ہمیں اپنے روحانی معاملات میں اپنے جذباتی احساسات پر تکیہ نہیں کرنا چاہئے۔ مارٹن لوتھر کا مشاہدہ یہ ہے:

> "احساسات آتے ہیں اور احساسات چلے جاتے ہیں
> احساسات دھوکا دیتے ہیں۔
> خُدا کا کلام ہماری ضمانت ہے
> اِس کے مقابلے میں کوئی اور شے قابلِ اعتماد نہیں ہے۔"

گو ربقہ نے سازش تیار کی لیکن یعقوب اِسے عملی جامہ پہنانے میں اسی قدر مجرم تھا۔ جو کچھ اُس نے بویا وُہی کاٹا۔ سی۔ ایچ۔ میکنٹاش کا مشاہدہ یہ ہے:

> "... جو کوئی بھی یعقوب کی زندگی کا مشاہدہ کرتا ہے کہ اُس نے خفیہ طور پر اپنے باپ سے برکت حاصل کی، وُہ اِس حقیقت سے ضرور واقف ہو گا کہ اُسے یعنی یعقوب کو بہت کم دنیوی خوشی حاصل ہُوئی۔ اُس کا بھائی اُسے قتل کر دینا چاہتا تھا۔ اُس سے بچنے کے لئے مجبوراً اُسے باپ کے گھر سے بھاگنا پڑا۔ اُس کے ماموں لابن نے اُسے دھوکا دیا ... اور وہاں سے بھی اُسے چوری چوری بھاگنا پڑا ... اُسے اپنے بیٹے روبن کے ہاتھوں ذِلّت اُٹھانا پڑی ... شمعون اور لاوی نے اہلِ سِکم کو دھوکا دیا اور اُن پر ظُلم کیا، اُسے اپنی چہیتی بیوی کی موت کا دُکھ برداشت کرنا پڑا ... اُسے یُوسف کی جُدائی کا دُکھ جھیلنا پڑا، مزید براں قحط سے مجبور ہو کر اُسے مِصر میں جانا پڑا، اور وہاں پردیس میں انتقال کیا ..."

۲۷: ۲۳-۲۹۔ اضحاق نے یعقوب کو خوشحالی، اختیار اور تحفظ کے لئے برکت دی۔ یہ بات دِلچسپی سے خالی نہیں کہ بزرگوں کی طرف سے دی ہوئی برکتیں نبوّتی اثرات کی حامل تھیں۔ وُہ لفظ بہ لفظ پُوری ہوتی تھیں، کیونکہ وُہ خُدا کے الہام سے بولتے تھے۔

۲۷: ۳۰-۴۰۔ جب واپس آ کر عیسو کو فریب کا عِلم ہُوا تو اُس نے رو رو کر برکت کے لئے التجا کی، لیکن برکت تو یعقوب کو دی جا چکی تھی، اور یہ کسی صُورت میں واپس نہیں ہو سکتی تھی (عبرانیوں ۱۲: ۱۶-۱۷)۔ تاہم اضحاق نے عیسو کو بھی برکت دی۔

"دیکھ زرخیز زمین میں تیرا مسکن ہو
اور اُوپر سے آسمان کی شبنم اُس پر پڑے!
تیری اوقات بسری تیری تلوار سے ہو اور تُو اپنے بھائی کی خدمت کرے!
اور جب تُو آزاد ہو
تو اپنے بھائی کا جُوا اپنی گردن پر سے اُتار پھینکے" (آیات ۳۹-۴۰)۔

اِس کا یہ مطلب تھا کہ ادومی ریگستانی مقاموں میں رہیں گے، وُہ جنگجو ہوں گے، اور وُہ اِسرائیل کے مطیع ہوں گے۔ لیکن ایک وقت آئے گا جب وُہ اُس کی حکومت کے خلاف بغاوت کریں گے۔ مؤخرالذکر پیش گوئی یہوداہ کے بادشاہ یُورام کے عہد میں پُوری ہُوئی (۲-سلاطین ۸: ۲۰-۲۲)۔

۲۷ : ۴۱ - ۴۶ - عیسو نے منصوبہ بنایا کہ جُونہی اُس کا باپ فوت ہو اور اُس کے ماتم کے دِن پُورے ہوں تو وُہ اپنے بھائی یعقوب کو مار ڈالے گا۔ لیکن جب ربقہ کو اِس کا عِلم ہُوا تو اُس نے یعقوب کو بتایا کہ وُہ حاران میں اُس کے بھائی لابن کے پاس چلا جائے۔ اُسے ڈر تھا کہ نہ صِرف یعقوب مارا جائے گا، بلکہ عیسو بھی بھاگ جائے گا یا وُہ لڑائی میں مارا جائے گا اور وہ بیک وقت دونوں بیٹوں سے محرُوم ہو جائے گی۔ تاہم اضحاق کو یعقوب کے جانے کی یہ وجہ بتائی کہ اُسے ڈر ہے کہ کہیں عیسو کی طرح وُہ بھی حِتّی لڑکیوں میں سے کِسی سے بیاہ نہ کر لے۔ یعقوب کو توقع تھی کہ وُہ جلد واپس آجائے گا، لیکن اُسے واپسی میں بیس۲۰ سال لگ گئے۔ تب تک اُس کا باپ زِندہ تھا لیکن اُس کی ماں مَر چُکی ہوگی۔

(۲) یعقوب کا حاران کو بھاگ جانا (باب ۲۸)

۲۸ : ۱ - ۹ - اضحاق نے یعقوب کو بُلایا اور اُسے برکت دی اور اُسے فدان ارام کو بھیجا، جو مسوپتامیہ کا علاقہ تھا تاکہ وُہ اپنی ماں کے رِشتہ داروں میں سے کِسی لڑکی سے بیاہ کرے نہ کہ کنعانی لڑکیوں میں سے کسی سے۔ اِس سے عیسو کے دِل میں خیال آیا کہ وُہ باپ سے برکت لینے کے لئے اسمٰعیل کی کِسی بیٹی سے شادی کرلے۔ یہ ایسا ہی تھا کہ وُہ بدی (بیویوں میں اضافہ کرنے سے) کے ارتکاب سے نیکی کی توقع کرے۔

۲۸ : ۱۰ - ۱۹ - بیت ایل میں یعقوب نے ایک عجیب و غریب خواب دیکھا۔ اُس نے زمین سے آسمان تک ایک سیڑھی دیکھی۔ اِس کا یہ مطلب تھا کہ "آسمان اور زمین، جلال میں خُدا اور تنہائی میں اِنسان کے مابین ایک حقیقی، مُسلسل اور گہری رفاقت ہے"۔ خُداوند یسوع مسیح نے نتن ایل سے ملاقات میں اِس واقعے کا حوالہ دیتے ہُوئے اپنی دُوسری آمد اور ہزار سالہ دَور کے جلال کا ذِکر کیا (یُوحنّا ۱ : ۵۱)۔ لیکن ایماندار اب بھی لمحہ بہ لمحہ خُداوند کی رفاقت سے لُطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ اِس وقت جب یعقوب کے دِل میں ماضی کے بارے میں افسوس ناک تاثرات تھے، حال میں تنہائی کا شکار تھا اور مستقبل کے بارے میں بے یقینی تھی، خُدا نے پُرفضل انداز سے اُس کے ساتھ عہد باندھا جیسے اُس نے ابرہام اور اضحاق کے ساتھ عہد باندھا تھا۔ رفاقت کا وعدہ ملاحظہ فرمائیے۔ رفاقت: "مَیں تیرے ساتھ ہُوں"۔ تحفّظ کا وعدہ: "ہر جگہ جہاں کہیں تُو جائے تیری حفاظت کروں گا"۔ راہنمائی کا وعدہ: "اور تجھ کو اِس مُلک میں پھر لاؤں گا"۔ شخصی ضمانت: "جب تک اِسے پُورا نہ

کرُوں تجھے نہیں چھوڑوں گا"۔ یعقوبؔ کو جب یہ احساس ہؤا کہ میری خُدا سے مُلاقات ہُوئی ہے ، تو اُس نے اِس جگہ لوزؔ (علیحدگی) کا نام بیتؔ ایل (خُدا کا گھر) رکھ دیا۔

بیتؔ ایل سے قبل ، اُس کا خُدا سے کوئی شخصی رابطہ نہیں تھا۔ اب تک ہر ایک چیز اُسے ثانوی طور پر ملی۔

۲۸ : ۲۰ - ۲۲ ۔ اُس کے بعد یُوں محسُوس ہوتا ہے جیسے یعقوبؔ خُدا کے ساتھ سودے بازی کر رہا ہے۔ وہ دراصل خُدا کے وعدہ سے کم چیزوں کی اُمید کر رہا تھا (آیت ۱۴)۔ خُدا کے کلام کو مِن وعن قبول کرنے کے لئے اُس کا ایمان ابھی کمزور تھا ، اِس لئے اُس نے اِلٰہی عہد کی کارکردگی کو دہ یکی کے لئے مشروط بنا دیا۔ اِس کی ایک اَور تشریح یہ ہے کہ عبرانی لوگوں میں قسم میں "اگر" کا لفظ ضرُور استعمال ہوتا تھا لیکن اگر کے باوجُود یعقوبؔ غیر مشروط طور پر دہ یکی کے لئے اپنے آپ کو پابند کر رہا تھا (دیکھیں گنتی ۲۱ : ۲ ؛ قضاۃ ۱۱ : ۳۰ ، ۳۱ ؛ ۱۔ سموئیل ۱ : ۱۱ میں ایسی ہی عبرانی قسموں کا ذِکر ہے)۔

(۳) یعقوبؔ ، اُس کی بیویاں اور اس کی اولاد (۲۹ : ۱ - ۳۰ : ۲۴)

۲۹ : ۱ - ۱۴ ۔ یعقوبؔ ۷۷ برس کا تھا جب وُہ بیر سبعؔ کو چھوڑ کر حارانؔ کے لئے روانہ ہُوا۔ اُس نے بیس سال تک اپنے ماموں لابنؔ کی خدمت کی ، تینتیس سال کنعانؔ میں گُزارے ، اور اپنی زندگی کے آخری ساتؔ سال مصرؔ میں بسر کئے۔ جب وُہ فدانؔ ارام میں پہنچا تو وُہ اُس میدان میں گیا جہاں حارانؔ کے بعض چرواہے اپنے ریوڑ چرا رہے تھے۔ خُدا کے مقررہ وقت کے مطابق راخلؔ عین اُس وقت اپنے ریوڑ کے ساتھ پہنچی جب یعقوبؔ چرواہوں کے ساتھ باتیں کر رہا تھا۔ یعقوبؔ چونکہ خود چرواہا تھا اِس لئے حیران تھا کہ بھیڑیں چرانے کے لئے ابھی جبکہ روشنی ہے ، وُہ سب کیوں کنوئیں پر انتظار کر رہے ہیں۔ اُنہوں نے بتایا کہ جب تک تمام ریوڑ نہ آجائیں وُہ کنوئیں کے منہ سے پتھر نہیں ڈھلکاتے۔ جب یعقوبؔ اپنے ماموں کی بیٹی راخلؔ اور تھوڑی دیر بعد جب لابنؔ اپنے بھانجے یعقوبؔ سے مِلا تو اُس کے لئے یہ بڑے جذباتی لمحات تھے۔

۲۹ : ۱۵ - ۳۵ ۔ لابنؔ اِس بات پر متفق ہو گیا کہ وُہ ساتؔ سال کی خدمت کے عوض راخلؔ کو اُس سے بیاہ دے گا۔ یہ ساتؔ برس "اُسے راخلؔ کی محبت کے سبب سے چند دِنوں کے برابر معلوم ہُوئے"۔ ایسی ہی ہماری خدمت خُداوند کے لئے ہونی چاہئے۔

لیاہ چُندھی تھی اور خوبصورت نہیں تھی۔ "راخل حسین اور خوبصورت تھی"۔

اُس دَور کے دستُور کے مُطابق یہ انتظام ہوتا تھا کہ دُلہن کو شادی کی رات کے وقت نقاب اوڑھے دُولھا کے پاس پہنچایا جاتا تھا، جبکہ کمرے میں اندھیرا ہوتا تھا۔ جب صُبح کے وقت یعقوب نے دیکھا کہ دُلہن تو لیاہ ہے تو اُس کی خفگی کا اندازہ کریں۔ لابن نے اُسے دھوکا دیا اور اِس دھوکے کی اِس بنا پر معذرت کر لی کہ مقامی دستُور کے تحت بڑی بیٹی کی پہلے شادی کی جاتی ہے۔ تب لابن نے کہا: "تو اِس کا ہفتہ پُورا کر دے" (لیاہ سے ازدواجی تعلقات کے ساتھ)، "تو پھر ہم دُوسری بھی تجھے دے دیں گے، جس کی خاطر تجھے سات برس میری اَور خدمت کرنی ہوگی"۔ چنانچہ شادی کی سات روزہ ضیافت کے بعد یعقوب نے راخل سے بھی بیاہ کر لیا اور سات برس اَور خِدمت کی۔ یعقوب نے دھوکے کا بیج بویا اور اب اُس کا پھل کاٹ رہا تھا۔ جب خُداوند نے دیکھا کہ لیاہ سے نفرت کی گئی (یعنی راخل کی نسبت اُس سے کم محبّت کی گئی)، اُس نے اُسے بچّوں کی نعمت عطا کرنے سے اس کی تلافی کر دی۔ الٰہی تلافی کا اُصول اب بھی کارفرما ہے۔ جن لوگوں میں کسی ایک پہلُو میں کمی ہوتی ہے، انہیں دُوسری طرف اِس کمی کو پُورا کرنے کے لئے زائد دیا جاتا ہے۔ لیاہ نے جب اپنے بچّوں کے نام رکھے تو اُس نے خُداوند کی قُدرت کو تسلیم کیا (آیات ۳۲، ۳۳، ۳۵)۔ اُسی سے لاوی کی معرفت کاہنوں اور یہوداہ کی معرفت بادشاہوں کا سِلسلہ شروع ہُوا اور بالآخر اُسی کی نسل سے مسیح نے جنم لیا۔ اِس باب میں یعقوب کے پہلے چار بیٹوں کا ذِکر ہے۔ یعقوب کے بیٹوں کی مکمل فہرست درج ذیل ہے۔

وُہ بیٹے جو لیاہ سے پیدا ہُوئے:

روبن	(بیٹے کو دیکھو)	(۲۹ : ۳۲)
شمعون	(سُن لینا)	(۲۹ : ۳۳)
لاوی	(مِل جانا)	(۲۹ : ۳۴)
یہوداہ	(ممدُوح)	(۲۹ : ۳۵)
اشکار	(اُجرت میں مِلا)	(۳۰ : ۱۸)
زبولون	(سکونت)	(۳۰ : ۲۰)

وُہ بیٹے جو راخل کی لونڈی بلہاہ سے پیدا ہُوئے:

دان	(مُنصِف)	(۳۰ : ۶)

نفتالی	(میری کُشتی)	(۳۰: ۸)

وُہ بیٹے جو لیاہ کی لونڈی زلفہ سے پیدا ہُوئے :

جدّ	(خوش قسمت)	(۳۰: ۱۱)
آشر	(مبارک)	(۳۰: ۱۳)

وُہ بیٹے جو راخِل سے پیدا ہُوئے :

یوسف	(اضافہ)	(۳۰: ۲۴)
بنیامین	(دہنے ہاتھ کا بیٹا)	(۳۵: ۱۸)

۳۰: ۱-۱۳- گود میں بیٹا کھلانے کی مایوسی میں راخِل نے اپنی لونڈی بلہاہ کو یعقوب کو دیا کہ وُہ اُس کی بیوی بنے ۔ گو ایسے انتظامات اِس دَور میں عام تھے تاہم یہ خُدا کی مرضی کے خِلاف تھے ۔ بلہاہ سے دو بیٹے دان اور نفتالی پیدا ہُوئے ۔ لیاہ نے سوچا کہ کہیں مَیں راخِل سے مات نہ کھا جاؤں، چنانچہ اُس نے اپنی لونڈی زلفہ کو دیا کہ یعقوب کی بیوی بنے، اور اُس سے دو اور بیٹے جدّ اور آشر پیدا ہُوئے ۔

۳۰: ۱۴-۲۴- رُوبن کو جو مُردُم گیاہ ملے، وُہ ایک قسم کے عشقیہ سیب تھے ۔ یہ توہم تھا کہ یہ بانجھ پن کو دُور کر کے اولاد دینے کا وسیلہ بنتے ہیں ۔ چونکہ راخِل بانجھ تھی اِس لئے وُہ کچھ مُردُم گیاہ لینے کی بہت زیادہ خواہش مند تھی ۔ اِس کے عوض وُہ لیاہ کے یعقوب کے ساتھ ہم بستر ہونے کے لئے رضامند ہوگئی (چند نامعلُوم وجُوہات کی بنا پر لیاہ کا یہ حق کھو چُکا تھا) ۔ اِس کے بعد لیاہ سے دو اور بیٹے اِشکار اور زبولون اور ایک بیٹی دینہ پیدا ہُوئی ۔ بالآخر راخِل سے اُس کا پہلا بیٹا پیدا ہُوا جس کا اُس نے نام یوسف رکھا اور اُس کا ایمان تھا کہ خُدا ابھی ایک اور بیٹا دے گا ۔

(۴) یعقوب لابن سے چال چلتا ہے (۳۰: ۲۵-۴۳)

۳۰: ۲۵-۳۶ - جب یعقوب نے لابن کو بتایا کہ وُہ اپنے گھر کنعان کو واپس جانا چاہتا ہے، تو اُس کے ماموں نے اِصرار کیا کہ وُہ اُس کے پاس رہے ۔ لابن نے کہا کہ وُہ تجربے سے جان گیا کہ خُداوند نے یعقوب کے وسیلے سے اُسے برکت بخشی ۔ یعقوب نے کہا کہ اگر وُہ چتلی اور ابلق اور کالی بھیڑیں اور بکریاں دے تو وُہ اُس کی مزید خدمت کرے گا ۔ ریوڑ میں دیگر تمام

جانور لابن کے ہوں گے۔ لابن اِس مُعاہدے پر رضامند ہوگیا اور کہا "جو تُو کہے وُہی سہی"۔ لابن نے یعقوب کی ٹھہرائی ہُوئی ملکیت کے جانور لے کر۔ اپنے بیٹوں کو چرانے کے لئے دِیے، شاید اِس خیال سے کہ وُہ ابلق اور چتلے بچّے پیدا کریں گے جو یعقوب کی ملکیت ہوں گے۔ تب اُس نے اپنے جانور یعقوب کو دِیے، اور تینؔ دِن کے سفر سے اپنے بیٹوں سے اُسے علیحدہ کر دیا۔ اِس سے ناممکن ہوگیا کہ اُس کے بیٹوں کے ابلق اور دھاری دار ریوڑ سے لابن کے بے دھاری دار، اور غیر ابلق جانوروں سے جنہیں یعقوب چرا تا تھا، دھاری دار اور ابلق بچّے پیدا ہوں۔

۳۰: ۳۷-۴۳ - لابن کے ریوڑ کی نسل کشی کے وقت، یعقوب نے اُن کے سامنے گنڈیدار چھڑیاں رکھ دیں۔ چنانچہ دھاری دار، چتلے اور ابلق بچّے پیدا ہُوئے۔ اِس کا یہ مطلب تھا کہ وُہ یعقوب کی ملکیت تھے۔ کیا واقعی اِن گنڈیدار چھڑیوں کے جانوروں پر یہ اثرات مرتب ہوئے کہ اُنھوں نے دھاری دار بچّے دِیے؟ شاید اِس طریقۂ کار کی کوئی سائنسی بنیاد ہو یا نہ ہو۔ یعقوب کی خواہش کے مطابق کیونکر دھاری دار بچّے پیدا ہُوئے تھے؟

اوّلاً۔ یہ مُعجزہ ہوسکتا ہے؟ (۳۱: ۱۲)

یا یہ یعقوب کی چالاکی ہوسکتی ہے۔ اِس بیان سے یہ تاثر مِلتا ہے کہ وُہ مطلوبہ نسل کشی کے کچھ سائنسی اُصُولوں سے واقف تھا۔ بڑی مُحتاط نسل کشی سے اُس نے نہ صِرف دھاری دار بچّے پیدا کروائے، بلکہ اپنے لئے مضبُوط اور لابن کے لئے کمزور جانور پیدا کروائے۔ شاید چھیلی ہُوئی چھڑیاں محض ایک چال تھی کہ وُہ دُوسروں سے نسل کشی کے اپنے طریقِ کار کو مخفی رکھے۔ اِس کی خواہ کوئی بھی وجہ ہو، لابن کی خِدمت کے آخری چھؔ سالوں میں یعقوب کے اثاثوں میں بہت زیادہ اضافہ ہُوا۔

(۵) یعقوب کی کنعان کو واپسی (باب ۳۱)

۳۱: ۱-۱۸ - جب یعقوب پر واضح ہوگیا کہ لابن اور اُس کے بیٹوں کا رُخ پہلے سے بدلا ہُوا ہے اور وُہ اُس سے حسد کرنے لگے ہیں، تو خُداوند نے اُسے بتایا کہ کنعان کو واپس جانے کا یہ مناسب وقت ہے۔ سب سے پہلے اُس نے راخلؔ اور لیاہ کے ساتھ اِس معاملے کے بارے میں بات چیت کی اور انہیں بتایا کہ کس طرح لابن نے دھوکا دہی کے ساتھ دسؔ بار اُس کی اُجرت بدلی، اور کس طرح خُدا نے اُس کی چالوں کو مُسترد کیا اور ہمیشہ اُس کے ریوڑ بڑھتے گئے،

اور کس طرح خُدا نے اُسے وُہ عہد یاد دلایا جو اُس نے بیس سال قبل اُس سے باندھا تھا (۲۸: ۲۰-۲۲)، اور کس طرح خُدا نے اُسے کنعان کو واپس جانے کے لئے حکم دیا۔ اُس کی بیویوں نے اُس کے ساتھ رضامندی کا اظہار کیا کہ اُن کے باپ نے اُس کے ساتھ دیانت داری سے سلوک نہیں کیا اور اُنہیں اب چلے جانا چاہیئے۔

یہاں خُدا کی راہنمائی کے کئی دِلچسپ اصُول نظر آتے ہیں۔ اوّل۔ یعقوب کی خواہش تھی (۳۰: ۲۵)۔ دوم۔ حالات کسی طرح کی تبدیلی کا تقاضا کر رہے تھے۔ سوم۔ خُدا کے کلام نے سختی سے اِس عمل پر مجبور کیا۔ اور بالآخر اُس کی بیویوں نے اُس کی حمایت کی، حالانکہ فطری طور پر اُن کا لابن کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔ ملاحظہ فرمائیے کہ خُدا کا فرشتہ (آیت ۱۱) بیت ایل کا خُدا ہے۔

۳۱: ۱۹-۲۱۔ خُفیہ طور پر روانگی سے قبل راخل نے اپنے باپ کے بُت چُرا لئے، اور اُنہیں اُونٹ کے کجاوے کے نیچے چُھپا دیا۔ اِن گھریلو بُتوں کی ملکیت کا مطلب گھرانے کی سربراہی تھا، اور شادی شُدہ بیٹی کی صُورت میں اُسے یقین تھا کہ اُس کے باپ کی جائیداد کا اُس کا شوہر وارث ہوگا۔ جب یعقوب کنعان کو بھاگا تو لابن کے اپنے بیٹے تھے جو اُس کی جائیداد کے وارث تھے۔ تاہم راخل کی چوری ایک سنجیدہ مُعاملہ تھا، اور اِس کا یہ مقصد تھا کہ اُس نے اپنے باپ کی جائیداد کا حق اپنے شوہر کے لئے محفوظ کر لیا ہے۔

۳۱: ۲۲-۳۰۔ جب لابن کو اُن کی روانگی کا علم ہُوا، تب اُس نے اپنے آدمیوں کے ساتھ سات منزل تک اُن کا تعاقب کیا، لیکن خُداوند نے اُسے خواب میں خبردار کیا کہ وُہ یعقوب اور اُس کے کاروان کو کسی طرح سے تکلیف نہ دے۔ جب وُہ بالآخر اُن کے برابر جا پہنچا تو اُس نے نہ صِرف یہ شکایت کی کہ اُسے شاہانہ طور پر اپنی بیٹیوں کی رُخصتی سے محرُوم کر دیا گیا بلکہ اُس کے بُت بھی چُرا لئے گئے۔

۳۱: ۳۱-۳۵۔ پہلی شِکایت کا یعقوب نے یہ جواب دیا کہ وُہ اِس ڈر سے چُپکے سے روانہ ہُوا کہ کہیں وُہ اپنی بیٹیوں (راخل اور لیاہ) کو اُس سے چھین نہ لے۔ دُوسری شکایت کے لئے یعنی بُتوں کو چُرانے کا اِنکار کیا اور کہا کہ بُت چُرانے والے مُجرم کو موت کی سزا دی جائے۔ لابن نے سارے کاروان کی تلاشی لی لیکن اُسے کُچھ نہ ملا۔ راخل اُن پر بیٹھی ہُوئی تھی، اور کجاوے پر سے اُٹھنے کے اور باپ کے احترام کے لئے معذرت کی کیونکہ یہ اُس کی ماہواری کے ایام تھے۔

۳۱: ۳۶-۴۲۔ اب غصّہ دِکھانے کے لئے یعقوب کی باری تھی۔ اُس نے لابن کو چوری کے

الزام اور اُس کی وفاداری سے بیس سالہ خدمت کے لئے ناروا سلوک کے باعث ملامت کی۔ کلام کے اِس حصّے سے ظاہر ہوتا ہے کہ یعقوب ایک محنتی شخص تھا اور وہ جو کچھ کرتا تھا خُداوند اُسے برکت دیتا تھا۔ کیا ہم اپنے آجروں سے وفادار ہیں؟ کیا خُدا کی برکت ہمارے کام پر ہے؟

۳۱: ۴۳-۵۰۔ لابن معاملے کو رفع دفع کرنے کی خاطر بہانے بہانے سے احتجاج کرتا رہا، کہ وہ اپنی بیٹیوں، نواسوں، نواسیوں یا جانوروں کو کیونکر نقصان پہنچا سکتا تھا۔ بالآخر یہ تجویز دی کہ وہ آپس میں معاہدہ کریں۔ یہ کوئی دوستانہ عہد نہ تھا کہ خُدا سے التجا کریں کہ وہ اُن کا گواہ ہو جبکہ وہ ایک دُوسرے سے جُدا ہو رہے ہیں بلکہ یہ دو فریبیوں کے درمیان معاہدہ تھا کہ خُداوند کے حضور یقین دہانی کرائیں کہ جب وہ ایک دُوسرے سے علیحدہ ہوں تو وہ وُہی کچھ کریں جو بھلا ہو۔ درحقیقت یہ عدمِ تشدّد کا معاہدہ تھا۔ لابن نے یعقوب سے کہا کہ وہ اُس کی بیٹیوں کو دُکھ نہ دے اور اِن کے علاوہ کسی اَور سے شادی نہ کرے۔ تب لابن نے معاہدے کے نشان کے لئے پتھروں کا ڈھیر جمع کیا اور اُس کا نام ارامی زبان میں یجرشاہدو رکھا اور یعقوب نے اُسے جلعاد کہا جو ایک عبرانی لفظ ہے۔ دونوں الفاظ کا مطلب ہے "شہادت کا ڈھیر"۔ اِن دونوں میں سے کوئی بھی دُوسرے پر حملے کے لئے اِس ڈھیر سے آگے نہیں بڑھے گا۔

۳۱: ۵۱-۵۵۔ لابن نے ابرہام کے خُدا، نحور کے خُدا اور اُن کے باپ کے خُدا کی قسم کھائی۔ عبرانی متن سے واضح نہیں کہ لابن بے دینوں کے دیوتاؤں کا حوالہ دے رہا تھا جن کی یہ لوگ اُور میں پرستش کرتے تھے یا یہوواہ کا۔ البتہ "یعقوب نے اُس ذات کی قسم کھائی جس کا رُعب اُس کا باپ اِضحاق مانتا تھا"۔ اِضحاق کبھی بھی بُت پرست نہ تھا۔ یعقوب نے پہلے تو قربانی چڑھائی، اور وہاں پر موجود سب لوگوں کی ضیافت کی اور ساری "رات پہاڑ پر کاٹی"۔

صُبح سویرے لابن نے اپنی بیٹیوں، اور نواسے، نواسیوں کو چُوما، اُنہیں خُدا حافظ کہا اور اپنے گھر کو روانہ ہو گیا۔

(۶) یعقوب اور عیسو کی صُلح (ابواب ۳۲، ۳۳)

۳۲: ۱-۸۔ کنعان کی راہ پر یعقوب کو فرشتے ملے اور اُس نے اُس جگہ کا نام محنایم رکھا (دو لشکر)۔ شاید یہ دو لشکر خُدا کی فوج تھے (آیت ۲) اور یہ یعقوب کے خیر خواہ تھے۔ یا ممکن ہے دو لشکر بہت بڑے گروہ کے لئے ایک محاوراتی ترکیب ہو (آیت ۱۰)۔ جب

یعقوب کنعان کی سرزمین کے پاس پہنچا تو اُسے اپنے بھائی عیسو کی یاد آئی اور وُہ خائف تھا کہ کہیں وُہ اُس سے انتقام نہ لے۔ کیا عیسو ابھی تک خفا ہوگا؟ پہلے تو یعقوب نے قاصد بھیجے تاکہ وہ عیسو کو اُس کا سلام پہنچائیں۔ جب اُس نے سُنا کہ عیسو چار سو آدمیوں کے لشکر کے ساتھ اُسے ملنے آرہا ہے تو وُہ اِس قدر ڈر گیا کہ اُس نے اپنے لوگوں اور جانوروں کے دو غول بنائے، تاکہ اگر پہلا غول برباد ہو جائے تو دُوسرا بھاگ سکے۔

۳۲: ۹-۱۲۔ نہایت مایُوسی کی حالت میں اور الٰہی مدد کی ضرُورت کا احساس کرتے ہُوئے یعقوب نے دُعا کی۔ یہ دُعا عہد پر مبنی تھی، اُس عہد پر جو خُدا نے اُس کے ساتھ اور اُس کے باپ دادا سے باندھا تھا۔ اُس نے بڑی انکساری کی رُوح میں یہ دُعا کی۔ اُس کی درخواست خُدا کے کلام اور اُس کے وعدوں پر مبنی تھی۔

بہترین دُعا شدید باطنی ضرُورت سے جنم لیتی ہے۔ انسانی تحفّظ کے احساس کے باعث ہم اکثر سرگرم دُعائیہ زِندگی سے محرُوم ہو جاتے ہیں۔ ہم اپنے ساتھ کیوں یہ زیادتی کرتے ہیں؟

۳۲: ۱۳-۲۱۔ اِس کے بعد یعقوب نے عیسو کی خوشنُودی حاصل کرنے کے لئے جُدا جُدا غول بنا کر کُل ۵۸۰ جانور اُسے تحفے کے طور پر بھیجے۔ عیسو کو یہ تحائف تین قسطوں میں ملے۔ یعقوب کی اِس چال سے اُس کی بے اعتقادی کا اِظہار ہوتا ہے یا کم از کم یہ ایمان اور بے ایمانی کا امتزاج ہے۔

۳۲: ۲۲-۳۲۔ اپنے قریبی خاندان کو یبوق (وہ خالی کرے گا) کی ندی کے پار بھیجنے کے بعد یعقوب نے فنی ایل میں اکیلے رات بسر کی جہاں اُسے زِندگی کا سب سے عظیم تجربہ ہُوا۔ "ایک شخص وہاں اُس سے کُشتی لڑتا رہا"۔ وُہ ایک فرشتہ تھا (ہوسیع ۱۲: ۴)، وُہ یہوواہ کا فرشتہ تھا، بلکہ خُداوند خود تھا۔ خُداوند نے یعقوب کی "ران کو اندر کی طرف سے چُھوا"، اور اِس کے بعد وُہ ساری عُمر لنگڑاتا رہا۔ گو جسمانی طور پر یعقوب اِس مُقابلے میں ہار گیا، لیکن رُوحانی طور پر بہت بڑی فتح حاصل ہوئی۔ اُس نے ہار میں جیت اور کمزوری میں زور کا بھید سیکھا۔ اپنی چالاکی پر اعتماد اور اپنے آپ کو خودی سے خالی کر کے اُس نے اقرار کیا کہ مَیں یعقوب "یعنی اڑنگا لگانے والا" ہُوں۔ تب خُدا نے اُس کا نام تبدیل کر کے اسرائیل رکھا۔ یعنی "خُدا راج کرتا ہے" یا "خُدا سے زور آزمائی کرنے والا" یا "خُدا کا شہزادہ"۔ یعقوب نے اُس جگہ کا نام

فنی ایل (خُدا کا دیدار) رکھ دیا کیونکہ اُس نے محسُوس کیا کہ مَیں نے خُدا کو دیکھا تھا۔ راسخ الاعتقاد یہُودی آج بھی ذبح کئے ہُوئے جانور کی ران کی اندر کی نَس کو نکال دیتے ہیں اِس سے پیشتر کہ وُہ کھانے کے لئے گوشت تیار کریں۔

۳۳: ۱-۱۱۔ جُوں جُوں عیسَو قریب آ رہا تھا، یعقُوب زیادہ خائف ہوتا جا رہا تھا۔ یہ ایک فِطری ردّ عمل تھا۔ اُس نے اپنے گھرانے کو یُوں ترتیب دیا کہ وُہ جن سے بہت زیادہ محبّت رکھتا تھا، اُنہیں زیادہ سے زیادہ تحفّظ دے۔ یعقُوب "اپنے بھائی کے پاس پُہنچتے پُہنچتے سات بار زمین تک جُھکا"۔ لیکن اِس کے برعکس جب عیسَو یعقُوب اور اُس کی بیویوں اور بچّوں کو مِلا تو وُہ بہُت زیادہ مطمئن اور پُر جوش تھا۔ اُس نے اِتنے زیادہ جانوروں کے تحفے پر ہلکا سا احتجاج کیا لیکن بالآخر اُسے قبول کرنے پر راضی ہوگیا۔ یعقُوب نے اپنے بھائی کے سامنے اپنے آپ کو اُس کا خادِم کہتے ہُوئے نہایت اِنکساری کا اظہار کیا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اُس نے جب عیسَو سے یہ کہا کہ "مَیں نے تو تیرا مُنہ ایسا دیکھا جیسا کوئی خُدا کا مُنہ دیکھتا ہے" تو وُہ خوشامد اور مبالغہ آرائی سے کام لے رہا تھا۔ لیکن بعض لوگ یہ سوچتے ہیں کہ یہاں خُدا کا مُنہ دیکھنے سے یہ مُراد ہے اُس شخص کا مُنہ جِس سے میل مِلاپ ہو چُکا ہے۔

۳۳: ۱۲-۱۷۔ جب عیسَو نے یہ تجویز پیش کی کہ وُہ اکٹھے سفر کریں تو یعقُوب نے بہانہ بنایا کہ چھوٹے بچّے اور چھوٹے جانور اُن کے ساتھ تیز رفتاری سے نہیں چل سکیں گے۔ یعقُوب نے عیسَو سے وعدہ کیا کہ وُہ اُسے شعیر (ادوم) میں مِلے گا حالانکہ اُس کا ایسا کوئی ارادہ نہ تھا۔ یہاں تک کہ جب عیسَو نے یہ کوشش کی کہ وُہ اپنے کُچھ آدمی اُس کے ساتھ چھوڑ جائے تا کہ وُہ اُس کے ساتھ سفر کریں تو اُس نے خوف اور شک کی وجُوہات بتائے بغیر انکار کر دیا۔

۳۳: ۱۸-۲۰۔ جنُوب میں کوہِ شعیر کی طرف سفر کرنے کے بجائے یعقُوب شمال مغرب کی طرف چلا گیا۔ بالآخر وُہ سکم میں پُہنچ گیا اور وہاں سکُونت اختیار کرلی۔ وہاں اُس نے ایک مذبح بنایا جِس کا نام اُس نے ایل اِلٰہِ اسرائیل (خُدا اسرائیل کا خُدا) رکھا۔ بیس ۲۰ سال قبل جب خدا بیت ایل میں یعقُوب پر ظاہر ہُوا تھا تو اُس نے قسم کھائی تھی کہ خُداوند اُس کا خُدا ہوگا اور کہ وُہ اپنی دَولت کا دسواں حِصّہ خُداوند کو دے گا، اور وُہ بیت ایل میں خُدا کا گھر بنائے گا (۲۸: ۲۰-۲۲)۔ اب بیت ایل میں واپس جانے کے بجائے، وُہ تیس ۳۰ میل دُور سکم کے زرخیز علاقے میں سکُونت اختیار کرتا ہے۔ شاید اُس تے اپنے جانوروں کے لئے اِس جگہ کو ترجیح دی ہو (سکم دُنیا

کی نمائندگی کرتا ہے)۔ خُدا یعقوب سے براہِ راست ہم کلام نہیں ہوتا - ایسا اُس نے کئی سال بعد ہی کیا جب وُہ اُسے بلاتا ہے کہ وُہ اپنی منّت کو پُورا کرے (باب ۳۵) - اِس دوران باب ۳۴ کے المناک واقعات وقوع پذیر ہوتے ہیں -

(۷) سکم میں گناہ (باب ۳۴)

۳۴: ۱-۱۲- اِس باب میں خُدا کے نام کا ذِکر نہیں - جب یعقوب اور اُس کا خاندان سکم میں رہائش پذیر تھے تو اُس کی بیٹی دِینہ نے بے دِین عورتوں سے سماجی میل جول پیدا کر لیا - بے دین لوگوں سے میل جول کی ممانعت کی یہ صریحاً خلاف ورزی تھی - ایک موقعے پر حمور کے بیٹے سکم نے جنسی طور پر اُسے بے حُرمت کیا اور بعد ازاں اُس کی بہت زیادہ خواہش تھی کہ وہ اُس کے ساتھ شادی کرے - یہ جانتے ہوئے کہ یعقوب اور اُس کے بیٹے بہت غصّے میں ہیں حمور نے ایک پُرامن حل پیش کیا- یعنی اسرائیلیوں اور کنعانیوں کے درمیان مخلوط شادیاں ہوں تو اِسرائیلیوں کو اُس مُلک کے شہری ہونے کے پُورے حقوق حاصل ہوں گے - (آیت ۹ ملاحظہ فرمائیں یہ دیندار نسل کو ناپاک کرنے کی ایک شیطانی چال ہے) - سکم نے حق مہر اور جہیز کی بھی پیشکش کی -

۳۴: ۱۳-۲۴- یعقوب کے بیٹوں کا دِینہ کو سکم کے ساتھ بیاہنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا، بلکہ اُنہوں نے جھوٹ بولا کہ اگر مقامی باشندے ختنہ کرائیں تو وُہ اِس شادی کے لئے رضا مند ہو جائیں گے - یوں خُدا کے عہد کے مُقدّس نشان کو بدی کے لئے اِستعمال کیا گیا- نہایت اِعتماد کے ساتھ حمور، سکم اور شہر کے باقی تمام مَردوں نے اِس شرط کو پُورا کر دیا -

۳۴: ۲۵-۳۱- لیکن جب اہلِ سکم دَرد میں مُبتلا تھے تو شمعون اور لاوی نے دھوکے سے اُنہیں قتل کر دیا اور اُن کی دولت لُوٹ لی - لیکن جب یعقوب نے اُنہیں ہلکی سی ملامت کی تو شمعون اور لاوی نے جواب دیا کہ کیا یہ واجب تھا کہ ہماری بہن کے ساتھ کسبی جیسا سلوک کیا جاتا؟ درحقیقت یعقوب کو اہلِ سکم کے ساتھ ناانصافی کے بجائے اپنی فلاح کی زیادہ فِکر تھی- مُلاحظہ فرمائیں کہ آیت ۳۰ میں چھ بار صیغۂ واحد متکلم اِستعمال کیا گیا ہے -

(۸) بیت ایل کو واپسی (باب ۳۵)

۳۵ باب کا آغاز یعقوب کے لئے خُدا کے حُکم سے ہوتا ہے کہ وُہ اپنی اُس منّت کو پُورا

کرے جو اُس نے تینتیس۳۳ سال قبل مانی تھی (۲۸: ۲۰-۲۲) - خُدا نے گزشتہ باب کے المناک واقعات کو استعمال کیا کہ وُہ اِس بزرگ کو ایسا کرنے کے لئے تیار کرے - ملاحظہ فرمائیے کہ ۳۴ باب میں خُدا کا کوئی ذِکر نہیں لیکن اِس باب میں بیس۲۰ بار خُدا کے نام کا حوالہ دیا گیا ہے - بیت ایل میں واپسی کے لئے خُدا کے حُکم کی تعمیل سے قبل یعقوب نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ وُہ بیگانہ دیوتاؤں کو دُور کریں اور طہارت کرکے کپڑے بدل ڈالیں - جُونہی اُنہوں نے یہ قدم اُٹھایا، اُن کے بے دِین ہمسایوں پر اُن کا خوف چھا گیا - یعقوب کے لئے مناسب تھا کہ وُہ ایل بیت ایل کے مقام پر ایک قربان گاہ بنائے، اور اُس خُدا کی پرستش کرے جِس نے اُسے اُس کے بھائی عیسو سے محفُوظ رکھا -

۳۵: ۹-۱۵ - ایک بار پھر خُدا نے یعقوب کو بتایا کہ اُس کا نام اب اسرائیل ہوگا - اُس نے اُس عہد کی تجدید کی جو اُس نے ابرہام اور اضحاق سے باندھا تھا - بزرگ نے اِس مُقدس مقام پر ستُون کھڑا کیا اور اِس کا نام بیت ایل رکھا -

۳۵: ۱۶-۲۰ - جب یعقوب کا خاندان بیت ایل سے جنوب کی طرف روانہ ہُوا تو راخل بچہ جنتے ہُوئے مر گئی - اُس نے بچے کا نام بِنونی (میرے غم کا فرزند) رکھا، لیکن یعقوب نے اپنے بارہویں بیٹے کا نام بنیمین (میرے دہنے ہاتھ کا فرزند) رکھا - یہ دونوں نام مسیح کے دُکھوں اور اُس کے بعد حاصل ہونے والے جلال کی تصویر کو پیش کرتے ہیں - راخل کی روایتی (غالباً مستند نہیں) قبر اب بھی یروشلیم سے بیت لحم جانے والی سڑک پر موجُود ہے - اُسے حبرون کی غار میں ابرہام، سارہ اور ربقہ کے ساتھ کیوں نہ دفن کیا؟ شاید یہ وجہ تھی کہ وُہ خاندان میں بُت لائی تھی -

۳۵: ۲۱-۲۹ - نہایت مختصر طور پر اپنے باپ کی حرم بلہاہ کے ساتھ روبن کے گُناہ کا ذِکر کیا گیا ہے، اور یہ ایسا گناہ تھا جس سے اُس نے پہلوٹھے ہونے کا حق کھو دیا (پیدائش ۴۹: ۳، ۴) - آیت ۲۳ میں درج ہے کہ ”اُس وقت یعقوب کے بارہ۱۲ بیٹے تھے“۔ اگلی دو۲ آیات میں بارہ۱۲ بیٹوں کی فہرست دی گئی ہے - آیت ۲۶ میں بیان کیا گیا ہے کہ یعقوب کے یہ بیٹے فدان ارام میں پیدا ہُوئے، سوائے بنیمین کے جس کا ذِکر آیت ۲۴ میں ہے - وُہ کنعان میں پیدا ہُوا تھا (آیات ۱۶-۱۹) - یعقوب اپنے باپ کے مرنے سے پہلے عین وقت پر حبرون میں پہنچا - اُس کی ماں ربقہ چند سال قبل رحلت کر چکی تھی - اِس باب میں تین۳ جنازوں کا

ذِکر ہے۔ یعنی دبورہ (ربقہ کی دایہ آیت ۸)، راخل (آیت ۱۹) اور اضحاق (آیت ۲۹) کا۔

(۹) یعقوب کے بھائی عیسو کی نسل (باب ۳۶)

۳۶: ۱-۳۰ ۔ باب ۳۶ میں عیسو کی اولاد کا ذِکر ہے جو ادوم یعنی بحیرۂ مُردار کے جنوب مشرق میں سکونت کرتے تھے ۔ یہ نسب نامہ اِس وعدہ کی تکمیل کو بیان کرتا ہے کہ عیسو ایک قوم کا سربراہ ہوگا (۲۵: ۲۳) ۔ عیسو کی تین۳ یا چار۴ بیویاں تھیں اور اِس تعداد کا انحصار اِس اَمر پر بھی ہے کہ آیا بعض عورتوں کے دو۲ نام تھے (موازنہ کریں ۲۶: ۳۴؛ ۲۸: ۹؛ ۳۶: ۲، ۳) ۔ آیت ۲۴ میں عنہ کو گرم پانی کے چشمے مِلے تھے ۔

۳۶: ۳۱-۴۳ ۔ پیدائش کی کتاب کا مصنف موسیٰ، الٰہی مُکاشفے سے جانتا تھا (۳۵: ۱۱) کہ بالآخر اسرائیل کا بادشاہ ہوگا۔ جیسے باب ۴ میں قائن کی بے دین نسل کی سات پُشتوں کا ذِکر ہے، وَیسے ہی آیات ۳۲ - ۳۹ میں بے دین نسل میں بادشاہوں کی سات پُشتوں کا بیان ہے ۔ سات جو کاملیت کا عدد ہے، غالباً ساری نسل کو ظاہر کرتا ہے ۔ عیسو کی نسل میں سے کسی ایک کا بھی خُدا کے ایمان دار لوگوں کی فہرست میں ذِکر نہیں ہے۔ جو زِندہ خُدا سے پھر جاتے ہیں وُہ سب گمنامی میں ختم ہو کر رہ جاتے ہیں۔ اُن کے پاس عارضی اور فانی مال و دولت تھی، اور وہ اِس دُنیا کی ختم ہو جانے والی شہرت کے مالِک تھے، لیکن ابدیت کے لئے اُن کے پاس کُچھ نہیں تھا۔

د۔ یُوسُف (۳۷: ۱ - ۵۰: ۲۶)

(۱) یُوسف کا غلامی کے لئے بیچا جانا (باب ۳۷)

۳۷: ۱-۱۷ ۔ یہ الفاظ کہ "یعقوب کی نسل کا حال یہ ہے" بالکُل اچانک سے معلُوم ہوتے ہیں ۔ عیسو کی نسل سے یعقوب کی تاریخ (ابواب ۲۵ - ۳۵) کا سِلسلہ مُنقطع ہو جاتا ہے (باب ۳۶) ۔ پھر ۳۷ باب میں اِسے جاری رکھا گیا ۔ اب کتاب کے آخر تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے، لیکن زیادہ زور یعقوب کے بیٹے یُوسف پر دیا گیا ہے۔

یُوسف عہدِ عتیق میں خداوند یسوع مسیح کا ایک بہترین مثیل ہے، گو بائبل میں اُسے مثیل

ٹھہرانے کا ذِکر موجُود نہیں ہے۔ اے۔ ڈبلیو۔ پنگ۔ یوسفؔ اور یسوؔع کے درمیان ۱۰۱ مشابہتیں پیش کرتا ہے اور ادا تبر نشان ۱۲۱ کی فہرست بیان کرتا ہے۔ مثلاً یوسفؔ کو اُس کا باپ بہُت زیادہ پیار کرتا تھا (آیت ۳)۔ وُہ اپنے بھائیوں کو اُن کے گُناہوں کے سبب سے ملامت کرتا تھا (آیت ۲)۔ اُس کے بھائی اُس سے بغض رکھتے تھے اور اُسے دُشمنوں کے ہاتھ میں بیچ دیا (آیات ۴، ۲۶-۲۸)۔ اُسے ناجائز طور پر سزا مِلی (باب ۳۹)، اُسے سرفراز کیا گیا یہاں تک کہ وُہ دُنیا کا نجات دہندہ بن گیا، کیونکہ ساری دُنیا روٹی کے لئے اُس کے پاس آتی تھی (۴۱: ۵۷)، جب اُس کے بھائیوں نے اُسے ردّ کر دیا تو اُس نے ایک غیر قوم عورت کو اپنی دُلہن بنا لیا (۴۱: ۴۵)۔

اُس کی بوقلمون قبا اُس کے باپ کی خصُوصی محبّت کا نشان تھا، جِس کی بنا پر اُس کے بھائی اُس سے حسد کرنے لگے۔ یُوسفؔ کا پہلا خواب یہ تھا کہ گیارہؔ پُولوں نے بارھویں پُولے کو سجدہ کیا۔ یہ ایک نبوّت تھی کہ اُس کے بھائی ایک دِن اُسے سجدہ کریں گے۔ دُوسرے خواب میں "سُورج اور چاند اور گیارہؔ ستاروں نے" یُوسفؔ کو سجدہ کیا۔ سُورج اور چاند یعقوبؔ اور لیاہؔ تھے (کیونکہ راخلؔ مر چکی تھی) اور گیارہؔ ستارے یوسفؔ کے بھائی تھے (آیات ۹-۱۱)۔

۳۷: ۱۸-۲۸۔ جب یوسفؔ کو اُس کے بھائیوں کے پاس بھیجا گیا تو اُنھوں نے اُس کے "قتل کا منصُوبہ بنایا"۔ لیکن روبنؔ کی تجویز پر اُنھوں نے اُسے دوتینؔ (DOTHAN) کے نزدیک ایک گڑھے میں ڈال دیا۔ جب وُہ کھانا کھانے بیٹھے تو اُنھوں نے اسمٰعیلیوں کا ایک قافلہ دیکھا جو مِصر کو جا رہا تھا۔ یہوؔداہ کے مشورے پر اُنھوں نے اُسے بیچ دینے کا فیصلہ کیا۔ اِس بیرے میں قضاۃ ۸: ۲۲-۲۴ کی طرح اِسمٰعیلیوں کو مِدیانی بھی کہا گیا ہے۔ جب مدیانی سوداگر اُدھر سے گزرے تو یوسفؔ کے بھائیوں نے اُسے گڑھے سے باہر نکالا اور سوداگروں کے ہاتھ بیچ ڈالا۔

۳۷: ۲۹-۳۶۔ اِس سارے واقعے کے دوران روبنؔ غیر حاضر تھا۔ جب وُہ واپس آیا تو وُہ بہُت زیادہ خوف زدہ ہو گیا، کیونکہ وُہ اپنے باپ سے یوسفؔ کی غیر حاضری کی وضاحت کرنے کا ذِمہ دار تھا۔ چنانچہ اُس کے بھائیوں نے یوسفؔ کی قبا کو بکرے کے خُون میں تر کیا اور بڑی سنگدِلی سے اُسے یعقوبؔ کو واپس کر دیا، جِس نے فوراً پہچان لیا کہ یوسفؔ مر گیا ہے۔ ایک دفعہ یعقوبؔ نے بکری کی کھال کے اِستعمال سے اپنے باپ کو دھوکا دیا تھا (۲۷: ۱۶-۲۳)۔ اب بڑی بے رحمی سے یوسفؔ کی قبا کو بکرے کے خُون میں تر کر کے اُسے دھوکا دیا گیا۔ مدیانیوں نے نادانستہ طور پر خُدا کی مرضی کو پُورا کیا کہ یوسفؔ کو مِصر لے جانے کے لئے مُفت سواری مُہیا کی،

اور اُسے فوطیفار جو فرعون کا ایک حاکم تھا کے ہاتھ بیچ دیا۔ چنانچہ خُدا انسان کے غضب کو اپنی ستائش کے لئے اِستعمال کرتا ہے، اور جو ستائش کا باعث نہیں بنتا اُسے روک لیتا ہے (زبور ۷۶: ۱۰)۔

(۲) یہُوداہ اور تمر (باب ۳۸)

۳۸: ۱-۱۱- یہوداہ کے تمر کے ساتھ گناہ کی گھناؤنی کہانی خُدا کے فضل کو بیان کرتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ خُداوند یسوع، یہوداہ کی نسل سے پیدا ہؤا (لوقا ۳: ۲۳)۔ تمر اُن پانچ عورتوں میں سے ایک ہے جن کا متی کے پہلے باب کے نسب نامے میں ذکر ہے۔ ان میں سے تین ۳ تو بدچلنی کے گناہ کی مرتکب تھیں یعنی تمر، راحب (آیت ۵) اور بت سبع (آیت ۶)۔ دُوسری روت ایک غیر قوم (آیت ۵) اور مریم ایک دیندار کنواری (آیت ۱۶) ہے۔ پنک اخلاقی قصوروں کی اِس کہانی کے گہرے معانی کی نشاندہی کرتا ہے:

> ”۳۷ باب اِس بیان کے ساتھ اختتام پذیر ہوتا ہے کہ یعقوب کے بیٹے اپنے بھائی یوسف کو مدیانیوں کے ہاتھ بیچ دیتے ہیں، اور مدیانی اُسے مصر میں بیچ دیتے ہیں۔ یہ بالکل مسیح کا مثیل ہے جسے اسرائیل نے ردّ کر کے غیر قوموں کے حوالے کر دیا۔ جب سے یہودی قائدین نے مسیح کو پیلاطس کے حوالے کیا، اُن کے من حیث القوم خُدا سے تعلقات منقطع ہو گئے اور خُدا نے بھی اُن سے مُنہ موڑ کر غیر قوموں کی طرف رجُوع کیا ہے۔ چنانچہ ہمارے مثیل میں اِس مقام پر ایک اہم موڑ ہے۔ یوسف اب غیر قوموں کے ہاتھوں میں ہے“۔

یہ کوئی حادثاتی امر نہیں کہ ۳۸ باب سے یوسف کی کہانی کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔ یوسف کے گھرانے کے دیگر افراد کے بدنام کردار کے مقابلے میں یوسف کا کردار اِس گھناؤنی دُنیا میں ستارے کی طرح چمکتا ہے۔

یہوداہ کی سب سے پہلی غلطی تو یہ تھی کہ اُس نے سوع کی بیٹی ایک کنعانی عورت سے شادی کی۔ اُس سے اُس کے تین ۳ بیٹے عیر، اونان اور سیلہ پیدا ہوئے۔ عیر نے ایک کنعانی عورت تمر سے شادی کی، لیکن خُدا نے اُسے اُس کی شرارت کے باعث ہلاک کر ڈالا۔ لیکن اِس شرارت کا بیان نہیں کیا گیا۔ یہ اُس وقت کا دستُور تھا کہ مرحوم کا بھائی یا اور کوئی قریبی رشتے دار بیوہ سے شادی کر کے مرحوم کے لئے اولاد پیدا کرے۔ اونان نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ پہلوٹھا

بچہّ عیر کی جائیداد کا قانونی وارث ہوگا نہ کہ اُس کا قانونی بچہّ وراثت کو حاصل کرے گا۔ اُس کا گُناہ اِس قدر جنسی نہیں تھا، بلکہ اِس میں خُود غرضی کا عنصر تھا۔ یہ محض ایک واحد فعل نہیں تھا بلکہ یہ مسلسل اِنکار تھا۔ اور اِس انکار نے اُس نسب نامے کو متاثر کیا جس سے مسیح داؤد کے تحت کا جائز وارث بننے والا تھا۔ یہ کام اِس قدر خُدا کی نظر میں بُرا تھا کہ اُس نے اونان کو ہلاک کر ڈالا۔ اِس کے پیشِ نظر یہوداہ نے تمر کو کہا کہ وُہ اپنے باپ کے گھر واپس چلی جائے جب تک کہ اُس کا تیسرا بیٹا سیلہ شادی کے قابل نہ ہو۔ یہ محض ایک چال تھی۔ وہ سیلہ کو تمر سے ہرگز بیاہنے کے لئے تیار نہ تھا۔ وُہ پہلے ہی دو۲ بیٹے کھو چکا تھا اِس لئے وُہ اُسے "بدشگون عورت" تصوّر کرتا تھا۔

۳۸: ۱۲-۲۳۔ جب سیلہ جوان ہو گیا اور یہوداہ تمر کے ساتھ اُس کی شادی نہیں کرنا چاہتا تھا تو اُس نے اُسے اپنی چال میں پھنسانے کا فیصلہ کر لیا۔ اُس نے کسبی کا لباس پہنا اور تمنع کو جانے والی سڑک پر ایک کُھلی جگہ پر جا بیٹھی، جہاں سے یہوداہ بھیڑوں کی پشم کترنے والوں کے پاس جا رہا تھا۔ اُس نے اُس کے ساتھ مُباشرت کی اور اُسے عِلم نہیں تھا کہ وُہ اس کی اپنی بہُو ہے۔ اِس فعل کا مُعاوضہ بکری کا ایک بچہ ٹھہرا اور کسبی نے یہ مُطالبہ کیا کہ جب تک وُہ بکری کا بچہ نہ بھیجے وُہ اپنی مُہر، بازُو بند اور لاٹھی اُس کے پاس رہن رکھ دے۔ شاید بازُو بند وُہ ڈوری تھی جس کے ساتھ مُہر لٹکی ہُوئی تھی۔ جب یہوداہ نے کوشش کی کہ اُسے بکری کا بچہّ دے کر رہن کی چیزیں واپس لے تو 'کسبی' کو تلاش نہ کر سکا۔

۳۸: ۲۴-۲۶۔ تین۳ ماہ کے بعد تمر پر یہ اِلزام لگا دیا گیا کہ اُس نے کسبی کا کردار ادا کیا کیونکہ وُہ بیوہ ہوتے ہُوئے حاملہ تھی۔ یہوداہ نے حُکم دیا کہ اُسے جلا دیا جائے۔ اِس موقعے پر اُس نے رہن کی چیزیں دکھائیں اور بتایا کہ اِن چیزوں کا مالک اُس کے متوقع بچےّ کا باپ ہے۔ یہ واضح ثبوت تھا کہ یہوداہ نے تمر کے ساتھ مباشرت کی ہے۔ والٹر سی۔ رائٹ اِس منظر کو یُوں بیان کرتا ہے:

> یہوداہ کے ساتھیوں نے اُسے خبر دی کہ اُس کی بہُو تمر نے کسبی کا کردار ادا کیا ہے۔ اُس کا فیصلہ فوری اور حتمی تھا کہ وُہ جلائی جائے۔ یہاں پس و پیش اور سمجھوتے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ جب اُس کی زُبان سے یہ خوفناک جُملہ ادا ہوتا ہے، اُس کی آواز میں کسی طرح کا کوئی لرزہ نہیں ہے۔ اِسرائیلی سماج کو ایسی حماقت اور بدی سے ضرور محفوظ رکھنا ہوگا۔ اعلان کر دیا گیا۔ دِن مقرر

> ہو چکا ہے، تیاریاں ہو چکی ہیں۔ زندہ جلانے کے لئے کھمبا گاڑ دیا گیا ہے۔ لکڑیوں کا ڈھیر جمع کر دیا گیا ہے، جلوس تیار ہو چُکا ہے۔ لوگ اکٹھے ہو چُکے ہیں اور وُہ عورت اپنے انجام کے لئے آگے آتی ہے۔ لیکن وُہ اپنے ہاتھوں میں نشان، یعنی رہن کی چیزیں تھامے ہُوئے ہے، اُس کے ہاتھوں میں لاٹھی اور مُہر ہیں۔ اور یہ لاٹھی یہوداہ کی لاٹھی ہے، اور یہ اُس کی مُہر ہے۔ اور رہن کی یہ چیزیں اُس کے مُنصف پر اِلزام بن جاتی ہیں۔ اُس کے جُملے کا اب کیا وزن رہ جاتا ہے؟"

۳۸: ۲۷ - ۳۰ - جب تمر جننے لگی تو ایک بچّے کا ہاتھ پہلے نِکلا، اور دائی نے اِس پر لال ڈورا باندھ دیا تاکہ یاد رہے کہ یہ پہلے پیدا ہوُا تھا۔ لیکن ہاتھ پھر کھینچ لیا گیا اور ایک اَور بچہّ پہلے پیدا ہو گیا۔ اُس نے پہلے پیدا ہونے والے بچّے کا نام فارص (تُونے اپنے لئے کیسا چاک بنالیا) اور دُوسرے کا نام زارح رکھا۔ اِن دونوں جڑواں بھائیوں کا ذِکر متّی ۱: ۳ میں ہے، حالانکہ مسیح فارص کی پشت سے پیدا ہوُا۔ زارح عکن کے آبا و اجداد میں سے تھا (یشوع ۷: ۱)۔

یہوداہ کی ایک کنعانی عورت سے شادی (آیت ۲) خُدا کے لوگوں کا ایسی نسل سے میل جول کی طرف پہلا قدم تھا جو بداخلاقی کے لئے بدنام زمانہ نسل تھی۔ بنی اسرائیل شہوت پرستی سے منسلک کائنات پرستی سے ناپاک ہو جانے والے تھے۔ خُدا علیحدگی کا خُدا ہے، اور جب ہم دُنیا سے میل جول بڑھاتے ہیں تو ہمیں اِس کی بہت بڑی قیمت چکانا پڑتی ہے۔

(۳) یوسُف کا اِمتحان اور اُس کی فتح (باب ۳۹)،

۳۹: ۱ - ۱۹ - اب کہانی کا رُخ مِصر کی طرف مُڑتا ہے، جہاں یوسف کو فوطیفار کے گھر کا مُختار بنا دیا گیا۔ فوطیفار فرعون کے محل میں جلوداروں کا سردار تھا۔ خُداوند یوسف کے ساتھ تھا اور وُہ اقبال مند ہوُا۔ فوطیفار کی بیوی نے یوسف کو ورغلانے کی مسلسل کوشش کی، لیکن وُہ بڑی ثابت قدمی سے انکار کرتا رہا۔ وُہ اپنے مالک کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچانا چاہتا تھا اور نہ ہی خُدا کے خِلاف گُناہ کرنے کو تیار تھا۔ ایک دِن عورت نے اُس کا پیراہن پکڑ لیا۔ وُہ پیراہن اُس کے ہاتھ میں چھوڑ کر بھاگ گیا۔ اُس نے اپنا پیراہن کھو دیا لیکن اپنا کردار بچا لیا اور بالآخر تاج

حاصل کیا۔ فوطیفار کی بیوی نے پیراہن کو گواہی کے طور پر استعمال کیا کہ اُس نے اُس کی عزّت لُوٹنے کی کوشش کی ہے۔

ایمان داروں کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ وہ حرامکاری، بُت پرستی اور جوانی کی خواہشوں سے بھاگیں۔ گُناہ میں گرنے کے بجائے بھاگ جانا بہتر ہے۔

۳۹: ۲۰-۲۳۔ بغیر کسی خاطر خواہ تفتیش کے یوسفؔ کے آقا نے اُسے قیدخانہ میں ڈال دیا۔ لیکن وہاں بھی خدا نے اُسے برکت دی اور اُسے اہم ذمّہ داری سونپی۔ اِس بڑے اِلزام میں یوسفؔ کو سزائے موت نہیں دی کیونکہ اُس نے کُلّی طور پر اپنی بیوی کی بات کا یقین نہ کیا۔ رومیوں ۸: ۲۸ کی حقیقت بہت خوبصورت انداز میں یہاں ظاہر کی گئی ہے۔ اِن تمام مناظر کے پسِ پردہ خُدا کار فرما تھا۔ یوسفؔ نے آزمائش کا مُقابلہ کیا اور بُرائی سے باز رہا (آیات ۸-۱۰)۔ اِس کے باوجُود اُسے ورغلانے والی نے اُس پر الزام لگایا۔ اب دُوسری بار یوسفؔ کو زنجیروں میں جکڑ دیا گیا (زبُور ۱۰۵: ۱۷-۱۹)۔ اِن حالات میں اُسے بہت پریشان ہو جانا چاہئے تھا۔ لیکن وُہ حالات کے نیچے دب نہیں گیا بلکہ حالات سے بالاتر رہا اور اُن میں خُدا کی مرضی کو دیکھا۔ قید میں اُس کا یہ وقت تربیّت کا وقت تھا جو اُسے حکُومت کرنے کے لئے تیار کر رہا تھا۔ جن باتوں سے دُوسرے اُس سے برائی کرنا چاہتے تھے، وہی اُس کی بھلائی کا باعث ٹھہریں۔

(۴) یوسفؔ کا ساقی اور نان پز کے خوابوں کی تعبیر کرنا (باب ۴۰)

۴۰: ۱-۱۹۔ یُوسفؔ کے ساتھی قیدیوں میں سے شاہِ مصر کا ساقی اور نان پز بھی تھے (آیات ۱-۴)۔ جب دونوں نے خواب دیکھے تو یوسفؔ نے تعبیر کی پیشکش کی (آیات ۵-۸)۔ ساقی کے خواب کی انگور کی بیل کا مطلب یہ تھا کہ فرعون تین ۳ دِن کے اندر اُسے سرفراز کرے گا (آیات ۹-۱۵) لیکن نان پز کے خواب کی تین ۳ سفید روٹیوں کی ٹوکریاں یہ ظاہر کرتی تھیں کہ فرعون تین ۳ دِن کے اندر اُسے پھانسی دِلوا دے گا (آیات ۱۶-۱۹)۔

ملاحظہ فرمائیے کہ یوسفؔ نے حالات کی تبدیلی کا انتظار نہیں کیا۔ اُس نے انُہی حالات میں اپنے خداوند کی خِدمت کی اور اُس کے نام کو جلال دیا۔

۴۰: ۲۰-۲۳۔ جب ساقی کو رہائی ملی، تو اُس نے اپنے وعدہ کے مُطابق یوسفؔ کی سفارش نہ کی (آیت ۲۳) لیکن خداوند اُسے نہیں بھُولا۔ "جب تُو خوش حال ہو جائے تو مجُھے یاد کرنا" (آیت ۱۴)۔

ہمارے نجات دہندہ نے اپنے پکڑوائے جانے کی رات کو ایسے ہی الفاظ کہے جن کی ہم روٹی اور مے کو علامتی طور پر لینے سے تعمیل کر سکتے ہیں ۔

(۵) یوسف کا فرعون کے خوابوں کی تعبیر کرنا (باب ۴۱)

۴۱: ۱-۱۳ ۔ جب مصر کے سب جادوگروں میں سے کوئی بھی فرعون کے سات موٹی گائیوں اور سات بدشکل اور دُبلی گائیوں، سات موٹی اور اچھی اچھی بالوں، اور سات پتلی بالوں کے خوابوں کی تعبیر نہ کر سکا، تب ساقی نے یوسف اور اُس کی خوابوں کی تعبیر کی نعمت کو یاد کیا ۔ آیت ایک میں مذکور دو سال کا مطلب یوسف کی قید کا وقت یا ساقی کی رہائی کا وقت بھی ہو سکتا ہے ۔

۴۱: ۱۴-۳۲ ۔ فرعون کے سامنے حاضر کئے جانے پر یوسف نے وضاحت کی کہ مصر میں سات برس تو کثیر پیداوار کے ہوں گے، اور اِس کے بعد سات برس کال کے آئیں گے اور یہ کال مُلک کو تباہ کر دے گا ۔ فرعون کا دو دفعہ خواب دیکھنا اِس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ یہ بات خدا کی طرف سے مُقرر ہو چکی ہے اور وہ اِسے جلد پورا کرے گا ۔ یہ بات ہم یوسف کے مستقبل کے سلسلے میں اُس کے دو خوابوں میں بھی دیکھتے ہیں (۳۷: ۶-۹)، اور ایسی ہی رویاؤں کا دانی ایل ۲ اور ۷ باب میں ذِکر ہے ۔ بائبل میں دو گواہی کا عدد ہے ۔ یوسف نے شاہی دربار میں فرعون کو ویسا ہی جواب دیا جیسا اُس نے قید خانے میں اُس کے نوکروں کو دیا تھا ۔ "میں کچھ نہیں جانتا، خُدا ہی فرعون کو سلامتی بخش جواب دے گا" (آیت ۱۶، بمقابلہ ۴۰: ۸) ۔ یہی وہ انکساری ہے جس کے سبب سے خُدا نے یوسف کو اِتنی بڑی ذمہ داری دی ۔ اور اُسے بالکل فِکر نہیں تھی کہ اِس سے وہ بگڑ جائے گا ۔

۴۱: ۳۳-۳۶ ۔ یوسف نے فرعون کو مشورہ دیا کہ کثیر پیداوار کے سالوں میں کافی غلہ ذخیرہ کرلے تاکہ کال کے سالوں کے لئے اُن کے پاس اناج ہو ۔ اُس کے منصوبے کے بعد آج بھی گوداموں میں ذخیرہ کرنے کا یہ رواج موجود ہے ۔

۴۱: ۳۷-۴۶ ۔ فرعون اِس قدر خوش ہُوا کہ اُس نے یوسف کو اپنے بعد مُلک میں دوسرے درجے کا حاکم بنا دیا، اور اُسے مقرر کر دیا کہ وہ اِس سارے منصوبے کو عملی جامہ پہنائے (آیت ۴۰) ۔ نیز اُسے یقین دلایا کہ اُس کے حکم کے بغیر کوئی کچھ نہ کر سکے گا (آیت ۴۴) اور اُسے نیا نام دے دیا یعنی صفنات فعنیح (آیت ۴۵) ۔ اِس نام کا مطلب کچھ غیر یقینی ہے ۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اِس کا مطلب ہے "دُنیا کا نجات دہندہ"، بعض ایک کے مُطابق اِس کے معنی ہیں

"خُدا کلام کرتا ہے اور وُہ زِندہ ہے"۔ اُس نے آسناتھ نامی ایک غیر قوم لڑکی کو یوسف سے بیاہ دیا (آیت ۴۵)۔ یہ کیسے ممکن تھا کہ فرعون نے ایک عبرانی قیدی کو محض خواب کی تعبیر پر، اور اُس کے سچ ثابت ہونے کا انتظار کئے بغیر ملکِ مصر کا حاکم بنا دیا؟ اِس کا جواب امثال ۲۱: ۱ میں ہے: "بادشاہ کا دِل خُداوند کے ہاتھ میں ہے"۔ دُودھ کی بالائی ہمیشہ دُودھ کی سطح پر آ جاتی ہے۔ دیگر دیندار یہودیوں میں یُوسف وُہ پہلا شخص تھا جو غیر قوم حکومت میں ایک اعلیٰ منصب پر پہنچا۔ وُہ تیس ۳۰ برس کا تھا جب اُس نے اپنی خِدمت کا آغاز کیا (آیت ۴۶)، تیرہ ۱۳ سال گزر چکے تھے جب اُس کے بھائیوں نے اُسے بیچا (مقابلہ کریں ۳۷: ۲)۔

۴۱: ۴۷-۵۲۔ پہلے سات سالوں میں غلہ اِس کثرت کے ساتھ تھا کہ اِس کا حِساب رکھنا بھی چھوڑ دیا۔ اِن سالوں کے دوران یوسف کے دو ۲ بیٹے پیدا ہُوئے۔ منسّی (بُھلا دینے والا) اور افرائیم (پھل دار)۔ یوسف کے خلاف جو زیادتیاں ہُوئی تھیں، اُس نے انہیں بُھلا دیا اور نتیجے میں وُہ پھلدار ہُوا۔

۴۱: ۵۳-۵۷۔ جب کال کے سات سال شروع ہُوئے، تو مِصر اور دُوسرے مُلکوں کے قحط زدہ لوگ یُوسف سے غلہ خریدنے کے لئے آئے۔ یہاں یُوسف مسیح کا مثیل ہے جس کے ذریعے اِس دُنیا کے بُھوکے لوگوں کو برکتیں دی جاتی ہیں۔ یہ خُدا کی پروردگاری تھی کہ وُہ یُوسف کو مِصر میں لایا کہ اپنے لوگوں کو کال سے بچائے، لیکن یہ اِس لئے بھی تھا کہ وُہ اُنہیں کنعان کے مُلک کی اخلاقی ناپاکی سے علیحدہ کرے۔ باب ۳۸ میں وضاحت کی گئی ہے کہ کنعان میں بنی اسرائیل کے ساتھ کیسا سلوک ہوتا تھا۔ یہ خُدا کی طرف سے ایک حل تھا کہ اُنہیں مِصر میں لے جائے، جہاں وُہ بے دِینوں سے الگ تھلگ رہیں گے (۴۳: ۳۲)۔

(۶) یُوسف کے بھائی مِصر میں (ابواب ۴۲-۴۴)

۴۲: ۱-۵۔ منظر بدلتا ہے، اور کنعان میں یعقوب کا ذِکر آتا ہے جہاں سخت کال تھا۔ جب اُس نے سُنا کہ مِصر میں بہت زیادہ غلّہ ہے (لیکن اُسے یہ معلُوم نہ تھا کہ یوسف وہاں ہے) اُس نے اپنے دس ۱۰ بیٹوں کو اناج مول لانے کے لئے بھیجا۔ صِرف بنیمین گھر پر رہا۔ جہاں تک یعقوب کو علم تھا اُس کی چہیتی بیوی راخل کا صِرف وہی بیٹا باقی تھا۔

۴۲: ۶-۲۵۔ جب یوسف کے بھائی اُس کے سامنے حاضر ہُوئے تو وُہ اُن کے ساتھ

بڑی سختی سے پیش آیا۔ اُس نے اُن پر اِلزام لگایا کہ وُہ جاسُوس ہیں، اُنہیں قیدخانے میں ڈال دیا۔ پھر اُن سے یہ مُطالبہ کیا کہ وُہ اپنے چھوٹے بھائی بنیمین کو اُس کے سامنے حاضر کریں۔ بالآخر شمعون کو یرغمال کے طور پر قیدخانے میں بند کر دیا اور دُوسرے بنیمین کو لینے کے لئے کنعان روانہ ہو گئے۔ انہیں اناج اور زادِ راہ بھی دیا گیا اور خُفیہ طور پر نقدی اُن کے بوروں میں رکھ دی گئی تھی۔ اِس بیان میں یوسف کی اندرُونی طور پر اپنے بھائیوں کے لئے محبت اور رحم واضح طور پر دیکھتے ہیں (آیات ۲۴، ۲۵)، اور اُن کی اُس گناہ کے بارے میں قائلیت بھی نظر آتی ہے کہ اُنہوں نے بیس ۲۰ سال پہلے اپنے بھائی کے ساتھ کیا کیا تھا (آیات ۲۱، ۲۲)۔ یوسف چاہتا تھا کہ وُہ اپنے گناہ کا اِقرار کریں۔

ہمارا ایمان ہے کہ یوسف مسیح کا مثیل ہے جو آنیوالی مُصیبتوں کے دَور میں اپنے یہُودی بھائیوں سے نپٹے گا۔ یوسف کی اپنے بھائیوں سے صُلح اور میل ملاپ کے واقعات بائبل کا ایک دِل دوز حصّہ ہیں۔ تقریباً کوئی اِس جیسی اَور کہانی نہیں جو مسیح کی تصویر کو اِس قدر گہرے، تفصیلی اور مکمل طور پر پیش کرے۔

مثیل

پُرانے عہدنامے میں بعض ایک اشخاص، واقعات اور چیزیں بڑے واضح طور پر نئے عہدنامے میں علامات کے طور پر اِستعمال کی گئی ہیں۔ آدم کو مسیح کا مثیل کہا گیا ہے (رومیوں ۵: ۱۴)۔ بعض دیگر اشخاص اور چیزوں کو خصُوصی طور پر مثیل کے حوالے سے بیان نہیں کیا گیا، تاہم ان میں اِس قدر مشابہتیں ہیں اور یہ اِس قدر واضح ہیں کہ اِن سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ مثلاً یوسف کو مسیح کے مثیل کے طور پر کبھی بھی پیش نہیں کیا گیا، تاہم مسیح یسوع اور یوسف میں تقریباً ایک سو مشابہتیں موجُود ہیں۔

جب خداوند یسوع دو ۲ غم زدہ شاگردوں سے اماؤس کو جانے والی سڑک پر باتیں کر رہا تھا تو "سب نوشتوں میں جتنی باتیں اُس کے حق میں لکھی ہوئی ہیں وُہ اُن کو سمجھا دیں" (لوقا ۲۴: ۲۷)۔ مجسّم مسیح نے کہا "کتاب کے ورقوں میں میری نسبت لکھا ہُوا ہے" (عبرانیوں ۱۰: ۷)۔ اِس لئے ہم ساری کتابِ مُقدّس میں سے مسیح کے بارے میں حوالہ جات تلاش کرنے کے لئے حق بجانب ہیں۔

پُرانے عہدنامے میں اِسرائیل کے تجربے کے سِلسلے میں پولس رسُول ہمیں بتاتا ہے "یہ باتیں

اُن پر عبرت کے لئے واقع ہوئیں اور ہم آخری زمانہ والوں کی نصیحت کے واسطے لکھی گئیں" (۱-کرنتھیوں ۱۰ : ۱۱)۔ اِس سے اِس نظریے کی بہت زیادہ تصدیق ہوتی ہے کہ نہ صِرف وہی مثیل ہیں جن کا خصوصی طور پر ذِکر ہوا، بلکہ اِس کے علاوہ اور بہت باتیں ہیں جو مسیح اور اُس کے نئے عہد کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔

پولس نے تیمتھیس کو یاد دِلایا کہ ہر ایک صحیفہ فائدہ مند ہے (۲-تیمتھیس ۳ : ۱۶)۔ اگر ہمیں رُوحانی بصیرت حاصِل ہو تو ہم ان صحائف سے بہت سے رُوحانی اسباق سیکھ سکتے ہیں۔

عبرانیوں کے خط کا بیشتر حصّہ خیمۂ اجتماع اور اُس کی اشیا کی علامتی تشریح پر مبنی ہے۔ یہ سچ ہے کہ محدُود طور پر تمثیلی انداز سے ایمان دار پُرانے عہدنامے سے بہت زیادہ رُوحانی فائدہ حاصِل کرے گا، لیکن حد سے تجاوز کرنے اور ہر ایک چیز کو مثیل بنانے، اور تمام تاریخ کو تمثیلی طور پر تبدیل کرنے سے ہمیں احتراز کرنا چاہئے۔

علامات کے لئے مصنوعی اور انوکھی تشریحات نے اِس مضمون کو نقصان پہنچایا ہے۔ ہم اِنتہاپسندی سے کام لیتے ہوئے پُرانے عہدنامے کی رُوحانی دولت سے اِسے محرُوم نہ کریں۔ اگر کوئی تشریح مسیح کو سربلند کرتی ہے، اُس کے لوگوں کی ترقی کا باعث بنتی ہے، یا خوشخبری کا پیغام گنہگاروں تک پہنچاتی ہے اور کلامِ مقدّس کی مجموعی تعلیم سے ہم آہنگ ہے، تو یہ سچائی کا بہترین اِطلاق ہے۔

۴۲ : ۲۶ - ۲۸۔ گھر واپس آتے ہوئے ایک بھائی نے اپنے بورے میں نقدی دیکھی۔ اِس سے وُہ بہت زیادہ پریشان ہو گئے۔ وُہ خائف تھے کہ کہیں اُن پر چوری کا الزام نہ لگا دِیا جائے (آیات ۲۶ - ۲۸)۔

۴۲ : ۲۹ - ۳۴۔ جب وُہ گھر پہنچے اور اپنی کہانی بتائی تو دُوسرے بھائیوں کو بھی اپنے اپنے بورے سے نقدی مِلی اور وہ حواس باختہ ہو گئے۔ یعقوبؔ کو کِسی طرح چین نہ آتا تھا حالانکہ رُوبنؔ نے اپنے دونوں بیٹوں کی زِندگیاں ضمانت کے طور پر پیش کیں، لیکن یہ بزرگ بنیمینؔ کو مصر جانے کے لئے اجازت دینے سے ڈرتا تھا کہ کہیں اُس پر کوئی آفت نہ آ پڑے۔

۴۳ : ۱ - ۱۵۔ بالآخر یعقوبؔ کال کی سختی سے بات ماننے کے لئے مجبُور ہو گیا۔ بھائی بنیمینؔ کے بغیر واپس نہیں جا سکتے تھے، کیونکہ حاکم یعنی یوسفؔ نے اُن کے لئے یہ شرط رکھی تھی۔ چنانچہ یہوؔداہ نے بنیمینؔ کی ضمانت دی اور یعقوبؔ نے اُسے قبول کر لیا۔ کم از کم یہاں یہوداہ

ہمیں خُداوند یسُوع مسیح کی یاد دلاتا ہے جو کلوری پہاڑ پر ہمارا ضامن بن گیا۔ یعقوب نے مصر کے حاکم کے لئے روغنِ بلسان، تھوڑا سا شہد، کُچھ گرم مسالا اور مُر اور پستہ اور بادام بطور نذرانہ بھیجے۔ اُس نے انہیں دُونا دام لے جانے پر بھی مجبُور کیا کہیں بوروں میں بھُول سے نقدی نہ رکھ دی گئی ہو۔

۴۳ : ۱۶-۲۵۔ جب یوسف نے اپنے بھائیوں کو پھر دیکھا تو اُس کا دِل بھر آیا لیکن ابھی تک اُس نے اپنے آپ کو اُن پر ظاہر نہ کیا۔ اُس نے اپنے نوکروں کو ضیافت تیار کرنے کا حکم دِیا۔ جب بھائیوں کو یوسف کے گھر لایا گیا تو اُن کا خیال تھا کہ بوروں میں پائی جانے والی نقدی بھی زیرِ بحث آئے گی۔ اُنھوں نے منتظمِ اعلیٰ کو مکمّل تفصیل بتائی اور اُس نے انہیں یقین دِلایا کہ فکر کی ایسی کوئی بات نہیں۔ اُس کے ریکارڈ سے ظاہر ہوتا تھا کہ پُوری نقدی اُسے وصُول ہو چکی ہے۔ شمعون کو قید خانے سے رہا کر دیا گیا اور وُہ ضیافت کی تیاری کے لئے اُن کے ساتھ شامل ہو گیا۔ جب یوسف دوپہر کو گھر آیا تو اُنھوں نے نذرانے تیار کر رکھے تھے۔

اگر ہم یہ سوال کریں کہ آیا واپس کی ہُوئی نقدی کا اُنہیں کنعان واپس جاتے ہُوئے (۴۲: ۲۷، ۴۳: ۲۱) یا جب وُہ یعقوب کے پاس گھر پہنچے پتہ چلا (۴۲ : ۳۵) تو جواب یہ ہے کہ اِس کا انکشاف دُو مراحل میں ہُوا۔ ایک بھائی کو اپنی نقدی کا راہ میں اور دُوسروں کو گھر پہنچنے پر پتہ چلا۔ ظاہر ہے کہ یوسف کے منتظِم کو (۴۳ : ۲۱) واقعات بتاتے ہُوئے مختصر سا بیان دیا گیا۔

۴۳ : ۲۶-۳۴۔ جب یوسف گھر آیا تو اُس کے بھائی زمین پر جُھک کر اُس کے حضُور آداب بجا لائے۔ یہ اُس کے خواب کی تعبیر تھی (۳۷ : ۷)۔ جب اُس نے خاندان کا حال پُوچھا اور بنیمین سے مِلا تو جذبات اُس پر غالب آ گئے۔ ضیافت کے وقت اُس نے الگ کھانا کھایا، اور اُس کے بھائیوں کو الگ کھانا پیش کیا گیا، اور مصریوں نے الگ کھانا کھایا۔ اُس کے بھائی یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ انہیں ترتیب وار عُمر کی بڑائی اور چھوٹائی کے مُطابق بٹھایا گیا۔ مصر میں کِسی کو اُن کی پیدائش کے متعلق کیا عِلم تھا؟ یوسف کے سگے بھائی بنیمین کو خصُوصی اہمیت دی گئی۔

۴۴ : ۱-۱۳۔ جب بھائی کنعان کو واپس جانے لگے تو یوسف نے حکم دیا کہ اُس کا چاندی کا پیالہ بنیمین کے بورے میں چُھپا دیا جائے۔ نہ صِرف اِس پیالے سے وُہ مے پیتا بلکہ فال کھولنے کے لئے بھی اِسے استعمال کرتا تھا —— شاید اِس کا مطلب خوابوں کی تعبیر تھا۔

بعد ازاں خُدا کے لوگوں کو فالگیری سے منع کر دیا گیا (استثنا ۱۸ : ۱۰-۱۲) ۔ لیکن اِن ابتدائی ایاّم میں بھی ممکن نہیں لگتا کہ یوسف فال کھولنے کے لئے مصری طریقہ استعمال کرتا ہو۔ اُسے خُدا کی طرف سے ہدایت وبصیرت حاصل ہوتی تھی ، لیکن شاید اِس پیالے کی مدد سے وُہ اپنے بھائیوں پر ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ وُہ واقعی مصری ہے ۔

بعد ازاں جب یوسف کے بھائیوں پر پیالہ چرانے کا الزام لگایا گیا تو اُنھوں نے اپنی بے گناہی پر اِصرار کیا ، اور بڑی جلد بازی سے اعلان کر دیا کہ جس کے پاس سے یہ پیالہ ملے اُسے ہلاک کر دیا جائے ۔ یوسف کا منتظم اِس بات پر متفق ہو گیا کہ مُجرم اُس کا غلام بن جائے گا ۔ جب پیالہ بنیمین کے بورے سے برآمد ہُوا تو وُہ سب سخت پریشان ہو کر شہر کو واپس مُڑے ۔

۴۴ : ۱۴-۱۷ جب یوسف نے انہیں ملامت کی تو یہوداہ نے رضامندی کا اظہار کیا کہ وُہ سب اُس کے غُلام بن جائیں گے لیکن یوسف نے کہا کہ صِرف بنیمین ہی اُس کا غُلام بنے گا ، اور باقی گھر واپس جا سکتے ہیں ۔ بنیمین کے بورے میں چاندی کا پیالہ رکھنے اور اُسے واپس جانے سے روکنے کا مقصد یہ تھا کہ اُس کے بھائی اپنے خُونی واقعے کے جُرم کو تسلیم کریں ۔ جارج ولیم لکھتا ہے :

> "اُس نے اِس طور سے عمل کیا تاکہ اُن کے گُناہ انہیں یاد دِلائے جائیں اور وُہ اپنی زُبان سے اُن کا اقرار کریں ... شمعون اور بعد ازاں بنیمین کو روکنے کا بڑی مہارت سے منصُوبہ بنایا گیا تھا تاکہ معلُوم کیا جائے کہ کیا ابھی تک اُنہیں اپنے قیدی بھائی کا چلاّنا اور غمزدہ باپ کے آنسُو یاد ہیں ۔ اُس کا منصُوبہ بڑی حد تک کامیاب رہا ۔ اُس کی سختی اور مہربانی نے اُنہیں بے چین کر دیا اور اُس کی نیکی نے اُن کی توبہ تک نوبت پہنچائی ۔"

یہ سارا منظر آنے والے ایاّم کی نشاندہی کرتا ہے جب اسرائیل کا بقیہ مسیح کی موت کے سلسلے میں اپنے گُناہ کا اقرار کرے گا اور اُس کے لئے ماتم کریں گے جیسا کوئی اپنے اکلوتے کے لئے کرتا ہے (زکریاہ ۱۲ : ۱۰) ۔

۴۴ : ۱۸-۳۴ یہوداہ نے یوسف کے نزدیک جا کر اُسے بنیمین کو لانے کی مشکلات کا تفصیلاً بیان کیا ۔ کیسے یوسف نے چھوٹے بیٹے کی موجودگی کا تقاضا کیا ، اور کیسے اُن کا باپ ابھی تک اپنے ایک بیٹے کے کھو جانے پر غم کرتا ہے اور بنیمین کے مصر جانے پر اُس نے کتنا احتجاج کیا ، اور کیسے یہوداہ نے اُس کی حفاظت کی ضمانت دی ۔ یہوداہ نے بتایا کہ اگر

بھائی بنیمین کے بغیر واپس جاتے ہیں تو اُن کا باپ مر جائے گا، چنانچہ اُس نے پیشکش کی کہ وُہ خُود بنیمین کی جگہ مِصر میں رہ کر غلام کی حیثیت سے یوسف کی خِدمت کرے گا۔

یہوداہ میں کس قدر تبدیلی آچکی تھی! ۳۷ باب میں اُس نے بڑی بے دردی سے نفع کی خاطر یوسف کو بیچ دیا اور اُسے اپنے باپ کی دل شکنی پر ذرا ترس نہ آیا۔ ۳۸ باب میں وُہ دھوکا دہی اور بدچلنی کا مرتکب ہُوا۔ لیکن خدا اُس کے دِل میں کام کر رہا تھا۔ چنانچہ ۴۳ باب میں وُہ بنیمین کا ضامن بن گیا۔ اب ۴۴ باب میں وُہ یوسف کے سامنے سفارشی التجا کرتا ہے اور اپنے آپ کو غلام کی حیثیت سے پیش کرتا ہے تاکہ بنیمین کے کھو جانے سے اُس کا باپ مزید غم کے بوجھ تلے نہ دب جائے۔ غلامی کے لئے اپنے بھائی کو بیچنے اور اب اپنے بھائی کی خاطر غلام بننے؛ اپنے باپ کے ساتھ سنگ دِلی کے اظہار اور اب اُس کی بھلائی کے لئے ایثار و قربانی۔ یہ سب یہوداہ کی زندگی میں خُدا کے فضل کی ترقی ہے۔

(۷) یوسف کا اپنے آپ کو اپنے بھائیوں پر ظاہر کرنا (باب ۴۵)

۴۵: ۱-۸۔ ساری بائبل میں یہ بھی ایک بہت ہی دِل دوز منظر ہے۔ یوسف نے اپنے مُلازموں کو باہر بھیج دیا، اور بہت ہی جذباتی انداز میں اپنے آپ کو اپنے بھائیوں پر ظاہر کیا۔ اُس نے انہیں بتایا کہ اُنہوں نے اُس کے ساتھ جو سلوک کیا تھا، اُس کے لئے پریشان نہ ہوں، کیونکہ خُدا نے اِس بدی میں سے بھلائی پیدا کی۔

۴۵: ۹-۱۵۔ اُنہیں کہا گیا کہ وُہ اپنے باپ، اپنے گھرانوں اور اپنے اسباب کو کال کے باقی ماندہ پانچ سالوں کے لئے مِصر میں جشن کے مقام پر لے آئیں "میرے باپ سے میری ساری شان و شوکت کا ذکر کرنا"۔ یہ ایک ایسا حکم ہے کہ ہم بھی اِس کی تعمیل کریں کہ خُدا کے سامنے اُس کے پیارے بیٹے کے جلال کا ذکر کریں۔ جب یوسف نے اپنے بھائی بنیمین کو گلے لگایا اور اپنے سب بھائیوں کو چُوما تو وُہ بہت زیادہ جذباتی ہو گیا۔

جب کلوری کا مسیح بنی اِسرائیل پر اپنے آپ کو اُن کے مسیح بادشاہ کی حیثیت سے ظاہر کرے گا، تو یہ اُن کو حاصل ہونے والی خُوشی کا ایک خوبصورت منظر ہو گا۔

۴۵: ۱۶-۲۴۔ جب فرعون کو ان سارے حالات کا پتہ چلا تو اُس نے یوسف کے بھائیوں سے کہا کہ وُہ کنعان سے اپنے باپ اور خاندانوں کو لے آئیں لیکن فرنیچر اور دیگر اسباب لانے کی

ضرورت نہیں کیونکہ وُہ انہیں ضرورت کی ساری چیزیں مہیا کرے گا۔ چنانچہ وُہ فرعون کی طرف سے دی ہوئی گاڑیوں پر کنعان کو واپس گئے، اور یوسف نے انہیں جانور، کپڑے اور کھانے پینے کی چیزیں دیں۔ بنیمین کو روپے اور خاص لباس تحفے میں ملے۔ اِس ڈر کے پیشِ نظر کہ کہیں اُس کے بھائی اُس سے کئی سال قبل بدسلوکی کے لئے ایک دُوسرے پر الزام نہ دیں، یوسف نے اُنہیں خبردار کیا کہ گھر واپس جاتے ہُوئے ایک دُوسرے سے جھگڑا نہ کریں۔

۴۵: ۲۵-۲۸۔ جب وُہ گھر پہنچے تو اُنہوں نے یعقوب کو خبر دی۔ پہلے تو اُسے یقین نہیں آرہا تھا۔ لیکن جب اُس نے مکمل داستان سُنی اور سامان سے بھری ہُوئی گاڑیاں دیکھیں تو اُسے یقین آگیا کہ یہ سچ ہے کہ یوسف ابھی تک زندہ ہے اور وُہ اُس سے پھر ملیں گے۔

یوسف اِس باب میں اپنے باپ کا پانچ بار ذِکر کرتا ہے۔ اِس سے اُس کی مسیح کی سی طبیعت کا اظہار ہوتا ہے۔ عِلاوہ ازیں اُس نے اپنے بھائیوں کو مُفت مُعافی دی۔ یہ ہمارے خُداوند کی اپنے باپ سے محبّت تھی، اور وُہ چاہتا تھا کہ وُہ اپنے باپ کی مرضی کو پُورا کرے اور اِسی لئے دُنیا میں آیا کہ وُہ گُناہ میں گرے ہُوئے اِنسان کو مخلصی دے۔ یوسف کی اپنے باپ سے محبّت میں، اِس محبّت کا ہلکا سا شائبہ ہے۔

(۸) بچھڑے ہُوئے خاندان سے یُوسف کی مُلاقات (باب ۴۶)

۴۶: ۱-۷۔ مصر کو جاتے ہُوئے اسرائیل نے کاروان کو تاریخی جگہ بیرسبع کے مقام پر ٹھہرایا تاکہ وُہ اپنے باپ اضحاق کے خدا کے لئے قربانیاں گُزرانے۔ یہ وُہ مقام ہے جہاں خُدا اضحاق کی قربانی کے سلسلے میں ابرہام پر ظاہر ہُوا تھا (۲۱: ۳۱ - ۲۲: ۲)۔ اور یہ وہی جگہ ہے جہاں خُداوند اضحاق پر ظاہر ہُوا (۲۶: ۲۳-۲۴)۔ اب وُہ یعقوب کی حوصلہ افزائی کے لئے ظاہر ہوتا ہے۔ خُداوند اُس پر سات بار ظاہر ہُوا۔ یہ آخری بار تھی۔ آیت ۴ کے دُوسرے وعدے سے ظاہر ہوتا ہے کہ یعقوب پھر کنعان میں واپس آئے گا۔ لیکن وُہ تو مصر میں انتقال کر گیا تاہم وعدہ دو طرح سے پُورا ہُوا۔ دفن کرنے کے لئے اُس کی لاش کو کنعان میں لے جایا گیا، اور ایک طرح سے وُہ اُس وقت بھی واپس آیا جب اُس کی نسل یشوع کی قیادت میں واپس آئی۔ یہ الفاظ "یوسف اپنا ہاتھ تیری آنکھوں پر لگائے گا" سے اُس کی پُرسکون موت کے بارے میں پیش گوئی کی گئی ہے۔ ایٹکنس اِس محاورے کی بہت خوبصورت

تشریح کرتا ہے:

"... یُوسف اُس کی مَوت پر اُس کی آنکھوں کو بند کرے گا۔ جب وُہ مَرے گا تو یُوسف اُس کے پاس ہوگا۔ مُلاحظہ فرمائیے کہ بڑے پُرفضل انداز میں یعقوبؔ کے ساتھ یہ شخصی وعدہ کیا گیا۔ اور اِس وعدے سے اُس کی یُوسف سے طویل جُدائی کی تلافی ہوگی۔ خدا اپنے خادِموں کی شخصی ضرورتوں کی فکر کرتا ہے" (۱-پطرس ۵: ۷)۔

چنانچہ یعقوبؔ اپنے سارے خاندان اور مال واسباب کے ساتھ مصرؔ میں پُہنچ گیا۔

۴۶: ۸-۲۷۔ آیات ۸-۲۷ میں یعقوبؔ اور اُس کے بیٹوں کا خاندانی رجسٹر ہے۔ کُل ۶۶ افرادِ خانہ تھے جو یعقوبؔ کے ساتھ مصرؔ میں آئے (آیت ۲۶)۔ اِس تعداد کو آیت ۲۷ اور خرُوج ۱: ۵ میں مذکور ۷۰ اور اعمال ۷: ۱۴ میں ۷۵ افراد کی تعداد سے ہم آہنگ کرنے میں کچھ مشکل درپیش ہے۔ اِس کی ایک وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ براہِ راست نسل سے تعداد، رشتے داروں کے وسیع حلقوں تک پھیلتی ہے۔

۴۶: ۲۸-۳۴۔ یعقوبؔ اور یُوسف میں شاندار ملاقات جشنؔ میں ہُوئی، جو مصرؔ کا ایک نہایت زرخیز علاقہ ہے۔ یہ دریائے نیلؔ کے ڈیلٹا کے قریب ہے۔ یعقوبؔ اور اُس کے بیٹوں نے وہاں سکونت کرنے کو ترجیح دی کیونکہ وہاں اُن کے ریوڑوں کے لئے بہترین چراگاہیں تھیں۔ اُنہوں نے فیصلہ کیا کہ فرعونؔ کو بتا دیا جائے کہ وُہ چرواہے ہیں۔ چونکہ مصری چرواہوں سے نفرت کرتے تھے، اِس لئے فرعونؔ نے اُنہیں محل سے دُور جشنؔ کی سرزمین میں رہنے کی اجازت دے دی۔ وہاں جشنؔ میں وُہ مصریوں کے ساتھ سماجی میل جول سے اوّلاً اپنی قومیت (۴۳: ۳۲)، اور دوم اپنے پیشے کے باعث الگ تھلگ تھے۔ خُدا نے اُنہیں اِس جگہ رہنے دیا جب تک وہ ایک ایسی طاقتور قوم نہ بن گئے جو اُس مُلک پر قابض ہو جِس کا اُس نے اُن کے آباواجداد کو دینے کا وعدہ کیا تھا۔

(۹) یُوسف کے خاندان کا مصرؔ میں جانا (باب ۴۷)

۴۷: ۱-۷۔ جب یُوسف کے پانچ بھائیوں نے فرعونؔ کو بتایا کہ وُہ چوپان ہیں تو اُس کا جواب بالکل اُن کی توقعات کے مُطابق تھا۔ اُس نے انہیں کہا کہ جشنؔ کی زرخیز چراگاہوں میں سکونت اختیار

کرلیں۔ اُس نے یوسفؔ سے یہ بھی کہا کہ وُہ اپنے رشتے داروں میں سے کچھ ہوشیار لوگوں کو شاہی ریوڑوں کی چرائی کے لئے مقرر کرے۔

۴۷ : ۷ - ۱۲۔ یوسفؔ نے ایک سو تیس سالہ اپنے باپ کی فرعونؔ سے ملاقات کا اہتمام کیا۔ یعقوبؔ نے فرعونؔ کو دعا دی۔ اِس کا مطلب ہے کہ یہ گمنام یہوُدی مصرؔ کے طاقتور حکمران سے بڑا تھا کیونکہ چھوٹا بڑے سے برکت پاتا ہے (عبرانیوں ۷ : ۷)۔ یعقوبؔ نے کہا کہ اُس کی زِندگی کے ایام تھوڑے اور دُکھ سے بھرے رہے۔ دراصل وُہ اپنے اکثر دُکھوں کا خُود ذِمہ دار تھا۔ یوسفؔ نے اپنے خاندان کو مصرؔ کے بہترین خطّے میں بسا دیا اور اُن کی ضرُوریات کی چیزیں انہیں مُہیا کر دیں۔ یہ فی الحقیقت کثرت کی زِندگی تھی۔

۴۷ : ۱۳ - ۲۶۔ جب مصرؔ اور کنعانؔ کے باشندے اپنے سارے پیسے خوراک کے لئے خرچ کر چکے تھے تو اُنہوں نے یوسفؔ کو اپنے ریوڑ دِے دئے۔ بعد میں اُس نے اُن کی زمین بھی خریدی، ماسوا پُجاریوں کی زمین کے۔ پھر اُس نے لوگوں کو بیج دیا تاکہ اُسے بوئیں اور زمین کو کاشت کریں۔ وُہ گویا فرعونؔ کے مزارعے تھے۔ انہیں فصل کا پانچواں حصّہ فرعونؔ کو دینا پڑا جو ایک بہت ہی فراخ دِلانہ انتظام تھا۔

۴۷ : ۲۷ - ۳۱۔ جب یعقوبؔ قریب المُوت تھا تو اُس نے یُوسفؔ سے وعدہ لیا کہ وُہ اُسے کنعانؔ میں دفن کرے گا۔ تب وُہ بستر پر سرہانے کی طرف سجدے میں ہوگیا۔ یا "اپنے عصا کے سرے پر سہارا لے کر سجدہ کیا" (عبرانیوں ۱۱ : ۲۱)۔ روایتی عبرانی میں لفظ "بستر" ہے، لیکن ہفتادی ترجمے میں "عصا" ہے۔

اور یُوں سابق اڑنگا لگانے والا، پرستش کے عمل سے زندگی کے آخری سانس لیتا ہے۔ عبرانیوں ۱۱ باب میں مذکُور ایمان کے سورماؤں میں سے وُہ واحد شخص ہے جِس کی پرستش کرنے والے کی حیثیت سے تعریف کی گئی ہے۔ وُہ خُدا کے فضل کی بدولت ایک طویل سفر طے کر چکا تھا اور اب وُہ جلد ہی اپنے خُداوند کے جلال میں داخِل ہونے والا تھا۔

(۱۰) یعقوبؔ کا یوسفؔ کے بیٹوں کو برکت دینا (باب ۴۸)

۴۸ : ۱ - ۷۔ جب یوسفؔ کو بتایا گیا کہ اُس کا باپ بیمار ہے تو وُہ افرائیمؔ اور منسّیؔ کو جلدی سے لے کر اُس کے پاس گیا۔ قریب المُوت بزرگ پلنگ پر بیٹھ گیا اور اپنے دونوں پوتوں

کو بیٹے کی حیثیت سے اپنا لیا۔ اِس عمل سے اُس نے یہ انتظام کیا کہ جب بعد ازآں ملکِ کنعان کی قبیلوں میں تقسیم ہوگی تو یوسف کے قبیلے کو دوگنا حصّہ ملے گا۔ جہاں تک علاقے کا تعلق تھا یُوں یوسف کو پہلوٹھے کا حق مِلا۔ اِس کے بعد پیدا ہونے والی اَولاد یعقوب کی نہیں یوسف کی ہوگی۔ وُہ اُن علاقوں میں سکونت کریں گے جو افرائیم اور منسّی کو ملکیت میں دِیئے جائیں گے۔ آیت ۷ میں اِس اَمر کی وضاحت کی گئی ہے کہ یعقوب کیوں یوسف کے بیٹوں کو اپنے بیٹوں کے ساتھ اپنا لینا چاہتا تھا۔ وُہ اُس کی چہیتی بیوی راخل کے پوتے تھے، جو اُس کے خیال میں قبل از وقت فوت ہوگئی تھی۔

۴۸ : ۸-۲۲- تب یعقوب نے اپنے پوتوں کو برکت دی اور افرائیم چھوٹے بیٹے کو پہلوٹھے کا حق دیا۔ یوسف نے اپنے پہلوٹھے بیٹے منسّی کی حمایت میں اِس ترتیب کو درست کرنے کی کوشش کی، لیکن یعقوب نے کہا کہ اُس نے یہ اِرادتاً کیا ہے۔ اُس کے ذہن میں وُہ کونسی یادیں تھیں جب اُس نے ایمان سے چھوٹے کو برکت دی۔ بہُت سال پہلے اُس کے اپنے باپ نے نادانستہ طور پر اُسے یعنی چھوٹے کو برکت دی تھی۔ لیکن اب وُہ لاعلمی میں چھوٹے کو برکت نہیں دے رہا تھا کیونکہ اُس کا اُس وقت خُدا سے رابطہ تھا جو مستقبل کا مالک ہے۔ یعقوب کا ایمان تھا کہ اُس کی اولاد ایک دِن موعُودہ سرزمین میں واپس جائے گی۔ اُس نے یوسف کو پہاڑ کی ڈھلان دی جو اُس نے اموریوں پر فتح حاصل کر کے لی تھی۔ شاید اِس کا اُس عِلاقے سے تعلق ہے جس میں وُہ کنواں ہے جو بعد ازاں "یعقوب کا کنواں" کہلایا (یوحنا ۴ : ۵)۔

(۱۱) یعقوب کی اپنے بیٹوں کے مُتعلق پیش گوئی (باب ۴۹)

۴۹ : ۱-۲- یعقوب کے آخری الفاظ پیش گوئی (آیت ۱) اور برکت تھے (آیت ۲۸)۔

۴۹ : ۳، ۴- روبن پہلوٹھے بیٹے کی حیثیت سے اولاد میں باپ کی مردانہ قوت کی اوّلیت کی نمائندگی کرتا تھا۔ اور اُسے رُعب اور شان کا مقام حاصل تھا۔ پیدائشی حق کے لحاظ سے وُہ دوگنے حِصّے کا مالک تھا۔ لیکن اُس نے اپنے اوّل مقام کو کھو دیا کیونکہ اُس نے جذبات سے مغلُوب ہو کر اپنے باپ کی حَرَم بلہاہ سے مُباشرت کی (۳۵ : ۲۲)۔

۴۹ : ۵-۷- چونکہ اِن بھائیوں نے بڑی بے دردی سے سکم کے لوگوں کو قتل کیا تھا

اور ایک بَیل کی کونچیں کاٹ ڈالی تھیں اِس لئے شمعُون اور لاوی، یعقوب میں الگ الگ اور اسرائیل میں پراگندہ ہو جائیں گے۔ دُوسری مردم شماری کے وقت (گنتی ۲۶ باب)، یہ سب سے چھوٹے قبیلے تھے۔ اِس نبوّت کی تکمیل اُس وقت بھی ہُوئی جب شمعُون کا قبیلہ بہت حد تک یہوداہ کے قبیلے میں ضم ہو گیا (یشوع ۱۹: ۱-۹) اور لاوی کے قبیلے کو مُلک کے ۴۸ شہروں میں بسا دیا گیا۔ یعقوب نے اُن کے ظالمانہ فریب پر لعنت کی، لیکن اِن قبیلوں کے لوگوں کو ملعُون نہ ٹھہرایا۔

۴۹: ۸-۱۲۔ یہوداہ (جس کا مطلب ہے ستائش یا تعریف) کے بھائی دُشمنوں پر فتح کے باعث اُس کی تعریف اور عزت کریں گے۔ یہوداہ شیرِ بَبر کی مانند ہے جو شکار کرنے کے لئے جاتا ہے اور آرام کے لئے واپس آتا ہے اور اُس کے آرام میں کسی کو خلل ڈالنے کی جرأت نہیں ہے۔ جیسے یوسف کو علاقے کی وراثت کے لئے پیدائشی حق ملا، بعینہ یہوداہ کو حکومت کی وراثت ملی۔ شیلوہ (مسیح) کے آنے تک اِس قبیلے میں سلطنت جاری رہے گی، اور مسیح میں یہ سلطنت دائمی طور پر قائم رہے گی۔ اُس کے لوگ اقتدار کے دِنوں میں رضامندی سے اُس کی فرمانبرداری کریں گے۔ لفظ شیلوہ کا مطلب مبہم سا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اِس کا مطلب ہے "سلامتی کا شہزادہ"، "پُر اطمینان"، "یہوداہ کی نسل"، "اُس کی اولاد"، "جس کا ہے" (موازنہ کریں حزقی ایل ۲۱: ۲۷)۔

۴۹: ۱۳۔ زبولُون سمندری تجارت سے خُوشحال ہو گا۔ چُونکہ اِس قبیلے کو عہدِ عتیق میں سمندر سے دُور علاقہ دیا گیا اِس لئے یہ پیش گوئی ہزار سالہ دَور میں پُوری ہو گی۔

۴۹: ۱۴-۱۵۔ اشکار کو ایک مضبُوط گدھے سے تشبیہ دی گئی ہے۔ وُہ اچھی اچھی چراگاہوں کے ماحول میں اِس قدر مطمئن ہے کہ آزادی کے لئے اُس کا جنگ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں، چنانچہ وُہ دُشمنوں کے جُوئے کا غلام بن گیا۔

۴۹: ۱۶-۱۸۔ دان اپنے قبیلے کے ساتھ مخلص ہے اور وُہ اپنے لوگوں کا انصاف کرے گا۔ آیت ۱۷ مُشکل ہے۔ شاید اِس کا اشارہ دان کے قبیلے میں بُت پرستی کو متعارف کرانے کی طرف ہے جس سے قوم زوال پذیر ہو گئی (قضاۃ ۱۸: ۳۰، ۳۱)۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ در پردہ اِس کا اِشارہ مخالفِ مسیح کی طرف ہے جو دان کے قبیلے سے پیدا ہو گا، اور یہی وجہ ہے کہ اِس قبیلے کا ۱-تواریخ ۲: ۳-۸: ۴۰ اور مُکاشفہ ۷: ۳-۸ میں کوئی ذِکر نہیں ہے۔ آیت ۱۸ میں یعقوب، اپنے لوگوں کی اُن کے دُشمنوں سے حتمی مخلصی یا اپنی مخلصی

کے لئے دُعا کرتا ہے۔

۴۹: ۱۹۔ جد کو یردن کے مشرق میں اپنے غیر محفوظ علاقے میں، اکثر دشمنوں کے حملوں کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ لیکن اُس کا قبیلہ اپنے دشمنوں کو روند ڈالے گا۔

۴۹: ۲۰۔ آشر (خوش نصیب) کا قبیلہ زرخیز زمین کا مالک ہوگا اور وُہ بادشاہوں کے لئے لذیذ اشیا پیدا کرے گا۔

۴۹: ۲۱۔ نفتالی قید سے رہا کی ہُوئی ہرنی کی مانند ہے۔ یہ بہت تیزی سے اچھی خبر پہنچاتا ہے۔ یہوداہ اسکریوتی کے سوا باقی تمام شاگردوں کا نفتالی کے علاقے سے تعلق تھا اور خداوند کی زیادہ تر خدمت اِسی علاقے میں ہُوئی۔

۴۹: ۲۲-۲۶۔ افرائیم اور منسّی کے علاقے پر محیط ‘یوسف ایک پھلدار پودا ہے’ اور وُہ اپنی سرحدوں سے پار نعمتیں بھیجتا ہے۔ اُس کی بہت زیادہ مخالفت ہُوئی، لیکن اُس نے ہتھیار نہیں ڈالے، کیونکہ اُس نے یعقوب کے قادر کے ہاتھ سے قوت پائی، جس سے وُہ چوپان اُٹھا ہے جو اسرائیل کی چٹان (مسیح) ہے۔ خُدا یوسف کو کثرت کی بارش، کنوؤں، چشموں، اور بہت زیادہ اولاد کی برکت دے گا۔ یعقوب نے بڑی انکساری سے محسُوس کیا کہ اُسے اُس کے آباؤ اجداد کی نسبت کہیں زیادہ برکت ملی ہے۔ اب اُس کی آرزو یہ ہے کہ ایسے ہی یوسف کو برکت ملے جو اپنے بھائیوں سے جُدا ہُوا تھا۔

۴۹: ۲۷۔ بنیمین ایک جنگجو قبیلہ ہے جو مُسلسل فتوحات حاصل کرے گا اور لُوٹ کا مال بانٹے گا۔ کسی نے کہا ہے کہ بنیمین نے دیگر تمام قبائل کی نسبت اپنے آپ کو جنگجو قبیلہ ثابت کیا۔

۴۹: ۲۸-۳۳۔ اختتام پر یعقوب نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ وُہ اُسے مکفیلہ کی غار میں دفن کریں، جو حبرون میں اُس کے گھر کے نزدیک ہے اور جو ابرہام، سارہ، اضحاق اور رِبقہ کی آخری آرام گاہ ہے۔ تب "اُس نے اپنے پاؤں بچھونے پر سمیٹ لئے اور دم چھوڑ دیا"۔

(۱۲) مصر میں یعقوب اور پھر یوسف کی موت (باب ۵۰)

۵۰: ۱-۱۴۔ جب یعقوب فوت ہُوا تو مصریوں نے بھی ستّر دِن تک ماتم کیا۔ شاہی طبیبوں نے اُس کی لاش میں خوشبو بھری۔ تب فرعون نے یوسف کو اجازت دی کہ وُہ افسروں، رِشتہ داروں اور نوکروں کے ایک بہت بڑے جلوس کی صُورت میں لاش کو کنعان واپس لے

جائے۔ وہ یردن کے مشرق میں ٹھہرے تو اُنھوں نے سات دِن تک اِس قدر دِل سوز آواز سے نوحہ کیا . . . کہ کنعانیوں نے اُس جگہ کا نام ابیل مصریم رکھ دیا یعنی مصر کے غم کی جگہ۔ مکفیلہ کی غار میں دفن کرنے کے بعد یوسف اور اُس کے ساتھی مصر کو واپس لوٹ گئے۔

۵۰ : ۲۲-۲۶۔ یعقوب کے بارہ ۱۲ بیٹوں میں سے یوسف سب سے پہلے فوت ہوا۔ اُس نے اپنے باپ کی وفات کے ۵۴ سال بعد رحلت کی۔ اُس کے ایمان کی کہ خدا بنی اسرائیل کو واپس کنعان میں لے جائے گا، عبرانیوں ۱۱: ۲۲ میں تعریف کی گئی ہے۔ اُس نے نصیحت کی کہ اُسکی ہڈیاں اُس سرزمین میں دفن کی جائیں۔

اِس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ پیدائش کی کتاب کا خدا کی کامل تخلیق سے آغاز ہوتا ہے، اور مصر میں تابوت سے اِس کا اختتام ہوتا ہے۔ یہ مختلف لوگوں کی سوانح حیات کی کتاب ہے۔ دو ۲ ابواب میں آسمان و زمین کی تخلیق کا بیان ہے جبکہ ۴۸ ابواب میں زیادہ تر مردوں اور عورتوں کی زندگیوں کا ذکر ہے۔ خدا بنیادی طور پر لوگوں میں دلچسپی لیتا ہے۔ جو اُسے جانتے ہیں، اُن کے لئے یہ کس قدر تسلی اور چیلنج کا باعث ہے۔

خرُوج

تعارف

۱۔ مُسلّمہ کُتب میں مُنفرد مقام

خرُوج (یُونانی زبان میں باہر نکلنے کا راستہ) کی کتاب میں، یُوسفؔ کی موت کے بعد، اسرائیل کے بارے میں بیان کا آغاز ہوتا ہے۔ یہودی مذہب کی بنیادیں فسح میں ہیں، اور فسح کی جڑیں اسرائیل کی مصر میں چار سو سالہ غلامی سے مخلصی میں ہیں۔ چونکہ فرعون نے عبرانیوں کے خُدا کا مقابلہ کیا اور اُس کی کوئی پروا نہ کی اِس لئے اُس کی قوم کو دسؔ آفتوں کے دُکھ سے گزرنا پڑا۔ اِس میں بائبل دُنیا کی تصویر کو پیش کرتی ہے۔

بحرِ قُلزم کو عبُور کرنے کا بیان اور بہت سے دیگر حیران کُن مُعجزات، کوہِ سینا پر شریعت کا دیا جانا، اور خیمۂ اجتماع کے لئے تفصیلی ہدایات اِس خوبصورت کتاب کی تکمیل کرتی ہیں۔

۲۔ مُصنّف

ہم یہودی اور مسیحی نظریہ کے مُطابق تسلیم کرتے ہیں کہ توریت کی دیگر کتابوں کی طرح اسے بھی مُوسیٰ نے لکھا ہے۔ اِس نظریہ کے دِفاع کے لئے توریت کا دیباچہ دیکھئے۔

۳۔ تاریخ

بائبل کے عُلما نے مصر سے خرُوج کی تاریخ کا تعیّن یہ کیا ہے کہ یہ زیادہ سے زیادہ ۱۵۸۰ ق م اور کم از کم ۱۲۳۰ ق م میں واقع ہوا۔ ۱۔سلاطین ۶:۱ میں لکھا ہے کہ خرُوج کے ۴۸۰ سال بعد سلیمان نے ہیکل کو بنانا شروع کیا۔ چونکہ یہ تقریباً ۹۶۰ ق م کا واقعہ ہے، تو یُوں خروج کی تاریخ ۱۴۴۰ ق م بنتی ہے۔ بہُت سے عُلما کا خیال ہے کہ علمِ آثارِ قدیمہ بعد کی تاریخ (۱۲۹۰ ق م) کی زیادہ حمایت کرتا ہے۔ ہم بالکل صحیح تاریخ کے بارے میں وثوق سے کُچھ نہیں کہہ سکتے، تاہم سب باتوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے یہی معقول معلُوم ہوتا ہے کہ خرُوج کا واقعہ ۱۴۴۰ ق م کے

قریب رُونما ہُوا اور اِس کے تھوڑے عرصے کے بعد یہ کتاب قلم بند ہُوئی۔

۴۔ پس منظر اور مضمون

جونہی ہم خرُوج کی کتاب کو کھولتے ہیں تو ہم اِسرائیلیوں کو مصر میں دیکھتے ہیں جہاں ہم نے اُنہیں پیدائش کی کتاب کے اختتام پر چھوڑا تھا، لیکن اب پس منظر کُلی طور پر تبدیل ہوچکا ہے۔ چار سو سال کے بعد کا دَور ہے۔ جن عبرانیوں کو کبھی پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا، اب وُہ غُلام ہیں اور فرعون کے وسیع تعمیراتی پروگرام کے لئے اِینٹیں بناتے ہیں۔

خرُوج کی کتاب کے مضامین مخلصی اور اسرائیل قوم کی بنیاد ہیں۔ ۳۴۰۰ سال سے یہُودی اِسس واقعے کی یاد مناتے رہے ہیں ــــ یعنی مِصر سے قُدرت اور خُون کے ذریعے نکل آنے اور اِسرائیل کے ایک قوم کی حیثیت سے وجُود میں آنے کی یاد مناتے ہیں۔

مسیحیوں میں عشائے ربّانی میں خُدا کے لوگوں کی قُدرت اور خُون سے مخلصی کی یادگاری منائی جاتی ہے۔ اِس رسم کی علمِ الٰہی اور تواریخی لحاظ سے فسح کی رسم میں جڑیں ہیں۔ کِسی حد تک عشائے ربّانی میں روٹی اور مے وہی اجزا ہیں جو فسح میں استعمال ہوتے ہیں۔

مصر سے خرُوج کے بعد، منظر تبدیل ہوتا ہے، اور بیابان کا منظر شرُوع ہو جاتا ہے، جہاں موسیٰ کو اپنے لوگوں کے لئے خُدا کی شریعت مِلتی ہے۔ تقریباً نصف کتاب میں خیمۂ اجتماع اور اُس کی کہانت کا بیان ہے (ابواب ۲۵—۴۰)۔ یہ تفصیلات محض تواریخی نہیں ہیں۔

خرُوج کی کتاب سے بہتر طور پر لُطف اندوز ہونے کے لئے، ہمیں اِس میں مسیح کو تلاش کرنے کی ضرُورت ہے۔ موسیٰ، فسح کا برّہ، "چٹان"، اور خیمۂ اجتماع یسوع مسیح کی علامات میں سے چند ہیں اور اِن میں سے اکثر کا کتابِ مُقدّس کے دُوسرے حِصّوں میں ذِکر کیا گیا ہے (مثلاً ۱-کرنتھیوں ۵: ۷؛ ۱۰: ۴؛ عبرانیوں ابواب ۳—۱۰)۔ ہماری دُعا ہے کہ خُداوند ہمارے لئے وہی کُچھ کرے جو اُس نے اماؤس کی راہ پر جانے والے دو شاگردوں کے لئے کیا تھا کہ "جِتنی باتیں اُس کے حق میں لکھی ہوئی ہیں وُہ ہمیں سمجھا دے"۔

خاکہ

۱۔ مصر میں اسرائیل کی غلامی		باب ۱
۲۔ موسیٰ کی پیدائش، اُس کا بچ جانا اور اُس کی تربیت		باب ۲
۳۔ موسیٰ کی بلاہٹ		ابواب ۳-۴
الف۔ موسیٰ پر یہوواہ کا مکاشفہ		باب ۳
ب۔ موسیٰ کا پس و پیش کرنا		۴:۱-۱۷
ج۔ موسیٰ کا مصر کو واپس جانا		۴:۱۸-۳۱
۴۔ موسیٰ کا فرعون کے روبرو ہونا		۵:۱-۷:۱۳
الف۔ پہلی بار روبرو ہونا		۵:۱-۷:۶
ب۔ دوسری بار روبرو ہونا		۷:۷-۱۳
۵۔ پہلی نو آفتیں		۷:۱۴-۱۰:۲۹
الف۔ پہلی آفت	دریائے نیل کا خون میں تبدیل ہو جانا	۷:۱۴-۲۵
ب۔ دوسری آفت	مینڈک	۸:۱-۱۵
ج۔ تیسری آفت	جوئیں	۸:۱۶-۱۹
د۔ چوتھی آفت	مچھر	۸:۲۰-۳۲
ہ۔ پانچویں آفت	مویشیوں میں مری	۹:۱-۷
و۔ چھٹی آفت	پھوڑے	۹:۸-۱۲
ز۔ ساتویں آفت	آگ اور اولے	۹:۱۳-۳۵
ح۔ آٹھویں آفت	ٹڈیاں	۱۰:۱-۲۰
ط۔ نویں آفت	تین دن کی تاریکی	۱۰:۲۱-۲۹
۶۔ فسح اور پہلوٹھوں کی موت		۱۱:۱-۱۲:۳۰
۷۔ مصر سے خروج		۱۲:۳۱-۱۵:۲۱
الف۔ سمندر کی طرف روانگی		۱۲:۳۱-۱۳:۲۲

ب۔ بحرِ قلزم کو عبور کرنا باب ۱۴

ج۔ موسیٰ کا گیت ۱۵:۱-۲۱

۸۔ سینا کی طرف سفر ۱۵:۲۲ - ۱۸:۲۷

الف۔ شور کا بیابان ۱۵:۲۲-۲۷

ب۔ سین کا بیابان باب ۱۶

ج۔ رفیدیم باب ۱۷

د۔ موسیٰ اور یترو باب ۱۸

۹۔ شریعت کا دیا جانا ابواب ۱۹-۲۴

الف۔ مکاشفے کے لئے تیاری باب ۱۹

ب۔ دس احکام باب ۲۰

ج۔ متفرق قوانین ابواب ۲۱-۲۴

(۱) غلاموں سے متعلق قوانین ۲۱:۱-۱۱

(۲) شخصی چوٹ سے متعلق قوانین ۲۱:۱۲-۳۶

(۳) چوری اور جائیداد کے نقصان سے متعلق قوانین ۲۲:۱-۶

(۴) بددیانتی سے متعلق قوانین ۲۲:۷-۱۵

(۵) جنسی فعل کے لئے پھسلانے اور فعل سے متعلق قوانین ۲۲:۱۶-۱۷

(۶) سول (CIVIL) اور مذہبی فرائض سے متعلق قوانین ۲۲:۱۸-۲۳:۱۹

(۷) فتح سے متعلق قوانین ۲۳:۲۰-۳۳

(۸) عہد کو تسلیم کرنا ۲۴:۱-۸

(۹) خدا کے جلال کا ظہور ۲۴:۹-۱۸

۱۰۔ خیمۂ اجتماع اور کہانت ابواب ۲۵ - ۴۰

الف۔ خیمۂ اجتماع بنانے سے متعلق ہدایات ابواب ۲۵-۲۷

(۱) سامان اکٹھا کرنا ۲۵:۱-۹

(۲) عہد کا صندوق ۲۵:۱۰-۱۶

(۳) سرپوش ۲۵:۱۷-۲۲

(۴) نذر کی روٹیوں کے لئے میز ۲۵: ۲۳-۳۰

(۵) سونے کا شمعدان اور اس کے لوازمات ۲۵: ۳۱-۴۰

(۶) خیمۂ اجتماع باب ۲۶

(۷) سوختنی قربانی کے لئے پیتل کی قربان گاہ ۲۷: ۱-۸

(۸) بیرونی صحن، ستون اور پردہ ۲۷: ۹-۱۹

(۹) شمعدان کے لئے تیل ۲۷: ۲۰-۲۱

ب۔ کہانت ابواب ۲۸، ۲۹

(۱) کاہنوں کا لباس باب ۲۸

(۲) کاہنوں کی تقدیس باب ۲۹

ج۔ خیمۂ اجتماع کے لئے مزید ہدایات ابواب ۳۰، ۳۱

(۱) بخور جلانے کی قربان گاہ ۳۰: ۱-۱۰

(۲) فدیے کی قیمت ۳۰: ۱۱-۱۶

(۳) پیتل کا حوض ۳۰: ۱۷-۲۱

(۴) مسح کرنے کا تیل ۳۰: ۲۲-۳۳

(۵) بخور ۳۰: ۳۴-۳۸

(۶) باصلاحیت ہنرمند ۳۱: ۱-۱۱

(۷) سبت کا نشان ۳۱: ۱۲-۱۸

د۔ بت پرستی کا اچانک پھوٹ پڑنا ابواب ۳۲، ۳۳

(۱) سونے کا بچھڑا ۳۲: ۱-۱۰

(۲) شفاعت اور موسیٰ کا غصہ ۳۲: ۱۱-۳۵

(۳) لوگوں کا توبہ کرنا ۳۳: ۱-۶

(۴) موسیٰ کا خیمۂ اجتماع ۳۳: ۷-۱۱

(۵) موسیٰ کی دعا ۳۳: ۱۲-۲۳

ہ۔ عہد کی تجدید ۳۴: ۱ — ۳۵: ۳

و۔ خیمۂ اجتماع کو ساز و سامان سے آراستہ کرنے کی تیاری ۳۵: ۴ — ۳۸: ۳۱

(۱)	لوگوں کے ہدیے اور ہُنرمند اشخاص	۳۵:۴ - ۳۶:۷
(۲)	خیمۂ اجتماع کے لئے پردے	۳۶:۸ - ۱۹
(۳)	تین سمتوں کے لئے تختے	۳۶:۲۰ - ۳۰
(۴)	تختوں کو باہم جوڑنے کے لئے بینڈے	۳۶:۳۱ - ۳۴
(۵)	پاک ترین مقام کے سامنے پردہ	۳۶:۳۵ - ۳۶
(۶)	پاک مقام کے سامنے پردہ	۳۶:۳۷ - ۳۸
(۷)	عہد کا صندوق	۳۷:۱ - ۵
(۸)	سرپوش	۳۷:۶ - ۹
(۹)	نذر کی روٹیوں کی میز	۳۷:۱۰ - ۱۶
(۱۰)	سونے کا شمعدان اور اِس کے لوازمات	۳۷:۱۷ - ۲۴
(۱۱)	عُودسوز	۳۷:۲۵ - ۲۸
(۱۲)	مسح کا تیل اور بخُور	۳۷:۲۹
(۱۳)	سوختنی قُربانی کے لئے قُربان گاہ	۳۸:۱ - ۷
(۱۴)	پیتل کا حوض	۳۸:۸
(۱۵)	بیرُونی صحن، ستون اور پردہ	۳۸:۹ - ۳۱

ز۔ کاہنوں کے لباس کی تیاری — باب ۳۹

ح۔ خیمۂ اجتماع کو کھڑا کرنا — باب ۴۰

تفسیر

۱۔ مصر میں اسرائیل کی غلامی

(باب ۱)

۱:۱ - ۸ - اِس کتاب کے پہلے الفاظ ہیں "اسرائیل کے بیٹوں کے نام"۔ یہودی روایت کے مطابق یہی الفاظ خروج کی کتاب کا عنوان ہیں - خدا کس قدر شخصی خدا ہے! اِنسان محض نمبر نہیں بلکہ ہر ایک کا شخصی نام ہے۔ یسوع نے اچھے چرواہے کے متعلق کہا "وہ اپنی بھیڑوں کو نام بنام بلا کر باہر لے جاتا ہے" (یوحنا ۱۰: ۳)۔ اِس کا یہاں بڑی خوبصورتی سے اِطلاق ہوتا ہے۔ اِسرائیلی مصر میں چرواہوں کی حیثیت سے آئے لیکن اب وہ غلام ہیں - لیکن خدا جو اچھا چرواہا ہے وہ انہیں 'باہر لے جانے' کے لئے منصوبہ تشکیل دے رہا ہے۔

یعقوب کے گھرانے کے ستّر لوگوں کی تشریح کے لئے پیدائش ۴۶: ۸ - ۲۷ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیے۔ یہ ستّر لوگ بڑھ کر چند لاکھ ہو گئے تھے یہاں تک کہ ان میں ۶۰۳،۵۵۰ جنگی مرد بھی تھے، یہ تعداد اُس وقت کی ہے جب بنی اسرائیل سینا سے کنعان روانہ ہونے کے لئے تیار تھے (گنتی ۱: ۴۶) - آیات ۶ اور ۷ سے ظاہر ہوتا ہے کہ پیدائش کی کتاب کے اِختتام اور خروج کے واقعات کے درمیان کافی سالوں کا وقفہ ہے - آیت ۸ کا مطلب ہے کہ نیا بادشاہ یوسف کی نسل کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھتا تھا اور یوسف تو پہلے ہی مر چکا تھا۔

۱: ۹ - ۱۰ - اِسرائیلی تعداد میں اِس قدر زیادہ ہو گئے تھے اور وہ اِس قدر قوی تھے کہ فرعون نے سوچا کہ جنگ کے ایام میں وہ اُن کے لئے خطرے کا باعث ہوں گے - چنانچہ اُس نے انہیں غلام بنانے، ہر ایک نومولود بیٹے کو ختم کرنے اور بالآخر اِسرائیلی نسل کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کا فیصلہ کیا - کتابِ مقدس میں تین بُرے بادشاہوں نے معصوم بچوں کو قتل کرنے کا حکم دیا: فرعون، عتلیاہ (۲۔سلاطین ۱۱ باب) اور ہیرودیس (متی ۲ باب)۔ اِس شیطانی ظلم کا مقصد یہ تھا کہ وہ مسیح کی نسل کو ختم کر دے۔ شیطان کبھی بھی پیدائش ۳: ۱۵

کے وعدے کو نہیں بھُولا۔

۱: ۱۱-۱۴۔ فرعونؔ نے غلام یہُودیوں کو پِتُومؔ اور رعمسیسؔ کے ذخیرے کے شہروں کی تعمیر کے لئے استعمال کیا۔ لیکن جِس قدر اُس نے انہیں ستایا، اِسی قدر وُہ بڑھتے گئے۔ فرعونؔ نے سخت مشقت سے بدی کرنے کی ٹھانی، لیکن خُدا نے اِس سے بھلائی پیدا کی۔ اِس مشقّت نے یہُودیوں کو مِصرؔ سے موعُودہ مُلک کے سخت اور مُشکِل سفر کے لئے تیار کیا۔

۱: ۱۵-۱۹۔ سِفرہؔ اور فوعہؔ غالباً عبرانی دائیوں کی سردار تھیں۔ وُہ جب یہُودی ماؤں کو پتھر کی بیٹھکوں پر بچےّ جننے کے لئے بیٹھے دیکھتیں تو وُہ فرعونؔ کے حکم کی پروا نہ کرکے لڑکوں کو نہ مارتیں۔ اُنہوں نے اِس بہانے سے اِس کی وضاحت کی کہ یہُودی عورتیں اِس قدر مضبُوط ہوتی ہیں کہ دائیوں کے پہنچنے سے پہلے بچّہ جن لیتی ہیں۔ غالباً اُن کی اِس وضاحت میں کسی حَد تک صداقت تھی۔

۱: ۲۰-۲۲۔ سکرِ پچر یُونین کی روزمرّہ کی روٹی میں اِن دائیوں کے بارے میں یہ تاثرات دِئے گئے ہیں:

> "اِن دائیوں کو خاندانی زندگی میں ترقی کا اَجر اُن کے جھُوٹ بولنے پر نہیں بلکہ اُن کی انسانیت پر دِیا گیا (آیت ۲۱)۔ ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ مقصد وسائِل کو راست ٹھہراتا ہے، اور نہ یہ کہ اخلاقیات کے کوئی حتمی معیار نہیں ہیں۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ اِس گُناہ آلُود دُنیا میں بعض اوقات کم تر فرائض کی فرمانبرداری کی قیمت اعلیٰ فرائض کی فرمانبرداری ہو۔ دیگر فرائض کی طرح اِس میں بھی خُدا کا خوف دانائی کا شرُوع ہے"۔

عبرانی دائیوں سے ناکامی کے بعد فرعونؔ نے اپنے مُلازموں کو تاکیداً کہا کہ وہ اِس حکم کی پابندی کروائیں۔

۲۔ موسیٰؔ کی پیدائش، اُس کا بچ جانا اور اُس کی تربیّت (یاب ۲)

۲: ۱، ۲۔ آیت ایک میں مذکُور لاویؔ کے گھرانے کا ایک شخص عمرامؔ اور لاویؔ نسل کی ایک عورت یوکبدؔ (۶: ۲۰) تھی۔ یُوں موسیٰؔ کے والدین کا تعلق لاویؔ کے کہانتی قبیلے سے تھا۔ ایمان سے موسیٰؔ کے والدین نے موسیٰؔ کو تین مہینے تک چھپائے رکھا (عبرانیوں ۱۱: ۲۳)۔ اِس کا مطلب ہے کہ اُنہیں ضرُور کوئی مکاشفہ ہُوا ہوگا کہ وُہ خوش نصیب بچّہ ہوگا، کیونکہ ایمان کی بنیاد خُدا کے مکاشفاتی کلام پر ہے۔

۲: ۳-۸ - یوکبد کا ٹوکرا نوح کی کشتی کی طرح مسیح کی تصویر کو پیش کرتا ہے۔ مُوسیٰ کی بہن کا نام مریم تھا (گنتی ۲۶: ۵۹)۔ بظاہر یہ باب اتفاقات سے بھرپُور ہے۔ مثلاً فرعون کی بیٹی نہانے کے لئے کیوں عین اُسی جگہ آئی جہاں بچّہ پڑا ہُوا تھا؟ بچّہ کیوں رونے لگا اور اُسے ترس کھانے کے لئے اپنی طرف متوجہ کیا؟ کیوں فرعون کی بیٹی نے موسیٰ کی ماں کو اُسے دُودھ پلانے کے لئے قبول کر لیا؟

۲: ۹-۱۰ - مسیحی والدین کو آیت ۹ کے الفاظ کو ایک مُقدّس فریضہ اور قابلِ اعتماد وعدہ سمجھنا چاہیئے۔ مِصری زُبان میں 'مُوسیٰ' نام کا مطلب "بچّہ" یا "بیٹا" ہے اور عبرانی زُبان میں اِسی نام کا مطلب ہے "نِکالا ہوُا" یعنی پانی سے نِکالا ہوُا۔ میکنٹاش درج ذیل تاثرات دیتا ہے:

> "ابلیس اپنے ہی ہتھیار سے ناکام ہوگیا، یعنی فرعون کو وُہ خُدا کے مقاصد کو ناکام بنانے کے لئے استعمال کر رہا تھا، لیکن اسی کو خُدا نے موسیٰ کی پرورش کے لئے استعمال کیا جو شیطان کی قوت کو ختم کرنے کے لئے آلۂ کار تھا۔"

۲: ۱۱-۱۲ - ہمیں اعمال ۷: ۲۳ سے پتہ چلتا ہے کہ موسیٰ چالیسؔ برس کا تھا جب وُہ اپنے لوگوں کا حال معلُوم کرنے کے لئے گیا۔ اُس کا مصری کو مار ڈالنا درست اقدام نہ تھا، اُس کا جوش اُس کے ہوش اور عقل پر غالب آ گیا۔ ایک دِن آئے گا جب خُدا اپنے لوگوں کو مِصریوں سے مخلصی دِلانے کے لئے موسیٰ کو استعمال کرے گا، لیکن ابھی وقت نہیں تھا۔ پہلے اُسے چالیسؔ سال بیابان میں خُدا کے مکتب سے تربیّت حاصل کرنا تھی۔ خُدا نے پیش گوئی کی تھی کہ اُس کے لوگ مصر میں ۴۰۰ سال تک غلامی میں رہیں گے (پیدائش ۱۵: ۱۳)، چنانچہ مُوسیٰ کا یہ عمل چالیسؔ سال قبل از وقت تھا۔ اُسے بیابان کی تنہائی میں مزید تربیّت کی ضرورت تھی۔ اور قوم کو اینٹیں بنانے کے لئے مزید تربیت کی ضرورت تھی۔ خُدا اپنی لامحدُود حکمت سے تحت تمام حالات کو ترتیب دیتا ہے۔ اُسے کسی طرح کی جلدی نہیں اور نہ ہی وُہ اپنے لوگوں کو ایک لمحے کے لئے بھی ضرورت سے زیادہ مُصیبت میں رہنے دے گا۔

۲: ۱۳-۱۵ الف - جب موسیٰ دُوسرے دِن باہر گیا اور دُو عبرانی شخصوں کی لڑائی مٹانے کی کوشش کی تو اُنہوں نے اُس کی قیادت کو رَدّ کر دیا، جیساکہ عبرانیوں نے اس کے بعد اُسے بھی رَدّ کر دیا جو موسیٰ سے بڑا تھا۔ جب اُسے پتہ چلا کہ اُنہیں اِس بات کا علم ہے کہ اُس

نے مصری کو مار ڈالا ہے تو وہ ڈر گیا۔ جب فرعون نے اس قتل کے بارے میں سُنا تو وُہ مُوسیٰ کو مار ڈالنا چاہتا تھا۔ چنانچہ موسیٰ مدیان کی سرزمین یعنی عرب یا سینا کے علاقے میں بھاگ گیا۔

۲: ۱۵ب - ۲۲- مدیان کے ایک کنوئیں پر مُوسیٰ نے چند اکھڑ اور بدمزاج چرواہوں کے خلاف مدیان کے کاہن کی سات بیٹیوں کی مدد کر کے اُن کے ریوڑوں کو پانی پلایا۔ مدیان کے کاہن کو دو نام دِیئے گئے ہیں یعنی یترو (۳: ۱) اور رعوایل (آیت ۱۸)۔ مدیانیوں کا عبرانیوں سے دُور کا رِشتہ تھا (پیدائش ۲۵: ۲)۔ یترو نے اپنی بیٹی صفورہ کی موسیٰ سے شادی کر دی۔ اِس سے اُس کا ایک بیٹا پیدا ہُوا جس کا اُس نے جیرسوم نام رکھا (اِس کا مطلب ہے وہاں اجنبی)۔

۲: ۲۳ - ۲۵- خُدا اپنے لوگوں کی بُری حالت سے بے خبر نہ تھا۔ جب ایک نیا بادشاہ تخت نشین ہُوا تو خُدا نے اپنے لوگوں کا کراہنا سُنا اور اپنے عہد کو یاد کیا اور بنی اسرائیل پر نظر کی اور اُن کے حال کو معلوم کیا۔ اُس کا جوابی اقدام یہ تھا کہ اپنے خادِم کو مِصر (باب ۳) میں واپس لائے تاکہ وہ اپنے لوگوں کو اس مُلک سے نکالنے کے لئے قدرت اور قوت کا زوردار مظاہرہ کرے . . . ایسا مظاہرہ کہ تخلیقِ کائنات کے وقت سے کبھی نہ ہُوا ہو۔

۳- موسیٰ کی بُلاہٹ (ابواب ۳-۴)

الف- موسیٰ پر یہوواہ کا مکاشفہ (باب ۳)

۳: ۱-۴- یترو کے ریوڑ کو چراتے ہُوئے موسیٰ نے خُدا کے لوگوں کی قیادت کے مُتعلق بڑے اہم اسباق سیکھے۔ جب وُہ حورب (کوہِ سینا) کو گیا تو خُدا اُس پر ایک جھاڑی میں ظاہر ہُوا، جس میں آگ لگی ہُوئی تھی . . . لیکن وُہ بھسم نہیں ہوتی تھی۔ یہ جھاڑی خُدا کے جلال کو ظاہر کرتی تھی، جس کے سامنے اُسے جُوتی اُتار کر کھڑے ہونے کے لئے کہا گیا۔ یہ اِس اَمر کا پتہ دیتی تھی کہ یہوواہ اپنے لوگوں کے درمیان رہتا ہے لیکن وُہ بھسم نہیں ہوتے۔ اور بعض ایک مُفسروں نے اِس میں اسرائیل کے حالات کو دیکھا ہے کہ اُنہیں مصائب کی آگ میں آزمایا گیا لیکن وُہ بھسم نہیں ہُوئے۔ ہم سب کو بھی جلتی ہُوئی جھاڑی کی مانند ہونا چاہیئے ــــ کہ ہم خُدا کے لئے جلتے ہیں لیکن بھسم نہیں ہوتے۔

۳ : ۵ ۔ خُدا نے موسیٰ سے وعدہ کیا کہ وُہ اپنے لوگوں کو مصر سے مخلصی دلائے گا اور انہیں ایک وسیع مُلک یعنی کنعان میں لائے گا جہاں ۸ آیت میں مذکور غیر اقوام رہتی ہیں ۔ یہاں لفظ "مقدّس" بائبل میں پہلی بار استعمال ہؤا ہے ۔ اپنا جُوتا اتارنے سے مُوسیٰ نے تسلیم کیا کہ وُہ جگہ مُقدّس تھی ۔

۳ : ٦ ۔ خُدا موسیٰ کو یقین دہانی کراتا ہے کہ وُہ اُس کے باپ دادا یعنی ابرہام، اضحاق اور یعقوب کا خُدا ہے ۔ کول اِس مکاشفے کی اہمیت کو بیان کرتا ہے :

> موسیٰ اپنے لوگوں کو کسی نئے اور نامعلوم خُدا سے مُتعارف نہیں کراتا، بلکہ اُس کا بہتر مکاشفہ دیتا ہے جسے وُہ جانتے ہیں ۔ پولس کے اُن الفاظ کو اِس منظر کی مشابہت کے لئے پیش کر سکتے ہیں جو اُس نے اریوپگس پر اتھینے والوں سے کہے (اعمال ۱۷ : ۲۳) ۔ اُس کی صحیح مشابہت بعد کی صدیوں میں خُدا کا اپنے آپ کا مسلسل مکاشفہ ہے جس کی تکمیل مسیح کے آنے پر ہوئی ۔ تاہم اپنے دور میں موسیٰ کا مکاشفہ جو کہ اُن کے باپ دادا سے وعدوں کی تکمیل تھا، بنی اسرائیل کے لئے نیا تھا جیسا کہ بعد ازاں مسیح کی آمد کے لئے بھی اُن کا یہی حال تھا ۔

۳ : ۷ ۔ ۱۲ ۔ مُوسیٰ نے اپنی کمزوری کا اظہار کرتے ہوئے فرعون کے پاس جانے کے لئے خُدا کے سامنے احتجاج کیا ۔ لیکن خُدا نے موسیٰ کو اپنی حضُوری کا یقین دِلایا اور اُس سے وعدہ کیا کہ تُو اپنے مخلصی یافتہ لوگوں کے ساتھ اِس پہاڑ پر پرستش کرے گا ۔ جے ۔ آسولڈ سانڈرز اپنے تاثرات یُوں بیان کرتا ہے :

> اُس نے اپنی نااہلیت کی فہرست میں یہ باتیں شامل کیں :
> لیاقت کی کمی (۳ : ۱۱)، پیغام کی کمی (۳ : ۱۳)، اِختیار کی کمی (۴ : ۱)، روانی سے بولنے کی کمی (۴ : ۱۰)، گُزشتہ کاوشوں کی ناکامی (۵ : ۲۳)، گُزشتہ قبولیت کی کمی (٦ : ۱۲) ۔ نااہلیوں کی اِس سے لمبی فہرست بنانا مشکل ہے ۔ لیکن بجائے اس کے کہ خُدا اُس کی بظاہر انکساری سے خوش ہوتا وُہ اُس سے ناراض ہؤا ۔ "تب خُداوند کا قہر موسیٰ پر بھڑکا" (۴ : ۱۴) ۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اُس کی یہ نااہلی ہی وُہ وجہ تھی جس کی بنا پر خُدا نے اُسے اِس کام کے لئے چُنا ۔

۳ : ۱۳، ۱۴ ۔ موسیٰ کو یہ توقع تھی کہ جب وُہ بنی اسرائیل کے پاس خُدا کے نمائندے کی

حیثیت سے واپس جائے گا تو وہ اُس سے سوال کریں گے کہ اُسے کس نے بھیجا۔ اِس مقام پر خُدا نے سب سے پہلے اپنے آپ کو یہوواہ یعنی عظیم "مَیں ہُوں" کی حیثیت سے ظاہر کیا۔ یہوواہ عبرانی فعل "ہونا" سے مشتق ہے۔ یہ مقدّس نام چار حُروف "ی - ہ - و - ہ" YHWH سے مشتق ہے، اور اِس کے لئے خُدا کے دُوسرے ناموں الوہیم اور اَدونائی کے اعراب لگائے ہیں۔ کوئی شخص بھی وثوق سے نہیں کہہ سکتا کہ YHWH کا صحیح تلفظ کیا ہے، کیونکہ قدیم عبرانی ہجّوں میں حُروفِ تہجّی کے ساتھ اعراب کا استعمال نہیں ہوتا تھا۔ تاہم "یہوہ" غالباً صحیح تلفّظ ہے۔ مسیح کے دَور کے یہُودیوں کا تصوّر تھا کہ YHWH اِس قدر مقدّس ہے کہ اُس کا نام زبان سے ادا کرنا مناسب نہیں۔ اِس نام سے ظاہر ہوتا ہے کہ خُدا قائم بالذّات، خودکفیل، ابدی اور قادرِ مطلق ہے۔ پُورا نام "مَیں جو ہُوں سو مَیں ہُوں" کا غالباً یہ مطلب ہے "مَیں ہُوں کیونکہ مَیں ہُوں" یا "مَیں ہُوں گا کہ مَیں ہُوں گا"۔

۳: ۱۵-۲۲- اِس مکاشفے سے تقویت پاتے ہوئے کہ خُدا فی الحقیقت موجود ہے اور وہ اپنے لوگوں کی مدد کے لئے آنے کو تیار ہے، مُوسیٰ کو بتایا گیا کہ وہ بنی اسرائیل کے سامنے اعلان کر دے کہ وہ جلد آزاد ہو جائیں گے اور وہ اِس درخواست کے ساتھ فرعون کو آزمائے کہ اِسرائیلیوں کو تین دن کی منزل تک جانے دے تاکہ وہ خُداوند اپنے خُدا کے لئے قُربانی کریں۔ یہ فریب دہی کی کوئی کوشش نہ تھی بلکہ یہ فرعون کی رضامندی کا ہلکا سا امتحان تھا۔ اِس سے مِصری اُن جانوروں کے ذبح ہونے کے مشاہدے سے بچے رہیں گے جنہیں وہ مقدّس و متبرک تصوّر کرتے تھے۔ خُدا جانتا تھا کہ فرعون الٰہی قوت و قُدرت کے مجبُور کرنے کے بغیر اطاعت قبول نہیں کرے گا۔ آیت ۲۰ میں مذکُور عجائبات وہ آفتیں ہیں جو خُدا نے مِصر پر بھیجیں۔ جب خُدا اِن تمام آفتوں کو بھیج چکے گا تو یہُودی عورتیں مِصریوں سے جو کُچھ مانگیں گی وہ انہیں خُوشی سے دیں گے۔ یہ دولت اُس استحصال کی محض تلافی تھی، جو جبری مشقت لینے والوں نے روک رکھی تھی۔ اسرائیلیوں نے زیورات اور کپڑے مُستعار نہیں لئے بلکہ اُن سے مانگے۔ اِس میں کسی طرح کی دھوکا دہی نہیں تھی یہ محض اُجرت کی ادائیگی تھی۔

ب۔ مُوسیٰ کا پس و پیش کرنا (۴: ۱-۱۷)

۴: ۱-۹- مُوسیٰ کو مُسلسل یہ شک تھا کہ اسرائیلی اُسے خُدا کے نمائندے کی حیثیت سے

قبول نہیں کریں گے۔ شاید ۲: ۱۱-۱۵ کی مایوسی نے اُس کی رُوح کو بُری طرح متاثر کیا تھا۔ چنانچہ خُدا نے اُسے الٰہی ارشاد کی تصدیق کے لئے تین نشانات دِئے۔ (۱) اُس کی لاٹھی، جسے جب زمین پر پھینکا گیا تو وُہ سانپ بن گئی۔ (۲) اُس نے اپنا ہاتھ سینے پر رکھ کر ڈھانک لیا تو وُہ کوڑھ سے برف کی مانند سفید ہو گیا، اور پھر اسی ہاتھ کو جب سینے پر رکھا تو وُہ پھر اُس کے باقی جسم کی مانند ہو گیا۔ (۳) اور دریائے نیل کا پانی زمین پر پھینکنے سے خُون بن گیا۔

اِن نشانات کا یہ مقصد تھا کہ بنی اسرائیل کو قائل کیا جائے کہ موسیٰ کو خُدا نے بھیجا ہے۔ یہ شیطان (یعنی سانپ) پر خُدا کی قدرت کو ظاہر کرتے ہیں، اور کوڑھ سے گُناہ کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اور اِس سے اِس حقیقت کو ظاہر کرنا مقصود تھا کہ بنی اسرائیل کی اِن دونوں سے خُون کے ذریعہ مخلصی ہو گی۔

۴: ۱۰-۱۷۔ مُوسیٰ ابھی تک خُدا کے حُکم کی تعمیل میں پس و پیش کر رہا تھا، اور اِس بات کے لئے معذرت کر رہا تھا کہ وُہ فصیح نہیں ہے۔ موسیٰ کو یاد دِلانے کے بعد کہ جس خُدا نے اِنسان کے مُنہ کو بنایا ہے وُہ اُسے فصیح بھی بنا سکتا ہے اُس نے ہارون کو مُقرر کیا کہ وُہ اُس کی جگہ باتیں کرے۔ موسیٰ کو خُداوند پر بھروسا کرتے ہوئے حُکم کی تعمیل کر لینا چاہیئے تھا۔ خُدا ہمیں کوئی ایسا کام کرنے کے لئے نہیں دیتا، جسے کرنے کے لئے وہ قُدرت نہ دے۔ چونکہ موسیٰ نے خُدا کا بہترین منصُوبہ قبول نہ کیا اِس لئے اُسے بعد میں دُوسرے درجے کا حل قبول کرنا پڑا۔ یعنی ہارون اُس کا نمائندہ مقرر ہُوا۔ مُوسیٰ کا خیال تھا کہ ہارون اُس کا مددگار ہو گا، لیکن بعد ازاں وہی لوگوں کو سونے کے بچھڑے کی پرستش پر مائل کرنے میں، اُس کے لئے ایک رُکاوٹ ثابت ہُوا (باب ۳۲)۔

ج۔ موسیٰ کا مِصر کو واپس جانا (۴: ۱۸-۳۱)

۴: ۱۸-۲۳۔ مدیان کو بھاگ جانے کے چالیس سال بعد موسیٰ خُدا کے حکم اور یترو کی دُعاؤں سے مصر کو واپس آیا۔ اُس کی بیوی کا نام صفورہ تھا، اور بیٹوں کے نام جیرسوم اور الیعزر۔ آیت ۲ میں مذکور لاٹھی، آیت ۲۰ میں خُدا کا عصا بن گیا۔ خُداوند معمُولی چیزوں کو غیر معمُولی کاموں کے لئے استعمال کرتا ہے تاکہ واضح طور پر دیکھا جائے کہ قُدرت

خُدا کی طرف سے ہے۔ خُدا نے مُوسیٰ کو فرعون کے سامنے جو عجائبات دِکھانے کے لئے کہا تھا، وُہ آفتیں تھیں جو بعدازاں نازل ہُوئیں۔ خُدا نے فرعون کے دِل کو سخت کر دیا، لیکن اِس سے پہلے اِس ظالم حکمران نے اپنے دِل کو خُود سخت کر رکھا تھا۔ "پہلوٹھے" کا بعض اوقات جسمانی پیدائش کی ترتیب کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے، لیکن یہاں اِس کا مطلب عزّت کا مقام ہے جو پہلوٹھے کو پیدائشی حق کی بنا پر وراثت میں دیا جاتا ہے۔ فرعون کو پہلے سے خبردار کیا گیا تھا کہ اگر اُس نے خُدا کے حُکم کی تعمیل نہ کی تو وُہ اُس کے بیٹے کو ہلاک کر دے گا۔

۴: ۲۴-۲۶۔ لیکن یہ پیغام دینے سے پہلے مُوسیٰ کو خود فرمانبرداری سیکھنا تھی۔ شاید صفورہ کی مخالفت کی بِنا پر وُہ اپنے بیٹے (جیرسوم یا الیعزر) کا ختنہ نہ کر سکا۔ جب خُدا نے مُوسیٰ کو شاید شدید بیماری سے مار ڈالنے کی دھمکی دی، تو صفورہ نے غصّے سے اپنے بیٹے کا ختنہ کیا اور اپنے خاوند کی جان بچا لی۔ اُس نے اُسے "خُونی دُلہا" کہا۔ شاید اِس واقعہ اور واضح طور پر صفورہ کے خُداوند پر ایمان کی کمی کی وجہ سے مُوسیٰ نے اُسے اپنے دونوں بیٹوں کے ساتھ اُس کے باپ کے گھر بھیج دیا (۱۸: ۲، ۳)۔

۴: ۲۷-۳۱۔ جب مُوسیٰ مِصر میں واپس آیا تو ہارون اُسے مِلنے کے لئے آیا۔ وہ دونوں بنی اسرائیل کے سامنے کھڑے تھے، اور انہیں خُداوند کا پیغام پہنچایا۔ اور اِس کی خداوند کی طرف سے دِئے ہُوئے مُعجزات سے تصدیق کی۔ تب لوگوں نے اُس کا یقین کر کے خُداوند کو سجدہ کیا۔

۴۔ مُوسیٰ کا فرعون کے رُوبرُو ہونا (۵: ۱ — ۷: ۱۳)

الف۔ پہلی بار رُوبرُو ہونا (۵: ۱ — ۷: ۶)

۵: ۱۔ خروج ۳: ۱۸ میں خُدا نے مُوسیٰ کو بتا دیا تھا کہ جب وُہ فرعون کے پاس جائے تو اپنے ساتھ بزرگوں کو لے جائے۔ اِسی اثنا میں خُدا نے ہارون کو مُوسیٰ کے ترجمان کی حیثیت سے مُقرر کیا (۴: ۱۴-۱۶)۔ چنانچہ بزرگوں کی جگہ ہارون مُوسیٰ کے ساتھ گیا۔ خُداوند کا پیغام بالکل واضح تھا "میرے لوگوں کو جانے دے"۔

۵: ۲-۱۴۔ جب مُوسیٰ اور ہارون نے فرعون کو پہلی بار خُدا کا حتمی فیصلہ سُنایا تو اُس

نے اُن پر الزام لگایا کہ وُہ لوگوں سے اُن کا کام چُھڑواتے ہیں۔ نتیجے میں اُس نے اُن کے کام کا بوجھ مزید بڑھا دیا کہ وُہ اینٹیں بنانے کے لئے خود ہی بُھس بٹوریں اور اُتنی ہی اینٹیں بنائیں جتنی وہ پہلے بناتے تھے۔ فرعون یہودیوں کے لئے بہت مشکل صورتِ حال پیدا کر رہا تھا۔ اور اِس سے قیدی کیمپوں میں نازیوں کے یہودیوں سے سلوک کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ وُہ سارے مِصر میں مارے مارے پھرے تاکہ بُھس کی جگہ کھونٹی جمع کریں۔ عبرانی متن سے ظاہر ہوتا ہے کہ اِن دبے ہُوئے لوگوں سے بڑی نفرت سے سلوک کیا جاتا تھا۔

۵ : ۱۵-۲۳۔ اب تک اِسرائیلیوں کو بُھس مہیا کی جاتی تھی۔ یہ اینٹوں کی مضبوطی کے لئے اِستعمال ہوتی تھی اور یہ اینٹ کو سانچے سے چپکنے نہیں دیتی تھی۔ جب یہودی سرداروں کو مار پڑی تو انہوں نے فرعون کے حضور فریاد کی لیکن اُن کی کوئی شنوائی نہ ہُوئی۔ چنانچہ اُنہوں نے موسیٰ اور ہارون پر اِلزام لگایا اور موسیٰ نے خُدا کو موردِ الزام ٹھہرایا۔ خُدا کے لوگوں میں سے اندرُونی مخالفت بیرونی اِیذا رسانی سے زیادہ ناقابلِ برداشت ہے۔

۶ : ۱-۱۲۔ خُدا نے موسیٰ کی تنک مزاجی سے گفتگو کا بڑے پُرفضل انداز سے جواب دِیا۔ سب سے پہلے تو اُسے یقین دِلایا گیا کہ فرعون اِسرائیلیوں کو جانے دے گا کیونکہ خُدا کا زورآور ہاتھ اُسے مجبور کر دے گا۔ تب اُس نے مُوسیٰ کو یاد دِلایا کہ اُس نے اپنے آپ کو ابرہام، اضحاق اور یعقوب پر قادرِ مُطلق نہ کہ یہوواہ کی حیثیت سے ظاہر کیا۔ یہوواہ خُدا کا شخصی نام ہے، جو عہد کو قائم رکھتا ہے۔ یہاں پر یہ خیال پیش کیا گیا ہے کہ وُہ اپنے آپ کو خُداوند کی حیثیت سے ایک نئے انداز سے ظاہر کرے گا، یعنی ایک نئی قوت سے اپنے لوگوں کو مخلصی دے گا۔ اُس نے عہد باندھا تھا اور وہ اب اسرائیل کو مصر کی غُلامی سے آزاد کر کے، موعودہ سرزمین میں لانے سے اس عہد کو پُورا کرے گا۔ مُلاحظہ فرمائیں کہ آیات ۶-۸ میں سات بار "مَیں کروں گا" اِستعمال ہُوا ہے۔ نام یہوواہ (یا خداوند) پہلے بھی استعمال ہُوا ہے، لیکن اب اِس کا بالکل نیا مفہوم ہے۔ ملاحظہ فرمائیں کہ پچیس بار ان آیات میں خدا نے شخصی اسمِ ضمیر (مَیں، اپنے، میری) استعمال کیا ہے اور اُس نے اِس بات پر زور دیا ہے کہ اُس نے کیا کیا، وہ کیا کر رہا ہے اور وُہ کیا کرے گا۔ یُوں لگتا ہے کہ موسیٰ نے اس حقیقت کو نہیں پہچانا کیونکہ وُہ ابھی تک اپنی کمزوری اور معذوری کے خیالوں میں گُم ہے۔ مزید یقین دہانی کے بعد اُس نے خُدا کے کلام کی تعمیل کی (باب ۷)۔ آیات ۱۲ اور ۳۰ میں نامختون ہونٹوں سے مُراد ہچکچاتے

ہوئے گفتگو کرتا ہے۔ موسیٰ نے کبھی بھی اپنے آپ کو فصیح بیان تصوّر نہ کیا۔

۶: ۱۳ - ۳۰ - آیات ۱۴ - ۲۵ میں نسب نامہ روبن، شمعون اور لاوی یعنی یعقوب کے پہلے تین ۳ بیٹوں تک محدود ہے۔ مُصنّف مکمّل نسب نامے کا ذِکر نہیں کرنا چاہتا تھا، بلکہ صِرف موسیٰ اور ہارون تک نسب نامے کو بیان کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ وہ فوری طور پر روبن اور شمعون کے ذِکر کے بعد کہانی قبیلے تک پہنچاتا ہے۔

۷: ۱-۵ - باب ۶ کے آخر تک موسیٰ پریشان تھا کہ زور آور فرعون کیونکر اُس کمزور مقرر (SPEAKER) کی بات پر دھیان دے گا۔ خُدا کا یہ جواب تھا کہ موسیٰ فرعون کے سامنے خُدا کے نمائندے اور ترجمان کی حیثیت سے کھڑا ہوگا۔ موسیٰ ہارون سے بات کرے گا اور ہارون فرعون تک پیغام پہنچائے گا۔ فرعون اِس پیغام کو قبول نہ کرے گا، لیکن بالآخر خُدا اپنے لوگوں کو مخلصی دے گا۔

۷: ۶ - موسیٰ اور ہارون کی بالترتیب ۸۰ اور ۸۳ سال عُمر تھی جب اُنہوں نے مخلصی کی اِس عظیم خِدمت کا آغاز کیا۔ دورِ حاضر میں ہم اِسے "بڑھاپے" کی عُمر سے موسُوم کرتے ہیں، لیکن خدا مَردوں اور عورتوں کو اپنے جلال کے لئے استعمال کرسکتا ہے۔

ب - دُوسری بار رُوبرُو ہونا (۷: ۷-۱۳)

فرعون کو آنے والے مصائب سے پہلے ہی آگاہ کر دیا گیا تھا۔ جب ہارون نے اپنا عصا زمین پر ڈال دیا تو وہ سانپ بن گیا۔ فرعون کے داناؤں اور جادُوگروں نے بھی شیطانی قوتوں سے ایسا ہی مُعجزہ دکھا دیا۔ ۲ - تیمتھیس ۳: ۸ سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ مِصر کے اُن جادُوگروں کے نام ینّیس اور یمبریس تھے۔ اُنہوں نے موسیٰ اور ہارون کی نقل کرتے ہُوئے اُن کا مقابلہ کیا، لیکن ہارون کی لاٹھی اُن کی لاٹھیوں کو نِگل گئی۔ خُدا نے اپنی من مانی سے نہیں بلکہ فرعون کی ہٹ دھرمی کے باعث اُس کے دِل کو سخت کر دیا۔ اب پہلی آفت کا وقت تھا۔

۵ - پہلی نو آفتیں (۷: ۱۴ - ۱۰: ۲۹)

الف - پہلی آفت - دریائے نیل کا خُون میں تبدیل ہو جانا (۷: ۱۴-۲۵)

۷: ۱۴-۱۸ - خُداوند نے موسیٰ کو بتایا کہ جب فرعون دریا پر جائے تو وُہ اُس سے شخصی طور

پر مُلاقات کرے (وُہ غالباً مقدّس دریائے نِیل پر نہانے کے لئے جاتا تھا) ۔ مُوسیٰ کو حکم دیا گیا کہ وُہ بادشاہ کو خبردار کرے کہ مچھلیاں مَر جائیں گی ، دریا سے تعفّن اُٹھے گا ۔ اور جب مُوسیٰ کی لاٹھی سے پانی خون بن جائے گا تو مصریوں کو اِس سے کراہیت ہوگی ۔

۷ : ۱۹ - ۲۵ ۔ مُوسیٰ اور ہارُون نے وُہی کیا جیسا کہ خُدا نے انہیں حکم دیا تھا ۔ دریائے نِیل اور مِصر کی ساری سرزمین کا پانی خون بن گیا ، مچھلیاں مَر گئیں اور دریا سے تعفّن اُٹھنے لگا ۔ مِصر کے جادُوگروں نے دریائے نِیل کے بجائے کہیں اَور پانی تلاش کر کے اِس مُعجزے کی نقل کی ۔ اِس سے غالباً فرعَون کی حوصلہ افزائی ہوئی کہ وُہ مُوسیٰ کے اِس مطالبے کو نہ مانے کہ اُس کے لوگوں کو جانے دیا جائے ۔ ان سات دِنوں میں جب دریائے نِیل کا پانی خراب ہو چکا تھا ، تو لوگوں نے کنوئیں کھود کر پانی حاصل کیا ۔

ب ۔ دُوسری آفت ۔ مینڈک (۸ : ۱ - ۱۵)

اب مینڈکوں کی آفت نے مِصر کو ڈھانک لیا ۔ یہ اِس قدر پریشان کن تھی کہ بظاہر فرعَون کا دِل نرم ہو گیا ۔ جب اُس نے مُوسیٰ سے کہا کہ یہ آفت جاتی رہے تو مُوسیٰ نے کہا "تُجھے مُجھ پر یہی فخر رہے ! مَیں تیرے اور تیرے نوکروں اور تیری رعیّت کے واسطے کب کے لئے شفاعت کروں کہ مینڈک تُجھ سے اور تیرے گھروں سے دفع ہوں اور دریا ہی میں رہیں ؟" جادوگروں نے بھی مینڈک پیدا کئے گویا کہ پہلے ہی کافی نہ تھے ۔ غالباً اُنہوں نے یہ شیطانی قوتوں کی مدد سے کیا لیکن اُنہوں نے مینڈکوں کو مارنے کی جُرأت نہ کی کیونکہ مِصر میں مینڈک کی زرخیزی اور گود ہری کرنے والے دیوتا کی حیثیت سے پرستش کی جاتی تھی ۔ جب اگلے دِن مینڈک مَر گئے تو اُن کے مرنے سے زمین سے بہت زیادہ بدبُو آنے لگی ۔ فرعَون نے ایک بار پھر اپنا دِل سخت کر لیا ۔

ج ۔ تیسری آفت ۔ جُوئیں (۸ : ۱۶ - ۱۹)

تیسری آفت میں زمین کی گرد جُوؤں میں تبدیل ہو گئی ۔ اِس بار جادوگر جُوئیں پیدا نہ کر سکے اور اُنہوں نے فرعَون کو آگاہ کیا کہ اُن کی نسبت ایک زوردار قوت کارفرما ہے ، لیکن بادشاہ اپنی ضد پر اَڑا رہا ۔ جس قدر اُس نے اپنے دِل کو سخت کیا ، خُدا نے اُسے اور

سخت کر دیا۔

د۔ چوتھی آفت۔ مچھّر (۸: ۲۰-۳۲)

۸: ۲۰-۲۴۔ غول کا عبرانی زبان میں مطلب ہے "رلا جُلا"۔ شاید غول کا مطلب ہے "رلی جُلی مختلف اقسام"۔ چونکہ اکثر یا سب آفتیں مصر کے دیوتاؤں کے خلاف تھیں (دریائے نیل اور مصر میں ہر ایک مخلوق کو دیوتا کا مقام دیا جاتا تھا) عین ممکن ہے کہ اِس کا مطلب 'بھنورا' SCARAB BEETLE ہو اور یوں یہ "مقدّس بھنوروں" کے دیوتا "خیپری" پر حملہ ہو۔

۸: ۲۵-۳۲۔ فرعون اِس حد تک رضامند ہو گیا تھا کہ اُس نے اسرائیلیوں کو اجازت دے دی کہ وہ مُلکِ مصر میں رہ کر ہی اپنے خُدا کے لئے قُربانی گزرانیں۔ یہ تجویز قابلِ عمل نہیں تھی، کیونکہ جن جانوروں کی وہ قربانی گزراننا چاہتے تھے، مصری اُن کی پرستش کرتے تھے اور یوں بلوہ ہونے کا اندیشہ تھا۔ فرعون نے مزید رعایت کی کہ یہودی بیابان میں قربانی گزراننے کے لئے جائیں لیکن وہ زیادہ دُور نہ جائیں۔ مگر یہ بھی کوئی تسلی بخش جواب نہیں تھا کیونکہ خُداوند کا حکم یہ تھا کہ تین دِن کی راہ بیابان میں جائیں۔ جُونہی مصر کو اِس آفت سے رہائی مِلی، فرعون نے اپنا ارادہ تبدیل کر لیا اور لوگوں کو جانے نہ دِیا۔

ہ۔ پانچویں آفت۔ مویشیوں میں مَری (۹: ۱-۷)

فرعون کو خبردار کرنے کے بعد خُدا نے مَری بھیجی، غالباً یہ ایک بیماری تھی جِس سے مصریوں کے کھیتوں میں سب مویشی مَر گئے۔ لیکن اسرائیلیوں کے مویشیوں پر اِس مَری سے کُچھ اثر نہ ہُوا۔ چنانچہ فِطری طور پر اِس امتیازی سزا کی وضاحت کرنا مشکل ہے۔ فِطری بنیادوں پر تمام آفتوں کی تعبیر کرنا بہت مشکل ہے۔ مصریوں کے سارے مویشی نہیں مَرے کیونکہ بعض ایک کے مرنے کا آیت ۱۹ میں ذِکر کیا گیا ہے۔ اور کُچھ بعد میں فسح کی رات (۱۲: ۲۹ب) کو مارے گئے۔ بعض ایک کو گھروں میں بھگا کر لے جایا گیا (آیت ۲۰)۔ چنانچہ آیت ۶ الف میں مذکور "سب" کا مطلب ہے "سب جو کھیتوں میں تھے" یا "سب قسم کے"۔ بھیڑ، بکری اور گائے بَیل مصر میں متبرک جانور تصوّر کئے جاتے تھے۔ اِن مَرے ہُوئے جانوروں کی بُو سے ماحول آلودہ ہو چکا تھا۔

و۔ چھٹی آفت ۔ پھوڑے (۹: ۸-۱۲)

جب فرعون نے مزید اپنا دِل سخت کر لیا، تو راکھ مِصر کے آدمیوں اور جانوروں کے لئے پھوڑوں میں تبدیل ہو گئی۔ حتیٰ کہ جادُوگر بھی اِس سے متاثر ہُوئے۔ جس قدر فرعون نے اپنے دل کو سخت کیا، خُدا نے اُس کے دِل کو اور سخت کر دیا۔

ز۔ ساتویں آفت ۔ آگ اور اَولے (۹: ۱۳-۳۵)

”اپنی سب بلائیں“ کا غالباً مطلب ہے خُدا کی آفتوں کا پُورا زور۔ خُداوند نے فرعون کو یاد دِلایا کہ وُہ اُسے اور اُس کی رعیّت کو گُزشتہ وبا سے مار سکتا تھا، لیکن اِس کے بجائے اُس نے اُس کو نہ مارا تاکہ وہ اپنی قوت کو ظاہر کرے اور اُس کا نام مشہور ہو جائے۔ آیت ۱۶ سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ عذابِ الٰہی فرعون کا مقدر بن چُکا تھا۔ سخت دِلی کِسی کا مقدّر نہیں۔ خُداوند نے فرعون کو ایک مثال کے طور پر استعمال کِیا کہ جو شخص خُدا کی قُوت کا مقابلہ کرتا ہے، اُس کا کیا انجام ہوتا ہے (رومیوں ۹: ۱۶-۱۷)۔

اگلی آفت اَولوں، بجلی اور آگ پر مشتمل تھی اور اِس کے ساتھ رَعد بھی تھی۔ اِس سے اِنسان، جانور، سنّ اور جَو تباہ ہو گئے ”کیونکہ یہ فصلیں تیار تھیں (آیات ۳۱، ۳۲)“۔ ”پر گیہوں اور کٹھیا گیہوں مارے نہ گئے ”کیونکہ وُہ بڑھے نہ تھے“۔ جشن میں رہنے والے اسرائیلی اِس سے مُتاثر نہ ہُوئے۔ فرعون کی درخواست کے جواب میں مُوسیٰ نے دُعا کی تو یہ وَبا ختم ہو گئی۔ لیکن مُوسیٰ کی توقع کے برعکس فرعون نے اپنے دل کو اور سخت کر لیا اور عبرانیوں کو جانے کی اجازت نہ دی۔

ح۔ آٹھویں آفت ۔ ٹِڈیاں (۱۰: ۱-۲۰)

مُوسیٰ اور ہارُون نے فرعون کو آنے والی ٹِڈیوں کی آفت سے آگاہ کیا۔ لیکن وُہ صِرف اِس حد تک رضامند ہو گیا کہ صِرف مَردوں کو اجازت دی جائے گی کہ وُہ جا کر خُداوند کی عبادت کریں۔ بچّے اور عورتیں اپنے گھروں میں رہیں گے۔ لیکن خُداوند نہیں چاہتا تھا کہ صِرف مَرد ہی بیابان میں جائیں جبکہ اُن کے خاندان ابھی تک مِصر میں رہیں۔ ٹِڈیوں کی آفت اِس قدر سخت تھی کہ

ایسی آفت پہلے کبھی نہیں آئی تھی۔ ٹڈیاں سارے مُلک پر چھا گئیں اور ہر طرح کی ہریالی کو چٹ کر لیا۔ اِس سے ثابت ہُوا کہ سراپِس دیوتا ٹڈیوں سے بچانے کے لئے بے بس تھا۔ یُوں معلُوم ہوتا تھا کہ فرعون ہار ماننے کے لئے تیار تھا لیکن اُس نے بنی اسرائیل کو جانے کی اجازت نہ دی۔

ط۔ نویں آفت۔ تین دِن کی تاریکی (۱۰: ۲۱-۲۹)

۱۰: ۲۱-۲۸۔ نویں آفت تین دِن کی تاریکی تھی، ایسی تاریکی جسے ٹٹول سکیں۔ صرف بنی اسرائیل کے مکانوں میں اُجالا تھا۔ یہ ایک واضح مُعجزہ تھا۔ یُوں مصریوں کا سُورج دیوتا رَا بالکل بے نقاب ہو گیا کہ وہ بے بس ہے۔ اب فرعون نے موسیٰ کو بتایا کہ وُہ عورتوں اور بچّوں کو بیابان میں لے جائے، لیکن بھیڑ بکریوں اور گائے بَیلوں کو مصر میں چھوڑ جائیں۔ اُس کا خیال تھا کہ یہ اُن کی واپسی کی ضمانت ہو گی (یا شاید وُہ اپنے ریوڑوں میں اضافہ کرنا چاہتا تھا)۔ لیکن اِس صُورت میں یہوواہ کے لئے قُربانی کرنے کے لئے اُن کے پاس کچھ نہ ہوتا اور قُربانی ہی اُن کی مصر سے روانگی کی وجہ تھی۔ لیکن جب موسیٰ مطلُوبہ سمجھوتے کے لئے رضامند نہ ہُوا تو فرعون نے اُسے حُکم دیا کہ وُہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اُس سے دُور چلا جائے۔

۱۰: ۲۹۔ موسیٰ کے اِس زوردار بیان "تُو نے ٹھیک کہا ہے۔ مَیں پھر تیرا مُنہ کبھی نہیں دیکھوں گا" کا ۱۱: ۸ کے بیان سے تضاد دِکھائی دیتا ہے جہاں لکھا ہے کہ "وُہ بڑے طیش میں فرعون کے پاس سے نِکل کر چلا گیا"۔ میتھیو ہنری کا خیال ہے کہ "پھر ۔۔۔ کبھی" کا مطلب ہے "اُس وقت کے بعد" اور ۱۱: ۸ اُسی مُلاقات میں شامل ہے۔ وُہ لکھتا ہے:

> چنانچہ اِس ملاقات کے بعد مُوسیٰ پھر کبھی نہ آیا، جب تک اُسے بُلایا نہ گیا۔ ملاحظہ فرمائیں جب لوگ خُدا کے کلام کو اپنی زِندگی سے خارج کر دیتے ہیں تو وُہ انہیں اُن کے فریب میں مُبتلا رہنے دیتا ہے، اور اُن کے بے شمار بُتوں کے مُطابق انہیں جواب دیتا ہے۔ جب گراسینیوں کے لوگوں نے چاہا کہ مسیح اُن کے پاس سے چلا جائے تو اُس نے اُن کو چھوڑ دیا۔

۶۔ فسح اور پہلوٹھوں کی موت (۱۱: ۱-۱۲: ۳۰)

۱۱: ۱-۱۰۔ موسیٰ ابھی تک فرعون کے پاس سے نہیں گیا تھا۔ آیات ۴-۸ میں وُہ

ابھی تک حکمران سے باتیں کر رہا تھا۔ پہلی تین۳ آیات کو قوسین یعنی بریکٹس میں متصوّر کیا جائے۔ خدا نے موسیٰ کو بتایا کہ اسرائیلی مصریوں سے سونے چاندی کے زیورات مانگیں۔ موسیٰ نے فرعون کو خبردار کیا کہ مصر کے تمام پہلوٹھے مقررہ تاریخ کی آدھی رات کو مر جائیں گے، اور اس موت سے اسرائیلی متاثر نہ ہوں گے اور فرعون کے نوکر سرنگوں ہو کر اسرائیلیوں سے مِنّت کریں گے کہ وُہ جلدی وہاں سے نکلیں۔ تب موسیٰ بڑے طیش میں وہاں سے نکل گیا۔ اِس آگاہی سے بھی اُس کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی تو خداوند نے فرعون کے دِل کو اور سخت کر دیا۔

۱۲ : ۱ ـ ۱۰ ـ خدا نے موسیٰ اور ہارون کو پہلی فسح کی تیاری کے لئے تفصیلی ہدایات دیں۔ برّہ فی الحقیقت خداوند یسوع مسیح کا مثیل ہے (۱۔کرنتھیوں ۵ : ۷)۔ ضروری تھا کہ یہ برّہ بے عیب ہو، یہ مسیح کی بے گناہی کو ظاہر کرتا ہے۔ یک سالہ نر ہو، شاید یہ مسیح کی جوانی میں موت کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ برّہ مہینے کی چودھویں تاریخ تک رکھ چھوڑا گیا، یہ نجات دہندہ کی ناصرت میں تینتیس۳۳ سالہ نجی زندگی کو ظاہر کرتا ہے جس کے دَوران وُہ خدا کی طرف سے آزمایا گیا اور اُس کے بعد اُس نے علانیہ طور پر تین سال تک خِدمت کی اور لوگوں نے پُورے طور پر اُس کی چھان بین کی لیکن آخر میں بنی اسرائیل نے مسیح کو لے جا کر مروا ڈالا (اعمال ۲ : ۲۳)، وُہ دُوسرے اور تیسرے پہر کے دَوران جھٹپٹے میں مارا گیا (متّی ۲۷ : ۴۵ -- ۵۰)۔ اِس کا خون دروازے پر لگانا تھا، اور یہ مارنے والے سے نجات اور مخلصی کا نشان تھا (آیت ۷)، جیسے کہ مسیح کا خون ایمان سے ہمیں گناہ، خودی اور شیطان سے نجات دیتا ہے۔ برّے کے گوشت کو آگ پر بھوننے کے لئے کہا گیا تھا، یہ ہمارے گناہوں کے خلاف خدا کے غضب کو ظاہر کرتا ہے جو مسیح نے برداشت کیا۔ ہمیں ہمیشہ مسیح کے دُکھوں کی تلخی کو یاد کرتے ہوئے حسد اور شرارت کے خمیر کے بغیر محبّت اور سچائی سے زِندگی گزارنا چاہیئے۔ برّے کی کوئی ہڈّی نہ توڑی جائے (آیت ۴۶)، یہ ایک شرط تھی جو ہمارے خداوند کی صلیبی موت میں من وعن پُوری ہوئی (یوحنّا ۱۹ : ۳۶)۔

۱۲ : ۱۱ ـ ۲۰ ـ پہلی فسح کو اُن لوگوں نے منایا جو سفر کرنے کے لئے تیار تھے۔ یہ ہمارے لئے ایک یاددہانی ہے۔ طویل سفر کرنے والے کم بوجھ کے ساتھ سفر کریں۔ فسح کا نام اُسے اِس لئے دِیا گیا کیونکہ جن گھروں کی چوکھٹوں پر خون تھا، خداوند اُن کو "چھوڑتا گیا"۔ کول اِس کی یُوں تشریح کرتا ہے:

> آیا یہ صحیح نام تھا یا یہ لفظ ذُومعنی تھا ، لفظ فسح کا اسرائیلی یہ مطلب اخذ کرتے تھے : "اُوپر سے گزرنا" یا "اُوپر سے چھلانگ لگا کر گزرنا"، اور تاریخ کے اِس موقعے پر خُدا کے اِسرائیل کو موت سے بچانے کے عمل پر اِس کا اطلاق ہوتا ہے ۔

اسرائیل کے مذہبی سال کے کیلنڈر کے مُطابق فسح چودھویں تاریخ کو منائی جاتی تھی (آیت ۲) ۔ فسح کے ساتھ ہی بے خمیری روٹی کی عید بھی مُنسلک ہے ۔ پہلی فسح کی رات کو ، مصر سے روانہ ہونے والے لوگ اِس قدر جلدی میں تھے کہ آٹے میں خمیر اُٹھنے کے لئے اُن کے پاس وقت نہیں تھا (آیات ۳۴، ۳۹) ۔ چنانچہ سات دِن تک عید منانے سے انہیں مصر سے خرُوج کی عجلت کی یاد دہانی کرائی جاتی تھی ۔ چونکہ خمیر گناہ کی علامت ہے ، اِس لئے اُنہیں یاد دِلایا جاتا تھا کہ جنھیں خُون کے وسیلے سے مخلصی مِلی ہے وُہ گُناہ اور دُنیا (مصر) کو پیچھے چھوڑ جائیں ۔ جو خمیری روٹی کھائے ، وُہ اپنے لوگوں میں سے کاٹ ڈالا جائے ۔ یعنی وُہ جماعت اور اُس کے حقوق سے خارج کیا جائے ۔ کلام میں بعض جگہوں پر اِن الفاظ "کاٹ ڈالا جائے" کا مطلب ہے ، سزائے مَوت دی جائے ۔

۱۲: ۲۱-۲۷ ۔ اس کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ موسیٰ بنی اسرائیل کے بزرگوں کو ہدایات دے رہا ہے ۔ مزید تفصیلات دی گئی ہیں کہ دروازوں پر خُون کیسے چھڑکا جائے ۔ زُوفا ایمان کی علامت ہے جو مسیح کے خون کا شخصی طور پر اطلاق کرتا ہے ۔ فسح کے ذریعے سے آنے والی نسلیں جب اِس رسم کے معنی پُوچھیں گی اُنہیں مخلصی کی داستان کی تعلیم دی جائے گی ۔

۱۲: ۲۸-۳۰ ۔ جیسا کہ پہلے سے آگاہ کیا جا چکا تھا ، بالآخر آدھی رات کے وقت موت کی آفت نازل ہُوئی ۔ مِصر میں بڑا کُہرام مچا کیونکہ ایک بھی ایسا گھر نہ تھا جس میں کوئی نہ مرا ہو ۔ چنانچہ بنی اسرائیل کو جانے کی اجازت دے دی گئی ۔

۷ ۔ مصر سے خرُوج (۱۲: ۳۱ - ۱۵: ۲۱)

الف ۔ سمندر کی طرف روانگی (۱۲: ۳۱ - ۱۳: ۲۲)

۱۲: ۳۱-۳۲ ۔ آیت ۳۱ سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ موسیٰ اور ہارُون کی فرعون سے بالمشافہ مُلاقات ہُوئی ہو (دیکھیں ۱۰: ۲۹) ۔ جو کچھ نوکر کہتا یا کرتا ہے ، اُسے اُس کے مالک سے منسوب

کیا جاتا ہے۔ موسیٰ نے تو پہلے ہی پیش گوئی کر دی تھی کہ فرعون کے نوکر سرنگوں ہو کر اسرائیلیوں سے جانے کی التجا کریں گے (۱۱: ۸)۔

اسرائیلیوں نے سکات تک سفر کیا جو مصر کا علاقہ ہے۔ اِسے فلسطین میں اِس نام کے شہر سے منسوب نہیں کرنا چاہئے (پیدائش ۳۳: ۱۷)۔ مصری اِتنے تنگ تھے کہ اُنہوں نے خوشی سے اپنی دولت دے کر اسرائیلیوں سے جان چھڑائی۔ عبرانیوں کے لئے یہ محض اُس بیگار کی تلافی تھی جو فرعون نے اُن سے لی تھی۔ اِس طرح اُن کے لئے زادِ سفر اور خُدا کی پرستش کے لئے چیزیں مُہیا کی گئیں۔ بال بچوں کو چھوڑ کر کوئی چھ لاکھ مرد تھے جو مصر سے نِکلے۔ مَردوں کی صحیح تعداد ۶۰۳،۵۵۰ تھی۔ اِسرائیلیوں کی کُل تعداد بیس لاکھ کے قریب تھی۔

۱۲: ۳۸، ۳۹ - مِصر سے خرُوج کی تارِیخ خاصی متنازعہ ہے۔ اکثر راسخُ الاعتقاد عُلما ۱۴۴۰ ق م کے قریب کے سن کے قائل ہیں۔ دِیگر عُلما ۱۲۹۰ ق م یا اس سے بھی بعد کی تاریخ بتاتے ہیں (دیکھیں تعارف)۔ ایک مِلی جُلی بِھیڑ (جِس میں بدیشی لوگ بھی شامِل تھے) اسرائیلیوں کے ساتھ شامِل ہو گئی جب وُہ مِصر سے نِکلے۔ اِس مِلی جُلی بھیڑ کا گنتی ۱۱: ۴ میں ذِکر کیا گیا ہے جہاں وُہ خداوند کی بھلائی کے باوجُود اُس سے شکایت کرتے ہیں۔

۱۲: ۴۰ - ۴۲ - آیت ۴۰ میں تاریخی جدول کے سلسلے میں پیدائش ۱۵: ۱۳-۱۴ پر تفسیر ملاحظہ فرمائیے۔ یہاں پر مذکُور چار سو تیس سال اُس سارے عرصے پر محیط ہیں جو اُنہوں نے مِصر میں گُزارے۔ ٹِھیک اُسی روز تک بالکل یہ صحیح عَدد ہے۔ یہاں پر قابلِ غور بات یہ ہے کہ خُداوند نے صدیوں پہلے جو وعدہ کیا تھا، وُہ اُسے بُھولا نہیں۔ اپنے لوگوں کو مِصر سے باہر نکالنے سے اُس نے اپنے قول کو پُورا کیا۔ خُدا ہماری مخلصی (۲-پطرس ۳: ۹) کے سلسلے میں بھی بے پروائی نہیں برتتا۔ مُوسیٰ، خُداوند یسوع کا "مثیل" تھا جو اپنے لوگوں کو اِس دُنیا سے نکال کر ابدی موعُودہ سرزمین میں لے جائے گا۔

۱۲: ۴۳ - ۵۱ - فسح کے دائمی دستُور کے لئے یہ شرط ٹھہرائی گئی تھی کہ صِرف مختُون مردوں کو اِس میں شرکت کی اجازت تھی، خواہ وُہ پردیسی، پڑوسی یا نوکر ہو۔ کوئی غیر مختُون بیگانہ، اجنبی اور مزدُور اُسے کھانے نہ پائے۔

۱۳: ۱ - ۱۵ - خُدا نے مِصر میں اسرائیلیوں کے پہلوٹھوں کو موت سے بچایا تھا۔ چنانچہ اِنسان اور حیوان کے پہلوٹھے خُداوند کے لئے مخصوص کئے گئے یعنی وُہ خُدا کی مِلکیت تھے۔ اِس

سے قبل کہ بعد ازاں لاوی کے قبیلے کو اُس خِدمت کے لئے مخصوص کیا گیا پہلوٹھے خُدا کے کاہن بن گئے۔ پاک جانوروں کے پہلوٹھوں کو ایک سال کے اندر خُداوند کے لئے قربان کرنا تھا۔ ناپاک جانوروں مثلاً گدھے کے پہلوٹھے کی قُربانی نہیں دی جا سکتی تھی۔ چنانچہ برّے کی موت سے اُس کا فِدیہ دینا تھا، یعنی برّے کو اُس کی جگہ مَرنا تھا۔ اگر گدھے کا فِدیہ نہ دیا جاتا تو اُس کی گردن مروڑ ڈالنا تھا۔ یہاں مخلصی اور تباہی میں اِنتخاب تھا۔ بعد ازاں یہ گنجائش دی گئی کہ گدھے کا فِدیہ روپے کی صورت میں بھی دیا جا سکتا ہے (احبار ۲۷ : ۲۷؛ گنتی ۱۸ : ۱۵)۔ پہلوٹھا بچّہ چونکہ گُناہ میں پیدا ہُوا، اُسے بھی پانچ مثقال کے زرِ فدیہ سے مخلصی دِلانا پڑتی تھی (گنتی ۱۸ : ۱۶)۔ یہ اِس اَمر کی یاددہانی تھی کہ خُدا کی نظر میں اِنسان کی اخلاقی طور پر ناپاک حالت ہے۔

جیسے پہلوٹھے کی تقدیس خُدا کے لئے مخصوصیت کو ظاہر کرتی تھی، بعینہٖ بےخمیری روٹی کی عِید اخلاقی پاکیزگی کو ظاہر کرتی تھی جِس کی مخلصی یافتہ لوگوں سے توقع کی جاتی تھی۔ سات دِن تک لوگوں کو بےخمیری روٹی کھانا تھی، اور انہیں حکم دیا گیا تھا کہ اُن کے گھروں میں بالکل خمیر نہ ہو۔ پہلوٹھے کی تقدیس اور بےخمیری روٹی کی عید میں آنے والی نسلوں کے لئے تمثیلی اسباق تھے کہ کِس طرح خُدا نے اپنے لوگوں کو مِصر سے رہائی دلائی۔

۱۳ : ۱۶ - بعد ازاں یہُودیوں نے آیات ۹ اور ۱۶ کی لفظی طور پر پیروی کی اور خُدا کے کلام کی آیات کو تعویذوں میں بند کر کے انہیں اپنی پیشانیوں اور کلائیوں پر باندھتے تھے۔ لیکن اِس کے روحانی معنی یہ ہیں کہ ہم جو کچھ کرتے ہیں (ہاتھ سے) اور جن باتوں کی ہم خواہش (آنکھوں سے) کرتے ہیں وُہ خدا کے کلام کے مُطابق ہو۔

۱۳ : ۱۷-۲۰ - مِصر سے کنعان کو جانے کے لئے سیدھا راستہ فلِستیوں کے ملک سے ہے۔ یہ ساحلی سڑک یعنی شاہراہِ ہورس سے دو ہفتوں کا سفر ہے۔ لیکن اِس پر بہت زیادہ آمدورفت تھی اور یہ مسلسل مِصری فوجوں کی زیرِ نگرانی تھی۔ خُدا نے اپنے لوگوں کو حملے اور اِس سے پیدا ہونے والی دِل شِکنی سے بچانے کے لئے جزیرہ نمائے سینا کے جنُوبی راستے کو اِختیار کرنے کی ہدایت کی۔ بنی اسرائیل کو بڑے مُنظّم طریقے سے لے جایا گیا۔ یوسف کے ساتھ قسم کھانے کے سبب سے وُہ اُس کی ہڈیوں کو اپنے آبائی ملک کنعان کو لیتے گئے۔ ایک مُفسّر لکھتا ہے:

> اِسرائیل کے لئے جو سمندر دو ٹکڑے کیا گیا اُسے بائبل میں ”یام سوف“

کہا گیا ہے جس کا لغوی مطلب ہے "سرکنڈوں کا سمندر" (خروج ۱۳ : ۱۸)۔ جس علاقے کو اب کڑوی جھیلوں کے نام سے موسوم کیا گیا ہے، ممکن ہے کہ قدیم ایام میں وہ بحرِ قلزم کے ساتھ منسلک تھا۔ یوں سرکنڈوں کا سمندر، بعدازاں بحرِ قلزم کہلایا۔ بحرِ قلزم کو پار کرنے کی جگہ کے بارے میں بہت سے نظریات ہیں، لیکن ان میں سے کسی کو مستند قبولیت حاصل نہیں ہوئی۔

۱۳ : ۲۱-۲۲۔ خدا کی اپنے لوگوں میں حضوری کا اظہار دن کے وقت بادل کے ستون اور رات کے وقت آگ کے ستون سے ہوتا تھا۔ میتھیو ہنری کے خیال کے مطابق یہ "مسلسل موجود معجزات" تھے۔ اِس جلالی بادل کو عبرانی میں "شکینہ" کہا جاتا تھا جس کا مطلب ہے سکونت کرنا (یہ عبرانی اور عربی مصدر "سکن" سے مشتق ہے)۔ ستون سے خدا کی اپنے لوگوں کے لئے راہنمائی اور اُن کے دشمنوں سے تحفّظ کا اِظہار ہوتا تھا (خروج ۱۴ : ۱۹، ۲۰)۔ اِن دونوں صورتوں میں یہ خداوند یسوع مسیح کی بہت اچھی تصویر ہے۔

ب۔ بحرِ قلزم کو عبور کرنا (باب ۱۴)

۱۴ : ۱-۹۔ چودھواں باب نہایت ڈرامائی صورت کا حامل ہے۔ خدا بنی اسرائیل کو جنوب کی طرف فی ہخیروت یعنی بحرِ قلزم کے مغرب میں لے گیا۔ اِس سے راہِ فرار ناممکن بن گئی، لیکن بعد میں ہونے والا معجزہ بہت زیادہ موثر ثابت ہوا۔ فرعون نے سوچا کہ بنی اسرائیل گھر گئے ہیں لہٰذا اُس نے چھ سو چنے ہوئے رتھ بلکہ مصر کے سب رتھ لئے اور ان سبھوں میں سرداروں کو بٹھایا، اور بنی اسرائیل کا پیچھا کیا۔ فرعون، سمندر کے کنارے ڈیرا ڈالے بیس ۲۰ لاکھ بے بس اسرائیلیوں پر غالب دکھائی دے رہا تھا، کیونکہ وہ دشمن اور سمندر کے درمیان گھر گئے تھے۔

۱۴ : ۱۰-۱۴۔ جب بنی اسرائیل نے آنکھ اٹھا کر دیکھا کہ مصری فوج اُن کا پیچھا کر رہی ہے تو وہ فطری طور پر خوف زدہ ہو گئے، لیکن عقل مندی سے خداوند سے فریاد کرنے لگے۔ تاہم پہلے کی طرح (۵ : ۲۱) انہوں نے خداوند کے مقرر کردہ قائد سے یہ کہتے ہوئے شکایت کی کہ اُن کے لئے مصریوں کی خدمت کرنا بیابان سے بہتر ہوتا۔ یہ اُن کی بے اعتقادی تھی۔ موسیٰ نے انہیں کہا کہ وہ بزدلی کا مظاہرہ نہ کریں "چپ چاپ کھڑے ہو کر خداوند کی نجات کے کام

کو دیکھو۔"

۱۴: ۱۵-۱۸۔ تاریخِ اِنسانی کا ایک نہایت بڑا مُعجزہ رُونما ہونے والا تھا:

> "خداوند نے موسیٰ کو حُکم دیا ... بنی اسرائیل سے کہہ کہ وُہ آگے بڑھیں اور تُو اپنی لاٹھی اٹھا کر اپنا ہاتھ سمندر کے اُوپر بڑھا اور اُسے دو حصّے کر اور بنی اسرائیل سمندر کے بیچ میں سے خُشک زمین پر چل کر نکل جائیں گے۔"

خُدا کی طرف سے مِصریوں کے دلوں کو سخت کرنے، اور فرعون اور اُس کی تمام زور آور فوجوں پر فتح حاصل کرنے کے سلسلے میں میتھیو ہنری لکھتا ہے:

> خُدا کے نزدیک یہ راست اقدام ہے کہ جو لوگ کافی عرصے تک اُس کے فضل کی تاثیر کا مقابلہ کرتے ہیں، اُن پر اپنا غضب ظاہر کرے۔ یہ ضِدّی اور ہٹ دھرم باغیوں پر فتح کے سلسلے میں کہا گیا ہے۔

۱۴: ۱۹-۲۸۔ خُدا کا فرشتہ (مسیح، بحث کے لئے دیکھیں قضاۃ ۶ باب) بادل کے ستون کی صُورت میں اسرائیلی لشکر کے پیچھے ہو لیا تاکہ مصریوں سے انہیں محفُوظ رکھے۔ بادل کے ستون نے اسرائیلیوں کو روشنی اور مصریوں کے لئے تاریکی دی۔ موسیٰ کے کہنے سے بحرِ قلزم کا پانی دو حصّے ہو گیا۔ پانی دو دیواروں کی مانند ہو گیا اور بیچ میں خشک راستہ بن گیا۔ اسرائیلی بڑے محفُوظ طریقے سے درمیان میں سے گزر گئے۔ لیکن جب فرعون کی فوج نے گزرنے کی کوشش کی تو خُداوند نے اُن کے لشکر کو گھبرا دیا ... اور ان کے رتھوں کے پہیوں کو نکال دیا، سو اُن کا چلانا مشکل ہو گیا۔ اِس سے پہلے کہ وہ پیچھے مڑتے، موسیٰ کے حُکم سے سمندر پھر اپنی اصلی حالت پر آ گیا۔ اور اُن میں سے ایک بھی نہ بچا۔ وہی ایمان جس نے بحرِ قلزم کو دو حصّے کر دیا، ہمیں بھی قوت دیتا ہے کہ ناممکنات ہمارے لئے ممکنات بن جائیں، لیکن یہ تبھی ممکن ہے کہ اگر ہم اُس کی مرضی کے مُطابق آگے بڑھتے جائیں۔

۱۴: ۲۹-۳۱۔ عہدِ عتیق میں بحرِ قلزم کو عبُور کرنا خُدا کی قُدرت کا سب سے بڑا مظاہرہ ہے، لیکن پُوری انسانی تاریخ میں مسیح کا مُردوں میں سے جِلایا جانا سب سے بڑی قدرت کا مظاہرہ ہے۔

ج۔ موسیٰ کا گیت (۱۵: ۱-۲۱)

جیسے فسح خُون کے ذریعے مخلصی کی یاد دِلاتی ہے، بعینہٖ بحرِ قلزم قدرت کے ذریعے مخلصی

کی یاد دلاتا ہے۔ موسیٰ کا گیت مؤخر الذکر کی یاد میں گایا گیا۔ ڈاکٹر ایچ۔ سی۔ وڈرنگ نے اِس کا خاکہ یُوں پیش کیا۔

آغاز (آیت ۱) یہوواہ کی فتح۔

پہلا بند (آیات ۲، ۳) ۔ وُہ کیا ہے، قوت، گیت، نجات۔

دُوسرا بند (آیات ۴-۱۳)۔ اُس نے کیا کیا ہے، ماضی کے دشمنوں پر فتح، خُداوند کے لوگوں کی مصر سے مخلصی۔

تیسرا بند (آیات ۱۴ - ۱۸) وُہ کیا کرے گا، مستقبل کے دشمنوں پر فتح مندی، اپنے لوگوں کو اُن کی میراث میں واپس لائے گا۔

اختتام (آیت ۱۹) مصریوں کی شکست اور اسرائیل کی مخلصی کا موازنہ۔

مریم اور تمام عورتوں کا گیت کی صُورت میں جواب (آیات ۲۰، ۲۱)۔

تقریباً تین صدیاں قبل ایک انگریز مفسر میتھیو ہنری نے اِس عظیم رُوحانی گیت کی درجِ ذیل الفاظ میں تعریف کی:

> اِس گیت کے سلسلے میں ہمارا مشاہدہ یہ ہے کہ یہ (۱) اِنسانی علم میں جو گیت ہیں اُن میں یہ سب سے قدیم ہے (۲) اِس کی تدوین قابلِ تعریف ہے، اِس کا اسلوب نہایت اعلیٰ اور بلند ہے، اِس کی تشبیہات مناسب اور پُرلطف ہیں (۳) یہ ایک مقدّس گیت ہے، خُدا کے جلال کے لئے گایا گیا، اور خُداوند کی تعریف اِس کا مقصد ہے، صرف اُسی کی نہ کہ کسی اِنسان کی تعریف کرنا مقصود ہے۔ اِس گیت میں خداوند کی قدوسیت رچی بسی ہُوئی ہے، اور اُسی کے لئے یہ نغمہ سرا ہیں (۴) یہ ایک خصوصی گیت ہے۔ نئے عہد کی کلیسیا کی فتوحات، اُس کے دشمنوں کے زوال کو موسیٰ کے گیت اور برّے کے گیت میں یکجا کر دیا گیا ہے جو شیشے کے سمندر پر گایا جائے گا جیسے یہ بحرِ قلزم پر گایا گیا (دیکھیں ۱۵: ۲، ۳)۔

۸۔ سینا کی طرف سفر (۱۵: ۲۲ - ۱۸: ۲۷)

الف۔ شور کا بیابان (۱۵: ۲۲-۲۷)

آیت ۲۲ میں بحرِ قلزم سے کوہِ سینا کے سفر کے آغاز کا بیان ہے۔ ہر ایک قدم ہر دَور کے

ایمان داروں کے لئے رُوحانی اسباق سے بھرا پڑا ہے۔ مثلاً مارہ جس کا مطلب "کڑوا" ہے زِندگی کی تلخ یادوں کی نشاندہی کرتا ہے۔ وُہ درخت کوہِ کلوری کی طرف اشارہ ہے، جو زندگی کی تمام تلخ چیزوں کو شیرینی میں تبدیل کر دیتی ہے۔ مارہ کے مقام پر خُداوند نے اپنے آپ کو "یہوواہ شافی" (یہوواہ روفیکا = خُداوند جو تجھے شفا دیتا ہے) کی صُورت میں ظاہر کیا۔ اُس نے اِسرائیلیوں سے وعدہ کیا کہ جو بیماریاں اُس نے مصریوں پر بھیجیں اُن سے وُہ اُنہیں مخلصی دے گا۔ ایلیم جہاں پانی کے بارہ ۱۲ کنوئیں اور کھجُور کے ستّر درخت تھے، اِس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ جب ہم صلیب کے پاس جاتے ہیں تو ہمیں تازگی اور راحت حاصل ہوتی ہے۔

ب۔ سِین کا بیابان (باب ۱۶)

۱۶: ۱-۱۹۔ جنُوب مشرق کی طرف سفر کرتے ہُوئے بنی اِسرائیل سِین کے بیابان میں آئے۔ اُنہوں نے وہاں خوراک کی کمی کے سبب سے شکایت کی اور مصر کی خوراک کو یاد کرنے لگے، لیکن اِس خوراک کے ساتھ سخت غُلامی کو بھُول گئے۔ خُدا نے اپنے فضل سے انہیں رات کے وقت بٹیریں اور صُبح کے وقت من مہیا کیا۔ بٹیریں صِرف دو ۲ بار مُہیا کی گئیں، یہاں اور گنتی ۱۱: ۳۱ میں، جبکہ مَن مُسلسل مہیا کیا جاتا رہا۔ "مَن" کا مطلب ہے "یہ کیا ہے"؟ یہ خوراک خُدا نے مُعجزانہ طور پر عطا کی تھی۔ اِسے فطرت کا کرشمہ ثابت کرنے کی کوشش کامیاب نہ ہو سکی۔ مَن چھوٹا، گول، سفید اور میٹھا تھا (آیت ۳۱)۔ خُدا کی یہ روٹی مسیح کی انکساری، کاملیت، مقبولیت اور مٹھاس کی تصویر ہے (یُوحنّا ۶: ۴۸-۵۱)۔ اِس کا آسمان سے آنا صبح کی اوس کے ساتھ مُنسلک تھا اور یہ ہمارے لئے یاددہانی ہے کہ رُوحُ القدُس، مسیح کو ہمارے دلوں سے منسلک کرتا ہے۔ ہر ایک اسرائیلی کو فی کس ایک اومر (۲ لٹر) اِکٹھا کرنے کی اجازت تھی۔ اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ وُہ کِتنا زیادہ یا کِتنا کم اکٹھا کرتے ہیں، وُہ ایک اومر ہی ہوتا تھا۔ یہ اُن کے لئے ہمیشہ کافی ہوتا تھا اور کبھی اِس سے زیادہ نہ ہوتا۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح اپنے لوگوں کی ہر ایک ضرورت کو پورا کرسکتا ہے، اور اِس کے نتائج حاصل ہوتے ہیں جب مسیحی دُوسرے ضرُورت مندوں کو اپنے مال میں شریک کرتے ہیں (۲-کرنتھیوں ۸: ۱۵)۔ مَن کو سُورج کی گرمی سے پگھلنے سے پہلے صُبح کے وقت اکٹھا کیا جاتا تھا۔ چنانچہ ہم ہر روز زِندگی کے معمولات کے دباؤ سے پہلے مسیح جو زِندگی کی روٹی ہے کو کھائیں۔ اِسے ہر روز جمع کرنا ہوتا تھا۔ چنانچہ ہم ہر روز

مسیح جو ہماری رُوحانی خوراک ہے کو کھائیں۔ اِسے ہفتے کے چھ دِنوں میں اکٹھا کرنا ہوتا تھا اور ساتویں دن اکٹھا کرنے کی اجازت نہ تھی۔

۱۶: ۲۰-۳۱۔ لوگوں کو حکم دیا گیا کہ وُہ چھٹے دِن دُوسرے دِنوں کی نسبت دُگنا اکٹھا کر لیں تاکہ سبت کے لئے رکھ چھوڑیں۔ اگر وُہ دُوسرے دِن کے لئے رکھ چھوڑتے تو مَن میں کیڑے پڑ جاتے اور وُہ سڑ جاتا۔ مَن دھنیئے کے بیج کی طرح سفید اور اُس کا مزہ شہد کے بنے ہُوئے پُوئے کی طرح تھا۔ اسے پکایا یا اُبال لیا جاتا تھا۔ جو لوگ اِسے سبت کے دِن اِکٹھا کرنے کے لئے گئے مُوسیٰ نے اُنہیں ملامت کی۔

۱۶: ۳۲-۳۴۔ ایک اومر مَن یادگاری کے طور پر سونے کے ایک مرتبان میں محفُوظ کر لیا گیا، جِسے بعد ازاں عہد کے صندوق میں رکھ دیا گیا (عبرانیوں ۹: ۴)۔ خُدا نے تخلیقِ کائنات پر ساتویں دن آرام کیا (پیدائش ۲: ۲)، لیکن اُس نے اُس وقت اِنسان کو ایسا کرنے کا حکم نہ دیا۔ لیکن اب اُس نے بنی اسرائیل کو سبت کا قانون دیا۔ بعد ازاں یہ دس احکام میں سے ایک حُکم تھا (۲۰: ۹-۱۱)۔ یہ اُس عہد کا نشان تھا جو کوہِ سینا پر بنی اسرائیل کے ساتھ باندھا گیا (۳۱: ۱۳) اور یہ ہر ہفتے ان کی مصر کی غلامی سے مخلصی کی یاد دہانی تھی (استثنا ۵: ۱۵)۔ غیر قوم مسیحیوں کو کبھی بھی سبت کی پابندی کا حُکم نہ دِیا گیا۔ دس احکام میں سے نو کا عہدِ جدید میں کلیسیا کے لئے راست بازی کی ہدایات کے سلسلے میں بار بار ذِکر کیا گیا ہے۔ صِرف ایک حکم ہے جِس کو دُہرایا نہیں گیا، وُہ سبت کا حکم ہے۔ تاہم بنی نوعِ اِنسان کے لئے ہفتے میں ایک دِن آرام کا اصُول موجُود ہے۔ مسیحیوں کے لئے یہ دِن ہفتے کا پہلا دِن، یعنی خُداوند کا دن ہے۔ یہ کوئی شرعی ذمہ داری کا دِن نہیں بلکہ پُرفضل رعایت کا ایک دِن ہے، جب ہم دُنیوی سرگرمیوں سے آزاد ہو کر کُلّی طور پر اپنے آپ کو عبادت اور خُداوند کی خدمت کے لئے دے سکتے ہیں۔

یہاں "شہادت" کا مطلب ہے "عہد کا صندُوق"۔ اِس کے وجُود سے قبل اِس کا ذِکر یہاں موجُود ہے۔ یہ شریعت کی ایک مثال ہے جِس کا پہلے ذِکر کیا گیا ہے۔ "شہادت" کا مطلب دس احکام بھی ہے لیکن اس کا انحصار سیاق و سباق پر ہے۔

۱۶: ۳۵-۳۶۔ چالیس سال تک من کھانا اُس وقت کی پیش گوئی ہے، جِس کے دوران بنی اسرائیل بیابان میں گھومتے رہیں گے۔ مَن کا دیا جانا اُس وقت موقوف ہو گیا جب وُہ جلجال یعنی کنعان کی عین سرحدوں میں داخل ہو گئے (یشوع ۵: ۱۲)۔

ج۔ رفیدیم (باب ۱۷)

۱۷: ۱-۷ ۔ رفیدیم کے مقام پر پانی کی کمی کے باعث لوگوں نے موسیٰ سے جھگڑا کیا۔ خُدا نے موسیٰ کو حکم دیا کہ وُہ حورب (ویران مقام) کے مقام تک آگے بڑھے اور چٹان کو لاٹھی سے مارے۔ جب اُس نے یہ کیا تو پانی چٹان میں سے بہ نکلا۔ یہ رُوحُ القُدس کی تصویر ہے۔ جب یسُوع کو کوہِ کلوری پر مارا گیا تو یہ اس کے پھل کے نتیجے میں پنتکست کے دِن نازِل کیا گیا۔ مسّہ (امتحان، آزمانا) وُہ مقام تھا جہاں اُنہوں نے خُدا کو آزمایا۔ مریبہ (جھگڑا) وُہ جگہ تھی جہاں انہوں نے موسیٰ سے جھگڑا کیا۔

۱۷: ۸-۱۶ ۔ یشُوع (خُداوند نجات ہے) پہلی بار منظرِ عام پر آتا ہے۔ موسیٰ کے خادِم کی حیثیت سے اُس نے رفیدیم میں عمالیقیوں سے جنگ کی۔ جب تک موسیٰ کے ہاتھ شفاعت کے لئے اور خُدا پر بھروسے کے لئے اُٹھے رہے، اسرائیلی فتح مند رہے، اور، جب وہ ہاتھ لٹکا لیتا تو عمالیقی غالب آنے لگتے۔ عمالیقی یعنی عیسَو کی نسل جسم کا مثیل ہے جو آدم کی بگڑی ہُوئی فطرت کو ظاہر کرتا ہے۔ عمالیقیوں اور جسم میں درج ذیل مشابہتیں مُلاحظہ فرمائیے: (۱) جب تبدیلی کے وقت اِنسان کو رُوحُ القدس دیا جاتا ہے تو جسم، رُوح کے خِلاف جنگ کرتا ہے (۲) خُدا جسم سے نسل در نسل جنگ کرے گا (۳) یہ جنگ موت اور کلیسیا کے اٹھائے جانے تک کبھی ختم نہیں ہو سکتی (۴) جسم پر غالب آنے کے دو ذرائع ہیں یعنی دُعا اور کلام۔

قدیم یہُودی مورّخ یوسیفس کے خیال کے مُطابق حور موسیٰ کی بہن مریم کا شوہر تھا۔ یہ وُہی حور ہے جو بعد ازاں ہارون کے ساتھ لوگوں کی نگہبانی کرتا تھا، جب موسیٰ کوہِ سینا پر تھا (۲۴: ۱۴)۔

خُداوند میرا جھنڈا ہے (عبرانی۔ یہوواہ نسّی) یہوواہ کا ایک مرکب نام ہے۔

د۔ موسیٰ اور یترو (باب ۱۸)

۱۸: ۱-۱۲ ۔ ۱۸ باب میں خرُوج کی کتاب کی ایک واضح تقسیم کی گئی ہے۔ ابھی تک ہم نے مَن، چٹان جس کو لاٹھی سے مارا گیا، اور چشمے کے بارے میں معلوم کیا جو مسیح کے تجسّم، اُس کی موت اور رُوحُ القُدس دِیئے جانے کی علامت ہیں۔ اب ایسا لگتا ہے کہ ہم مسیح کے مُستقبل کے جلال کا خاکہ دیکھیں گے۔ موسیٰ زمین پر حکومت کرنے والے مسیح کا مثیل ہے۔ ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ اُس کے بیٹے یہودیوں کی نمائندگی کرتے ہیں، اور یترو غیر قوم کی، اور موسیٰ کی غیر قوم

بیوی صفورہ کلیسیا کی نمائندگی کرتی ہے۔ یہ سب ہزار سالہ بادشاہت کی برکتوں سے لطف اندوز ہوں گے —— یعنی یہودی اور غیر قوم اِس میں رعایا ہوں گے اور کلیسیا مسیح کے ساتھ زمین پر بادشاہی کرے گی۔

واقعات تاریخی طور پر سلسلے وار نہیں ہیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ یترو آیت ۵ میں کوہِ سینا پر موسیٰ کے پاس آتا ہے لیکن اسرائیلی ۱۹: ۲ تک کوہِ سینا پر نہیں پہنچے تھے۔ ایک مفسّر کا خیال ہے کہ یہ ترتیب، شریعت دیئے جانے کے لئے یہوواہ کے ساتھ ملاقات کے لگاتار بیان کے لئے راہ تیار کرنے کے لئے تھی۔ غالباً موسیٰ نے اپنی بیوی اور دو بیٹوں کو مدیان میں چھوڑ دیا تھا جب وُہ واپس مصر کو گیا۔ اب یترو، صفورہ، جیرسوم اور الیعزر (میرا خُدا میری مدد) کو موسیٰ کے پاس بچھڑے ہُوئے پُرمسرت ملاپ کے لئے لاتا ہے۔ یُوں لگتا ہے کہ یترو یہاں واحد حقیقی خُدا پر ایمان لایا، گو کچھ عُلما کا خیال ہے کہ وُہ پہلے سے ہی یہوواہ کا پرستار تھا۔

۱۸: ۱۳-۲۷ - جب یترو نے دیکھا کہ لوگوں کے اِنصاف کے لئے موسیٰ کے پاس حد سے زیادہ کام ہے تو اُس نے اپنے داماد کو مشورہ دِیا کہ وُہ لائق اشخاص کو چُن لے جو خُدا ترس اور سچے اور رِشوت کے دُشمن ہوں جو اِس کام میں اُس کی مدد کریں۔ یترو کا مشورہ تھا کہ وُہ ہزار ہزار، سو سو، پچاس پچاس اور دس دس آدمیوں پر حاکم بنا دے۔ اِس سے موسیٰ کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا اور کام بھی جلدی ہو جائے گا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یترو کا مشورہ خُدا کی طرف سے دیا گیا تھا کہ اپنے اختیارات دُوسروں کو تفویض کئے جائیں۔ بعض ایک کا یہ خیال ہے کہ خُدا اپنا فضل دِیئے بغیر لوگوں کو ذمہ داری نہیں سونپتا۔ اِس وقت تک خُدا موسیٰ سے ایسے باتیں کرتا رہا، جیسے ایک دوست سے باتیں کرتا ہو، اُن کے درمیان کوئی تیسرا شخص نہ تھا۔ چنانچہ موسیٰ کو اپنے کام کو جاری رکھنا چاہیئے تھا جب تک خُدا خُود دیگر انتظامات نہ کرتا۔

۹۔ شریعت کا دیا جانا (ابواب ۱۹-۲۴)

الف۔ مکاشفے کے لئے تیاری (باب ۱۹)

۱۹: ۱-۹ - بنی اسرائیل اب کوہِ سینا پر پہنچ چکے تھے۔ خروج کی باقی ماندہ کتاب، احبار کی ساری کتاب اور گنتی کے پہلے ۹ ابواب میں اسی مقام پر ظہور پذیر ہونے والے واقعات

کا بیان ہے۔

آدم سے لے کر اب تک خُدا کی طرف سے براہِ راست شرعی احکامات نہیں دِئے گئے تھے۔ خدا اپنے لوگوں سے زیادہ تر فضل سے پیش آتا رہا۔ اب اُس نے اُنہیں شریعت کے مشرُوط عہد کی پیشکش کی۔ "سو اب اگر تُم میری بات مانو اور میرے عہد پر چلو تو سب قوموں میں سے تُم ہی میری خاص مِلکیت ٹھہرو گے ... اور تُم میرے لئے کاہنوں کی ایک مملکت اور ایک مقدّس قوم ہو گے۔" اگر وُہ اُس کی بات مانتے تو وُہ اُنہیں برکت دیتا۔ اپنی گناہ آلُود حالت اور بے بسی کے احساس کے بغیر لوگ فوری طور پر رضامند ہو گئے۔ ڈی۔ ایل۔ موڈی اِس کی یُوں تفسیر کرتا ہے:

> "جو کُچھ خُداوند نے فرمایا ہے وُہ سب ہم کریں گے"۔ یہ بہُت زیادہ دلیری اور اعتماد کی زبان ہے۔ سونے کا بچھڑا، ٹُوٹی ہُوئی تختیاں، نظر انداز کئے ہُوئے احکامات، سنگسار کئے ہُوئے پیغمبر، رد کیا ہُوا مصلوب مسیح اِنسان کے عہد کو توڑنے کی واضح شہادتیں ہیں۔

اَدوار و نظام

خُدا کے بنی نوعِ انسان، خصُوصی طور پر اپنی برگزیدہ قوم اسرائیل سے تعلقات کا قائم کرنا تاریخِ اِنسانی میں ایک نہایت اہم موڑ ہے۔ یہاں اور دیگر موقعوں پر انسانی مُعاملات کی ترتیب میں اِلٰہی تبدیلی الٰہی نظام کی تبدیلی کو ظاہر کرتی ہے۔

ایک دفعہ مقدّس اوگسطین نے کہا "زمانوں میں امتیاز کرو تو کتابِ مقدّس میں ہم آہنگی نظر آئے گی"۔ خُدا نے تاریخِ اِنسانی کو مُختلِف زمانوں یا اَدوار میں تقسیم کیا ہے۔ "... اُس نے عالَم بھی پَیدا کِئے" (عبرانیوں ۱:۲) جِس لفظ کا ترجمہ عالَم کیا گیا اِس کا مطلب زمانہ بھی ہے۔ یہ زمانے طویل اور مختصر بھی ہو سکتے ہیں۔ اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ یہ زمانے کتنے طویل تھے بلکہ اِس بات سے کہ خُدا کا بنی نوعِ اِنسان سے اِن زمانوں میں کیا سلوک تھا۔

گو خُدا خود کبھی تبدیل نہیں ہوتا، لیکن انسان کے ساتھ اُس کے برتاؤ کی نوعیت تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ وُہ مختلِف زمانوں میں مختلف طریقوں سے کام کرتا ہے۔ جِس انداز سے خُدا ایک مخصُوص زمانے میں انسان کے ساتھ اپنے اُمور کو سرانجام دیتا ہے، اُسے ہم نظام کہتے ہیں۔ تکنیکی طور پر زیرِ بحث مضمون کے سِلسلے میں زمانوں کا مطلب نظام یا مُختاری ہے۔ یُونانی زبان

کے لفظ کا مطلب "دَور" یا "نظام" ہے۔ وقت کا خیال کئے بغیر کسی دَور یا نظام کا تصوّر کرنا مشکل ہے۔ مثلاً ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی حکومت اَدوار میں منقسم ہے۔ ہم کینیڈی یا بُش کے دَور کی بات کرتے ہیں۔ ہمارا مطلب وُہ زمانہ ہے جبکہ وہ صدر کے عُہدے پر متعین تھے۔ دُوسرے لفظوں میں اس دَور کا نظامِ حکومت کیسے چلایا جاتا تھا۔ اہم بات یہ ہے کہ اُن کی حکمتِ عملی کیا تھی، لیکن لازماً اُن کی حکمتِ عملی کو ایک مخصوص دَور سے منسلک کرتے ہیں۔

چنانچہ الٰہی انتظام کا مطلب ہے کہ خُدا کا تاریخ کے کسی دَور میں بنی نوع انسان سے کیسے سلوک تھا۔ خُدا کے نظام کو کسی گھر کے نظام کو چلانے سے تشبیہ دے سکتے ہیں۔ جب گھر میں صِرف میاں بیوی ہوں تو کسی ایک پروگرام کے تحت نظام کو چلایا جاتا ہے۔ لیکن جب گھر میں چھوٹے بچّے ہوں تو بالکل ایک مختلِف حکمتِ عملی اور طریقِ کار اپنایا جاتا ہے۔ اور جب بچّے بڑے ہو جائیں تو گھر کے اُمور کو نپٹانے کا انداز بالکل مختلف ہو جاتا ہے۔ نسلِ انسانی سے خُدا کے تعلقات میں ہم یہی انداز دیکھتے ہیں (گلتیوں ۴: ۱-۵)۔

مثلاً جب قائن نے اپنے بھائی ہابل کو قتل کیا تو خُدا نے اُس کے لئے ایک نشان ٹھہرایا کہ کوئی اُسے پاکر مار نہ ڈالے (پیدائش ۴: ۱۵)۔ لیکن طوفان کے بعد خُدا نے سزائے موت مقرر کرتے ہُوئے حکم دیا کہ "جو کوئی آدمی کا خُون کرے اُس کا خُون آدمی سے ہو گا" (پیدائش ۹: ۶)۔ یہ فرق نظام کی تبدیلی کے باعث ہے۔

ایک دُوسری مثال زبُور ۱۳۷: ۸، ۹ میں ہے جہاں مُنصِف بابل پر سخت سزا کا اعلان کرتا ہے۔ "اے بابل کی بیٹی، جو ہلاک ہونے والی ہے وُہ مُبارک ہو گا جو تجھے اُس سلوک کا جو تُو نے ہم سے کیا بدلہ دے۔ وُہ مُبارک ہو گا جو تیرے بچّوں کو لے کر چٹان پر پٹک دے"۔

لیکن اِس کے بعد خُداوند نے اپنے لوگوں کو تعلیم دی کہ اپنے دُشمنوں سے محبّت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لئے دُعا کرو" (متی ۵: ۴۴)۔

یہ بالکل واضح حقیقت ہے کہ زبُور نویس نے شریعت کے تحت جس زبان کا استعمال کیا، ایک مسیحی کے لئے فضل کے تحت زندگی بسر کرتے ہُوئے، موزُوں زبان نہیں ہے۔

احبار ۱۱ باب میں خُدا نے بعض ایک کھانوں کو ناپاک ٹھہرایا۔ لیکن مرقس ۷: ۱۹ب میں یسوع نے تمام کھانوں کو پاک ٹھہرایا۔

عزرا ۱۰: ۳ میں یہودیوں کو حکم دیا گیا کہ وُہ اپنی اجنبی بیویوں اور بچّوں کو دُور کریں۔

نئے عہد نامے میں ایمان داروں کو بتایا گیا ہے کہ وُہ انہیں نہ چھوڑیں (۱-کرنتھیوں ۷: ۱۲-۱۶)۔

شریعت کے تحت صِرف سردار کاہن خُدا کی حضُوری میں جا سکتا تھا (عبرانیوں ۹: ۷)۔

فضل کے تحت تمام ایمان دار پاک ترین مقام میں جا سکتے ہیں (عبرانیوں ۱۰: ۱۹-۲۲)۔

اِن تبدیلیوں سے واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ نظام میں تبدیلی ہو چُکی تھی۔ سب مسیحی زمانوں کی تعداد اور انہیں دِئے گئے ناموں سے متفق نہیں ہیں۔ بلکہ کُچھ مسیحی مختلف زمانوں اور نظاموں کو تسلیم نہیں کرتے۔

لیکن ہم زمانوں یا نظاموں کے وجُود کو یُوں ثابت کر سکتے ہیں۔ اوّل، اِس میں شک نہیں کہ کم از کم دو۲ اَدوار یا نظام ہیں یعنی شریعت اور فضل ”شریعت تو مُوسیٰ کی معرفت دی گئی مگر فضل اور سچائی یسُوع مسیح کی معرفت پہنچی“ (یُوحنّا ۱: ۱۷)۔ یہ حقیقت کہ ہماری بائبل دو۲ حِصّوں یعنی پُرانے اور نئے عہد نامے میں تقسیم ہے، اِس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ نظام میں تبدیلی پیدا ہو چُکی تھی۔ اِس کا مزید ثبُوت یہ حقیقت ہے کہ ایمان داروں کو اِس دَور میں جانوروں کی قربانیاں گزراننے کی ضرُورت نہیں ہے۔ اِس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ خُدا نے ایک نیا نظام متعارف کرا دیا ہے۔ تقریباً ہر ایک مسیحی دونوں عہد ناموں کے درمیان ایک بہُت بڑی تبدیلی کو دیکھ سکتا ہے۔

لیکن اگر ہم اِس بات پر متفق ہوتے ہیں کہ دو۲ زمانے ہیں تو ہم یہ تسلیم کرنے پر بھی مجبُور ہو جاتے ہیں کہ تین زمانے ہیں، کیونکہ شریعت کا زمانہ یہاں خرُوج ۱۹ باب میں تخلیق کے سینکڑوں سال بعد متعارف کرایا گیا۔ چنانچہ شریعت سے پہلے کا ایک اَور دَور ہے (رومیوں ۵: ۱۴)۔ یُوں تین زمانے بنتے ہیں۔

پھر ہمیں ایک چوتھے زمانے پر بھی متفق ہونا پڑے گا کیونکہ کلامِ مُقدّس میں ”آئندہ جہان“ کا بھی ذِکر کیا گیا ہے۔ یہ وُہ وقت ہے جب خداوند یسُوع مسیح زمین پر بادشاہی کرنے کے لئے واپس آئے گا، اِسے ہزار سالہ بادشاہت کا زمانہ بھی کہا جاتا ہے۔

پولُس رسُول بھی موجُودہ جہان اور آنے والے جہان میں فرق ظاہر کرتا ہے۔ اوّلاً وُہ اِس زمانے کا بیان کرتا ہے جو انجیل کے پرچار اور کلیسیا کا زمانہ ہے (۱-کرنتھیوں ۹: ۱۷؛ اِفسیوں ۳: ۲؛ کُلسیوں ۱: ۲۵)۔ یہ موجودہ جہان ہے۔ لیکن وُہ ایک آئندہ جہان کی بھی نشاندہی کرتا ہے (افسیوں ۱: ۱۰)۔ وہ ”زمانوں کے پُورا ہونے“ کا ذِکر کرتا ہے۔ اُس کے بیان سے صاف

ظاہر ہے کہ یہ زمانہ ابھی نہیں آیا۔

چنانچہ ہم جانتے ہیں کہ ہم دُنیا کی تاریخ کے آخری حصّے میں نہیں رہ رہے۔ ڈاکٹر سی۔ آئی سکوفیلڈ سات زمانوں کی مندرجہ ذیل فہرست پیش کرتا ہے:

۱۔ بے گناہی (پیدائش ۱: ۲۸) - آدم کی تخلیق سے اُس کے گناہ میں گرنے تک۔

۲۔ ضمیر یا اخلاقی ذمّہ داری (پیدائش ۳: ۷) - گناہ میں گرنے سے لے کر طوفان کے ختم ہونے تک۔

۳۔ اِنسانی حکومت (پیدائش ۸: ۱۵) - طوفان کے ختم ہونے سے ابرہام کی بلاہٹ تک۔

۴۔ وعدہ (پیدائش ۱۲: ۱) - ابرہام کی بلاہٹ سے شریعت دیئے جانے تک۔

۵۔ شریعت (خروج ۱۹ باب) - شریعت دِیے جانے سے یوم پنتکُست تک۔

۶۔ کلیسیا (اعمال ۲: ۱) - یومِ پنتکُست سے کلیسیا کے آسمان پر اُٹھائے جانے تک۔

۷۔ بادشاہت (مکاشفہ ۲۰: ۴) - مسیح کی ہزار سالہ بادشاہت۔

گو لازم نہیں کہ تمام تفصیلات پر متفق ہوں، لیکن یہ جاننا ہمارے لئے بہت زیادہ مددگار ثابت ہوگا کہ مختلف دَور ہیں۔ خصوصی طور پر شریعت اور فضل میں امتیاز کرنا بہت ضروری ہے، ورنہ ہم کلامِ مُقدّس کے کچھ حِصّے لے کر جن کا دُوسرے زمانوں پر اطلاق ہوتا ہے، اپنے آپ پر اطلاق کرنے کے خطرے میں ہوں گے۔ گو ہر ایک صحیفہ ہمارے لئے فائدہ مند ہے (۲۔ تیمتھیس ۳: ۱۶) لیکن سب صحیفے براہِ راست ہمارے لئے نہیں لکھے گئے۔ ہم نے پہلے ہی احبار ۱۱ باب میں کھانے کے بارے میں پابندیوں کا ذِکر کیا ہے جبکہ دورِ حاضر کے مسیحیوں پر ان پابندیوں کا اطلاق نہیں ہوتا (مرقس ۷: ۱۸، ۱۹) البتہ اُن کے پیچھے جو اصول ہے وُہ قائم ہے کہ ہم ہر طرح کی اخلاقی اور رُوحانی ناپاکی سے گریز کریں۔

خُدا نے بنی اسرائیل سے وعدہ کیا کہ اگر وُہ اُس کی فرمانبرداری کریں، تو وہ انہیں مادی خوشحالی دے گا (استثنا ۲۸: ۱-۶)۔ زمینی مقاموں میں مادی برکتوں پر زور دیا گیا تھا۔ لیکن یہ موجُودہ زمانے پر لاگو نہیں ہے۔ خدا یہ وعدہ نہیں کرتا کہ وُہ ہماری فرمانبرداری کے عوض ہمیں مالی خوشحالی دے گا۔ اِس کے برعکس اِس زمانے کی آسمانی مقاموں میں رُوحانی برکتیں ہیں (اِفسیوں ۱: ۳)۔

گو مختلف زمانوں میں اختلافات ہیں، لیکن ایک چیز کبھی تبدیل نہیں ہوتی اور وُہ ہے خوشخبری۔ خُداوند پر ایمان سے نجات تھی، ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ اور ہر ایک زمانے میں نجات کی بنیاد صلیب پر مسیح کا تکمیل شُدہ کام ہے۔ پُرانے عہد نامے میں لوگ اُس مکاشفے کے تحت نجات

پاتے تھے جو کچھ خداوند اُنہیں دیتا تھا۔ مثلاً ابرہام کو جب خُدا نے بتایا کہ اُس کی اولاد ستاروں کی مانند بے شمار ہوگی تو وُہ ایمان لایا اور نجات پائی (پیدائش ۱۵: ۵، ۶)۔ ابرہام غالباً بہت زیادہ نہیں جانتا تھا کہ صدیوں بعد کلوری پر کیا ہوگا، مگر خداوند جانتا تھا۔ لیکن جب ابرہام خُدا پر ایمان لایا تو اُس نے کلوری پر مسیح کے مستقبل کے کام کی ساری برکتیں اُس کے لئے محسوب کر دیں۔

جیسا کہ کسی شخص نے کہا ہے کہ پُرانے عہدنامے کے مقدسین کو اُس قیمت کی بنیاد پر نجات ملی جو مسیح نے بعد ازاں ادا کی (رومیوں ۳: ۲۵ کا یہی مقصد ہے)۔ ہمیں مسیح کے اُس کام کی بنیاد پر نجات ملی ہے جس کی اُس نے دو ہزار سال پہلے تکمیل کی۔ لیکن دونوں صورتوں میں نجات خداوند پر ایمان سے ہے۔

ہمیں یہ کبھی خیال نہیں کرنا چاہئے کہ لوگ شریعت کے زمانے میں شریعت کی پابندی یا جانوروں کی قربانیاں گزراننے سے نجات حاصل کرتے تھے۔ شریعت سے صرف گناہ کی پہچان ہوتی ہے، اور یہ نجات نہیں دے سکتی (رومیوں ۳: ۲۰)۔ بیلوں اور بکروں کا خون ایک بھی گناہ کو دُور نہیں کر سکتا (عبرانیوں ۱۰: ۴)۔ نہیں، نجات پانے کا خُدا کا طریقہ صرف اور صرف ایمان ہے (رومیوں ۵: ۱)۔

ایک اَور بات یاد رکھنے کے قابل یہ ہے۔ جب ہم موجودہ زمانے کو فضل کا زمانہ کہتے ہیں، تو ہمارا یہ مطلب نہیں کہ خُدا گزشتہ زمانوں میں پُرفضل نہیں تھا۔ ہمارا محض یہ مطلب ہے کہ خُدا اب انسان کو شریعت کے بجائے فضل سے جانچتا ہے۔

یہ جاننا بھی بہت ضروری ہے کہ یہ زمانے ایک پل میں تبدیل نہیں ہو جاتے۔ اکثر تبدیلی کا ایک عبوری دَور ہوتا ہے۔ مثلاً ہم یہ اعمال کی کتاب میں دیکھتے ہیں۔ نئی کلیسیا کے لئے پُرانے زمانے کے بعض اُلجھاؤ دُور کرنے کے لئے کچھ وقت لگا۔ اور یہ ممکن ہے کہ آسمان پر اُٹھائے جانے اور مصیبت کے دَور میں وقفہ ہو جس کے دوران گناہ کا شخص ظاہر ہوگا اور ہیکل یروشلیم میں بنائی جائے گی۔

ایک آخری بات یہ ہے۔ تمام اچھی چیزوں کی طرح ادوار کے مطالعہ کا غلط استعمال بھی ممکن ہے۔ بعض ایک مسیحی زمانوں کے سلسلے میں اِس حد تک انتہا پسند ہیں کہ وُہ صرف پولُس کے قید کے دَوران لکھے جانے والے خطوط کو موجودہ کلیسیا کے لئے کافی سمجھتے ہیں۔ اور اِس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ بپتسمہ یا عشائے ربّانی کو قبول نہیں کرتے، اور وہ یہ بھی تعلیم دیتے

ہیں کہ پطرس کا خوشخبری کا پیغام، پَولُس کی طرح کا نہ تھا (دیکھیں گلتیوں ۱: ۸، ۹ جو اِس دعوے کی تردید کرتا ہے)۔ یہ لوگ زمانوں کی تعلیم کے سلسلے میں حد سے بڑھ جاتے ہیں۔ زمانوں کے لئے اُن کی اِنتہاپسندی کی تعلیم کو رَدّ کر دینا چاہئے۔

۱۹: ۱۰- ۲۰۔ لوگوں کو بتایا گیا کہ وُہ خُدا کے مکاشفے کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں، اپنے کپڑے دھوئیں اور جِنسی فعل سے گریز کریں۔ یُوں اُنہیں سکھایا گیا کہ خُدا کی حضُوری میں پاکیزگی کی ضرُورت ہے۔ کوہِ سینا ممنُوعہ علاقہ قرار دیا گیا۔ کوئی انسان اور حیوان اُسے نہ چھُوئے۔ اگر کوئی اِس حکم کو توڑے تو وہ جان سے مار ڈالا جائے، اور اُسے تیر سے مارا جائے یا سنگسار کر دیا جائے۔ جب نرسِنگا پھُونکا گیا تو صرف مُوسیٰ اور ہارُون کو پہاڑ پر چڑھنے کی اجازت تھی۔ پہاڑ پر کالی گھٹا چھا گئی۔ بادل گرجنے لگے اور بجلی چمکنے لگی اور سارا پہاڑ زور سے ہِل رہا تھا۔ خصوصی طور پر شریعت کی پابندی کے لئے یہ سب کچھ خُدا سے ملاقات کے خوف کو ظاہر کر رہا تھا۔

۱۹: ۲۱- ۲۵۔ خُداوند نے مُوسیٰ کو دوبارہ آگاہ کیا کہ لوگ پہاڑ کو نہ چھُوئیں۔ پہلے تو مُوسیٰ کا یہ خیال تھا کہ لوگوں کو اس سلسلے میں یاد دِلانا اِس قدر ضرُوری نہیں، لیکن بعد میں اُس نے اِس حکم کی تعمیل کی۔ آیات ۲۲ اور ۲۴ میں کاہن غالباً پہلوٹھے بیٹے تھے۔

ب۔ دس احکام (باب ۲۰)

خُداوند یسوع مسیح نے دسؔ احکام کو دوؔ حصّوں میں تقسیم کیا۔ ایک حصّہ یہ تھا کہ خدا سے محبّت کی جائے اور دُوسرے حصّے میں پڑوسی سے محبّت کی تعلیم دی گئی ہے (متّی ۲۲: ۳۷- ۴۰)۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ پہلے چار احکام میں خُدا سے محبّت کی تعلیم دی گئی ہے، جبکہ بعض پانچویں حکم کو بھی اس میں شامل کرتے ہیں کیونکہ "خداوند اپنے خُدا" کے الفاظ پہلے پانچ احکام میں پائے جاتے ہیں۔

۱

۲۰: ۱- ۳۔ "غیر معبُودوں کو نہ ماننا"۔ اِس میں دیوتاؤں کی پرستش کی ممانعت کی گئی ہے۔ سوائے یہوواہ کے کسی اور معبُود کی پرستش نہ کی جائے۔

۲

۲۰: ۴-۶۔ "تراشی ہوئی مُورت نہ بنانا" نہ صرف بتوں کی پرستش بلکہ انہیں بنانے کی بھی ممانعت کی گئی ہے۔ اِس میں تصویریں، تشبیہیں اور بُت شامل ہیں جو عبادت میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس میں ہر طرح کی تصویریں اور بُت شامل نہیں ہیں کیونکہ خیمۂ اجتماع میں کُھدے ہوئے کرّوبی بنائے گئے تھے۔ اور خدا نے مُوسیٰ کو پیتل کا سانپ بنانے کا حکم دیا (گنتی ۲۱: ۸)۔ بلاشُبہ اِس حکم میں یہ بتایا گیا ہے کہ کِسی تصویر یا شبیہ کو معبُود کے طور پر نہ اِستعمال کیا جائے۔

خُدا غیوّر خُدا ہے۔ وہ اپنے لوگوں کی پرستش اور محبّت کی غیرت رکھتا ہے۔ وُہ موروثی کمزوریوں، غُربت، بیماریوں اور کوتاہ زِندگی سے اُن کی اولاد کو تیسری اور چوتھی پُشت تک باپ دادا کی بدکاری کی سزا دیتا ہے۔ اور ہزاروں (پُشتوں) پر جو اُس سے محبّت رکھتے اور اُس کے حکموں کو مانتے ہیں رحم کرتا ہے۔

۳

۲۰: ۷۔ خُدا کا نام بے فائدہ لینا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اِس کا یہ مطلب ہے کہ کسی غلط بات کو صحیح ثابت کرنے کے لئے خُدا کے نام کی قسم کھانا۔ اس میں دین کی بے حُرمتی، لعنت کرنا، منّتوں کو پُورا نہ کرنا، اور وعدے کو سچا ثابت کرنے کے لئے قسم کھانا اور اُسے پُورا نہ کرنا بھی شامل ہے۔

۴

۲۰: ۸-۱۱۔ "تُو سبت کا دِن پاک ماننا" سب سے پہلے اِس کا ذِکر پیدائش ۲: ۱-۳ میں ہے، اور اِس کا مَن کے ساتھ بھی ذِکر کیا گیا ہے (پیدائش ۱۶ باب)۔ لیکن اب باقاعدہ طور پر بنی اسرائیل کو سخت پابندی کے لئے دیا گیا۔ یہ آرام کی تصویر ہے۔ ایماندار اب مسیح میں اس آرام سے رُوحانی طور سے مستفید ہوتے ہیں۔ اور مخلوقات ہزار سالہ بادشاہت میں اِس سے مستفید ہوگی۔ سبت ہفتے کا ساتواں دِن ہے جو جُمعہ کو غروبِ آفتاب سے شرُوع ہو کر ہفتہ کو غروبِ آفتاب تک رہتا ہے۔ نئے عہد نامے میں مسیحیوں کو کہیں بھی سبت کی پابندی کا حکم نہیں دیا گیا۔

۵

۲۰: ۱۲۔ "تُو اپنے باپ اور اپنی ماں کی عِزّت کرنا" عِزّت کا مطلب ہے فرمانبرداری کرنا۔ اِس آیت میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ والدین کی فرمانبرداری کی زِندگی ایک ایسی زندگی ہے، جو عمُومی

طور پر طویل زندگی کی ضمانت دیتی ہے۔ نافرمانی اور گناہ کی زندگی اکثر قبل از وقت موت کا باعث بنتی ہے۔ یہ پہلا حُکم ہے جِس کے ساتھ ایک وَعدہ منسلک ہے (افسیوں ۶: ۲)۔ اِس میں اِختیار کے احترام کی بھی تعلیم دی گئی ہے۔

۶

۲۰: ۱۳۔ "تُو خُون نہ کرنا"۔ اِس حکم میں سزائے موت نہیں بلکہ قتل منع کیا گیا ہے۔ اِس حُکم میں اِنسانی زندگی کے احترام کی تاکید کی گئی ہے۔

۷

۲۰: ۱۴۔ "تُو زِنا نہ کرنا"۔ اِس ممانعت میں ازدواجی زندگی کے احترام پر زور دیا گیا ہے اور اِس میں دُوسرے کے بدن کو بے حُرمت کرنے سے خبردار کیا گیا ہے۔ اِس میں ہر طرح کا ناجائز جِنسی رویّہ اور عمل شامل ہے۔

۸

۲۰: ۱۵۔ "تُو چوری نہ کرنا"۔ اِس کا مطلب ہے ہر وہ عمل جِس سے کِسی کو ناجائز طور پر اُس کی جائیداد سے محرُوم کیا جائے۔ اِس میں نِجی جائیداد کے احترام کی تعلیم دی گئی ہے۔

۹

۲۰: ۱۶۔ "تُو اپنے پڑوسی کے خِلاف جھُوٹی گواہی نہ دینا"۔ اِس حکم میں کِسی دُوسرے شخص کے کردار کے بارے میں ایسے بیانات دینے سے منع کیا گیا ہے جو صحیح نہ ہوں اور جن کی بِنا پر کِسی شخص کو ممکن ہے کہ سزا یا سزائے موت دی جائے۔ اِس میں کسی شخص کی نیک نامی کے احترام کی تاکید کی گئی ہے۔

۱۰

۲۰: ۱۷۔ "تو ... لالچ نہ کرنا"۔ دسویں حُکم میں عمل کی نِسبت اِنسانی سوچ کے بارے میں بات کی گئی ہے۔ اِس سے ظاہر ہے کہ کِسی ایسی چیز کی خواہش کرنا جو خداوند کِسی کو نہیں دینا چاہتا، گُناہ ہے۔ پولس بیان کرتا ہے کہ اِس حکم نے اُس کی زِندگی میں گُناہ کی گہری قائلیت پیدا کی

۲۰: ۱۸-۲۱- دس احکام کے دِیئے جانے کے بعد لوگ خُدا کی حضوری سے خوف زدہ ہو گئے۔ وُہ ڈرتے تھے کہ اگر خُدا نے براہِ راست اُن سے کلام کیا تو وُہ مَر جائیں گے، چنانچہ مُوسیٰ اُن کا درمیانی بن گیا۔

۲۰: ۲۲-۲۶- مُوسوی شریعت کا مطلب یہ تھا کہ لوگوں پر اُن کی گنہگار حالت کو ظاہر کرے۔ اِس کے بعد خُدا نے اپنی محبّت سے انہیں قربان گاہ بنانے کی ہدایات دیں، اور اُن کو یاد دِلایا کہ گنہگار صرف بہائے ہوئے لہُو کی بنیاد پر خُدا کے پاس آ سکتے ہیں۔ قربان گاہ مسیح کی یاد دِلاتی ہے جو خُدا کے پاس آنے کا راستہ ہے۔ انسان مسیح کی کاملیت میں اپنی شخصی کاوشوں، یا انسانی حصولات کی سیڑھیوں سے کوئی کردار ادا نہیں کر سکتا۔ ممکن ہے کہ لمبے لباس میں سیڑھیوں پر چڑھتے ہُوئے کاہن برہنہ ہو جائے جو اِس سنجیدہ موقعے کے لئے نامناسب ہے۔

ج۔ متفرق قوانین (ابواب ۲۱-۲۴)

(۱) غُلاموں سے متعلق قوانین (۲۱: ۱-۱۱)

۲۱: ۱-۶- دس احکام دینے کے بعد خُدا نے بنی اسرائیل کی عملی زندگی کے لئے دیگر متفرق قوانین دِیئے۔

کوئی عبرانی شخص اپنا قرض اُتارنے، چوری کا مال واپس کرنے یا کسی عبرانی غُلام کے گھر پیدا ہونے کے باعث غُلام بن سکتا تھا۔ ایک عبرانی غُلام سے زیادہ سے زیادہ چھ سال کی خِدمت کا تقاضا کیا جا سکتا تھا۔ حکم تھا کہ ساتویں سال اُسے آزاد کر دیا جائے۔ جب وُہ غُلام بنا اگر وُہ شادی شُدہ تھا، تو اُس کی بیوی کو بھی اُس کے ساتھ آزاد کیا جاتا۔ لیکن اگر غُلامی کے دَوران اُس کی شادی ہُوئی تو اُس کی بیوی اور بچّے مالِک کی ملکیت ٹھہرتے۔ اگر وُہ یہ فیصلہ کرتا کہ وُہ غُلام رہنا چاہتا ہے تو دروازے کی چوکھٹ کے ساتھ اُس کا کان چھیدا جاتا۔ اِس کا یہ مطلب تھا کہ وُہ اپنی مرضی سے اپنے مالک کے گھر میں رہنا چاہتا ہے۔ اِس لئے اُس کا کان چھیدا جاتا۔ یہ کامل خادم یعنی مسیح کی ایک خوبصورت تصویر ہے کہ وُہ آزاد ہونے کو تیار نہیں تھا بلکہ وُہ کلوری پہاڑ پر گیا۔

۲۱: ۷-۱۱- ایک لونڈی کے سلسلے میں اگر مالِک نے اُسے بیوی یا داشتہ کے طور

پر رکھا ہو اور وُہ اُس کی تمام ذمہ داریوں کو برداشت کرنا چاہتا ہو تو وہ ساتویں سال آزاد نہ ہوگی۔ لیکن اگر وُہ ذمہ داریوں کو پُورا کرنے پر رضامند نہ ہو تو اُس کا فِدیہ دیا جائے اور اُسے غیر قوم کے ہاتھ میں نہ بیچا جائے۔ اگر وُہ اُس کی شادی اپنے بیٹے سے کر دے تو اُسے اُس سے بہُو کی طرح سلوک کرنا ہوگا۔ اگر مالک نے اَور بیوی کر لی ہو تو بھی اُس لونڈی کے تمام ازدواجی حقوق کو پُورا کرنے کا پابند ہے۔ مؤخر الذکر کا غالباً یہ مطلب ہے کہ رہائش سے مزید کچھ ادا کرنے کی ضرُورت نہیں تھی، ورنہ اُسے فدیے کی رقم کے ادا کیے بغیر ضرور آزاد کر دیا جاتا۔ غُلامی سے متعلق خُدا نے قوانین دِیئے، لیکن اِس کا یہ مطلب نہیں کہ اُس نے اُسے جائز قرار دیا۔ وُہ صِرف غُلاموں کے سِوِل (CIVIL) حقوق کا تحفّظ کر رہا تھا۔

(۲) شخصی چوٹ سے متعلق قوانین (۲۱: ۱۲-۳۶)

۲۱: ۱۲-۱۴۔ آیت ۱۲ میں ایک عام اصُول بیان کیا گیا ہے کہ اگر کوئی کسی کو قتل کر ڈالے تو قاتل کو سزائے موت دی جائے۔ قتل کی صورت میں ایک شق یہ رکھی گئی کہ اگر موت اِرادتاً نہیں تھی، تو قاتل خُدا کی قُربان گاہ کے پاس بھاگ جائے، یعنی وُہ پناہ کے شہروں میں بھاگ جائے۔ لیکن اِرادتاً قتل کے سلسلے میں، خُدا کی قربان گاہ قاتل کو کسی طرح کا تحفّظ فراہم نہیں کرتی تھی۔

۲۱: ۱۵-۱۷۔ والدین کے حقُوق کو خصوصی تحفّظ دیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی ماں یا باپ کو مارے پیٹے تو اُسے سزائے موت دی جائے۔ اِغوا اور والدین پر لعنت کرنے کی سزا بھی موت تھی۔

۲۱: ۱۸-۱۹۔ اگر کوئی شخص جھگڑے کے دَوران کسی شخص کو زخمی کر دے، تو اس کی سزا یہ ہے کہ وُہ اُس کے کام کے نقصان کا ہرجانہ بھر دے اور اُس کے طبّی اخراجات ادا کر دے۔

۲۱: ۲۰-۲۱۔ مالک کو اپنے غلام کو سزا دینے کا حق تھا، لیکن جان سے مار دینے کا اُسے کوئی اختیار نہ تھا۔ اگر غلام پٹائی کے فوراً بعد مَر جائے تو مالک مجرم تھا، لیکن اگر غلام ایک دو دن بعد تک زندہ رہتا تو مالک سزا کا حق دار نہ تھا، کیونکہ وُہ اِرادتاً غُلام کو جان سے مارنا نہیں چاہتا تھا جو اُس کا مال تھا۔

۲۱: ۲۲۔ اگر دو شخصوں کے درمیان لڑائی جھگڑے میں کسی حاملہ عورت کا اسقاط

ہو جائے، اگر اُسے کوئی شدید چوٹ نہ لگے، تو اُس کا خاوند جُرمانے کی رقم کا تعیّن کرے اور قاضی اِس بات کا فیصلہ کریں۔

۲۱: ۲۳-۲۵۔ شخصی چوٹ کے بارے میں عمومی قانون یہ تھا: جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت وغیرہ وغیرہ۔ سزا جُرم کے مُطابق ہونی چاہیئے۔ اِس میں زیادہ نرمی اور زیادہ سختی سے گریز کیا جائے۔ سوائے قتل کے، تمام مقدمات میں جُرمانہ ادا کرنے سے معاملے کو نپٹانے کا امکان تھا (گنتی ۳۵: ۳۱)۔

۲۱: ۲۶-۳۶۔ اگر کوئی شخص اپنے غلام کی آنکھ کو پھوڑ دے یا اُس کے دانت کو توڑ دے، تو غلام کو آزاد کر دیا جائے۔ اگر کوئی بیل کسی شخص کو غیر متوقع طور پر مار دے تو بَیل کو سنگسار کر کے مار دیا جائے اور اُس کا گوشت نہ کھایا جائے۔ اگر مالک کو پتہ تھا کہ بَیل کو سِینگ مارنے کی عادت ہے، لیکن اُس نے اُسے باندھ کر نہ رکھا، تب مالک کو بھی اُس کے ساتھ مار دیا جائے۔ لیکن مالک کے لئے یہ رعایت دی گئی کہ اپنی زندگی کے لئے جُرمانہ ادا کرے۔ یہ جُرمانہ بیٹے یا بیٹی کی مَوت کے جرمانے کے مُطابق ہو۔ ایک غلام کی موت کے لئے چاندی کے تیس سکّے جرمانہ تھا، اور بَیل کو سنگسار کر دیا جائے۔ ملاحظہ فرمائیے کہ یہوداہ نے یسوع کو پکڑوانے کے لئے وہی قیمت لی جو ایک غلام کی قیمت تھی جسے بَیل نے مار دِیا ہو۔ یُوں اُس کی قیمت ایک مُردہ غلام کے برابر ٹھہرائی گئی۔ اگر کسی شخص نے گڑھا کھودا اور اُس کے مُنہ کو نہ ڈھانپا، اور اگر کوئی جانور اس میں گر جائے تو وہ نقصان کا ذمہ دار ہو گا۔ اگر کسی کا بیل کسی دُوسرے شخص کے بیل کو مار دے تو دونوں جانوروں کی قیمت کو برابر تقسیم کیا جائے گا۔ اگر بَیل کے مالک کو اُس کی خطرناک عادت کا علم تھا لیکن اُسے باندھ کر نہ رکھا تو اُسے مرے ہُوئے جانور کے بدلے جانور یا قیمت ادا کرنا تھی، اور وہ مُردہ جانور بھی اُسی کا ہو گا۔

(۳) چوری اور جائیداد کے نُقصان سے مُتعلق قوانین (۲۲: ۱-۶)

ایک چور کو چُرائے ہُوئے مال کا پُورا مُعاوضہ دینا ہوتا تھا، اور رقم کا چوری کی نوعیت پر انحصار تھا۔ اگر چور کو رات کے وقت نقب لگاتے ہوئے مار دیا جاتا، تو مارنے والا مُجرم نہ تھا کیونکہ اُسے معلُوم نہ تھا کہ آیا وہ چوری کی نیت سے نقب لگا رہا تھا یا قتل کے اِرادے سے۔

لیکن دِن کے وقت چور کو مار ڈالنے والا مُجرم متصوّر کیا جاتا ۔ اگر آیت ۱ میں مذکور چور معاوضہ نہ دے سکتا تو اُسے غلام کی حیثیت سے بیچا جاتا ۔ اگر چوری کا جانور زندہ مِل جاتا تو چور کو اِس کا دوگُنا معاوضہ ادا کرنا پڑتا ۔ اگر کوئی زمیندار اپنے جانور کو چرنے کے لئے اپنے پڑوسی کے کھیت میں چھوڑ دے تو وُہ اپنے کھیت یا تاکستان کی اچھی سے اچھی پیداوار میں سے اُس کا مُعاوضہ دے ۔ اگر کسی نے بے پروائی سے آگ جلائی جِس سے فصل ضائع ہو گئی تو اُسے اِس کا مُعاوضہ دینا ہوگا ۔

(۴) بددیانتی سے متعلق قوانین (۲۲: ۷ - ۱۵)

۲۲: ۷ - ۱۳ ۔ آیات ۷ - ۹ میں اُس نقدی یا جائیداد کی چوری کے سِلسلے میں بیان ہے جو کسی شخص نے دُوسرے شخص کے ہاں امانت کے طور پر رکھی ہو ۔ وُہ جِس نے اُسے چُرایا اُسے اُس کا دوگُنا ادا کرنا پڑے گا ۔ اگر چور پکڑا نہ جائے ، تو امانت رکھنے والا مُنصفوں کے سامنے حاضر کیا جائے اور فیصلہ کیا جائے کہ آیا وُہ مُجرم ہے یا نہیں ۔ اگر امانت میں خیانت کی گئی ہو تو منصِف فیصلہ کرتے کہ آیا مُلزم مُجرم ہے یا اِلزام لگانے والا ، تب دوگُنا مُعاوضہ دیا جاتا ۔ اگر کوئی جانور مر جاتا ، اُسے چوٹ لگ جاتی یا دورانِ امانت اُسے ہانک دیا جاتا ، تو امانت رکھنے والا خداوند کے حضُور میں قسم کھاتا کہ جو کچھ بھی ہؤا میرے بس میں نہیں تھا ، تو کسی قسم کے مُعاوضے کی ضرُورت نہیں ہوتی تھی ۔ اگر امانت دار کی غفلت کی وجہ سے جانور چُرایا جاتا ، تو اُسے مُعاوضہ دینا پڑتا ۔ اگر کسی جانور کو کسی دِرندے نے پھاڑ دیا تو اُس جانور کی لاش کو گواہی کے طور پر پیش کیا جاتا ۔

۲۲: ۱۴ ، ۱۵ ۔ اگر عاریتاً لیا ہؤا جانور زخمی ہو جائے یا مارا جائے تو وُہ اُس کا ضرُور مُعاوضہ دے ۔ لیکن اگر اِس کے وقوع کے وقت مالِک موجُود ہوتا ، اور وُہ خُود اُس کی حفاظت کر سکتا تھا ، تو کسی طرح کے مُعاوضے کی ضرورت نہیں تھی ۔ کرائے پر لئے ہوئے جانور کے سلسلہ میں مُعاوضہ کی ضرورت نہیں تھی ، کیونکہ نقصان کرائے میں شامل تھا ۔

(۵) جنسی فعل کے لئے پُھسلانے اور فعل سے متعلق قوانین (۲۲: ۱۶ - ۱۷)

اگر کوئی شخص کسی ایسی کنواری سے جِس کی منگنی نہ ہُوئی ہو ، اُسے پُھسلا کر اُس سے مباشرت کرے تو اُس کے لئے لازم تھا کہ وُہ اُسے مہر دے کر اس سے بیاہ کرے ۔ اگر لڑکی کا باپ شادی سے اِنکار کر دے ، تو اُسے کنواریوں کے مہر کے مُطابق لڑکی کے باپ کو نقدی ادا کرنا ہوگی کیونکہ لڑکی کی

شادی کے امکانات بہت حد تک ختم ہو گئے تھے۔

(۶) سِول (CIVIL) اور مذہبی فرائض سے متعلق قوانین (۲۲: ۱۸-۲۳: ۱۹)

۲۲: ۱۸-۲۰۔ قتل کے علاوہ جادوگری، کسی جانور کے ساتھ مباشرت اور بُت پرستی کی سزا موت تھی۔

۲۲: ۲۱-۲۴۔ یہودیوں کو نصیحت کی گئی کہ وُہ اپنے مُلک میں مُسافروں سے محبت کے ساتھ پیش آئیں کیونکہ وُہ بھی ایک غیر مُلک میں مُسافر اور پردیسی رہ چکے ہیں۔ بیواؤں اور یتیموں کے ساتھ اچھے سلوک کے لئے حکم دیا گیا۔ خُدا نے یہ حکم منوانے کے لئے خُود ذمہ داری لے لی۔ دُوسرے احکام کی خلاف ورزی کی سزا دینے کے لئے انسانوں کو مقرر کیا گیا، لیکن اِس معاملے میں خُدا نے خُود سزا دینے کی ذمّہ داری لی۔ اُس نے مجبُوروں اور بےکسوں کے سلسلے میں اپنا رویّہ تبدیل نہیں کیا۔ وُہ اب بھی بیواؤں اور یتیموں کی فکر کرتا ہے اور ہم ایمانداروں کو بھی ایسا کرنا چاہیئے۔

۲۲: ۲۵-۲۷۔ اگر کسی اسرائیلی کو قرض دیا جاتا تو اُس سے سُود نہ لیا جاتا، گو غیر قوم سے سُود لینے کی اجازت تھی (استثنا ۲۳: ۲۰)۔ گروی رکھے ہُوئے کپڑے کو رات سے پہلے واپس کرنا ہوتا تھا کیونکہ چوغے کو کمبل کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔

۲۲: ۲۸-۳۱۔ خُدا کو کوسنے اور سردار پر لعنت کرنے سے منع کیا گیا (قب اعمال ۲۳: ۵)۔ فصل، بیٹوں یا جانوروں سے خُداوند کو اُس کا حصّہ دینا لازم تھا۔ پہلوٹھے جانوروں کو آٹھویں دن خُداوند کو دیا جاتا۔ درندے سے پھاڑے ہُوئے جانوروں کے گوشت کو کھانے سے منع کیا گیا۔ کیونکہ اِس صُورت میں خُون فوری طور پر خارج نہ کیا جاتا تھا اور خُون کو کھانا خُدا کی شریعت کی خلاف ورزی تھی (احبار ۱۷ باب)۔ پھر خُدا اپنے لوگوں کو جانوروں کے متعدی امراض مثلاً باؤلے پن وغیرہ کے خطرے سے محفُوظ رکھنا چاہتا تھا۔

۲۳: ۱-۱۲۔ عدالتی مُعاملات میں جھوٹی بات کو پھیلانا ممنُوع قرار دیا گیا۔ مجرم کے دفاع کے لئے شریر سے مِل کر سازش کرنا، بڑے ہجوم کا ساتھ دینا، یا غریب کی طرفداری کرنا بھی منع تھا۔ یہ بھی حکم دیا گیا تھا کہ کسی دشمن کے جانور سے دُشمنی ظاہر نہ کی جائے۔ اگر یہ گُم شُدہ ہو تو اِسے اُس کے مالک کے پاس پہنچا دیا جائے، اگر وُہ بوجھ کے تلے گر جائے تو اُسے اُٹھا کھڑا کرنے میں اُس کی مدد کی جائے۔ بتایا گیا ہے کہ غریب کے ساتھ انصاف کیا جائے،

اور صادقوں اور بے گناہوں کو شرارت کے تحت قانونی چالاکیوں سے مجرم نہ ٹھہرایا جائے ۔ رشوت لینے اور پردیسی پر ظلم کرنے سے منع کیا گیا تھا۔ ساتواں سال سبت کا سال تھا اور اس دوران زمین کو یُوں ہی چھوڑ دینے کا حکم تھا۔ غریبوں کو اجازت تھی کہ اُس سال کے دَوران جو کچھ اُگے، وُہ اُسے لے سکیں۔ اور ساتواں دِن مالک، غُلام اور جانور کے لئے آرام کا دِن تھا۔

۲۳: ۱۳-۱۷- یہودیوں کو دُوسرے معبُودوں (بتوں) کا نام لینے سے بھی منع کیا گیا، سوائے اِس کے کہ انبیا کی طرح اُنہیں ردّ کرتے ہُوئے اُن کا ذِکر کرنے کی اجازت دی تھی۔ یہوواہ کے لئے تین بڑی عیدیں منانے کے لئے کہا گیا تھا۔ (۱) بے خمیری روٹی کی عید۔ یہ عید، عیدِ فسح کے فوراً بعد سال کے شروع میں منائی جاتی۔ اِس کی اہمیت یہ تھی کہ لوگ اپنی زندگیاں بدی اور شرارت سے پاک کریں۔ (۲) فصل کاٹنے کی عید۔ اسے پنتِکُست اور ہفتوں کی عید بھی کہا جاتا تھا۔ یہ پنتِکُست کے دِن رُوح القُدس کے نزول اور کلیسیا کی تشکیل کو ظاہر کرتا ہے ۔ (۳) جمع کرنے کی عید۔ اِسے خیموں کی عید بھی کہا جاتا تھا۔ یہ ہزار سالہ دَور میں اسرائیل کے مُلک میں تحفّظ سے سکونت کرنے کی علامت ہے۔ بالغ مردوں کے لئے ضروری تھا کہ وُہ اِن عیدوں کو منائیں، دُوسروں کے لئے اِن کا منانا اختیاری تھا۔ نئے عہدنامے میں ہم دیکھتے ہیں کہ نہ صرف یوسف بلکہ مریم اور لڑکا یسوع یروشلیم کو عیدِ فسح منانے کے لئے جاتے ہیں (لوقا ۲: ۴۱)۔

۲۳: ۱۸، ۱۹- خمیری روٹی (گُناہ کی علامت ہے) اور قربانی کا خُون ایک ساتھ خُدا کے حضور چڑھانے کی اجازت نہیں تھی۔ قربانی کی چربی خداوند کی تھی کیونکہ یہ بہترین حصّہ تھا، اِسے صُبح تک رکھ چھوڑنے کی اجازت نہیں تھی، غالباً اِسے جلانے کا حکم تھا۔ پہلے پھلوں کا بہترین حصّہ خُداوند کے گھر لانے کا حکم تھا۔ کسی جانور کو اُس کی ماں کے دُودھ میں پکانے سے منع کیا گیا تھا۔ غالباً اِس کا تولیدی رسُومات سے تعلق تھا جو بُت پرست اقوام مناتی تھیں۔ اِس حُکم کی بنا پر کٹّر یہودی گوشت اور دودھ مِلے کھانوں کو پکانے کے لئے الگ الگ برتن استعمال کرتے تھے۔ اور وُہ بالائی کے ساتھ گوشت کھانے سے گُریز کرتے تھے۔

(۷) فتح سے متعلق قوانین (۲۳: ۲۰-۳۳)

یہاں خُدا نے اسرائیلیوں کے آگے آگے ایک فِرشتہ (بذاتِ خُود خُداوند) بھیجنے کا وعدہ

کیا جو اُنہیں موعُودہ سرزمین میں لے جائے گا اور وُہ غیر قوم بے دین باشندوں کو نکال دے گا۔ اگر یہُودیوں نے بُت پرستی سے گریز کر کے خُداوند کی فرمانبرداری کی تو وُہ اُن کے لئے بڑے بڑے کام کرے گا۔ نافرمانی کے خلاف آگاہی سے مُتعلق ہنری لکھتا ہے:

> اچھّا ہے کہ ہم اپنے مُحسن اور مُحافظ کو غُصّہ نہ دِلائیں، کیونکہ اگر ہمارا دفاع جاتا رہے، اور بھلائی کے سرچشمے سے ہمارا تعلق منقطع ہو جائے تو ہم برباد ہو جائیں گے۔

یہ ملک بحرِ قلزم سے فلستیوں کے مُلک (بحیرۂ رُوم) اور بیابان (نجف، کنعان کے جنوب میں) سے دریائے فرات تک ہوگا۔

ملاحظہ فرمائیے کہ مُلک کے باشندوں کو نِکال دینے کا حُکم دیا گیا۔ اُن کے ساتھ کسی مُعاہدے کی کوئی گنجائش نہیں تھی، بُت پرستی اور اس ملک کے باشندوں سے کسی طرح کے میل جول کی اجازت نہیں تھی۔ خُدا نے پہلے ہی وعدہ کیا تھا کہ وُہ شریر کنعانیوں کو برباد کر دے گا اور اسرائیلیوں کو اِس کے لئے تعاوُن کرنا تھا۔ اِس میں ایک نہایت ہی اہم رُوحانی اصُول پوشیدہ ہے۔ خُدا ہمیں ہمارے دشمنوں پر فتح دے گا (دُنیا، جسم اور شیطان پر) لیکن وُہ ہم سے توقع کرتا ہے کہ ہم ایمان کی اچھی کُشتی لڑیں۔

آیت ۳۳ کی تصویر ۲۔کرنتھیوں ۶: ۱۴-۱۸ میں ملاحظہ فرمائیے۔ خُدا کی ہمیشہ یہ مرضی رہی ہے کہ اُس کے لوگ دُنیا سے علیحدہ رہیں۔ چونکہ اسرائیلی اِس حکم کو ماننے سے قاصر رہے اِس لئے اُن کا زوال شروع ہو گیا۔ یہ اب بھی ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ "بُری صُحبتیں عادتوں کو بگاڑ دیتی ہیں"۔

(۸) عہد کو تسلیم کرنا (۲۴: ۱-۸)

۲۴: ۱-۲۔ مُوسیٰ کوہِ سینا پر تھا جب خُدا نے اُسے خرُوج ابواب ۲۰-۲۳ میں مذکُور احکام و دستُور دیئے۔ پہاڑ کی چوٹی پر سے اُترنے سے قبل، خُدا نے اُسے کہا کہ وُہ ہارُون اور اُس کے دو بیٹوں ندب اور ابیہو اور ستّر بزرگوں کو اپنے ساتھ لے کر واپس آ جائے۔ تاہم صرف مُوسیٰ کو خُداوند کے قریب جانے کی اجازت تھی، دُوسروں کو فاصلے پر ٹھہرنے کے لئے کہا گیا۔ شریعت کے تحت خُدا اور گنہگار کے درمیان فاصلہ رکھنا ضروری ہے۔ فضل کے تحت

ہمیں "یسوع کے خون کے سبب سے نئی اور زندہ راہ سے پاک مکان میں داخل ہونے کی دلیری ہے" (عبرانیوں ۱۰: ۱۹)۔ شریعت کہتی ہے "وہ نزدیک نہ آئیں"۔ فضل کہتا ہے: "آؤ ہم ۔۔۔ خدا کے پاس چلیں" (عبرانیوں ۱۰: ۲۲)۔

۲۴: ۳-۸۔ موسیٰ نیچے اُتر کر لوگوں کے پاس گیا اور انہیں خداوند کی باتیں اور احکام بتائے۔ وہ فوراً اُس کی تعمیل کے لئے رضامند ہو گئے، لیکن انہیں قطعاً احساس نہیں تھا کہ وہ اس کی پابندی کی سکت نہیں رکھتے۔ خدا اور اسرائیل کے درمیان اِس مشروط عہد کو تسلیم کرنے کے لئے موسیٰ نے پہلے بارہ ۱۲ ستونوں کے ساتھ (اسرائیل کے بارہ ۱۲ قبیلوں کے لئے) ایک قربان گاہ بنائی۔ تب اُس نے قربانیوں میں سے خون لیا اور آدھا قربان گاہ پر چھڑک دیا (یہ عہد میں خدا کے حصے کی نمائندگی کرتا تھا) اور آدھا لوگوں پر چھڑکا (یہ عہد میں اُن کی پابندی کے عزم کو ظاہر کرتا تھا)۔

(۹) خدا کے جلال کا ظہور (۲۴: ۹-۱۸)

۲۴: ۹-۱۱۔ اِس کے بعد موسیٰ اور دوسرے لوگ آیات ۱-۲ کی ہدایات کے مطابق کوہِ سینا پر واپس گئے۔ وہاں اُنہوں نے خدا کو اپنے جلال میں دیکھا۔ عام طور پر خدا کو دیکھ لینے سے کوئی شخص مر جاتا تھا لیکن یہاں صورتِ حال ایسی نہیں تھی۔ وہ برباد نہ ہوئے ۔ "انہوں نے خدا کو دیکھا اور کھایا اور پیا"۔

خدا کو دیکھنے کے سلسلے میں بائبل میں بظاہر ایک تناقض ہے۔ لیکن اِس کے برعکس کچھ ایسی آیات بھی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کو دیکھنا ناممکن ہے (خروج ۳۳: ۲۰؛ یوحنا ۱: ۱۸؛ ۱-یوحنا ۴: ۱۲)۔ لیکن ایسے حوالہ جات بھی ہیں جن میں بیان کیا گیا ہے کہ لوگوں نے خدا کو دیکھا مثلاً پیدائش ۳۲: ۳۰؛ خروج ۲۴: ۱۰؛ ۳۳: ۲۳۔ اِس کی تشریح یہ ہے کہ جبکہ خدا اپنے ظاہری جلال میں بھسم کرنے والی آگ ہے اور جو اُس پر نگاہ کرے بھسم ہو جائے گا، تاہم وہ اپنے آپ کو کسی اِنسان، کسی فرشتے یا جلال کے بادل میں ظاہر کر سکتا ہے (استثنا ۵: ۲۴)۔

۲۴: ۱۲-۱۸۔ کوہِ سینا پر جانے کا ایک مختلف انداز یہاں بیان کیا گیا ہے۔ اس بار یشوع، موسیٰ کے ساتھ کچھ فاصلے تک گیا۔ اپنی غیر حاضری میں اُس نے ہارون اور حور کو اختیارات

دِئے کہ وُہ لوگوں کا انصاف کریں ۔ چھ دِن تک مُوسیٰ پہاڑ پر ٹھہرا رہا جبکہ جلالی گھٹا پہاڑ کی چوٹی پر چھائی رہی ۔ تب وُہ خُدا کی دعوت پر گھٹا کے بیچ میں ہوکر پہاڑ پر چڑھ گیا جہاں اُسے چالیس دِن اور چالیس رات تک ٹھہرنا تھا ۔ چالیس آزمائشی وقت کا عَدد ہے ۔ یہاں پر مُوسیٰ کی نہیں بلکہ قوم کی آزمائش مقصُود تھی اور وُہ گُناہ میں گِر کر اِس آزمائش میں فیل ہو گئے ۔ یُوں شریعت کے وسیلے سے ظاہر کیا گیا کہ اِنسان کے دِل میں کیا ہے ۔

۱۰ ۔ خیمۂ اجتماع اور کہانت (ابواب ۲۵ ۔ ۴۰)

آئندہ سات ابواب میں خیمۂ اجتماع کے بنانے ، کہانت کے قیام اور اِن سے مُتعلق قوانین کا ذِکر کیا گیا ہے ۔ بائبل میں پورے پچاس ابواب خیمۂ اجتماع سے متعلق مختص کِئے گئے ہیں ۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خُدا کی نظر میں اِس کی کس قدر اہمیت ہے ۔

خیمۂ اجتماع ایک ایسا مقام تھا جہاں خُدا اپنے لوگوں کے درمیان سکونت کرتا تھا ۔ خیمۂ اجتماع کا ہر ایک حِصّہ ہمیں مسیح کے کام اور شخصیت ، اور خُدا کے پاس آنے کے طریقے کے متعلق رُوحانی اسباق سکھاتا ہے ۔ کہانت سے لوگوں کو یہ یاد دِلایا گیا کہ گُناہ نے اُن کے اور خُدا کے درمیان ایک خلیج پیدا کر دی ہے اور وُہ صِرف اُس کے مُقرر کردہ اور اُس کی طرف سے اِس کام کے لائق ٹھہرائے ہوئے نمائندوں کی معرفت اُس کے قریب آ سکتے ہیں ۔

الف ۔ خیمۂ اجتماع بنانے سے متعلق ہدایات (ابواب ۲۵ ۔ ۲۷)

(۱) سامان اکٹھا کرنا (۲۵ : ۱ ۔ ۹)

مُوسیٰ کو بتایا گیا کہ وُہ لوگوں سے ایسی چیزوں کے ہدیے لے جو خیمۂ اجتماع بنانے کے لئے ضرُوری ہیں ۔ قیمتی دھاتیں ، بہترین کپڑے ، کھالیں ، تیل ، خوشبویات ، اور قیمتی پتھر بلاشبہ وُہ ادائیگی تھی جو اسرائیلیوں نے مصر سے نِکلتے وقت مصریوں سے وصُول کی ۔ اُنھوں نے ان چیزوں کے لئے غلاموں کی حیثیت سے محنت کی تھی ۔ اب وُہ ایثار کے جذبے سے یہ چیزیں دے رہے تھے ۔ خُدا نے تاکید کی کہ خیمۂ اجتماع بالکل الٰہی نمونے کے مُطابق بنایا جائے ۔ اگر یہ مادی عمارات کے لئے ایک حقیقت ہے تو یہ کس قدر اہم ہے کہ مسیح کی کلیسیاؤں کو نئے عہدنامے کے الٰہی

نمونے کے مطابق تشکیل دیا جائے۔

(۲) عہد کا صندوق (۲۵: ۱۰-۱۶)

عہد کا صندوق لکڑی کا بنا ہؤا تھا اور اندر اور باہر سے خالص سونے سے منڈھا ہؤا تھا۔ اُس کی ہر طرف سونے کے کڑے تھے جن میں اسے اٹھانے کے لئے چوبیں ڈالی جاتی تھیں۔ عہد کے صندُوق میں شہادت نامہ رکھا گیا ——— یعنی شریعت کی دو۲ تختیاں (آیت ۱۶)، اور بعد ازاں ہارون کا عصا اور من کا مرتبان (عبرانیوں ۹: ۶)۔

(۳) سرپوش (۲۵: ۱۷-۲۲)

عہد کے صندُوق کے ڈھکنے کو سرپوش کہا جاتا تھا۔ یہ ٹھوس سونے کا ایک پلیٹ فارم سا تھا جس کے اُوپر کروبیوں کی دو۲ شبیہیں تھیں۔ کروبی ایک دُوسرے کے آمنے سامنے تھے اور اُن کے پَر اُوپر کی طرف تھے اور دونوں کے پَر ایک دُوسرے سے ملتے تھے۔ خُدا نے کروبیوں کے درمیان اور سرپوش کے اُوپر جلالی بادل میں اپنے آپ کو ظاہر کیا۔ کروبیوں کا بائبل کی کم از کم تیرہ۱۳ کتابوں میں ذِکر ہے۔ اُن کا بنیادی طور پر یہوواہ کی پاکیزگی اور راست بازی سے تعلق ہے، اور اکثر ان کا ذِکر خدا کے تخت کے حوالے سے کیا گیا ہے۔ اُن کا حزقی ایل ۱، اور ۱۰ باب میں بھی ذِکر ہے۔

(۴) نَذر کی روٹیوں کے لئے میز (۲۵: ۲۳-۳۰)

نذر کی روٹیوں کی میز، خالص سونے سے منڈھی ہوئی لکڑی کی میز تھی۔ اِس کے اُوپر آرائشی تاج تھا اور اس کے ساتھ چار۴ انگل چوڑی سونے کی آرائشی کنگنی تھی۔ اور عہد کے صندُوق کی طرح، اِس میز کو کڑوں میں ڈالی ہُوئی چوبوں سے اُٹھایا جاتا تھا . . . یہ کڑے چاروں کونوں میں لگائے گئے جو چاروں پایوں کے مقابل تھے۔ میز کے اُوپر بارہ۱۲ قبیلوں کے لئے بارہ۱۲ روٹیاں رکھی جاتی تھیں (آیت ۳۰)۔ علاوہ ازیں انڈیلنے کے لئے طباق، اور چمچے اور آفتابے اور بڑے بڑے کٹورے بھی بنائے گئے۔

(۵) سونے کا شمعدان اور اُس کے لوازمات (۲۵: ۳۱-۴۰)

۲۵: ۳۱-۳۹۔ شمعدان خالص سونے کا تھا۔ اِس کے اُوپر سات۷ شاخیں تھیں۔ ہر ایک کے

خیمۂ اجتماع کے ذریعے وہ جگہ مہیا کی گئی جہاں خدا اپنے لوگوں کے درمیان سکونت کرتا تھا۔ خیمۂ اجتماع پاک مقام اور پاک ترین مقام پر مشتمل تھا۔ خیمہ کڑھے ہوئے پردوں سے ڈھانپا ہوا تھا۔ لیکن دیگر مقامات میں یہ اُس پورے احاطے کی نشان دہی کرتا ہے جس میں یہ خیمہ کھڑا تھا۔

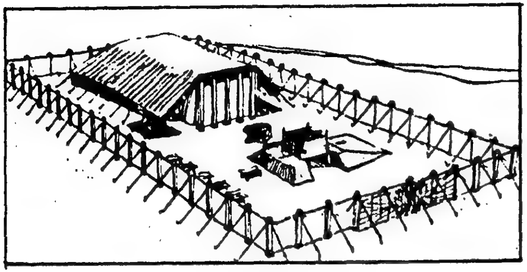

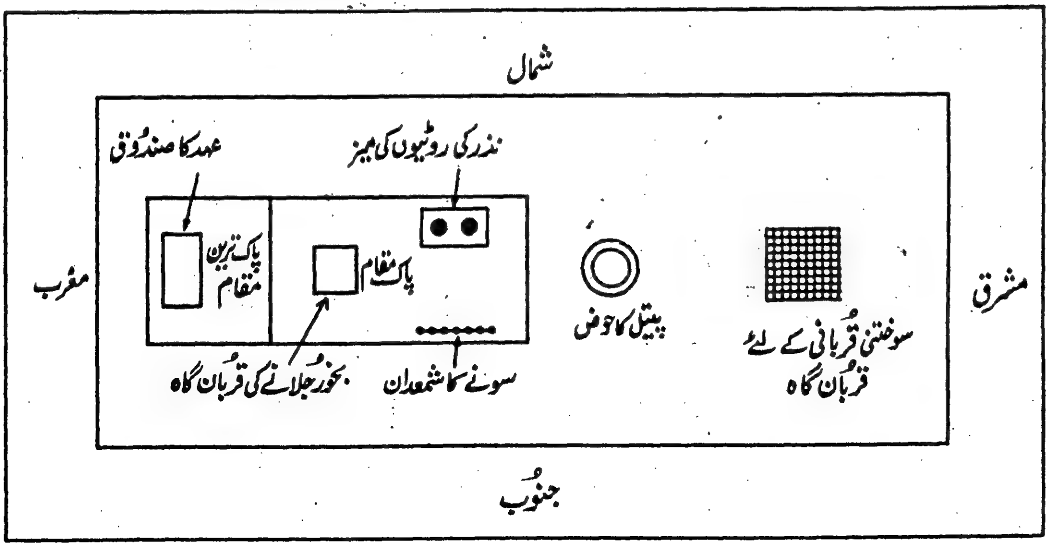
شمال
مغرب
مشرق
جنوب
عہد کا صندوق
پاک ترین مقام
نذر کی روٹیوں کی میز
پاک مقام
بخور جلانے کی قربان گاہ
سونے کا شمعدان
پیتل کا حوض
سوختنی قربانی کے لئے قربان گاہ

یہ تصویر خیمۂ اجتماع کے فرنیچر کے مقام کو ظاہر کرتی ہے۔

اُوپر ایک چھوٹا شمعدان تھا جس میں تیل جلانے کے لئے بتی تھی۔ شمعدان کے لئے گُل گیر اور گُلدان بھی بنائے گئے جس میں جلی ہوئی بتی کے ٹکڑے ڈالے جاتے تھے۔

۲۵: ۴۰۔ اُن چیزوں کے بنانے کا سب سے بڑا اور واحد تقاضا یہ تھا کہ یہ اُسی نمونے پر بنائی جائیں جو خُدا نے پہاڑ پر دیا تھا۔ اِنسانی طور پر اِس میں کمی کرنے کے لئے کوئی گنجائش نہ تھی۔ تمام رُوحانی اُمُور کے سلسلے میں بھی ایسا ہی ہونا چاہئے۔ ہم الٰہی احکام کی پابندی کریں اور اُس نمونے سے اِدھر اُدھر نہ ہٹیں جو خُداوند نے اپنی حکمت کے تحت دیا ہے۔

خیمۂ اجتماع کا سارا فرنیچر جلالی مسیح کی نشاندہی کرتا ہے۔ عہد کا صندوق اُس کی اُلوہیت کو (سونا) اور انسانیت (لکڑی) کو ظاہر کرتا ہے۔ سرپوش مسیح کو کفّارے کی حیثیت سے پیش کرتا ہے (رومیوں ۳: ۲۵)۔ نذر کی روٹیوں کی میز مسیح کو زندگی کی روٹی کی حیثیت سے ظاہر کرتی ہے۔ شمعدان مسیح کو دُنیا کے نُور کی حیثیت سے پیش کرتا ہے۔ پیتل کی قربان گاہ (باب ۲۷) اس بات کی علامت ہے کہ مسیح سوختنی قربانی کے طور پر خُدا کے حضور میں پیش ہُوا۔ بخور کی قربان گاہ یا سنہری قربان گاہ (باب ۳۰) اِس تصویر کو پیش کرتی ہے کہ مسیح خُدا کے سامنے ایک خُوشبو ہے۔ پیتل کا حوض (باب ۳۰) اِس امر کی علامت ہے کہ مسیح اپنے لوگوں کو اپنے کلام کے ساتھ پانی سے غسل دے کر پاک صاف کرتا ہے (ططس ۳: ۵؛ یُوحنّا ۱۳: ۱۰؛ افسیوں ۵: ۲۶)۔

(۶) خیمۂ اجتماع (باب ۲۶)

۲۶: ۱-۶۔ باب ۲۶ میں خیمۂ اجتماع کا بیان کیا گیا ہے۔ یہ تقریباً ۴۵ فُٹ لمبا، ۱۵ فُٹ چوڑا اور ۱۵ فُٹ اُونچا تھا (غالباً بالشت ۱۸ اِنچ کا تھا)۔ تین اطراف سیدھے تختوں پر مشتمل تھیں جو چُولوں کے ذریعے ایک دُوسرے سے جڑے ہُوئے تھے۔ دُوسرے سِرے (یعنی مدخل) کے ستون تھے۔

مسکن پر کی پہلی پوشش مہین کتانی کپڑے کی بنی ہُوئی تھی اور ماہر کاریگر نے آسمانی، قرمزی اور سُرخ رنگ کے کپڑوں پر کڑھائی سے کرّوبی بنائے تھے۔ یہ پانچ پردوں پر مشتمل تھا اور یہ آپس میں جوڑے گئے تھے۔ پردوں کے یہ دو سیٹ سونے کی گھنڈیوں سے جوڑے گئے اور اُنہیں نیلے رنگ کے تکموں سے ملایا گیا تھا۔ یہ پوشش ۴۰ × ۶۰ فُٹ تھی۔ یہ چھت کا کام دیتی تھی اور زمین سے ۱۸ اِنچ اُوپر اطراف کو ڈھانپے ہُوئے تھی۔

۲۶: ۷-۱۳۔ دُوسری پوشش بکری کے بالوں کی بنی ہوئی تھی۔ پانچ۵ پردے چھ۶ پردوں سے پیتل کی گھنڈیوں سے پچاس۵۰ تکموں سے جُڑے ہوتے تھے۔ ساری پوشش ۴۵×۶۶ فُٹ تھی، اور سوائے مدخل کے خیمہ اجتماع کی تمام اطراف کو گھیرے ہُوئے تھی۔ وہاں ایک حِصّے کو دُہرا کیا گیا تھا۔

۲۶: ۱۴۔ تیسرا غلاف مینڈھوں کی کھالوں کا تھا اور چوتھا تخسوں کی کھالوں کا۔ اِس کا کوئی ماپ نہیں دیا گیا۔ اِن غلافوں کا سائز بکری کے بالوں کے غلاف کے برابر تھا۔

۲۶: ۱۵-۳۰۔ کھڑے کئے گئے تختے خیمۂ اجتماع کی تین۳ اطراف کو تشکیل دیتے تھے۔ اِن کا ذِکر ۱۵-۲۵ آیات میں کیا گیا ہے۔ ہر تختے کی لمبائی ۱۵ فُٹ اور چوڑائی سوا دو۲ فٹ تھی۔ یہ کیکر کی لکڑی کے تھے اور سونے سے منڈھے ہوئے تھے۔ اور اُن کے نیچے دو۲ چولیں تھیں جو ایک دُوسری سے مِلی تھیں۔ دونوں طرف بیس۲۰ اور پیچھے چھ۶ تختے تھے۔ پیچھے کے کونوں کے لئے دو۲ خاص تختے بنائے گئے تھے۔ اور یہ تختے سونے سے منڈھے ہُوئے بینڈوں کے ذریعے کھڑے کئے جاتے جو تختوں پر سونے کے کڑوں سے ملائے جاتے تھے۔ وسطی بینڈا ایک حد سے دُوسری حد تک جاتا تھا۔ مختلف لمبائی کے دو۲ چھوٹے بینڈوں کو مِلا کر اُوپر کا ایک بینڈا بنایا جاتا اور دُوسرے دو۲ بینڈوں کو مِلا کر نیچے کا ایک بینڈا بنایا جاتا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ تختے چولوں کے ذریعے ایک دُوسرے کے ساتھ ملائے گئے تھے۔

۲۶: ۳۱-۳۷۔ خیمۂ اجتماع دو۲ کمروں میں منقسم تھا۔ پہلے پاک مقام جس کی لمبائی چوڑائی ۱۵×۳۰ فُٹ تھی۔ اور پھر اُس کے بعد پاک ترین مقام جس کی لمبائی چوڑائی ۱۵×۱۵ فُٹ تھی۔ یہ دونوں کمرے ایک پردے کے ذریعے الگ کئے گئے تھے جو کتانی کپڑے پر مشتمل تھا۔ اِس پر کروبی کڑھے ہُوئے تھے۔ یہ پردہ چار۴ ستونوں پر لٹکا تھا۔ عہد کے صندوق اور سرپوش کو پاک ترین مقام میں رکھا گیا، جبکہ نذر کی روٹیوں کی میز، اور سونے کا شمعدان پاک مقام میں رکھے گئے۔ بخور جلانے کی قربان گاہ (باب ۳۰) بھی پاک مقام میں تھی۔ یہ پردے کے سامنے رکھی گئی تھی۔ شمعدان پاک مقام کے جنوب میں، جبکہ میز کو شمال میں رکھا گیا۔ خیمۂ اجتماع کا دروازہ کڑھا ہُوا پردہ تھا اور یہ بالکل پاک مقام کو پاک ترین مقام سے الگ کرنے والے پردے کی مانند تھا، لیکن یہ کیکر کی لکڑی کے پانچ ستونوں پر لٹکا تھا جنہیں سونے سے منڈھا گیا تھا، اور اُنہیں پیتل کے پانچ خانوں میں کھڑا کیا گیا تھا۔

(۷) سوختنی قربانی کے لئے پیتل کی قربان گاہ (۲۷: ۱-۸)

سوختنی قربانی کے لئے قربان گاہ جسے پیتل کی قربان گاہ بھی کہا جاتا ہے، کیکر کی لکڑی سے بنی ہوئی تھی اور یہ پیتل سے منڈھی گئی تھی۔ اس کی لمبائی ساڑھے سات فٹ، چوڑائی ساڑھے سات فٹ اور بلندی ساڑھے چار فٹ تھی۔ اس کے چاروں کونوں پر سینگ بنائے گئے تھے۔ نچلی سطح پر لگائی گئی چوبوں کے ذریعے سے اسے اٹھایا جاتا تھا۔

(۸) بیرونی صحن، ستون اور پردہ (۲۷: ۹-۱۹)

خیمۂ اجتماع کے گرد کافی وسیع صحن تھا۔ اسے پیتل کے ستونوں کے درمیان باریک بٹے ہوئے کتان کے ذریعے بند کیا گیا تھا۔ یہ احاطہ ۱۵۰ فٹ لمبا، ۷۵ فٹ چوڑا اور ساڑھے سات فٹ اونچا تھا۔ مشرق کی جانب دروازہ تیس فٹ چوڑا تھا۔ خیمۂ اجتماع کے پردے کی طرح یہ ایک کڑھا ہوا کتانی پردہ تھا۔ خیمۂ اجتماع کے تمام ظروف پیتل کے بنے ہوئے تھے۔

(۹) شمعدان کے لئے تیل (۲۷: ۲۰، ۲۱)

شمعدان کے لئے کوٹے ہوئے زیتون کا خالص تیل استعمال کیا جاتا تھا۔ یہ روح القدس کی علامت ہے۔ حکم تھا کہ یہ مسلسل جلتا رہے یعنی "ہر شام سے صبح تک"۔ "خیمۂ اجتماع" یہاں خدا کی سکونت گاہ کے طور پر استعمال کیا گیا ہے لیکن ۳۳: ۷ میں یہ موسیٰ کی طرف سے کھڑے کئے گئے عارضی خیمے کے لئے مستعمل ہوا۔

ب۔ کہانت (ابواب ۲۸، ۲۹)

(۱) کاہنوں کا لباس (باب ۲۸)

۲۸: ۱-۲۔ باب ۲۸ میں سردار کاہن اور اس کے بیٹوں کا لباس بیان کیا گیا ہے۔ یہ لباس، ان کے رنگ، پتھر وغیرہ سب ہمارے سردار کاہن مسیح کے جلال کے مختلف پہلوؤں کی علامت ہیں۔ ہارون کے خاندان کو کہانت کی خدمت دی گئی۔

۲۸: ۳-۲۹- سردار کاہن کے دو طرح کے لباس تھے (۱) جلال اور خوبصورتی کے لباس، جو رنگین تھے اور اُن پر بہت خوبصورتی سے کڑھائی کا کام کیا گیا تھا- (۲) سفید کتانی لباس کو یہاں (آیات ۲-۴) افود کہا گیا ہے (آیات ۶، ۷) - یہ پیش بند کی مانند تھا- اِس کے دو حصّے تھے جنہیں کندھوں پر مِلا دیا جاتا اور دونوں طرف سے کُھلا ہوتا تھا- نہایت خوبصورتی سے بُنا ہؤا پٹکا (آیت ۸) پیٹی کی مانند تھا جو افود کے نِچلے سرے کے اُوپر کمر کے چاروں طرف لپٹا ہوتا تھا- وُہ خانے (آیت ۱۳) جِن میں قیمتی پتھر جڑے جاتے تھے سونے کے بنے تھے - دونوں کندھوں پر ایک ایک سلیمانی پتھر رکھا تھا اور اِن میں سے ہر ایک پر اسرائیل کے چھ چھ قبیلوں کے نام کندہ کئے گئے تھے (آیات ۹-۱۲) - افود کے سامنے سینہ بند تھا جِس پر بارہ قیمتی پتھر جڑے تھے اور ہر ایک پتھر پر ایک قبیلے کا نام کندہ تھا- سینہ بند افود کے ساتھ سونے کی زنجیروں کے ساتھ باندھا جاتا تھا (آیات ۱۳-۲۸) - یُوں سردار کاہن اِسرائیل کے قبائل کو اُٹھائے ہُوئے خُدا کی حضوری میں جاتا (آیت ۱۲ - کندھے = قوت کا مقام) اور اپنے سینے (دِل) پر (جو محبّت کا مقام ہے - آیت ۲۹) -

۲۸: ۳۰- سینہ بند کو عدل کا سینہ بند بھی کہا گیا ہے (آیات ۱۵، ۲۹، ۳۰)، غالباً اِس لئے کہ اِس میں اُوریم اور تُمّیم تھے جنہیں خُدا کے عدل کے تعیّن کے لئے استعمال کیا جاتا تھا (گنتی ۲۷: ۲۱)-

اُوریم اور تمیم کا مطلب ہے "انوار یعنی روشنیاں" اور "کمالات"- ہم کُلّی طور پر نہیں جانتے کہ یہ کیا تھے لیکن جیسا کہ اُوپر اِس کے مُعانی بیان کئے گئے ہیں، اِس سے ہم یہ اخذ کرتے ہیں کہ یہ سینہ بند سے مُنسلک تھے اور انہیں خُداوند سے راہنمائی حاصل کرنے کے لئے اِستعمال کیا جاتا تھا (۱-سموئیل ۲۸: ۶)-

۲۸: ۳۱-۳۵- افود کا جُبّہ نیلے رنگ کا ایک لباس تھا جِسے افود کے نیچے پہنا جاتا تھا- یہ گھٹنوں سے نیچے تک ہوتا تھا- اِس کے دامن میں گھنٹیاں اور انار لگے ہوتے تھے، یہ گواہی اور پھل کی علامت تھے- جب ہارون پاک مقام میں داخل ہوتا یا باہر نکلتا تو گھنٹیوں کی آواز سُنائی دیتی-

۲۸: ۳۶-۳۸- عمامے پر سردار کاہن ایک سونے کا پتر پہنتا اور اِس پتر پر یہ الفاظ کندہ ہوتے تھے "خُداوند کے لئے مقدس" اور یہ ہمیشہ اُس کی پیشانی پر رہتا - یہ

مُقدّس ٹھہرائی ہُوئی چیزوں کی بدی اُٹھانے کے لئے تھا۔ یہ ایک مُسلسل یاددہانی تھا کہ ہمارے سب سے مقدّس کام بھی گناہ آلودہ ہیں۔ جیسا کہ ایک دفعہ آرچ بشپ بیورج نے کہا "مَیں دُعا نہیں کرسکتا لیکن گُناہ کرسکتا ہوں۔ میری توبہ کو بھی توبہ کی ضرورت ہے اور میرے آنسوؤں کو میرے نجات دہندہ کے لہُو سے دھونے کی ضرورت ہے"۔

۲۸: ۳۹-۴۳ ۔ سردار کاہن نیلے لباس کے نیچے باریک کتان کا بنا ہُوا چارخانے کا کرتہ پہنتا تھا۔ اِس کے لئے کڑھائی دار کمر بند بھی ہوتا تھا۔ ہارون کے بیٹے کُرتے، کمر بند اور پگڑیاں پہنتے، اور یہ عزت اور زینت کے واسطے تھے (آیت ۴۰)۔ اپنے بدن کو ڈھانکنے کے لئے وُہ کتان کے پاجامے پہنتے۔ سر سے لے کر ٹخنوں تک وُہ ملبوس ہوتے تھے۔ لیکن پاؤں میں کچھ نہیں پہنتے تھے، کیونکہ جب وُہ خُداوند کی خدمت کرتے تھے، تو وُہ پاک جگہ پر تھے (۳: ۵)۔

(۲) کاہنوں کی تقدیس (باب ۲۹)

۲۹: ۱-۹ ۔ خُدا نے ہارون اور اُس کے بیٹوں کی پہلے کاہنوں کی حیثیت سے مخصُوصیت کی۔ اس کے بعد کاہن بننے کا واحد طریقہ یہ تھا کہ کوئی کاہنوں کے قبیلے اور خاندان سے پیدا ہُوا ہو۔ اس کے برعکس کلیسیا میں کاہن بننے کا واحد طریقہ نئی پیدائش ہے (مکاشفہ ۱: ۵، ۶)۔ اِنسان کا کاہنوں کو مخصوص کرنا محض اِنسانی عمل ہے۔

یہاں بیان کردہ رسومات پر احبار ۸ باب میں عمل درآمد ہُوا۔ کاہنوں کی تقدیس، بالکل کوڑھیوں کو پاک صاف کرنے کی مانند ہے (احبار ۱۴ باب)۔ اِن دونوں صُورتوں میں قُربانی کا خُون متعلقہ شخص پر لگایا جاتا۔ اِس سے یہ سکھانا مقصُود تھا کہ گنہگار اِنسان کو خُدا کے پاس آنے سے پہلے فدیے کی ضرُورت ہے۔

قُربانیوں کے لئے اشیا کا آیات ۱-۳ میں ذِکر ہے، اُن کے استعمال کی تفصیلی ہدایات بعد میں دی گئی ہیں۔ کاہنوں کی تقدیس کے لئے پہلا قدم یہ تھا کہ ہارون اور اُس کے بیٹوں کو خیمۂ اجتماع کے دروازے پر لاکر نہلایا گیا (آیت ۴)۔ دوم۔ گزشتہ باب میں مذکور لباس ہارون کو پہنائے گئے (آیات ۵، ۶)۔ تب اُسے تیل سے مسح کیا گیا (آیت ۷)۔ اِس کے بعد اُس کے بیٹوں کو کہانت کے کُرتے پہنائے گئے (آیات ۸، ۹)۔

۲۹: ۱۰-۲۱ ۔ اِس کے بعد تین قُربانیاں دی گئیں۔ خطا کی قُربانی کے لئے ایک بچھڑا

(آیات ۱۰-۱۴)، سوختنی قربانی کے لئے ایک مینڈھا (آیات ۱۵-۱۸) اور ایک اور مینڈھا مخصوصیت کے لئے (آیات ۱۹-۲۱)۔ قربانی کے جانور کے سر پر ہاتھ رکھنے کا یہ مطلب تھا کہ قربانی دینے والے کی جگہ جانور مرے گا (آیت ۱۰)۔ خون، مسیح کے خون کی علامت ہے، جو گناہوں کی معافی کے لئے بہایا گیا۔ چربی، جانور کا بہترین حصّہ متصور کیا جاتا تھا۔ اِس لئے یہ خداوند کے حضور گزرانی جاتی (آیت ۱۳)۔ پہلا مینڈھا کُلّی طور پر قربان گاہ پر جلا دیا جاتا (آیات ۱۵-۱۸)۔ اِس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح مکمل طور پر خدا کے تابع تھا اور مکمل طور پر اُس نے اپنے آپ کو خداوند کے حضور نذر کر دیا۔ دوسرے مینڈھے کا خون (مخصوصیت کا مینڈھا) ہارون اور اُس کے بیٹوں کے دائیں کان کی لَو، اُن کے دہنے ہاتھ کے انگوٹھوں، اور اُن کے دہنے پاؤں کے انگوٹھوں پر لگایا گیا (آیت ۲۰) نیز اُن کے لباس پر چھڑکا گیا (آیت ۲۱)۔ اِس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اِنسانی زندگی کے تمام پہلوؤں میں گناہ سے پاک صاف ہونے کی ضرورت ہے۔ کان خدا کے کلام کی فرمانبرداری کے لئے، ہاتھ عمل اور خدمت کے لئے اور پاؤں چال چلن کے لئے۔ یہ بہت عجیب محسوس ہوتا ہوگا کہ کاہنوں کے خوبصورت لباس پر خون چھڑکا گیا۔ ممکن ہے کہ کفارے کا خون اِنسان کی نظر میں اِس قدر دلکش نہ ہو لیکن خدا کی نظر میں یہ بالکل ضروری ہے۔

۲۹: ۲۲-۳۴۔ اِس کے بعد موسیٰ نے کاہنوں کے ہاتھوں میں وہ چیزیں دیں جو قربانی کے لئے ضروری تھیں اور یوں اُنہیں قربانی کا اختیار دیا (آیات ۲۲-۲۸)۔ پہلی قربانی (آیات ۲۲-۲۵) خداوند کے حضور ہلائی گئی اور بعد ازاں سوختنی قربانی کی قربان گاہ پر جلائی گئی۔ مینڈھے کا سینہ شاید افقی طور پر خداوند کے رُوبرُو ہلایا جاتا تھا اور شانہ اور ران بلاشبہ عمودی طور پر خداوند کے رُوبرُو ہلائے جاتے تھے۔ پھر یہ دونوں حصّے کھانے کے لئے کاہنوں کو دِئے جاتے تھے (آیات ۲۶-۲۸)۔ ہلایا ہوا سینہ ہمارے لئے خدا کی محبت کی علامت ہے، اور کندھے ہمارے لئے اُس کی قوت کو ظاہر کرتے ہیں۔ ہارون کے لباس بعد میں اُس کے بیٹوں کی ملکیت بن گئے، کیونکہ کہانت باپ سے بیٹے کو ملتی تھی (آیات ۲۹، ۳۰)۔ کاہنوں کے کھانوں اور اُن کی تیاری کا آیات ۳۱-۳۴ میں بیان ہے۔

۲۹: ۳۵-۴۶۔ تخصیصی رسم سات دِن تک جاری رہی، ہر روز مسلسل قربانیاں گزرانی جاتیں اور قربان گاہ کو خون سے صاف کیا جاتا اور تیل سے مسح کیا جاتا (آیات ۳۵-۳۷)۔ بعد میں کاہنوں کے لئے لازم تھا کہ وہ ہر روز صبح اور شام غروبِ آفتاب کے وقت قربان گاہ پر

دو یک سالہ برّوں کی سوختنی قربانی گزرانیں (آیات ۳۸-۴۲)۔ خدا نے وعدہ کیا کہ وہ خیمۂ اجتماع میں لوگوں سے ملاقات کرے گا، اُن کے درمیان سکونت کرے گا اور اُن کا خدا ہوگا (آیات ۴۳-۴۶)۔

ج۔ خیمۂ اجتماع کے لئے مزید ہدایات (ابواب ۳۰، ۳۱)

(۱) بخور جلانے کی قربان گاہ (۳۰: ۱-۱۰)

بخور جلانے کی قربان گاہ سونے سے منڈھی ہوئی لکڑی کی قربان گاہ تھی جسے پاک مقام میں رکھا گیا تھا۔ یہ ۱۸ اِنچ مربع تھی اور تین فٹ اس کی اونچائی تھی۔ اِسے سونے کا عُود سوز بھی کہا جاتا تھا۔ اِس قربان گاہ پر ہر صبح و شام بخور جلایا جاتا تھا اور یہ ہمارے لئے مسیح کی شفاعتی خدمت کی علامت ہے۔ گو یہ قربان گاہ پاک مکان میں تھی، لیکن یہ پاک ترین مقام کے اِس قدر قریب تھی کہ عبرانیوں کے خط کا مصنف اِسے دوسرے پردے کے پیچھے بیان کرتا ہے (عبرانیوں ۹: ۴)۔ قربان گاہ کو کڑوں کے ذریعے چوبوں سے اُٹھایا جاتا تھا، جو دونوں طرف لگائے گئے تھے۔

(۲) فدیے کی قیمت (۳۰: ۱۱-۱۶)

خدا نے حکم دیا کہ ہر ایک بیس سال یا اِس سے زائد عمر کا اسرائیلی مرد اپنے لئے نیم مثقال فدیے کے طور پر دے۔ یہ غریب اور امیر دونوں کے لئے ایک جیسی ادائیگی تھی اور یہ اُس وقت عائد کی جاتی جب کبھی مردم شماری کی جاتی۔ یہ رقم خیمۂ اجتماع کے اخراجات کے لئے استعمال کی جاتی۔ یہ وبا سے تحفظ کی ضمانت تھی (آیت ۱۲)۔ شروع میں یہ خیمۂ اجتماع کے تختوں کو تھامنے کے لئے چاندی کے خانوں کے لئے خرچ کی گئی۔ چاندی مخلصی کی علامت ہے جو ہمارے ایمان کی بنیاد ہے۔ مخلصی کی سب کو ضرورت ہے اور سب کے لئے ایک جیسی شرائط پر دستیاب ہے۔

(۳) پیتل کا حوض (۳۰: ۱۷-۲۱)

پیتل کا حوض، خیمۂ اجتماع کے مدخل اور قربان گاہ کے درمیان رکھا ہوا تھا۔ یہ وہ حوض تھا جس میں کاہن اپنے ہاتھ پاؤں دھوتے تھے۔ یہ آئینوں کے پیتل کا بنا تھا جو خواتین کی طرف سے

ہدیے کے طور پر دیا گیا تھا (۳۸: ۸)۔ اس کی لمبائی چوڑائی کا کوئی ذِکر نہیں۔ اگر کوئی کاہن طہارت کے بغیر پاک چیزوں کو ہاتھ لگاتا تو اُسے سزائے موت دی جاتی۔ یہ ایک نہایت ہی اہم یاد دہانی ہے کہ خداوند کی کسی خدمت میں داخل ہونے سے قبل ہمیں رُوحانی اور اخلاقی طور پر پاک ہونا لازم ہے (عبرانیوں ۱۰: ۲۲)۔

(۴) مَسح کرنے کا تیل (۳۰: ۲۲-۳۳)

مَسح کا پاک تیل خیمۂ اجتماع، اِس کے فرنیچر اور کاہنوں کو مَسح کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ اِسے کسی اور مقصد کے لئے استعمال نہیں کیا جاتا تھا۔ کتابِ مُقدس میں تیل رُوحُ القدس کی علامت ہے۔ کاہنوں کو مسح کرنا اِس امر کی علامت ہے کہ خُداوند کی خِدمت کرنے والوں کو رُوح القُدس کی ضرورت ہے۔

(۵) بخُور (۳۰: ۳۴-۳۸)

بخُور مختلف مسالوں سے تیار کیا جاتا تھا جسے سونے کے عُود سوز پر ہر صُبح اور شام جلایا جاتا تھا۔ اِس طرح کا بخُور کہیں اَور استعمال کرنے کی اجازت نہیں تھی۔

(۶) باصلاحیت ہُنرمند (۳۱: ۱-۱۱)

خُداوند نے باصلاحیت ہنرمندوں بضلی ایل اور اہلیاب کو خیمۂ اجتماع اور اِس کے فرنیچر کو بنانے کے لئے مقرر کیا۔ اُنہیں اِس مُقدّس کام میں دُوسرے کاریگروں کی نگرانی کرنا تھی (آیت ۶ ب)۔ اِس پیرے میں بار بار لفظ "مَیں" کا استعمال ظاہر کرتا ہے کہ الٰہی حکم کے ساتھ اِلٰہی صلاحیت بھی دی جاتی ہے۔ خُداوند اپنے کارکنوں کو مقرّر کرتا، اُنہیں حِکمت اور صلاحیت دیتا، اور اپنے جلال کے لئے اُن کے سپُرد کام کرتا ہے (آیت ۶)۔ کام خداوند کا کام ہے۔ وُہ انسانی آلۂ کار کے ذریعے سے اسے پایۂ تکمیل تک پُہنچاتا ہے، اور پھر اپنے کارندوں کو اجر دیتا ہے۔

(۷) سبت کا نشان (۳۱: ۱۲-۱۸)

۳۱: ۱۲-۱۷۔ سبت کی پابندی کرنا خُدا اور اسرائیل کے درمیان ایک نشان تھا۔

ساتویں دِن کسی بھی کام، یہاں تک کہ خیمۂ اجتماع کی تعمیر کی بھی اجازت نہیں تھی ۔

۳۱: ۱۸ ۔ اِس موقع پر خُدا نے موسیٰ کو پتھّر کی دو لوحیں دیں جن پر شریعت یعنی دس احکام لکھے ہُوئے تھے (استثنا ۱۰: ۴) ۔

خیمۂ اجتماع: خُدا کی طرف سے مسیح کی علامت

بنیادی طور پر خیمۂ اجتماع مسیح کی نشاندہی کرتا ہے، کلام مجسّم ہُوا اور ہمارے درمیان رہا، یعنی ہمارے درمیان "خیمہ لگایا" (یوحنّا ۱: ۱۴، یونانی) ۔

یہ خُدا کے طریقِ نجات اور ایمان دار کی زندگی اور خدمت کی علامت بھی ہے ۔

گو یہ طریقِ نجات کی تصویر کو پیش کرتا ہے، تاہم یہ اُس قوم کو دیا گیا تھا جس کا پہلے سے خُدا کے ساتھ عہد کا رِشتہ اور تعلق تھا ۔ طریقِ نجات دکھانے کے بجائے خیمۂ اجتماع وُہ وسائل مہیا کرتا جس کے ذریعے لوگ رسمی آلُودگی سے ظاہری طہارت حاصل کرتے تاکہ عبادت کے لئے خُدا کی حضوری میں جا سکیں ۔

خیمۂ اجتماع اور اِس کے ساتھ مُنسلک خِدمات آسمانی چیزوں کی نقل تھیں (عبرانیوں ۸: ۵؛ ۹: ۲۳، ۲۴) ۔ اِس کا یہ مطلب نہیں کہ آسمان میں اِسی طرح کا ڈھانچہ اور نقشہ ہے، بلکہ خیمۂ اجتماع آسمان کی رُوحانی حقیقتوں کی نشاندہی کرتا ہے ۔ اِن مشابہتوں کو ملاحظہ فرمایئے:

— زمینی مقدس (۹: ۱-۵)	آسمانی مَقدِس (عبرانیوں ۸: ۲؛ ۹: ۱۱-۱۵)
— پاک ترین مقام (عبرانیوں ۹: ۳ ب)	پاک ترین خُدا کی حضوری (عبرانیوں ۱۰: ۱۹)
— پردہ (عبرانیوں ۹: ۳ الف)	پردہ مسیح کا جسم (عبرانیوں ۱۰: ۲۰)
— جانوروں کا خُون (عبرانیوں ۹: ۱۳)	مسیح کا خُون (عبرانیوں ۹: ۱۴)
— قربان گاہ (عبرانیوں ۷: ۱۳؛ خروج ۲۷: ۱-۸)	مسیح ہماری قربان گاہ (عبرانیوں ۱۳: ۱۰)

—— سردار کاہن (عبرانیوں ۵: ۱-۴)	مسیح ہمارا سردار کاہن (عبرانیوں ۴: ۱۴، ۱۵؛ ۵: ۵-۱۰؛ ۷: ۲۰-۲۸؛ ۸: ۱؛ ۱۰: ۲۱)
—— قُربانیاں (عبرانیوں ۱۰: ۱-۴، ۱۱)	مسیح ہماری قُربانی (عبرانیوں ۹: ۲۳-۲۸؛ ۱۰: ۱۲)
—— عہد کا صندُوق (عبرانیوں ۹: ۴)	فضل کا تخت (عبرانیوں ۴: ۱۶)
—— عُودسوز (عبرانیوں ۹: ۴)	آسمانی عُودسوز (مکاشفہ ۸: ۳)

کتانی کپڑے سے صحن کی تشکیل (۱۵۰ × ۷۵)

پردے باریک بٹے ہُوئے کتان کے تھے۔ یہ خدا کی کامل راست بازی کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ ساڑھے سات فٹ اونچے تھے تاکہ آدمی اُوپر سے نہ دیکھ سکے۔ اِس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خُدا کی راست بازی کے معیار تک پہنچنے میں انسان ناکام ہے (رومیوں ۳: ۲۳)، اور کہ گنہگار اِس قابِل نہیں کہ خُدا کی چیزوں کو سمجھ سکے (۱-کرنتھیوں ۲: ۱۴)۔ یہ پردے ۵۶ ستونوں پر لٹکے ہُوئے تھے۔ یہ ستُون پیتل کے خانوں میں کھڑے تھے اور اُن کی کُنڈیاں اور پٹیاں چاندی کی تھیں۔ یہ پردے قنات کی شکل کے تھے۔

دروازہ

کسی شخص کو صحن میں جانے کے لئے دروازے میں سے جانا پڑتا تھا۔ داخِل ہونے کے لئے صرف ایک راستہ تھا، بعینہٖ جیسے خُدا کے پاس جانے کا مسیح واحد راستہ ہے (یوحنّا ۱۴: ۶؛ اعمال ۴: ۱۲)۔ دروازہ ۳۰ فُٹ چوڑا تھا۔ یہ اِس اَمر کی علامت ہے کہ تمام بنی نوعِ اِنسان بڑی آسانی سے مسیح کے پاس آسکتے ہیں (یوحنّا ۶: ۳۷؛ عبرانیوں ۷: ۲۵)۔

جن پردوں سے دروازہ بنا تھا، وُہ سفید کتان کے بنے تھے، اور اُن پر آسمانی،

ارغوانی اور سرخ رنگ کی کڑھائی کی گئی تھی۔ یہ مسیح کی علامت ہے جیسے کہ چاروں اناجیل میں پیش کیا گیا ہے :

ـــــ ارغوانی	متی	بادشاہ (متی ۲ : ۲)
ـــــ سرخ	مرقس	ادنیٰ خادم، گناہ کا بوجھ اٹھائے ہوئے جو یسعیاہ ۱ : ۱۸ کے مطابق قرمزی ہیں۔
ـــــ سفید	لوقا	کامل انسان (لوقا ۳ : ۲۲)
ـــــ نیلا	یوحنا	آسمانی شخص (یوحنا ۳ : ۱۳)

سوختنی قربانی کے لئے پیتل کی قربان گاہ (۷½ فٹ مربع، اونچائی ۴½ فٹ)

اندرونی صحن میں پہلی شے قربان گاہ تھی۔ یہ قربانی کے لئے جگہ تھی۔ یہ کلوری پر مسیح کی صلیب کی علامت ہے (عبرانیوں ۹ : ۱۴، ۲۲)۔ خدا کے پاس جانے کے لئے گنہگار کو یہاں سے آغاز کرنا ہوتا ہے۔ قربان گاہ پیتل اور کیکر کی لکڑی کی بنی ہوئی تھی۔ کیکر کی لکڑی کو گھن نہیں لگتا اور اس وجہ سے خراب نہیں ہوتی تھی۔ پیتل عدالت اور لکڑی مسیح کی بے گناہی اور ایسی انسانیت کی علامت تھی جس میں کسی قسم کا بگاڑ پیدا نہیں ہو سکتا تھا۔ جو گناہ سے واقف نہ تھا، اس نے ہمارے گناہوں کے لئے سزا برداشت کی (۲۔ کرنتھیوں ۵ : ۲۱)۔

قربان گاہ میں خلا تھا اور اس کے نصف حصہ نیچے ایک جنگلہ تھا جس پر جانور کو رکھا جاتا تھا۔ اس کے چاروں کونوں پر پیتل سے منڈھے ہوئے سینگ تھے (خروج ۲۷ : ۲)۔ بظاہر قربانی کو ان سینگوں سے باندھا جاتا تھا (زبور ۱۱۸ : ۲۷ ب)۔ رسیوں یا کیلوں سے ہمارے نجات دہندہ کو صلیب کے ساتھ نہیں بلکہ ہمارے لئے اس کی ازلی اور لازوال محبت نے جکڑ رکھا تھا۔

جب کوئی اسرائیلی سوختنی قربانی لاتا تو وہ قربانی کے جانور کے سر پر اپنا ہاتھ رکھتا، جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ گویا جانور اس کی جگہ اپنی جان دے رہا ہے۔ یہ فدیے کے طور پر قربانی دی جاتی تھی۔ جانور کو ذبح کیا جاتا اور اس کا خون بہتا۔ یہ مسیح کے خون کی علامت تھا، جس کے بغیر گناہوں کی کوئی معافی نہیں (عبرانیوں ۹ : ۲۲)۔

سوائے کھال کے سب کچھ قربان گاہ پر جلایا جاتا۔ جیسے اکثر ہوتا ہے یہاں بھی علامت

نامکمل ہے کیونکہ مسیح کُلّی طور پر کلوری پر خُدا کی مرضی کے تابع تھا۔

یہ خُدا کے لئے راحت انگیز خوشبُو تھی اور یہ ہمیں مسیح کے کام سے خُدا کے مکمل اِطمینان کی یاد دِلاتی ہے۔ یہ قربانی پیش کرنے والے کے لئے کفّارہ تھی۔

پیتل کا حوض

پیتل کا حوض عورتوں کے آئینوں کے پیتل سے بنا تھا (خروج ۳۸: ۸)۔ جے۔ ایچ براؤن اپنے تاثرات اِن الفاظ میں بیان کرتا ہے: "اُنھوں نے وُہ چیزیں دے دیں جو اُن کی انّا کی تسکین کے لئے استعمال ہوتی تھیں ... وہ چیزیں جو اُن کی جسمانی تسکین کا باعث تھیں"۔ لازم ہے کہ عبادت سے پہلے اپنے آپ کو جانچا جائے (۱۔کرنتھیوں ۱۱: ۳۱)۔

پیتل کا حوض کاہنوں کے لئے تھا۔ یہ خدمت کے لئے طہارت کی ضرورت کی نشاندہی کرتا ہے (یسعیاہ ۵۲: ۱۱)۔ کہانتی خِدمت کو اِختیار کرتے وقت کاہنوں کو ایک بار غسل دیا جاتا تھا (احبار ۸: ۶)۔ اِس کے بعد اُنہیں باقاعدگی سے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کو دھونے کی ضرورت تھی۔ ایک بار غسل ـــــ کئی بار طہارت۔ اب سب ایمان دار کاہن ہیں (۱۔پطرس ۲: ۵، ۹)۔ ہمیں نئی پیدائش کے غسل کی صِرف ایک بار ضرورت ہے (یوحنّا ۳: ۵؛ ۱۳: ۱۰؛ طِطُس ۳: ۵)۔ لیکن ہمیں مُسلسل (خدمت کے لئے) اپنے ہاتھوں اور اپنے پاؤں کو (دینداری کے چال چلن کے لئے) دھونے کی ضرورت ہے۔ ہم کلام کے پانی سے یہ کرتے ہیں (زبور ۱۱۹: ۹-۱۱؛ یوحنّا ۱۵: ۳؛ افسیوں ۵: ۲۶)۔

ممکن ہے کہ پیتل کے حوض کا ایک اُوپر کا حِصّہ ہاتھ دھونے اور نیچے کا حِصّہ پاؤں دھونے کے لئے ہو۔ بائبل پیتل کے حوض کی قطعی شکل اور حجم کا ذِکر نہیں کرتی۔

خیمۂ اجتماع (۱۵ × ۴۵)

اِس کا ڈھانچا باہر سے بہت سادہ لیکن اندر سے بہت خوبصورت تھا۔ اندر ہر ایک شے یا تو سونے سے منڈھی ہُوئی تھی یا اِس پر کڑھائی کا کام کیا گیا تھا۔ یہ مسیح کی علامت تھا جو ہمارے درمیان رہا (یوحنّا ۱: ۱۴)۔ ظاہراً اُس میں کُچھ حُسن و جمال نہیں تھا کہ ہم اُس کے مشتاق ہوں (یسعیاہ ۵۳: ۲ب)، لیکن باطنی طور پر وُہ نہایت خوبصورت تھا۔

اُس کے اُوپر چار مختلف قسم کے پردے تھے:

—— سب سے نیچے: کڑھا ہؤا باریک کتان	مسیح کی راست بازی اور خوبصورتی
—— اُس کے اُوپر: بکریوں کی پشم	مسیح کا کفّارہ ۔ جو ہمارا برّہ بنا (احبار ۱۶ باب)۔
—— اُس کے اُوپر: مینڈھوں کی سُرخ رنگی ہُوئی کھالیں	مسیح کی تخصیص (تخصیصی مینڈھا) (خروج ۲۹: ۱۹-۲۲)
—— سب سے اُوپر: تخس کی کھالیں	یہ خیمۂ اجتماع کو مختلف عناصر سے محفوظ رکھتی تھیں۔ یہ مسیح کے اپنی کلیسیا کو ہر قسم کی خارجی بدی سے محفوظ رکھنے کی علامت ہے۔

تختے

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ فریم نما تھے نہ کہ ٹھوس تختے۔ بہرکیف یہ خُدا میں ایمانداروں کے رُوح القُدس کے وسیلے سے اِتحاد کی تصویر ہے (افسیوں ۲: ۲۲)۔ وُہ کیکر کی لکڑی کے تھے اور اُن پر سونا منڈھا ہؤا تھا، یہ ہماری انسانیت اور مسیح میں ہماری حیثیت کی علامت ہے۔ خُدا ہمیں یسوع میں دیکھتا ہے۔ یہ تختے ۱۵ فُٹ اُونچے تھے اور یہ سونے سے منڈھے ہُوئے اُفقی بینڈے سے جُڑے ہُوئے تھے (خروج ۲۶: ۲۶-۲۸)۔ وسطی بینڈا تختوں کے بیچ میں سے ہو کر گُزرتا تھا۔ غالباً یہ رُوح القُدس کی علامت ہے۔ ہر ایک تختہ چاندی کے دو خانوں میں کھڑا کیا جاتا تھا۔ چاندی مخلصی کی علامت ہے (خروج ۳۰: ۱۵، جہاں چاندی کی مثقال زرِفدیہ تھا)۔ ایمان داروں کی بُنیاد مسیح کے نجات بخش کام پر ہے (۱-پطرس ۱: ۱۸، ۱۹)۔

پاک مقام

پاک مقام کے سامنے پردہ اِس بات کی علامت ہے کہ خُدا کے ساتھ رفاقت کا ذریعہ صرف مسیح ہے (افسیوں ۲: ۱۸؛ ۳: ۱۲)۔ پاک مقام میں کوئی کرسی نہیں تھی کیونکہ کاہن کا

کام کبھی مکمل نہ ہوتا تھا۔ مسیح کے ایک ہی بار کام سے اِس کا موازنہ کریں (عبرانیوں ۱۰: ۱۲)۔

نذر کی روٹیوں کی میز (۳۶" لمبی، ۱۸" چوڑی، ۲۷" اُونچی شمالی طرف)

یہ میز کیکر کی لکڑی کی تھی اور اِس پر سونا منڈھا تھا۔ یہ ہمارے خُداوند کی الوہیت اور انسانیت کی علامت تھی۔ میز پر بارہ ۱۲ روٹیاں رکھی تھیں۔ یہ خُدا کے لوگوں کی علامت تھیں جب وُہ خُدا کے حضُور مسیح کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں۔ یہ روٹی سونے کے دو ۲ تاجوں کے درمیان ہوتی تھی جیسا کہ ہم تاجدار جلالی مسیح کی حفاظت میں ہیں۔

شمعدان (وزن ۷۵ پونڈ۔ اس کا کوئی حجم نہیں بتایا۔ یہ جنوبی طرف میں تھا)

یہ سونے کا تھا۔ اُس کا ایک پایہ تھا اور اِس سے ایک ڈنڈی نِکلتی تھی، جِس سے سات ۷ شاخیں نکلتی تھیں۔ ہر ایک شاخ پر شمعدان تھا۔ خیمۂ اجتماع میں روشنی کا یہ واحد ذریعہ تھا۔ یہ جلالی مسیح کی خدمت میں رُوح القُدس کی علامت ہو سکتا ہے (یُوحنّا ۱۶: ۱۴) یا یہ اِس بات کی علامت ہے کہ آسمان میں مسیح ہی روشنی کا واحد ذریعہ ہوگا (مکاشفہ ۲۱: ۲۳)۔ وُہی ہر طرح کی رُوحانی روشنی کا واحد ذریعہ ہے (یُوحنّا ۸: ۱۲)۔ یہ شمعدان شام سے صُبح تک جلتا رہتا تھا (خرُوج ۲۷: ۲۱؛ ۱-سموئیل ۳: ۳)۔

عُودسوز (۱۸ اِنچ مربع اور ۳۶ اِنچ اُونچا۔ یہ وسط میں پردے کے سامنے تھا)

یہ کیکر کی لکڑی کا تھا جس پر سونا منڈھا تھا۔ یہ مسیح کی اِنسانیت اور الوہیت کی علامت تھا۔ یہ اِس حقیقت کی تصویر ہے کہ جلالی مسیح اپنے لوگوں کی شفاعت کرتا ہے (عبرانیوں ۷: ۲۴-۲۶؛ مکاشفہ ۸: ۳، ۴)۔ عُود اُس کی شخصیت اور کام کی خوشبُو کو ظاہر کرتا ہے۔ آگ سوختنی قربانی کی قربانگاہ سے لائی جاتی۔ یہ مسیح کی خوشبُو تھی جس نے خُود کو بے عیب برّے کے طور پر خُدا کے سامنے قربان کر دیا۔

لُبان، مُر اور مُصطکی اور لَون اور خالص لبان سب کو مِلا کر ایک خوشبُو تیار کی جاتی تھی ـــــ یہ مسیح کی خوشبُو ہے (افسیوں ۵: ۲)۔

پاک ترین مقام

پاک ترین مقام کے سامنے پردہ مسیح کے جسم کی علامت تھا (عبرانیوں ۱۰: ۱۹-۲۲) جو کلوری پر موت کے وقت چھیدا گیا (لوقا ۲۳: ۴۵)۔ پاک مقام میں صرف کاہن جا سکتے تھے اور پاک ترین مقام میں صرف سردار کاہن جا سکتا تھا اور وہ بھی سال میں صرف ایک بار، جبکہ ایماندار کسی بھی وقت خداوند کی حضوری میں آسکتے ہیں (عبرانیوں ۱۰: ۱۹-۲۲)۔

عہد کا صندوق (۳¾ فٹ لمبا، ۲¼ فٹ چوڑا اور ۲¼ فٹ بلند تھا)

یہ کیکر کی لکڑی کا صندوق تھا جو سونے سے منڈھا ہوا تھا۔ یہ خدا کے تخت کی علامت تھا۔ اس کے اجزا پر غور وخوض کرنے کے دو طریقے ہیں، ایک جس کا محور انسان ہے اور وہ کسی حد تک منفی ہے اور دوسرا طریقہ جس کا محور مسیح ہے اور یہ کلی طور پر مثبت ہے۔

اوّل۔ اس میں بغاوت کی تین۳ یادگاریں تھیں (مَن: خروج ۱۶: ۲، ۳؛ شریعت: خروج ۳۲: ۱۹؛ ہارون کا عصا: گنتی ۱۷: ۱-۱۳)۔ یوں یہ مسیح کی علامت ہے جس نے ہماری بغاوت کی وجہ سے ہماری لعنت کو برداشت کیا ہے۔

مَن اِس بات کی علامت ہے کہ مسیح خدا کی روٹی ہے؛ شریعت خدا کی پاکیزگی کا اظہار ہے، جیسے مسیح نے ظاہر کیا ہے؛ ہارون کا عصا، جی اُٹھنے کے بعد مسیح خدا کی اپنی پسند کے مطابق کاہن ہے۔

سرپوش

سرپوش عہد کے صندوق کا ڈھکنا تھا۔ اِس کے اُوپر دو کروبی تھے جو سونے سے بنے تھے، وہ خدا کے تخت اور اُس کی راست بازی کے محافظ تھے۔ وہ اُس خون کو دیکھ رہے تھے جو عہد کے صندوق کے سامنے اور سرپوش کے اُوپر چھڑکا جاتا تھا۔ مسیح کا خون، خدا کی راست بازی کو مطمئن کرتا ہے اور ہماری تمام بدکاریوں کو اُس کی نظر سے چھپا لیتا ہے۔ یوں عدالت کا تخت رحم کا تخت بن جاتا ہے۔ مسیح ہمارے لئے رحم کا تخت ہے (وہی لفظ جو کفّارہ کے لئے اِستعمال ہوتا ہے ۱-یوحنا ۲: ۲)۔ مسیح کی معرفت خدا اور گنہگار کے

درمیان کی جدائی کی دیوار ڈھا دی گئی۔

جلالی بادل

جب خیمۂ اجتماع مکمل ہوگیا، تو خدا سرپوش پر جلالی بادل کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اِسے "شکینہ" بھی کہا گیا۔ عبرانی زبان میں اس کا مطلب ہے "سکونت کرنا"۔ یہ اُس کے جلال کا دیدنی نشان تھا۔

د۔ بُت پرستی کا اچانک پھوٹ پڑنا (ابواب ۳۲، ۳۳)

(۱) سونے کا بچھڑا (۳۲: ۱-۱۰)

جب موسیٰ کو لوگوں کے پاس واپس آنے میں دیر ہوگئی، تو اُنھوں نے ہارون سے کہا کہ وُہ اُنہیں ایک بُت بنا دے۔ اُس نے بڑی عاجزی سے اُن کی ہاں میں ہاں مِلا کر اُن کی سونے کی بالیوں کو بچھڑے کے رُوپ میں ڈھال دیا اور یہ ایک ایسا عمل تھا جسے واضح طور پر ممنوع قرار دیا گیا تھا (خروج ۲۰: ۴)۔ تب اُنھوں نے بچھڑے کی پرستش کی، اُنھوں نے کھایا پیا اور کھیل کُود میں لگ گئے۔ وُہ ایک بچھڑے کی صُورت میں (آیت ۵) خُداوند کی پرستش کر رہے تھے۔ جب خُداوند کے لوگوں نے مِصر کو چھوڑا تو اُس نے اُنہیں سونے کی برکت دی (خروج ۱۲: ۳۵، ۳۶)، لیکن لوگوں کے گُناہ آلُودہ دِلوں کے باعث یہ برکت لعنت میں تبدیل ہوگئی۔ خُدا نے موسیٰ کو بتایا کہ پہاڑ کے دامن میں کیا ہو رہا ہے (آیات ۷، ۸) اور اِس قوم کو برباد کرنے کی دھمکی دی (آیات ۹، ۱۰)۔

(۲) شفاعت اور مُوسیٰ کا غُصّہ (۳۲: ۱۱-۳۵)

۳۲: ۱۱-۱۳- اپنے جواب میں موسیٰ بائبل کے ایک عظیم شافع کی حیثیت سے نظر آتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے کہ وُہ کِس قدر زور دار دلیل استعمال کرتا ہے۔ لوگ خُدا کے لوگ تھے (آیات ۱۱، ۱۲)۔ خُدا نے اُن پر اِس قدر مہربانی کی کہ اُس نے انہیں مِصر سے رہائی دلائی (آیت ۱۱)۔ مِصری بڑے فخر سے دیکھیں گے جو کچھ خُدا اپنے لوگوں کے لئے کر رہا تھا، جو مصری کرنے سے قاصر رہے تھے (آیت ۱۲)۔ خُدا نے بزرگوں سے جو عہد باندھے تھے، لازم تھا کہ وُہ اُن میں سچّا ٹھہرے۔

۳۲ : ۱۴ ۔ "تب خُداوند نے اُس بُرائی کے خیال کو چھوڑ دیا" (آیت ۱۴) ۔ اِس سیاق وسباق میں لفظ "بُرائی" کا مطلب ہے سزا دینا ۔ مُوسیٰ کی سفارِش کے جواب میں خُدا نے اُس سزا کے خیال کو چھوڑ دیا، جو وُہ اپنے لوگوں کو دینا چاہتا تھا ۔

۳۲ : ۱۵ - ۲۰ ۔ مُوسیٰ شہادت کی لوحیں لئے پہاڑ سے نیچے اُترا ۔ راستے میں وہ یشوعؔ سے مِلا ۔ جب وُہ لوگوں کے پاس آیا تو وُہ بڑے جذباتی انداز سے بُت پرستی کا جشن منا رہے تھے ۔ جائز غُصّے سے اُس نے شریعت کی لوحوں کو پٹک کر توڑ ڈالا ۔ اُس نے سونے کے بچھڑے کو آگ میں جلایا ۔ پِھر اُسے باریک پِیس کر پانی پر چھِڑکا اور لوگوں کو پِلوایا (آیت ۲۰) ۔ شاید یہ اس بات کی علامت ہے کہ گُناہ تلخ اور کڑوی دوا کی طرح ہمارے پاس واپس آتا ہے ۔

۳۲ : ۲۱ - ۲۴ ۔ جب مُوسیٰ نے ہارُونؔ سے اِس سارے مُعاملے کے بارے میں پُوچھا جِس کے لئے وُہ سزا کے مُستحق تھے تو اُس نے اِس طرح ظاہر کیا گویا کہ سونے کا بچھڑا بڑے پُراسرار طریقے سے خود بہ خُود بن گیا ہو (آیت ۲۴) ۔ صِرف مُوسیٰ کی شفاعت پر خُداوند نے ہارُونؔ کو نہ مارا (استثنا ۹ : ۱۹، ۲۰) ۔

۳۲ : ۲۵ - ۲۹ ۔ کُچھ لوگ ابھی تک بے قابو تھے ۔ جب مُوسیٰ نے وفادار پیروکاروں کو بُلایا تو لاوؔی کے قبیلے نے اِس بُلاہٹ کا اثبات میں جواب دیا اور "بے قابو" لوگوں کو تلوار سے قتل کیا ۔ حتّٰی کہ قریبی ساتھیوں اور رشتہ داروں کو نہ بخشا (آیات ۲۵ - ۲۹) ۔ یہاں شریعت کو توڑنے کے سبب سے تین ۳ ہزار لوگ موت کے گھاٹ اُتار دیئے گئے ۔ پنتِکُست کے دِن فضل کی خُوشخبری نے تین ۳ ہزار لوگوں کو نجات دی ۔ یہ لاویوں کی وفاداری تھی جِس کے سبب سے انہیں کہانت کی خِدمت کے لئے چُنا گیا (آیت ۲۹) ۔

۳۲ : ۳۰ - ۳۵ ۔ مُوسیٰ خُداوند سے ملنے کے لئے پہاڑ پر واپس گیا ۔ اُس کا خیال تھا کہ شاید وہ لوگوں کے گُناہ کا کفّارہ دے سکے (آیات ۳۰ - ۳۲) ۔ خُداوند کے جواب کے دو ۲ پہلُو تھے ۔ اوّل کہ وُہ اُن لوگوں کو سزا دے گا جنھوں نے بچھڑا بنایا (اُس نے اِس سزا کے طور پر اُن میں مَری بھیجی ۔ آیت ۳۵) ۔ دوم ۔ جب مُوسیٰ مُلکِ موعُود میں اپنے لوگوں کو لے کر جائے گا تو وُہ مُوسیٰ کے آگے آگے اپنا فرشتہ بھیجے گا ۔ آیت ۳۲ میں مُوسیٰ کا نہایت درخشاں کردار نظر آتا ہے —— وُہ اپنے لوگوں کی خاطر مرنے کو تیار تھا ۔ "میرا نام کتابِ حیات میں سے مٹا دے" ۔ یہ ایک تمثیلی انداز تھا جِس سے وُہ یہ کہہ رہا تھا، "میری زندگی کو ختم کر دے" ۔ خُدا نے مُوسیٰ کی جان تو بچا لی،

لیکن اُس نے اپنے پیارے بیٹے کی جان نہ بچائی۔ کون ہمارے خُداوند کی مانند ہے جو راستباز تھا لیکن ناراستوں کے لئے مؤا!

(۳) لوگوں کا توبہ کرنا (۳۳: ۱-۶)

خُداوند نے گنہگار اسرائیلیوں کے ساتھ کنعان کی طرف سفر کرنے سے اِنکار کر دیا، کہ کہیں وُہ انہیں راہ میں نہ مار دے۔ اِس کے بجائے وُہ اپنے فرشتے کو اپنے نمائندے کی حیثیت سے بھیجے گا۔ لوگ اِس وحشت ناک خبر کو سُن کر غمگین ہُوئے اور کسی نے اپنے زیور نہ پہنے، کیونکہ زیورات ہی تو سونے کا بچھڑا بنانے کے لئے اِستعمال ہُوئے تھے، چنانچہ اُنہوں نے حورِب پہاڑ سے آگے کبھی بھی زیور نہ پہنے۔

(۴) مُوسیٰ کا خیمۂ اجتماع (۳۳: ۷-۱۱)

آیت ۷ میں مذکور خیمۂ اجتماع وُہ خیمۂ اجتماع نہیں تھا جس کا نقشہ خُدا نے خود دیا تھا۔ وُہ تو ابھی تیار بھی نہیں ہُوا تھا۔ بلکہ یہ ایک عارضی خیمہ تھا جسے یہاں پر خیمۂ اجتماع کہا گیا۔ وُہ لوگ جو خُداوند کی مرضی کو معلوم کرنا چاہتے تھے، وُہ لشکر گاہ سے باہر وہاں جاتے۔ لشکر گاہ کو تو لوگوں کے گُناہ نے آلودہ کر دیا تھا، چنانچہ خیمہ اِس کے باہر لگایا جاتا تھا۔ جب مُوسیٰ خیمے میں داخل ہوتا تو اَبر کا ستون خیمے کے اوپر ٹھہرا رہتا۔ یہ خُدا کی حضوری کو ظاہر کرتا ہے۔ آیت ۱۱ کا یہ مطلب نہیں کہ مُوسیٰ نے خُدا کو اُس کے حقیقی رُوپ میں دیکھا۔ اِس کا محض یہ مطلب ہے کہ اُس کی براہِ راست بغیر کسی درمیانی کے خُدا کے ساتھ رفاقت تھی۔ یہ بات قابلِ غور ہے کہ یشُوعؔ جو اُس وقت جوان آدمی تھا، خیمۂ اجتماع سے باہر نہیں نکلتا تھا۔ غالباً یہی بعد ازاں اُس کی کامیابی کا راز تھا۔

(۵) مُوسیٰ کی دُعا (۳۳: ۱۲-۲۳)

۳۳: ۱۲-۱۷۔ مُوسیٰ نے خُدا سے اِلتجا کی کہ وُہ خُود ساتھ رہ کر اپنے لوگوں کو کنعان میں لے جائے۔ تب خُدا نے نہایت پُرفضل وعدہ کیا کہ وُہ اُن کے ساتھ چلے گا۔ مُوسیٰ نے اصرار کیا کہ اِس میں کسی طرح کی کمی نہ ہو۔ نوحؔ کی طرح مُوسیٰ پر بھی خُدا کے کرم کی نظر ہُوئی اور اُس کی درخواست کو قبول کر لیا گیا۔ تحفّظ خطرے کی عدم موجودگی میں نہیں بلکہ خُدا کی حضوری میں ہے۔

۱۸:۳۳-۲۳- موسیٰ نے خُدا سے دوسری درخواست یہ کی کہ وُہ اُسے اپنا جلال دکھا دے۔ خُدا نے وعدہ کرتے ہُوئے یہ جواب دیا کہ وُہ اُس پر اپنے آپ کو خدائے رحیم کی صُورت میں ظاہر کرے گا (دیکھیں ۳۴: ۶، ۷)۔ وُہ خدا کے چہرے کو دیکھ کر زِندہ نہیں رہ سکتا تھا لیکن اُس نے اُسے اجازت دی کہ جب خُدا کا جلال اُس کے پاس سے گُزرے وُہ چٹان پر کھڑا رہے، اور وُہ خدا کے ظہُور کو پیچھے کی طرف سے دیکھ سکے گا۔ یہ تشبیہی زبان ہے کیونکہ خُدا کا کوئی جسم نہیں ہے (یوحنا ۴: ۲۴)۔

کوئی شخص خُدا کو دیکھ کر زِندہ نہیں رہ سکتا (آیت ۲۰)۔ اِس کا یہ مطلب ہے کہ کوئی شخص خُدا کے ظاہر و باہر جلال کو نہیں دیکھ سکتا۔ "وُہ اُس نُور میں رہتا ہے جس تک کسی کی رسائی نہیں ہو سکتی، نہ اُسے کسی انسان نے دیکھا اور نہ دیکھ سکتا ہے" (۱-تیمتھیس ۶: ۱۶)۔ اِس لحاظ سے خُدا کو کبھی کسی نے نہیں دیکھا (۱-یُوحنّا ۴: ۱۲)۔ ہم بائبل مُقدّس کے اُن حوالہ جات کی کیونکر تشریح کر سکتے ہیں جہاں لوگوں نے خُدا کو دیکھا اور نہ مَرے؟ مثلاً ہاجرہ (پیدائش ۱۶: ۱۳)، یعقوب (پیدائش ۳۲: ۳۰)، موسیٰ، ہارون، ندب، ابیہو اور اسرائیل کے ستّر بزرگ (پیدائش ۲۴: ۹-۱۱)، جدعون (قضاۃ ۶: ۲۲، ۲۳)، منوحہ اور اُس کی بیوی (قضاۃ ۱۳: ۲۲)، یسعیاہ (یسعیاہ ۶: ۱)، حزقی ایل (حزقی ایل ۱: ۲۶، قب ۱۰: ۲۰)، یُوحنّا (مکاشفہ ۱: ۱۷)۔

اِس کا جواب یہ ہے کہ اُنھوں نے خُدا کو دیکھا جیسے خُداوند یسوع مسیح نے اُسے پیش کیا۔ بعض اوقات وُہ خُداوند کے فرشتے کے رُوپ میں ظاہر ہُوا (اِس عقیدے پر بحث کے لئے دیکھیں قضاۃ ۶ باب)۔ بعض اوقات ایک شخص کے رُوپ میں اور ایک دفعہ اُس نے اپنے آپ کو ایک آواز کے طور پر ظاہر کیا (خرُوج ۲۴: ۹-۱۱ قب اِستثنا ۴: ۱۲)۔ اِکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہے اُسی نے ظاہر کیا (یوحنّا ۱: ۱۸)۔ مسیح خدا کے جلال کا پرتو اور اُس کی ذات کا نقش ہے (عبرانیوں ۱: ۳)۔ اِسی بِنا پر وُہ کہہ سکتا تھا "جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا" (یُوحنّا ۱۴: ۹)۔

۵- عہد کی تجدید (۱:۳۴- ۳۵: ۳)

۱:۳۴-۹- پھر اکیلے موسیٰ کو کوہِ سینا پر بُلایا گیا۔ اِس بار وُہ اپنے ہاتھ سے تیار کی ہُوئی پتھر کی دو لوحیں لے کر گیا۔ وہاں پر خُدا نے اپنے آپ کو یُوں ظاہر کیا کہ وُہ خداوند خُدائے رحیم، مہربان، قہر کرنے میں دھیما اور شفقت اور وفا میں غنی ہے (آیات ۶، ۷)۔

آیت ۷ میں غلط کام کے لئے تین الفاظ اِستعمال ہُوئے ہیں۔ تقصیر، خطا اور گُناہ کا مطلب

ہے خدا کے طریق کو بگاڑنا، خدا کے خلاف بغاوت کرنا اور اُس نشانے سے چُوک جانا جو خدا نے مقرر کیا ہے۔ دُوسرے لفظوں میں خدا کے جلال سے محرُوم ہونا (رومیوں ۳: ۲۳)۔ چونکہ اِسرائیلیوں نے خدا کی شریعت کو توڑا تھا، اِس لئے اُنہیں سب کو مرنا چاہیے تھا، لیکن خدا نے اپنے رحم کے تحت اُنہیں مُعاف کر دیا۔ مُوسیٰ نے خدا کو سجدہ کیا اور التجا کی کہ گو اُس کی قوم مُستحق نہیں تو بھی خدا اُن کے ساتھ چلے اور اُس کا فضل اُن کے شامِل حال رہے (آیات ۸، ۹)۔

۳۴: ۱۰-۱۷۔ تب خدا نے عہد کی تجدید کی اور وعدہ کیا کہ وُہ کنعان کے باسیوں کو نکالنے سے اسرائیل کے لئے عجائبات ظاہر کرے گا۔ اُس نے انہیں خبردار کیا کہ وُہ غیر قوموں کے ساتھ کسی قِسم کا میل جول نہ رکھیں اور نہ اُن کی بُت پرستی کی رسُومات ہی کو اختیار کریں۔ یسیرت فحش قِسم کا بُت تھا جو قوتِ تولید کا نشان تھا۔ چونکہ خدا نے اپنے لوگوں کے ساتھ عہد باندھا تھا، اِس لئے اُن کو اُس مُملک کے باشِندوں سے کسی طرح کا عہد باندھنے کی اجازت نہیں تھی۔ خدا اور بُتوں سے بیک وقت میل ملاپ نہیں رکھا جا سکتا (۱-کرنتھیوں ۱۰: ۲۱)۔

۳۴: ۱۸-۲۷۔ پھر خدا نے بے خمیری روٹی کی عِید (آیت ۱۸)، پہلوٹھوں کی تقدیس (آیات ۱۹، ۲۰)، سبّت (آیت ۲۱)، ہفتوں کی عید اور فصل کاٹنے کی عید (آیت ۲۲) کے سلسلے میں ہدایات کو دُہرایا۔ سب مَردوں کو ۲۳: ۱۴-۱۷ (آیات ۲۳، ۲۴) میں مذکور تینؔ سالانہ عیدوں کے لئے خدا کے حضُور حاضر ہونا تھا۔ ملاحظہ فرمائیے کہ آیت ۲۴ میں خدا نے وعدہ کیا کہ وُہ کنعانیوں کے ارادوں پر حاوی رہے گا کہ جب یہُودی سال میں تینؔ بار یروشلیم کو جائیں تو وُہ اُن کی جائیداد پر قبضہ نہ کر لیں۔ دیگر احکام دُہرانے کے بعد (آیات ۲۵، ۲۶) خداوند نے مُوسیٰ کو حُکم دیا کہ جو باتیں اُس نے آیات ۱۱-۲۶ (آیت ۲۷) میں اُس سے کہیں، وُہ اُنہیں لکھ لے۔ تب خدا نے خُود پتھر کی لوحوں پر دسؔ احکام لکھے (آیت ۲۸ ب آیت ایک اور استثنا ۱۰: ۱-۴)۔

۳۴: ۲۸-۳۵۔ پہاڑ پر چالیسؔ دِن اور چالیسؔ راتیں گزارنے کے بعد مُوسیٰ ہاتھ میں دونوں لوحیں لئے ہُوئے نیچے اُترا (آیات ۲۸، ۲۹)۔ اُسے اِس بات کی خبر نہیں تھی کہ خداوند کی حضُوری میں رہنے کے باعث اُس کا چہرہ چمک رہا تھا (آیات ۲۹ ب، ۳۰)۔ لوگ اُس کے نزدیک آنے سے ڈر گئے۔ بنی اسرائیل کو خداوند کے احکام بتانے کے بعد مُوسیٰ نے اپنے مُنہ پر نقاب ڈال لیا (آیات ۳۱-۳۳)۔ پَولُس ۲-کرنتھیوں ۳: ۱۳ میں وضاحت کرتا ہے کہ مُوسیٰ اپنے چہرے پر نقاب ڈالے رکھتا تاکہ لوگ شریعت کے مٹنے والے جلال کو نہ دیکھ سکیں۔

۳۵ : ۱-۳۔ موسیٰ نے بنی اسرائیل کی ساری جماعت کو جمع کیا اور اُن کے سامنے سبّت کے قانون کو دُہرایا۔

و۔ خیمۂ اجتماع کو سازوسامان سے آراستہ کرنے کی تیاری

(۳۵ : ۴ - ۳۸ : ۳۱)

(ا) لوگوں کے ہدیے اور ہُنرمند اشخاص (۳۵ : ۴ - ۳۶ : ۷)

۳۵ : ۴-۲۰۔ موسیٰ نے لوگوں سے کہا کہ وُہ اپنی خوشی سے خیمۂ اجتماع کی تعمیر کے لئے سامان کے ہدیے لائیں (آیات ۴-۹)۔ اُس نے ہُنرمندوں کو بُلایا کہ مختلف حِصّے بنائیں (آیات ۱۰-۱۹)۔ خُدا کی پرستش کے لئے دُو عمارتیں تھیں۔ خیمۂ اجتماع اور ہیکل۔ دونوں کی ضروریات تعمیر سے پہلے مہیا کی گئیں۔ خُدا نے لوگوں کے دِلوں کو مائل کیا کہ وُہ ضرورت کے لئے سامان فراہم کریں (آیات ۵، ۲۱، ۲۲، ۲۶، ۲۹)۔ ہمارے ہدیے اور خدمت رضاکارانہ اور بغیر بڑبڑاہٹ کے ہوں۔

۳۵ : ۲۱-۳۶ : ۱۔ بہُت سے لوگوں نے بڑی فیاضی سے اُس مال میں سے دیا جو وُہ مصر سے لائے تھے (آیات ۲۱-۲۹)۔ جنہوں نے سُنہرے بچھڑے کے لئے سونا دیا تھا اُن کا سونا ضائع ہو گیا لیکن جنہوں نے خیمۂ اجتماع میں اپنے وسائل دِئے، وُہ اپنی دولت کو دیکھ کر خوش ہوتے تھے کیونکہ یہ یہوواہ کے جلال کے لئے استعمال ہوتی تھی۔

موسیٰ نے علانیہ طور پر بضلی ایل اور اہلیاب کو بُلایا کہ اُنہیں خُدا نے ہر طرح کی صنعت کے کام کے لئے مقرّر کیا تھا۔ اِن میں دُوسروں کو سکھانے کی حکمت بھی تھی (۳۵ : ۳۰ - ۳۶ : ۱)۔

۳۶ : ۲-۷۔ ہُنرمند لوگوں نے مَقدِس کو بنانے کا کام شروع کر دیا۔ لیکن ہر صُبح لوگ اِس قدر ہدیے لانے لگے کہ موسیٰ کو انہیں روکنا پڑا کہ وُہ مزید ہدیے نہ لائیں۔

۳۶ باب کی آٹھویں آیت سے لے کر ۳۹ باب کے آخر تک خیمۂ اجتماع کی تعمیر اور اُس کی آرائش کے لئے تفصیلی بیان ملتا ہے۔ اِس تفصیل کو اِس قدر دُہرانے سے ہمیں یاد دلایا جاتا ہے کہ خُدا اُن باتوں کو بیان کرتے ہُوئے کبھی نہیں اکتاتا، جو اُس کے پیارے بیٹے کے متعلق بتاتی ہوں۔

(۲) خیمۂ اجتماع کے لئے پردے (۳۶ : ۸-۱۹)

باریک کتان سے بنے ہُوئے اندرونی پردوں کو "مَقدِس" کہا گیا (آیت ۸)۔ اِس کے بعد بکری

کی پشم کے پردوں کو "خیمہ" کہا گیا (آیت ۱۴) ۔ مینڈھے اور تخس کی کھالوں کو "غلاف" کہا گیا ہے (آیت ۱۹) ۔

(۳) تینوں سمتوں کے لئے تختے (۳۶ : ۲۰-۳۰)

یہ تختے کیکر کی لکڑی کے بنے تھے ۔ صرف یہی لکڑی خیمۂ اجتماع میں استعمال کی گئی ۔ کیکر کے درخت خشک علاقوں میں پائے جاتے تھے ۔ وُہ بہت خوبصورت تھے اور اُن کی لکڑی خراب نہیں ہوتی تھی ۔ بعینہٖ خُداوند یسوع خشک زمین سے جڑ کی مانند پھوٹ نکلا (یسعیاہ ۵۳ : ۲) ۔ وُہ اخلاقی طور پر بہت خوبصورت تھا اور وُہ ازلی و ابدی ہے ۔

(۴) تختوں کو باہم جوڑنے کے لئے بینڈے (۳۶ : ۳۱-۳۴)

چار بینڈے تو نظر آتے تھے ، لیکن ایک نظر نہیں آتا تھا ، کیونکہ یہ تختوں کے بیچ میں سے گزرتا تھا ۔ یہ نادیدنی بینڈا رُوح القدس کی بہت خوبصورت تصویر ہے جو ایمان داروں کو باہم مِلا کر "خدا کا مسکن" بناتا ہے (افسیوں ۲ : ۲۱-۲۲) ۔ چار دیگر بینڈے شاید زِندگی ، محبت ، مسیح میں ہمارے مقام اور اقرار کی علامت ہیں جو خُدا کے سب لوگوں میں مشترک ہیں ۔

(۵) پاک ترین مقام کے سامنے پردہ (۳۶ : ۳۵، ۳۶)

یہ پردہ خداوند یسوع کے بدن کی علامت ہے (عبرانیوں ۱۰ : ۲۰) جسے کوہِ کلوری پر چھیدا گیا تاکہ ہمارے لئے خُداوند کے پاس جانے کا راستہ کھول دے ۔ پردے پر کروبی اِس بات کی علامت ہیں کہ وُہ خُدا کے عادل تخت کے محافظ ہیں ۔

(۶) پاک مقام کے سامنے پردہ (۳۶ : ۳۷-۳۸)

یہ پردہ اُسی کپڑے کا بنا تھا ، جس سے صحن کا دروازہ اور مذکورۂ بالا پردہ بنا تھا اور یہ خُدا کے پاس جانے کے لئے واحد راہ یعنی مسیح کی علامت ہے ۔

(۷) عہد کا صندوق (۳۷ : ۱-۵)

یہ کیکر کا بنا ہُوا صندوق تھا جس پر سونا منڈھا ہُوا تھا ۔ یہ مسیح کی اِنسانیت اور الوہیت

خیمۂ اِجتماع کا فرنیچر

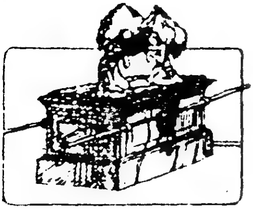

عہد کا صندوق - خروج ۲۵: ۱۰-۲۲

عہد کا صندوق خیمۂ اجتماع کی سب چیزوں میں مقدس ترین تھا۔ اِس میں شہادت یعنی دس احکام کی لوحیں تھیں جو سارے عہد کا خلاصہ تھا۔

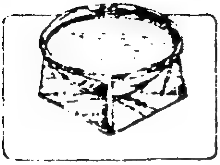

پیتل کا حوض - خروج ۳۰: ۱۷-۲۱

کاہن طہارت کے لئے پیتل کے حوض کے پاس آتے تھے۔ خدا کی حضوری میں آنے سے پہلے انہیں پاک صاف ہونا ہوتا تھا۔

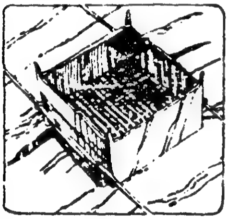

سوختنی قربانی کے لئے قربان گاہ - خروج ۲۷: ۱-۸

اِس قربان گاہ پر جانوروں کی قربانیاں چڑھائی جاتی تھیں - یہ خیمے کے سامنے صحن میں تھی۔ قربانی کا خون قربان گاہ کے چاروں سینگوں پر چھڑکا جاتا تھا۔

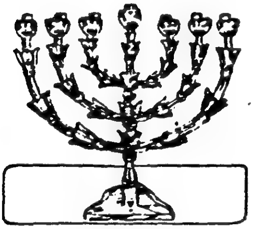

سونے کا شمعدان - خروج ۲۵: ۳۱-۴۰

سونے کا شمع دان پاک مقام میں نذر کی روٹیوں کے بالمقابل تھا۔ اس کے سات شمعدان تھے۔ یہ پیالیاں تھیں جن میں بتی کا ایک سِرا تیل میں ہوتا تھا اور دوسرا پیالی سے باہر تھا جو روشنی دیتا تھا۔

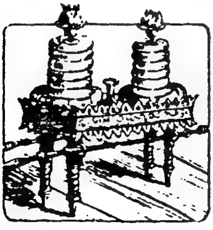

نذر کی روٹیوں کی میز - خروج ۲۵: ۲۳-۳۰

نذر کی روٹیوں کی میز ایک سٹینڈ تھا جس پر نذر رکھی جاتی تھی۔ خدا کی حضوری میں میز پہ بارہ روٹیاں، بارہ قبیلوں کی نمائندگی کرتے ہوئے پڑی رہتی تھیں۔

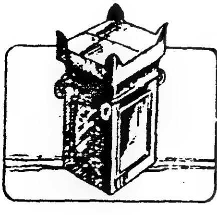

عود سوز - خروج ۳۰: ۱-۱۰

خیمے کے اندر کا عود سوز، باہر کی سوختنی قربانی کی قربان گاہ کی نسبت بہت چھوٹا تھا۔ عود سوز پر لُبان کی بہت ہی بھینی خوشبو تھی۔

کی علامت تھا۔ اِس میں شریعت کی لَوحیں، مَن سے بھرا سونے کا مرتبان اور ہارُون کا پھلا ہُوا عصا تھا۔ اگر اِس کا مسیح پر اطلاق کیا جائے، تو یہ چیزیں اُس کے بارے میں بیان کرتی ہیں جس نے کہا "تیری شریعت میرے دِل میں ہے" (زبور ۴۰: ۸ ب)، اور وُہ روٹی جو آسمان سے اتری ہے (یُوحنّا ۶: ۳۳) اور خُدا کی طرف سے منتخب سردار کاہن جو مُردوں میں سے جی اُٹھا (عبرانیوں ۷: ۲۴-۲۶) کی علامت ہے۔ اگر اِس کا بنی اسرائیل پر اِطلاق کیا جائے، تو وُہ سب ناکامی اور بغاوت کی یادگار تھیں۔

(۸) سرپوش (۳۷: ۶-۹)

سرپوش خُدا کا تخت تھا۔ یہ زمین پر اُس کی سکُونت گاہ تھی۔ جب کروبی اس پر نگاہیں جمائے ہُوئے تھے، تو وُہ شریعت کو نہیں دیکھ سکتے تھے (جسے اسرائیل نے توڑا تھا) یا مَن کے مرتبان اور ہارُون کے عصا کو، کیونکہ ان دونوں کا اسرائیل کی بغاوت سے تعلق تھا۔ بلکہ وُہ چھِڑکے ہُوئے لہُو کو دیکھتے تھے جِس سے خُدا باغی گنہگاروں پر رحم کرتا ہے۔ سرپوش مسیح کی علامت ہے "جسے خُدا نے اُس کے خون کے سبب سے کفّارہ ٹھہرایا" (رومیوں ۳: ۲۵)۔ سرپوش عہد کے صندُوق کا ڈھکنا تھا۔

(۹) نذر کی روٹیوں کی میز (۳۷: ۱۰-۱۶)

نذر کی میز پر بارہ ۱۲ روٹیاں رکھی ہوتی تھیں۔ یہ مسیح کی معرفت خُدا کے حضُور اسرائیل کے مقام کو ظاہر کرتا ہے... مسیح جو حقیقی ہارُون ہے جو اَب بھی انہیں خُدا کی حضُوری میں لے جاتا ہے۔ روٹیاں بارہ ۱۲ قبیلوں میں سے ہر ایک کے لئے خُدا کی پروردگاری کو ظاہر کرتی ہیں۔

(۱۰) سونے کا شمعدان اور اِس کے لوازمات (۳۷: ۱۷-۲۴)

بعض لوگ اِس کی تشریح یوں کرتے ہیں کہ خالص سونے کا شمعدان مسیح کی علامت ہے جو دُنیا کا حقیقی نُور ہے (یوحنّا ۸: ۱۲)۔ بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ یہ رُوح القدُس کی علامت ہے جِس کا مقصد مسیح کو جلال دینا ہے، کیونکہ یہ پاک مقام میں مسیح کے بارے میں سب کُچھ بیان کرتا ہے۔ بعض لوگ اِس کی یُوں وضاحت کرتے ہیں کہ یہ ایمان داروں سے مسیح کی پیوستگی کی علامت

ہے۔ درمیانی شاخ منفرد حیثیت کی حامل ہے کیونکہ دُوسری چھ اِس میں سے نکلتی ہیں۔ دونوں طرف چھ شاخیں ہیں، تاہم سب سونے کے ایک ہی ٹکڑے سے بنی ہیں۔

(۱۱) عُودسوز (۳۷: ۲۵-۲۸)

عُودسوز مسیح کی علامت ہے جو مُسلسل خُدا کی خوشبُو ہے۔ یہ خُداوند یسوع کی موجُودہ خدمت کو پیش کرتا ہے کہ مسیح آسمان پر ہماری شفاعت کرتا ہے۔

(۱۲) مَسح کا تیل اور بخُور (۳۷: ۲۹)

تیل رُوحُ القُدس کی علامت ہے اور بخُور ہمارے خُداوند کی کاملیتوں کی دائمی خوشبُو کو ظاہر کرتا ہے جو اُس کے باپ کے لئے خُوشی کا باعث ہے۔

(۱۳) سوختنی قُربانی کے لئے قُربان گاہ (۳۸: ۱-۷)

سوختنی قُربانی کی قُربان گاہ صلیب کو ظاہر کرتی ہے، جہاں خُداوند یسوع مسیح نے اپنے آپ کو ایک کامل قُربانی کے طور پر نذر کیا۔ اُس کی قُربانی کی موت کے بغیر خُدا کے حضُور کوئی رسائی نہیں۔

(۱۴) پیتل کا حوض (۳۸: ۸)

پیتل کا حوض مسیح کی موجُودہ خِدمت کو ظاہر کرتا ہے کہ وُہ کلام کے ساتھ پانی سے غُسل دے کر اپنے لوگوں کو صاف کرتا ہے (اِفسیوں ۵: ۲۶)۔ کاہنوں کے لئے لازم تھا کہ خیمۂ اجتماع میں کسی خدمت سے قبل اپنے ہاتھوں اور پاؤں کو دھوئیں۔ چنانچہ خُداوند کی مؤثر خِدمت سے پہلے لازِم ہے کہ ہمارے اَعمال اور چال چلن صاف سُتھرے ہوں۔ پیتل کا حوض عورتوں کے آئینوں کے پیتل سے بنا تھا۔ اپنی ذات کا جلال، خُدا کی خدمت کے رُوپ میں ڈھل گیا۔

(۱۵) بیرونی صحن، ستُون اور پَردہ (۳۸: ۹-۳۱)

۳۸: ۹-۲۰۔ بیرُونی صحن خیمۂ اجتماع کے گرد سفید کتانی پردوں، ۵۶ ستُونوں اور اُن کے ساتھ پیتل کے خانوں اور کُنڈیوں اور دروازے پر کڑھائی کئے ہُوئے پَردے پر مشتمل تھا۔ سفید کتان

راست بازی کو ظاہر کرتا ہے جو ایک بے ایمان گنہگار کے لئے خُدا کے حضور رسائی میں رکاوٹ کا باعث ہے، لیکن وہ ایمان دار کو دُنیا سے علیحدہ کرتا اور اُس کی مُحافظت بھی کرتا ہے۔ صحن میں داخلے کا واحد راستہ دروازہ تھا جو باریک بٹے ہُوئے کتان اور آسمانی، ارغوانی اور سُرخ رنگ کے کپڑوں پر مشتمل تھا اور اِن پر بیل بُوٹوں کا کام ہُوا تھا۔ یہ مسیح کی علامت ہے ("دروازہ مَیں ہُوں" یوحنا ۱۰: ۹)، خُدا کے پاس جانے کا وہ واحد راستہ ہے۔ باریک بٹا ہُوا کتان مسیح کی بے داغ پاکیزگی کی علامت ہے۔ آسمانی رنگ اُس کی آسمانی اصل، ارغوانی اُس کے شاہانہ جلال اور سُرخ گُناہ کے لئے اُس کے دُکھوں کو ظاہر کرتا ہے۔

۳۸: ۲۱-۲۳۔ ہُنرمند کاریگروں کے ناموں کا بار بار ذِکر کیا گیا۔ جب خُداوند کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو وُہ اُس کے لئے لوگ پیدا کرتا ہے۔ خیمۂ اجتماع کے لئے اُس نے بضلی ایل اور اہلیاب ماہرین کو بُلایا۔ ہیکل کی تعمیر کے لئے اُس نے حیرام کو سامان مہیا کرنے کے لئے استعمال کیا۔ کلیسیا کی تعمیر کے لئے اُس نے اپنے چُنے ہُوئے کارندوں پطرس اور پولس کو استعمال کیا۔

۳۸: ۲۴-۳۱۔ خیمۂ اجتماع میں استعمال ہونے والے سامان کا نہایت احتیاط سے نقشہ تیار کیا گیا۔ موجُودہ کرنسی کے مطابق اس کی قیمت کروڑوں تک پُہنچتی ہے۔ ہم خداوند کے کام کے لئے اپنے وسائل مخصُوص کرتے ہُوئے یہ کہیں "میرا سونا اور میری چاندی لے، مَیں اپنے پاس ایک پیسہ تک نہیں روک رکھوں گا۔"

ز۔ کاہنوں کے لباس کی تیاری (باب ۳۹)

۳۹: ۱-۷۔ اب ہم کاہنوں کے لباس کی تیاری کی طرف آتے ہیں۔ ہم چار رنگوں کا ذِکر بار بار پڑھتے ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ چاروں اناجیل میں مسیح کے جلال کے کئی پہلوؤں کو پیش کرتے ہیں۔ ارغوانی — متی — مسیح بادشاہ؛ سُرخ — مرقس — دُکھ اُٹھانے والا خادِم؛ سفید — لُوقا — بے گُناہ انسان؛ آسمانی — یوحنا — ابنِ خُدا آسمان سے اُترا۔ افود میں سونے کے تار مسیح کی الوہیت کو ظاہر کرتے ہیں (آیت ۳)۔ افود کے ہر ایک کندھے کی پٹی پر سلیمانی پتھر پر بنی اسرائیل کے چھ قبائل کے نام کندہ تھے۔

۳۹: ۸-۲۱۔ سینہ بند پر بارہ قیمتی پتھر تھے۔ بارہ قبائل میں سے ہر ایک پتھر پر ایک قبیلے کا نام تھا (آیات ۱۰-۱۴)۔ ہمارا سردار کاہن بھی بعینہٖ ایسا ہی ہے۔ کسی مُفسّر

نے بڑی خوبصورتی سے بیان کیا کہ "اُس کے کندھوں کی قوّت اور دِل کی محبّت، خُدا کی حضُوری میں خُدا کے لوگوں کے ناموں کو لے کر جاتی ہے"۔

۳۹: ۲۲-۲۶ - افود کا جُبّہ آسمانی رنگ کا تھا جو افود کے نیچے پہنا جاتا تھا۔ اُس کے دامن کے گھیر میں خالص سونے کی گھنٹیاں اور آسمانی، ارغوانی اور سُرخ رنگ کے انار لگے ہُوئے تھے۔ یہ رُوحانی پھل اور گواہی کو ظاہر کرتے ہیں جو ہمارے بڑے سردار کاہن میں پائے جاتے ہیں اور یہ کہ ہماری زِندگیوں میں بھی پھل پیدا ہونے چاہئیں۔

۳۹: ۲۷-۲۹ - سب سے پہلے کاہن کتانی کُرتے کو پہنتے (احبار ۸: ۷) اِس کے بعد وُہ زینت کے لباس پہنتے۔ سب سے پہلے خُدا تائب گنہگار کو اپنی راست بازی کا لباس پہناتا ہے (۲-کرنتھیوں ۵: ۲۱)۔ جب خُداوند یسوع واپس آئے گا تو وُہ اپنے لوگوں کو جلالی لباس پہنائے گا (فلپیوں ۳: ۲۰، ۲۱)۔ لازم ہے کہ جلالی لباس سے پہلے راست بازی کا لباس پہنا جائے۔

۳۹: ۳۰، ۳۱ - سردار کاہن کی پگڑی پر سونے کا پتر لگایا جاتا اور اُس پر یہ الفاظ کندہ ہوتے تھے "خُداوند کے لئے مُقدّس"، تاکہ وُہ مُقدّس ٹھہرائی ہُوئی چیزوں کی بدی کو اُٹھائے (خروج ۲۸: ۳۸)۔ ہم جو کُچھ بھی کرتے ہیں، گُناہ سے آلُودہ ہے لیکن باپ کے پاس پہنچنے سے پہلے ہماری پرستش اور خدمت کو ہمارا بڑا سردار کاہن ہر طرح کی خامیوں سے پاک کرتا ہے۔

۳۹: ۳۲-۴۳ - جب لوگوں نے کام ختم کیا اور خیمۂ اجتماع کے حصّوں کو موسیٰ کے پاس لائے تو اُس نے ان کا ملاحظہ کیا اور دیکھا کہ سارا کام خُدا کی تفصیل کے مُطابق کیا گیا تھا۔ پھر اُس نے لوگوں کو برکت دی۔

ح۔ خیمۂ اجتماع کو کھڑا کرنا (باب ۴۰)

۴۰: ۱-۸ - خُدا نے حکم دیا کہ خیمۂ اجتماع کو سال کے پہلے دِن کھڑا کیا جائے (آیات ۱، ۲)۔ یہ خرُوج سے ایک سال بعد اور اسرائیل کے کوہِ سینا پر پُہنچنے کے ۸½ مہینے بعد تھا۔ اُس نے یہ بھی بیان کیا کہ خیمہ کے اندر سامان کہاں کہاں رکھا جائے (دیکھیں شکل نمبر ۴، خروج باب ۳۶)۔

۴۰: ۹-۱۷ - ۹-۱۵ آیات میں خیمۂ اجتماع، اِس کے سامان، سردار کاہن اور اُس کے بیٹوں کو مسح کرنے کے لئے ہدایات کو دُہرایا گیا۔ اسرائیل کے مصر سے نکلنے کے ایک سال بعد پہلے مہینے کے پہلے دِن اِن ہدایات پر عمل کیا گیا۔

۴۰: ۱۸ - ۳۳- چنانچہ مُوسیٰ نے مسکن کو کھڑا کیا- اِس پیرے میں بتایا گیا ہے کہ جیسا خُداوند نے مُوسیٰ کو ہر ایک حِصّے کی بناوٹ اور خیمے کے اندرونی سامان کے بارے میں حکم دیا تھا، اُس نے ان تفصیلی ہدایات پر کیسے عمل کیا-

سب سے آخر میں مُوسیٰ نے خیمۂ اجتماع کے گرداگرد صحن کو کھڑا کیا- تب اہم کام کو خوبصُورتی سے انجام دینے پر شاباش کے الفاظ درج ہیں -یُوں مُوسیٰ نے اِس کام کو ختم کیا-

۴۰: ۳۴ - ۳۸- خیمۂ اجتماع پر ابر چھا گیا اور مسکن خُدا کے جلال سے معمُور ہو گیا، یہاں تک کہ مُوسیٰ خیمۂ اجتماع میں داخل نہ ہو سکا- یہی ابر سفر میں لوگوں کے ساتھ تھا- جب اَبر چلتا لوگ چلتے جب وہ رُک جاتا تو وُہ بھی رُک جاتے (آیات ۳۴ - ۳۸) - لاوی کے گھرانے سے تعلق کے باعث مُوسیٰ کہانتی اُمور کو سرانجام دے سکتا تھا، جب تک کہ ہارون اور اُس کے بیٹوں کو یہ ذمّہ داری سونپی نہ گئی (احبار ۸ باب) -

یُوں خرُوج کی کتاب بنی اسرائیل کی مِصر سے مخلصی اور کوہِ سینا پر خیمۂ اجتماع کو کھڑا کرنے کے درمیانی سال کی تارِیخ ہے - یہ کتاب مسیح کی خوبصُورت تصاویر اور اُس کی اخلاقی کاملیتوں سے بھری پڑی ہے - یہ ہماری ذِمّہ داری ہے کہ ہم جلال کے مسیح کی پرستش کریں، اور اُس کی پاکیزگی کے نُور میں رہیں -

احبار

تعارف

"رُوحُ القدس کی طرف سے ہمیں دی ہُوئی تمام اِلہامی کتابوں میں سے ایسی کوئی اَور کتاب نہیں ہے، جِس میں احبار کی نسبت خُدا کی اپنی زُبان سے نکلے ہُوئے زیادہ الفاظ ہوں۔ اِس کتاب کے تقریباً ہر صفحے پر خُدا براہِ راست ہم کلام ہے۔ اُس کے پُرفضل الفاظ جیسے اُس نے کہے تھے، اُسی صُورت میں درج ہیں۔ اِس خیال کے تحت ہم بڑی دِلچسپی اور توجہ سے اِس کا مُطالعہ کریں گے۔"

۱۔ مُستند کتابوں میں مُنفرد مقام

جے۔ این۔ ڈاربی نے ایک دفعہ خبردار کیا کہ اگر ایماندار پاکیزگی سے بوریت محسُوس کرتے ہیں، تو اِس کے خوفناک نتائج ہوں گے۔ پاکیزگی احبار کی کتاب کا سب سے اہم مضمُون ہے اور اکثر مسیحیوں کے لئے اِس کتاب کا مُطالعہ بہُت مشکل ہوتا ہے۔ اگر اِس میں دی ہوئی ہدایات کو محض اِس نُقطۂ نظر سے دیکھا جائے کہ یہ قدیم یہُودیوں کی قُربانیوں سے متعلق رسُومات، روز مرّہ زندگی میں پاکیزگی کے احکامات اور غیر قوموں سے میل جول نہ رکھنے کی تفصیلات ہیں تو اِس کی برکت بہُت محدُود ہوگی۔ لیکن جب ہم اِس کتاب کی تفصیلات کو اِس زاویۂ نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ قُربانیوں کی ہر ایک تفصیل مسیح کی شخصیت اور کام کی کاملیت کی تصویر کو پیش کرتی ہے تو گیان دھیان کے لئے اِس میں بہُت کچھ موجُود ہے۔ مزید برآں احبار کی کتاب کو عبرانیوں کے خط کی روشنی میں دیکھنے سے بہُت زیادہ برکت مِلتی ہے۔

۲۔ مُصنّف

احبار کی کتاب کے ۲۷ میں سے ۲۰ ابواب اور تقریباً ۲۵ دیگر پَیرے اِن الفاظ سے شرُوع ہوتے ہیں "اور خُداوند نے مُوسیٰ سے کہا"، یا اِس سے ملتے جلتے دیگر الفاظ سے۔ تقریباً

موجودہ ایام تک یہودیت یا مسیحیت کو ماننے والے اکثر لوگوں نے اِن الفاظ کو من جانب خُدا تسلیم کیا۔ خود ہمارے خُداوند نے احبار ۱۳ : ۴۹ کا حوالہ دیا جب اُس نے کوڑھی سے کہا کہ وُہ اپنے تئیں کاہن کو دِکھائے اور نذر گزرانے "جو موسیٰ نے مقرر کیں" (مرقس ۱ : ۴۴)۔ البتہ دَورِ حاضر کے بہت سے حلقوں میں یہ فیشن بن چُکا ہے کہ وُہ اِس بات پر بضد ہیں کہ نہ صرف احبار بلکہ ساری توریت کا مُصنّف موسیٰ نہیں ہے۔

چونکہ ہمارا ایمان ہے کہ روایتی نظریہ نہ صرف درُست بلکہ نہایت اہم بھی ہے اِس لئے اِس بات پر توریت کے تعارُف کے موضُوع کے تحت تفصیلی بحث کی جا چُکی ہے۔ اِسے بڑی احتیاط سے پڑھنا چاہیئے۔

۳۔ تارِیخ

یہ تسلیم کرتے ہُوئے کہ موسیٰ ہی احبار کی کتاب کا مُصنّف ہے اور توریت کی داخلی شہادتوں کے تحت ہمارا یہ خیال ہے کہ اِس کتاب کا مُوسیٰ پر خیمۂ اجتماع کھڑا کرنے کے بعد (خروج ۴۰: ۱۷)، اور بنی اسرائیل کے کوہِ سینا سے کُوچ کے درمیان (گنتی ۱۰: ۱۱) کے پچاس دِنوں کے دوران مکاشفہ ہوُا۔ ہم قطعی طور پر نہیں کہہ سکتے کہ کس سال میں یہ کتاب لکھی گئی، لیکن ۱۴۵۰ اور ۱۴۱۰ ق م کے درمیان لکھی گئی ہوگی۔

۴۔ پس منظر اور مضمُون

احبار کی کتاب کے مضمُون کو یاد رکھنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ لاویوں یا کاہنوں کو یاد رکھیں کیونکہ یہ کتاب کاہنوں کی راہنمائی کے لئے ہے۔ خرُوج کی کتاب بیابان میں خیمۂ اجتماع کے کھڑا کرنے پر اِختتام پذیر ہوُئی۔ اب کاہنوں اور لاویوں کو ہدایات کی ضرُورت تھی کہ وُہ اِس مقدّس مقام سے منسلک قربانیوں اور دیگر رسُومات (مثلاً کوڑھیوں اور گھروں کو پاک صاف کرنے) کو کیسے ادا کریں۔

خرُوج کی کتاب میں ہم نے دیکھا کہ اسرائیل کو مصر سے مخلصی دِلائی گئی، اور انہیں خُدا کی خاص ملکیت کے لئے مخصُوص کر دیا گیا۔ احبار کی کتاب میں ہم دیکھتے ہیں کہ اُنہیں مقدِس میں خُدا کی حضوری میں آنے کے لئے کس طرح گناہ اور ناپاکی سے علیحدہ کیا گیا۔ پاکیزگی لشکرگاہ

کا اصول بن گیا۔ پرانے اور نئے عہد نامے میں خدا یہ تقاضا کرتا ہے کہ اس کے لوگ پاک ہوں' کیونکہ وہ پاک ہے۔ اس سے ایک بڑا مسئلہ پیدا ہوتا ہے کیونکہ انسان فطری اور عملی طور پر ناپاک ہے۔ اس کا حل کفارے کے خون میں ہے (احبار ۱۷ : ۱۱)۔ پرانے عہد نامے میں جانوروں کی قربانیاں خدا کے برے کی ایک ہی بار گزرانی گئی قربانی کی طرف اشارہ کرتی ہیں، جس کا نئے عہد نامے میں اور خصوصی طور پر عبرانیوں کے خط میں ذکر ہے۔

خاکہ

۱۔ قربانیوں کی اقسام

۱:۱ – ۷:۶

الف۔ سوختنی قربانی	باب ۱
ب۔ نذر کی قربانی	باب ۲
ج۔ سلامتی کا ذبیحہ	باب ۳
د۔ خطا کی قربانی	۱:۴ – ۱۳:۵
ہ۔ جرم کی قربانی	۱۴:۵ – ۷:۶

۲۔ قربانیوں سے متعلق قوانین

۸:۶ – ۳۸:۷

۳۔ کاہنوں کی تقدیس

ابواب ۸ – ۱۰

الف۔ موسیٰ کا کاہنوں کو کہانت کی خدمت کے لئے مقرر کرنا	باب ۸
ب۔ ہارون کی طرف سے پیش کی ہوئی قربانیاں	باب ۹
ج۔ ندب اور ابیہو کی طرف سے کہانتی خدمت کی بے حرمتی	باب ۱۰

۴۔ پاک اور ناپاک

ابواب ۱۱ – ۱۵

الف۔ پاک اور ناپاک کھانے	باب ۱۱
ب۔ بچے کی پیدائش کے بعد طہارت	باب ۱۲
ج۔ کوڑھ کی تشخیص	باب ۱۳
د۔ کوڑھی کو پاک صاف کرنا	باب ۱۴
ہ۔ جسمانی رطوبت کے اخراج کے بعد طہارت	باب ۱۵

۵۔ یومِ کفارہ

باب ۱۶

۶- قُربانی سے مُتعلق قوانین باب ۱۷

۷- شخصی برتاؤ سے متعلق قوانین ابواب ۱۸-۲۲

الف- جنسی پاکیزگی کے قوانین	باب ۱۸
ب- روزمرّہ زِندگی کے قوانین	باب ۱۹
ج- سنگین جرائم کی سزا	باب ۲۰
د- کاہنوں کا طرزِ عمل	ابواب ۲۱، ۲۲

۸- خُداوند کی عیدیں باب ۲۳

الف - سبت	۲۳: ۱-۳
ب- عیدِ فسح	۲۳: ۴، ۵
ج- عیدِ فطیر	۲۳: ۶-۸
د- پہلے پھلوں کی عید	۲۳: ۹-۱۴
ہ- ہفتوں کی عید	۲۳: ۱۵-۲۲
و- نرسنگوں کی عید	۲۳: ۲۳-۲۵
ز- یومِ کفّارہ	۲۳: ۲۶-۳۲
ح- خیموں کی عید	۲۳: ۳۳-۴۴

۹- رسمی اور اخلاقی قوانین باب ۲۴

۱۰- سبت کا سال اور یوبلی کا سال باب ۲۵

۱۱- برکتیں اور لعنتیں باب ۲۶

الف- خُدا کی فرماں برداری کی برکتیں	۲۶: ۱-۱۳
ب- خُدا کی نافرمانی کی لعنتیں	۲۶: ۱۴-۳۹

ج ۔ اقرار اور توبہ کے ذریعے بحالی ۲۶: ۴۰ - ۴۶

۱۲ ۔ مَنّتیں اور دہ یکی باب ۲۷

تفسیر

۱۔ قربانیوں کی اقسام (۱:۱ — ۷:۶)

الف۔ سوختنی قربانی (باب ۱)

احبار کی کتاب کا آغاز اِن الفاظ سے ہوتا ہے: "اور خُداوند نے خیمۂ اجتماع میں سے مُوسیٰ کو بُلا کر اُس سے کہا ..." چونکہ جیسا کہ ہمارے اِفتتاحیہ اِقتباس میں بونر نے کہا "ایسی کوئی اَور کتاب نہیں جس میں احبار کی نسبت خدا کی زُبان سے نکلے ہُوئے زیادہ الفاظ ہوں" اِس لئے ضرُوری ہے کہ ہم "بڑی دِلچسپی اور توجّہ سے اِس کا مُطالعہ کریں"۔ شرُوع میں خُداوند پانچ قربانیاں مقرر کرتا ہے — سوختنی، نذر، سلامتی، خطا اور جُرم کی قربانی۔ پہلی تین قربانیوں کو راحت انگیز خُوشبو کی قربانیاں کہا گیا ہے، جبکہ آخری دو کو خطا اور جُرم کی قُربانیوں کے نام سے موسُوم کیا گیا ہے۔ پہلی تین رضاکارانہ تھیں جبکہ آخری دو لازمی قُربانیاں تھیں۔

بنی اسرائیل کے لئے خُدا کا پہلا پیغام یہ ہے کہ وُہ اپنے ریوڑوں اور گلّوں میں سے مویشیوں کی قُربانیاں خُداوند کے لئے لائیں۔

پہلے باب میں سوختنی قُربانی کا بیان ہے۔ اسرائیلی اپنی حیثیت کے مُطابق تین قسم کے جانور خُداوند کے حضُور لا سکتے تھے۔ اپنے مویشیوں میں سے بَیل (آیت ۳ قب آیت ۵)۔ ریوڑ میں سے بے عیب مینڈھا یا برّہ (آیت ۱۰)۔ کبُوتر یا قمری کا بے عیب نر بچّہ (آیت ۱۴)۔ یہ سب پُرامن مخلُوق تھی، کسی قِسم کا وحشی درِندہ خُداوند کی قُربان گاہ پر پیش کرنے کی اجازت نہ تھی۔

پیٹر پیل کا خیال ہے کہ بیل ہمارے خُداوند کی ان معنوں میں علامت ہے کہ وُہ صابر، نہ تھکنے والا محنتی کارندہ، اور کامِل قُربانی کی موت، اور کامِل خدمت کی زندگی میں اپنے باپ کی مرضی کو پُورا کرتا ہے۔ بھیڑ اِس صُورت میں خداوند کی علامت ہے کہ وُہ حلیم ہے اور وُہ خدا کی مرضی کے تابع ہے، اور اُس نے کسی طرح سے تابع داری میں ہچکچاہٹ نہیں کی۔ بکری اس صُورت میں

مسیح کی علامت ہے کہ وُہ ہمارا فدیہ ہے۔ قمری یہ ظاہر کرتی ہے کہ ہمارا خداوند آسمانی ہے، اور وُہ مردِ غم ناک ہے۔

قرُبانی دینے والے کے فرائض ۔ وُہ اپنی قرُبانی کا جانور خیمۂ اجتماع کے دروازے پر پیتل کی قربان گاہ (آیت ۳) کے پاس لاتا، وُہ اپنے ہاتھ قرُبانی کے جانور کے سر پر رکھتا (آیت ۴)، (وہ اپنا ہاتھ اُس پر رکھتا گویا کہ وُہ اُس پر تکیہ کرتا ہے)۔ وُہ بَیل کو ذبح کرتا (آیت ۵) یا مینڈھے یا بکرے کو (آیت ۱۱)، وُہ جانور کی کھال اُتار کر اُس کے دو ٹکڑے کرتا (آیات ۶، ۱۲)، وُہ انتڑیوں اور پایوں کو پانی سے صاف کرتا (آیات ۹، ۱۳)۔ آیت ۳ میں یہ ترجمہ بھی ہے "کہ اپنی آزاد مرضی سے"۔ لیکن بعض انگریزی تراجم اور اُردو ترجمے میں یہ لکھا ہے: "مقبول ٹھہرے"۔ آیت ۴ بھی ملاحظہ فرمائیے۔

کاہنوں کے فرائض ۔ وُہ جانور کے خُون کو مذبح کے گرداگرد چھڑکتے (آیات ۵، ۱۱)۔ وُہ قرُبان گاہ پر آگ اور لکڑیاں رکھتے (آیت ۷) اور لکڑیوں پر بڑی ترتیب سے جانور کے حصّوں کو رکھتے (آیات ۸، ۱۲)۔ سوائے کھال کے جانور کے تمام حصّے قربان گاہ پر جلا دِئے جاتے (آیت ۱۳؛ ۷: ۸)۔ پرندوں کی قرُبانی کی صُورت میں کاہن، پرندے کا سر مروڑ دیتا، اُس کے خُون کو مذبح کے پہلو پر گرا دیتا، وُہ اِس کے پوٹے کو آلائش سمیت قرُبان گاہ کے مشرق میں رکھ دیتا، وُہ پرندے کے بدن کو چیرتا، لیکن اِسے ٹکڑے ٹکڑے نہ کرتا، اور اِسے قربان گاہ پر جلا دیتا۔ جلانے کے لئے وُہی لفظ استعمال ہوا ہے جو بخور جلانے کے لئے برتا گیا ہے۔ لیکن خطا اور جُرم کی قربانی کے سلسلے میں ایک مختلف لفظ استعمال ہُوا ہے۔

قرُبانی کی تقسیم ۔ جو کچھ قرُبان گاہ پر جلایا جاتا خُدا کا حصّہ تھا؛ کھال کاہن کو دی جاتی (۷: ۸)۔ اِس مخصُوص قربانی کا کوئی حصّہ بھی قربانی گزراننے والے کو نہ دیا جاتا تھا۔

جو شخص سوختنی قربانی لاتا وُہ خداوند سے اپنی مکمّل اطاعت اور عقیدت کا اظہار کرتا۔ ہمیں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ یہ قربانی کئی مختلف موقعوں پر دی جاتی تھی (دیکھیں قامُوس الکتاب)۔

خصُوصی طور پر سوختنی قربانی مسیح کی قربانی کو ظاہر کرتی ہے، کیونکہ وُہ بے عیب تھا اور اُس

نے اپنے آپ کو خدا کے حضور پیش کر دیا۔ کلوری کی قربان گاہ پر خدا کا برہ الٰہی انصاف کے شعلوں سے پورے طور پر جلا دیا گیا۔

ب۔ نذر کی قربانی (باب ۲)

(میدہ یا اناج)

قربانی بذاتہٖ۔ نذر کی مختلف قربانیاں تھیں۔ مثلاً میدہ میں تیل ڈالا جاتا اور اس کے اوپر لبان رکھا جاتا (آیت ۱) یہ پکایا نہیں جاتا تھا بلکہ اس میں سے مٹھی بھر قربان گاہ پر جلایا جاتا (آیت ۲) تین قسم کی روٹیاں تھیں: (۱) تنور میں پکائی ہوئی (آیت ۴) (۲) توے پر پکائی ہوئی (آیت ۵) (۳) کڑاہی میں تلی ہوئی (آیت ۷)۔ اناج کی بھنی ہوئی بالیں، فصل کے پہلے پھلوں کو ظاہر کرتی تھیں (آیت ۱۴)۔ آیت ۱۲ میں ایک خاص قسم کی نذر کی قربانی کا ذکر ہے (۲۳: ۱۵-۲۱) جسے قربان گاہ پر نہ چڑھایا جاتا کیونکہ اس میں خمیر ہوتا تھا۔

نذر کی ان قربانیوں میں شہد یا خمیر کے استعمال کی اجازت نہ تھی (آیت ۱۱)۔ اس سے مراد ہیجان یا قدرتی مٹھاس ہے، بلکہ اس میں نمک ملاتا تھا جو خدا اور اسرائیل کے درمیان عہد کا نشان تھا (آیت ۱۳) اور یہ اس بات کی علامت تھا کہ عہد نہ ٹوٹنے والا تھا۔ نمک کے عہد کے لئے مزید دیکھیں گنتی ۱۸: ۱۹؛ ۲-تواریخ ۱۳: ۵؛ حزقی ایل ۴۳: ۲۴۔

قربانی چڑھانے والے کے فرائض۔ وہ اس قربانی کو گھر میں تیار کرتا اور کاہنوں کے پاس لاتا (آیات ۲، ۸)۔

کاہن کے فرائض۔ کاہن مذبح پر قربانی چڑھاتا (۶: ۱۴)۔ وہ اس قربانی میں سے مٹھی بھر لے کر مذبح پر یادگاری کے طور پر جلا دیتا (آیات ۲، ۹)۔

قربانی کی تقسیم۔ "یادگاری کے طور پر مٹھی بھر" لبان کے ساتھ مذبح پر جلایا ہوا خداوند کا حصہ تھا۔ قربانی کے باقی سارے حصے کو کھانے کے طور پر کاہن لے سکتا تھا (آیات ۳، ۱۰)۔ تنور، توے یا کڑاہی میں تلا یا پکایا ہوا قربانی گزراننے والا کاہن لے سکتا تھا (۷: ۹)۔ تیل میں ملی ہوئی ہر ایک

شے اور خشک اشیا باقی کاہنوں کی ہوتی تھیں (۷ : ۱۰)۔ قربانی گزراننے والے فرد کو قربانی کا کوئی بھی حصّہ نہ دیا جاتا۔

جو شخص نذر کی قربانی لاتا، وہ اِس بات کا اظہار کرتا کہ خُدائے پروردگار نے اُسے زندگی کی اچھی چیزیں دی ہیں جن کی علامت میدہ، لوبان، تیل (اور مَے تپاون کی صورت میں) ہے۔

علامتی طور پر یہ قربانی ہمارے نجات دہندہ کی زندگی کی اخلاقی کاملیت کو ظاہر کرتی ہے (میدہ) بدی سے پاک (اِس میں خمیر نہیں)، خُدا کے حضور خوشبو (لبان) اور رُوح القدس سے معمور (تیل)۔

ج۔ سلامتی کا ذبیحہ (باب ۳)

۳: ۱-۱۵۔ سلامتی یا رفاقت کی قربانی خُدا کے ساتھ صُلح کی بِنا پر گزرانی جاتی تھی۔ یہ صُلح جو کفّارے کے لہُو کی بِنا پر قائم ہُوئی تھی۔ یہ خوشی، محبّت اور رفاقت کی ضیافت تھی۔

قربانی بذاتہٖ۔ اِس قربانی کے تینؔ درجے تھے: گلّے میں سے جانور (بَیل یا گائے) نر یا مادہ (آیات ۱- ۵)، ریوڑ میں سے بھیڑ یا بکری کا نر یا مادہ برّہ (آیات ۶- ۱۱)، ریوڑ میں سے بکرا یا بکری، نر یا مادہ (آیات ۱۲- ۱۷)۔

قربانی پیش کرنے والے کے فرائض۔ وہ صحن کے دروازے پر جانور کو خُداوند کے حضور پیش کرتا (آیات ۱، ۶، ۱۲)، وہ قربانی کے جانور کے سر پر اپنا ہاتھ رکھتا (آیات ۲، ۸، ۱۳)، وہ اُسے خیمۂ اجتماع کے دروازے پر ذبح کرتا (آیات ۲، ۸، ۱۳)، وہ جانور کے بعض حصّے علیحدہ کرتا — انتڑیوں پر کی چربی، گُردے، پُوری چربی بھری دُم، جِگر پر کی جِھلّی گُردوں سمیت تاکہ اُنہیں مذبح پر جلایا جائے (آیات ۳، ۴، ۹، ۱۰، ۱۴، ۱۵)۔

کاہنوں کے فرائض۔ وہ مذبح کے گرداگرد خُون چھڑکتے (آیات ۲، ۸، ۱۳) اور خُداوند کے حصّے کو سوختنی (چربی وغیرہ) قربان گاہ پر جلا دیتے (آیت ۵)۔

قربانی کی تقسیم۔ خُداوند کے حصّے کو "آتشین قربانی کی غذا" کہا گیا۔ یہ چربی، گُردے،

جگر پر کی جھلّی اور پوری چربی بھری دُم تھی ۔ احبار ۷ : ۳۲ ، ۳۳ میں ہم پڑھتے ہیں کہ قربانی گزراننے والا کاہن دائیں ران کو پہلے ہلانے کی قربانی کے طور پر پیش کرتا اور وہ اُسے لیتا اور دیگر کاہن جانور کا سینہ لیتے (۷: ۳۱)۔ اِسے پہلے ہلانے کی قربانی کے طور پر خُدا کے حضور پیش کیا جاتا، اور قربانی دینے والے کو باقی سب کچھ دے دیا جاتا (۷ : ۱۵ - ۲۱)۔ یہ واحد قربانی ہے جس میں سے قربانی دینے والے کو حصّہ دیا جاتا تھا۔ وہ اِس سے غالباً اپنے خاندان اور دوستوں کے لئے رفاقتی کھانے کے طور پر ضیافت کا اہتمام کرتا۔ یوں قربانی عہد میں شامل اسرائیلیوں کے مابین صُلح وسلامتی کا ذریعہ بنتی۔

انسان یہوواہ کے ساتھ رفاقت اور صُلح سے لُطف اندوز ہونے کی شکرگزاری میں یہ قربانی پیش کرتا تھا۔ کبھی کبھی کوئی شخص خُداوند کے حضور مانی ہوئی کسی خاص منّت یا خُداوند کی کسی خاص مہربانی کے لئے شکرگزاری کے طور پر سلامتی کا ذبیحہ گزرانتا تھا۔

اِس کے علامتی مفہوم کے لئے پیٹر پیِل اپنے تاثرات یوں بیان کرتا ہے :

> سلامتی کے ذبیحے میں مسیح کے تکمیل شدہ کام کو ایمان دار کے تعلق کے لحاظ سے دیکھا جاسکتا ہے۔ خُداوند یسوع ہماری صُلح ہے (اِفسیوں ۲ : ۱۴) کیونکہ صلیب پر بہے ہوئے اُس کے لہو سے یہ صُلح قائم ہوئی ہے (کلسیوں ۱ : ۲۰)۔ اُس نے اُنہیں جو دُور تھے اور اُنہیں جو نزدیک تھے دونوں کو صُلح کی خوشخبری دی (افسیوں ۲ : ۱۷)۔ یوں اُس نے یہودی اور یونانی کے درمیان دیوار کو ڈھا دیا۔ مسیح میں صُلح کے وسیلے خُدا اور گنہگار مل گئے ہیں، ہماری دشمنی کو مٹایا جا چکا ہے۔ خُدا کو فدیہ دیا جا چکا ہے، گنہگار کا ملاپ ہو چکا ہے اور دونوں مسیح سے اور جو کچھ اُس نے کیا ہے مطمئن ہیں۔

۳ : ۱۶ - ۱۷ ۔ بنی اسرائیل کو چربی اور خُون کھانے سے منع کیا گیا تھا، کیونکہ یہ دونوں خُداوند کے لئے تھے۔ اِس کے علامتی معنوں کے عِلاوہ طِبّی نقطۂ نظر سے بھی اِسے کھانے سے منع کیا گیا اور یہ احتیاطی قسم کی دوا بھی تھی۔ آجکل ڈاکٹر بھی بلڈ پریشر، دِل کے امراض، غشی، ذیابیطس اور پھیپھڑوں کے امراض میں مُبتلا مریضوں کو چکنائی کھانے سے منع کرتے ہیں۔

ان تینوں —— یعنی سوختنی، نذر اور سلامتی کی قربانیوں کا قوم کی اجتماعی پرستش میں ایک اہم مقام تھا، لیکن کوئی فرد اپنی خوشی سے کسی وقت بھی خداوند کے حضور یہ قربانیاں لا سکتا

تھا۔ دُوسری دو قربانیوں کے بارے میں یہ حکم تھا کہ جب کوئی شخص خطا یا جُرم کرے، یہ اُس وقت لائی جائیں۔ یُوں قربانیوں میں خُوشی و رضاکارانہ پرستش اور لازمی کفّارے کے تصوّرات پائے جاتے ہیں۔

د۔ خطا کی قُربانی (۴:۱ - ۵:۱۳)

باب ۴ ۔ خطا کی قربانی مخلصی یافتہ لوگوں کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ اِس کا یہ مقصد نہیں کہ گُنہگار نجات کے لئے خُدا کے پاس آتا ہے۔ بلکہ ایک اسرائیلی خُداوند کے ساتھ عہد کے رِشتے کی بِنا پر مُعافی حاصِل کرنے کے لئے آتا ہے۔ اِس کا تعلق اُن گُناہوں سے ہے جو سہواً یا غیر اِرادی طور پر کِئے گئے ہوں۔

قُربانی بذاتہٖ ۔ قُربانیوں کے مختلف درجے تھے اور ان درجات کا اِس بات پر انحصار تھا کہ کِس شخص نے گُناہ کیا ہے۔ اگر ممسُوح کاہن یعنی سردار کاہن کے کِسی گناہ کے باعث قوم مُجرم ٹھہرتی ہے (آیت ۳) تو وُہ ایک بے عیب بچھڑا لاتا۔ پُوری جماعت بھی ایک بچھڑا لاتی (آیت ۱۳)؛ ایک سردار (آیت ۲۱) بے عیب بکرا لاتا، ایک عام آدمی (آیت ۲۷) بے عیب بکری لاتا (آیت ۲۸) یا بے عیب مادہ برّہ (آیت ۳۲) (عبرانی زبان میں مستعمل لفظ کا مطلب ہے جوان جانور)۔

قُربانی دینے والے کے فرائض ۔ عمُومی طور پر قربانی دینے والا جانور کو خیمۂ اجتماع کے صحن کے دروازے پر لاتا، اُسے خداوند کے حضور پیش کرتا، اپنے ہاتھ اُس پر رکھتا، اُسے ذبح کرتا، اور چربی، گُردوں اور جِگر پر کی جھلّی کو الگ کرتا۔ بزُرگ جماعت کی نمائندگی کرتے (آیت ۱۵)۔ ذبح کئے ہُوئے جانور کی موت علامتی طور پر خطا کار کی موت کو ظاہر کرتی تھی۔

کاہن کے فرائض ۔ اپنے لئے اور جماعت کے لئے سردار کاہن قربانی کا خُون لے کر خیمۂ اجتماع کے پاک مقام میں جاتا اور مَقدِس کے پردے کے سامنے اِسے سات بار چھڑکتا (آیات ۵، ۶، ۱۶، ۱۷) اور سونے کے عُودسوز کے سینگوں پر بھی خون لگاتا (آیات ۷، ۱۸)۔ باقی خُون کو وُہ سوختنی قُربانی کے مذبح کے پائے پر اُنڈیل دیتا (آیات ۷، ۱۸)۔

کسی سردار یا عام شخص کے لئے کاہن خُون کو سوختنی قربانی کے مذبح کے سینگوں پر چھڑکتا اور باقی خُون کو مذبح کے پائے پر انڈیل دیتا (آیات ۲۵، ۳۰، ۳۴)۔ عام لوگوں کے لئے وُہ چربی، گُردوں، جگر پر کی جھلّی اور چربی دار دُم کو سوختنی قربانی کے مذبح پر جلا دیتا (آیات ۸ - ۱۰، ۱۹، ۲۶، ۳۱)۔ سردار کاہن یا پُوری جماعت کے لئے قُربانی کی صُورت میں، باقی سارے جانور کو لشکر گاہ کے باہر لے جاکر جَلا دیا جاتا (آیات ۱۱، ۱۲، ۲۱)۔

قُربانی کی تقسیم ۔ خُداوند کا وُہ حِصّہ ہوتا تھا جو مذبح پر جلایا جاتا تھا یعنی چربی، گُردے، اور جگر کے اُوپر جھلّی وغیرہ ۔ کاہن کو کسی سردار یا عام آدمی کی طرف سے گزرانی گئی قُربانی کا گوشت کھانے کی اجازت تھی، کیونکہ اِس قُربانی کا خُون مقدس میں نہیں لے جایا جاتا تھا (۷ : ۳۰) جیساکہ سردار کاہن اور جماعت کی قربانی کی صُورت میں تھا (۴ : ۵، ۶، ۱۶، ۱۷)۔ وُہ ۵ : ۶، ۷، ۱۱ میں مذکُور اِنہی وجُوہات کی بِنا پر قُربانی کے گوشت کو کھا سکتا تھا۔ مذکورۂ بالا قُربانی کا کوئی حصّہ قُربانی پیش کرنے والے کو نہ دیا جاتا۔

خطا کی جِس قُربانی کا خُون پاک مقام میں لے جایا جاتا، اُس پُورے جانور کو لشکر گاہ کے باہر جلا دیا جاتا۔ چنانچہ ہمارا خُداوند اپنا ہی خون لے کر پاک مکان میں ایک ہی بار داخِل ہوگیا (عبرانیوں ۹ : ۱۲) کیونکہ اُس نے یروشلیم کے باہر دُکھ اُٹھایا۔ ہمیں تاکید کی گئی ہے کہ "اُس کی ذِلّت کو اپنے اُوپر لئے ہُوئے خیمہ گاہ سے باہر اُس کے پاس چلیں" (عبرانیوں ۱۳ : ۱۳)۔

یہ الفاظ ملاحظہ فرمائیے: "نادانِستہ خطا"۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس میں گُناہ سے محض لاعِلمی سے زیادہ کچھ پوشیدہ ہے۔ غالباً اُس کا مطلب یہ ہے کہ گناہ ارادتاً یا بغاوت کے طور پہ نہیں کیا گیا۔ جو گناہ قصداً کیا گیا اُس کے لئے کوئی قربانی نہیں تھی، کیونکہ اِس کے نتیجے میں سزائے موت بھگتنا پڑتی تھی۔

خطا کی قربانی علامتی طور پر مسیح کی طرف اشارہ کرتی ہے جو ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا گیا (حالانکہ وُہ گناہ سے واقف نہ تھا) تاکہ ہم اُس میں ہوکر خُدا کی راست بازی ہو جائیں ۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ خطا کی قربانی اِس بات کی علامت ہے کہ مسیح اُس سے نپٹا جو کُچھ ہم ہیں یعنی ہماری ذات سے، جبکہ جُرم کی قُربانی یہ پیش کرتی ہے کہ مسیح اُس سے نپٹا جو کُچھ ہم نے کیا۔ یعنی ہمارے اعمال سے۔ لگتا ہے کہ پانچویں باب کی پہلی تیرہ ۱۳ آیات جُرم کی قُربانی کو بیان کرتی ہیں (دیکھیں ۵ : ۱ - ۱۳۔ آیت ۶)، لیکن عمُومی طور پر اِس بات پر اتفاقِ رائے ہے کہ یہ خطا کی قربانی کے دو ۲ اضافی درجے ہیں۔

جُرم کی قُربانی کے طور پر اِسے تسلیم نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہاں مُعاوضے کا ذِکر نہیں ہو کہ جُرم کی قربانی کا ایک اہم حِصّہ تھا۔ (تاہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ آیات ۱-۱۳ کا خطا اور جُرم کی قربانی سے گہرا تعلق ہے)۔

اِن قُربانیوں کا تعلق مختلف قِسم کے گُناہوں سے ہے۔ آیت ایک میں ایسے شخص کا ذِکر ہے جِسے کِسی خطا کا عِلم ہو تو بھی وُہ سردار کاہن یا قاضی کے اُسے قسم دینے کے باوُجود گواہی دینے سے اِنکار کرے۔ شریعت کے ماتحت ایک یہُودی کی حیثیت سے یسُوع نے سردار کاہن کے سامنے قسم کے پیشِ نظر گواہی دی (متی ۲۶: ۶۳، ۶۴)۔ آیت ۲ میں ناپاکی کے بارے میں بیان ہے کہ جب کوئی یہُودی انجانے طور پر لاش سے چھُوکر ناپاک ہو جائے۔ آیت ۳ میں بیان ہے کہ جب کوئی شخص کِسی کوڑھی، یا بہتے ہُوئے ناسُور کو چھُو لینے سے ناپاک ہو جائے۔ آیت ۴ میں اِس بات کا ذِکر ہے کہ اگر کوئی شخص جلد بازی میں قسم کھائے یا وعدہ کرے، جِسے وُہ بعد ازاں پُورا نہ کر سکے۔

قُربانی بذاتہٖ۔ اِن گُناہوں کے لئے تِین قِسم کی قربانیاں تھیں، جن کا اِنحصار قُربانی دینے والے کی مالی اِستعداد پر تھا: بھیڑ یا بکری (آیت ۶) دُو قمریاں یا دُو کبوتر — ایک خطا کی قُربانی کے طور پر اور دُوسری سوختنی قربانی کے طور پر (آیت ۷)۔ ایفہ کے دسویں حِصّے کے برابر مَیدہ بغیر تیل اور لُبان کے (آیت ۱۱)۔ یُوں غریب سے غریب تر شخص بھی خطا کی قربانی دے سکتا تھا۔ بعینہٖ کوئی شخص بھی مسیح کے ذریعے مُعافی سے خارج نہیں ہے۔ آیات ۱۱-۱۳ سے یہ سُوال پَیدا ہوتا ہے "نذر کی قُربانی کیونکر گناہ کے فدیہ کے لئے گزرانی جا سکتی ہے جبکہ بغیر خون بہائے مُعافی نہیں ہوتی" (عبرانیوں ۹: ۲۲)؟ اِس کا جواب یہ ہے کہ یہ مذبح پر آتشیں قربانی کے اُوپر جلائی جاتی تھی (جِس پر خُون موجُود ہوتا تھا)۔ یُوں نذر کی قربانی کو خطا کی قربانی کی اہمیت حاصل ہو جاتی۔

قُربانی دینے والے کے فرائض۔ وُہ پہلے اپنے جُرم کا اقرار کرتا (آیت ۵)، اور پھر کاہن کے پاس اپنی قربانی لاتا (آیت ۸)۔

کاہن کے فرائض۔ بھیڑ یا بکری کی صُورت میں وُہ اِسے باب ۴ میں مذکُور خطا کی قربانی کی ہدایات کے تحت گزرانتا تھا۔ اگر قُربانی میں دُو پرندے

پیش کے جاتے، وہ پہلے ایک پرندے کو خطا کی قربانی کے طور پر گزرانتا، اُس کی گردن کو مروڑتا، اُس کے کچھ خون کو مذبح کے پہلو پر چھڑکتا اور باقی خون کو مذبح کے پائے پر بہا دیتا (آیات ۸، ۹) - اِس کے بعد دوسرے پرندے کو سوختنی قربانی کے طور پر مکمل طور پر پیتل کے مذبح پر جلا دیتا (آیت ۱۰) - اگر قربانی میدے پر مشتمل ہوتی تو کاہن اِس میں سے مٹھی بھر لے کر سوختنی قربانی کے مذبح پر جلا دیتا - وہ اِسے دوسری قربانیوں پر جلاتا جن میں خون بہایا جاتا تھا، یوں اِسے خطا کی قربانی کی حیثیت حاصل ہوجاتی (آیت ۱۲) -

قربانی کی تقسیم - خداوند کا حصّہ وہ تھا جو مذبح پر جلایا جاتا تھا اور باقی جو کچھ بچتا تھا کاہن لے سکتا تھا (آیت ۱۳) -

۵- جرم کی قربانی (۵: ۱۴ - ۶: ۷)

جرم کی قربانی کا ۵: ۱۴ - ۶: ۷ میں ذکر کیا گیا ہے - اِس قربانی کا نمایاں پہلو یہ تھا کہ گناہ کی قربانی پیش کرنے سے پہلے نقصان کا معاوضہ ادا کرنا پڑتا تھا (۵: ۱۶) -

کئی قسم کے گناہ تھے جن کے لئے قربانی دینا لازم تھا -

خدا کے خلاف تقصیر: خداوند کو اُس کا حصّہ ادا نہ کرنا مثلاً دہ یکی، اور نذریں اور پہلے پھلوں اور پہلوٹھوں کی مخصوصیت وغیرہ (۵: ۱۵) - نادانستہ طور پر وہ کام کرنا جن سے خداوند نے منع کیا تھا (۵: ۱۷) - اور غالباً وہ عمل جس کے لئے معاوضے کی ضرورت تھی - "ایسے معاملات میں جہاں یہ جاننا ممکن نہیں تھا کہ کسی دوسرے کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، اِس کے باوجود ایک دین دار یہودی اپنی تقصیر کے لئے قربانی دیتا" -

کسی شخص کے خلاف تقصیر: اپنے پڑوسی کو امانت، لین دین، لوٹ کے مال میں فریب دینا یا اُس پر ظلم کرنا (۶: ۲)، کسی کھوئی ہوئی چیز کو پاکر فریب دینا،

اور قسم کھا کر اِس کے بارے میں جھُوٹ بولنا (۶ : ۳) - کِسی کنواری سے صُحبت کرنے (۱۹: ۲۰-۲۲)، کِسی کوڑھی کو پاک صاف کرنے (۱۴: ۱۰-۱۴) اور نذیر کے نجس ہو جانے کے لئے (گنتی ۶: ۶-۱۲) بھی خطا کی قربانی گزراننے کی ضرُورت تھی -

قُربانی بذاتہٖ - ایک بے عیب مینڈھا (۵: ۱۵، ۱۸؛ ۶: ۶) یا کوڑھی (۱۴: ۱۲) یا نذیر (گنتی ۶: ۱۲) کے لئے ایک بکرا -

قُربانی دینے والے کے فرائض - خُدا کے خِلاف تقصیر کی صُورت میں پہلے وُہ بیس ۲۰ فیصد اِضافے کے ساتھ کاہن کو مُعاوضہ ادا کرتا - پھر وُہ خیمۂ اجتماع کے احاطے کے دروازے پر کاہن کے پاس جانور لاتا، اُسے خُداوند کے حضُور پیش کرتا، اپنا ہاتھ اُس کے سر پر رکھتا اور اُسے ذبح کرتا - وُہ اُس کی چربی، موٹی دُم، گُردوں، اور جگر پر کی جھلّی کو علیحدہ کرتا - اِس کا طریقِ کار وُہی تھا جو پڑوسی کے خِلاف تقصیر کی صُورت میں تھا - اِن دونوں صُورتوں میں قُربانی دینے والے کو بیس ۲۰ فیصد جُرمانہ ادا کرنا ہوتا تھا - اِس کا مقصد اُسے یاد دِلانا تھا کہ گُناہ اِس قدر سُود مند نہیں بلکہ مہنگا پڑتا ہے -

کاہن کے فرائض - وُہ پیتل کے مذبح کے گرداگرد خون چھڑکتا (۷: ۲)؛ اور پھر چربی، موٹی دُم، گُردوں اور جگر پر کی جھلّی کو مذبح پر جلاتا (۷: ۳، ۴) -

قُربانی کی تقسیم - خُدا کا حصّہ وُہ تھا جو مذبح پر جلایا جاتا تھا (۷: ۵) - قُربانی گزراننے والے کاہن کو مینڈھے کی کھال مِلتی تھی (۷: ۸) - تمام کاہن جانور کے گوشت کو کھانے کے طور پر استعمال کرتے (۷: ۶) - خطا یا جُرم کی قُربانی دینے والے کو قُربانی کا کوئی حِصّہ نہیں مِلتا تھا -

علامتی طور پر جُرم کی قربانی مسیح کے کام کے اُس پہلُو کو بیان کرتی ہے کہ جو کُچھ اُس نے چھینا نہیں اُسے دینا پڑا (زبور ۶۹: ۴ ب) - اِنسان کے گُناہ سے خُدا کو اُس کی خدمت، پرستش، فرمانبرداری اور عزّت سے لُوٹا گیا - اور اِنسان بذاتِ خود زندگی، اطمینان، خُوشی اور خُدا سے

رفاقت سے لٹ گیا۔ ہماری خطا کی قربانی کے طور پر خداوند یسوع نے نہ صرف وہ کچھ بحال کیا جو انسان کے گناہ کے باعث لٹ گیا تھا بلکہ اس نے اس کے ساتھ اضافہ کیا۔ اگر گناہ دنیا میں داخل نہ ہوتا اس کی نسبت مسیح کے تکمیل شدہ کام کے ذریعے خدا کو زیادہ جلال ملا۔ گناہ میں نہ گرے ہوئے آدم میں ہونے کے بجائے ہم مسیح میں زیادہ خوش ہیں۔

۲۔ قربانیوں سے متعلق قوانین (۶:۸ – ۷:۳۸)

اس حصے یعنی ۶:۸ سے ۷:۳۸ میں "قربانیوں سے متعلق قوانین" کا بیان ہے۔ کئی لحاظ سے یہ پہلے بیانات سے ملتا جلتا ہے۔ تاہم یہ قوانین کاہنوں کے لئے ہیں جبکہ گزشتہ ابواب کی ہدایات عام بنی اسرائیل کے لئے تھیں (۱:۲)۔

۶:۸-۱۳۔ سوختنی قربانی کے لئے قوانین: کاہن کے لباس سے متعلق اضافی تفصیلات دی گئی ہیں کہ وہ سوختنی قربانی کی راکھ کو کس طرح باہر لے جائے، اور اس بات کے لئے محتاط رہے کہ مذبح پر سے آگ بجھنے نہ پائے۔ راکھ کو پہلے مذبح کے مشرق کی طرف رکھا جاتا، اور پھر لشکرگاہ کے باہر صاف جگہ پر لے جایا جاتا۔

۶:۱۴-۱۷۔ نذر کی قربانی کے لئے قوانین: یہاں ہمیں بتایا گیا ہے کہ کاہنوں کو قربانی میں سے اپنا حصہ خیمۂ اجتماع کے صحن میں کھانے کے لئے حکم دیا گیا تھا۔ اور اس قربانی میں خمیر شامل نہیں کیا جاتا تھا کیونکہ یہ خداوند کے لئے نہایت پاک تھی۔

۶:۱۸۔ نذر کی قربانی کو ہارون کی نسل کے مرد کھا سکتے تھے، لیکن انہیں رسمی لحاظ سے پاک ہونا ضروری تھا۔ کاہن قربانی کو چھو لینے سے پاک نہیں ٹھہرتے تھے۔ پاکیزگی چھونے سے نہیں ملتی تھی جبکہ ناپاکی چھو لینے سے مل جاتی تھی (حجی ۲:۱۱-۱۳)۔

۶:۱۹-۲۳۔ ان آیات میں ایک خاص نذر کی قربانی کا بیان کیا گیا ہے جسے سردار کاہن کو صبح و شام مسلسل گزراننا پڑتا تھا۔ اسے آگ سے بالکل جلایا جاتا تھا۔

۶:۲۴-۳۰۔ خطا کی قربانی کے قوانین: جیسا کہ گزشتہ صفحات میں بیان کیا گیا ہے، کاہن کو خطا کی قربانی کے چند حصے کھانے کی اجازت تھی (جن کا احبار ۴:۲۲ – ۵:۱۳ میں بیان کیا گیا ہے، جہاں خون مقدس میں نہیں لے جایا جاتا تھا)۔ قربانی کو خیمۂ اجتماع کے صحن میں کھایا جاتا تھا۔ ملاحظہ فرمائیے کہ یہ قربانی سب سے زیادہ مقدس تھی۔ اگر جماعت کا عام آدمی قربانی کے

گوشت کو چھوتا، تو اُسے پاک ہونے کی ضرورت تھی اور اپنے آپ کو کاہن کی طرح رسمی ناپاکی سے پاک صاف کرنا پڑتا تھا، گو وہ کہانتی اُمور سرانجام نہیں دے سکتا تھا۔ اگر کسی لباس پر خُون رگر جاتا تو لباس کو صاف کرنا پڑتا تھا — اس لئے نہیں کہ یہ ناپاک ہو گیا تھا، بلکہ اِس لئے کہ پاک خُون کی مُقدِس سے باہر عام روزمرّہ زندگی میں لے جاکر بے حُرمتی نہ ہو۔ مٹی کا برتن جیسے خطا کی قُربانی کے پکانے کے لئے استعمال کیا جاتا، اُسے توڑ دِیا جاتا۔ اِس کی وجہ یہ تھی کہ ممکن ہے مٹی کے مساموں میں کچھ خون جذب ہو جائے اور اسے بعد ازآں بے حُرمتی کے مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے۔ پیتل کے برتن کو مانجھ کر پانی سے دھو لیا جاتا تاکہ پاک ترین خطا کی قُربانی کا کوئی حصّہ روزمرّہ کے استعمال کی کسی چیز سے چھُو کر ناپاک نہ ہو جائے۔ جُرم کی قربانی کی طرح خطا کی قربانی کے جانور کو اُس جگہ پر ذبح کیا جاتا تھا جہاں سوختنی قُربانی کا جانور ذبح کیا جاتا تھا یعنی قُربان گاہ کی شمالی سمت میں (۱:۱۱)، یہ سائے کی جگہ تھی۔

۷:۱-۷۔ ساتویں باب کی پہلی سات آیات میں جُرم کی قُربانی کے قوانین پر نظرِ ثانی کی گئی ہے، جس کی بیشتر باتیں ۵:۱۴-۶:۷ میں پہلے بیان کی جا چکی ہیں۔

۷:۸۔ آیت ۸ میں سوختنی قربانی کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ قُربانی گُزراننے والا کاہن جانور کی کھال لے سکتا تھا۔

۷:۹، ۱۰۔ آیت ۹ یہ ظاہر کرتی ہے کہ نذر کی قربانی میں سے کونسا حصّہ قربانی گُزراننے والے کاہن کا تھا، اور آیت ۱۰ میں یہ لکھا ہے کہ کون سا حصّہ باقی کاہنوں کو دیا جاتا تھا۔

۷:۱۱-۱۸۔ سلامتی کے ذبیحے کے متعلق قوانین ۷:۱۱-۲۱ میں دِئے گئے ہیں — سلامتی کے ذبیحے تین قسم کے تھے اور اس کا انحصار مقصد پر تھا۔ شُکرانے کا ذبیحہ (آیت ۱۲)، کسی خاص برکت کے لئے خُدا کی تعریف کرنا؛ مَنّت کا ہدیہ (آیت ۱۶)، دُعا میں کسی خاص درخواست کے لئے مَنّت کی تکمیل کے لئے ہدیہ، مثلاً کسی مشکل سفر پر تحفّظ کے لئے مَنّت مانی گئی ہو۔ رضا کا ہدیہ (آیات ۱۶، ۱۷) "یہ ہدیہ اِس بات کے لئے تھا کہ خُدا نے اپنے آپ کو کسی پر کسی طور پر ظاہر کیا اور اُس نے اُس کی شُکر گزاری میں یہ ہدیہ دینے کا ارادہ کیا ہو" — سلامتی کا ذبیحہ قربانی کا ایک جانور ہوتا تھا (باب ۳)، لیکن یہاں ہمیں بتایا گیا ہے کہ اِس کے ساتھ گِردے بھی شامل ہوتے تھے۔ وہ روٹیاں جو شُکرانے کی قُربانی کے لئے مطلوب تھیں اُن کا آیات ۱۲، ۱۳ میں ذِکر ہے۔ قُربانی چڑھانے والا ایک گِردے کو ہلانے والی قربانی کے طور پر چڑھاتا،

اور اِسے قُربانی گزراننے والے کاہن کو دے دیتا (آیت ۱۴)۔ شُکرانے کی قُربانی کا گوشت اُسی دِن کھایا جاتا (آیت ۱۵) جبکہ منّت یا رضا کی قربانی کو اُسی دِن یا دُوسرے دِن کھایا جا سکتا تھا (آیت ۱۶) اور جو دُو دِن کے بعد بچ جاتا اُسے جلا دیا جاتا تھا (آیت ۱۷)۔ اگر کوئی تیسرے دِن اِس گوشت کو کھاتا تو اُسے اسرائیلی حقوق سے خارج کر دیا جاتا۔ "کاٹ دئے جانے" کا یہی مطلب ہے۔

۷: ۱۹- ۲۱ - اگر گوشت کسی ناپاک چیز سے چھُو جاتا تو اُسے کھایا نہ جاتا بلکہ اُسے جلا دِیا جاتا۔ صرف وُہی لوگ جو رسوماتی طور پر پاک ہوتے پاک گوشت کو کھا سکتے تھے۔ جو شخص رسُوماتی طور پر ناپاک ہوتے ہُوئے سلامتی کے ذبیحے میں سے کھاتا کاٹ ڈالا جاتا۔

یہ حقیقت کہ سلامتی کے ذبیحے کے مُختلف حِصّے خُداوند، کاہن اور قربانی دینے والے کے لئے مخصُوص ہوتے تھے ظاہر کرتی ہے کہ یہ رفاقت کے لمحات تھے۔ چونکہ خدا گُناہ اور ناپاکی سے رفاقت نہیں رکھ سکتا، اِس لئے جو اِس رفاقتی کھانے میں شریک ہوتے، لازم تھا کہ وُہ پاک ہوں۔

۷: ۲۲- ۲۷- چربی جو سب سے بہترین حِصّہ تھا، خداوند کا حِصّہ تھا اِسے کھایا نہیں جاتا تھا بلکہ اِسے اُس کے لئے قُربان گاہ پر جلا دیا جاتا تھا (آیات ۲۲- ۲۵)۔ بعینہٖ خون میں جسم کی جان تھی، اس لئے یہ بھی خُداوند کا حصّہ تھا اور یہ بھی کھایا نہیں جاتا تھا (آیات ۲۶، ۲۷)۔ آج کل بھی اکثر یہُودی کھانے کے متعلق ان قوانین کی پابندی کرتے ہیں۔ اُن کے کھانے کے لئے حلال گوشت کے لئے خون کا پُورے طور پر جانور کے جسم سے خارج کرنا ضرُوری ہے۔ اُن کا اعتقاد ہے کہ چربی مِلے ہُوئے صابن کو گھر میں استعمال نہ کیا جائے۔ اور وُہ ایسے صابن سے پلیٹیں نہیں دھوتے کیونکہ یُوں پلیٹیں ناپاک ہو جائیں گی۔ چربی نہ کھانے کی رُوحانی وُجوہات کے علاوہ طبّی وُجوہات بھی ہیں جیسا کہ ڈاکٹر ایس۔ آئی۔ میکمیلن نشاندہی کرتا ہے:

> گزشتہ چند سالوں میں میڈیکل سائنس نے اِس حقیقت کو ظاہر کیا ہے کہ چربی کھانے سے شریانوں میں ایسا مادہ (کولیسٹرول) جمع ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے خُون کا ان شریانوں میں سے گزرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ رسالے، ریڈیو اور ٹی۔ وی یہ خبریں نشر کر رہے ہیں کہ جانوروں کی چربی بیماری کا باعث بن سکتی ہے اِس لئے اِس کا استعمال نہ کیا جائے۔ ہم اِس حقیقت سے خُوش ہیں کہ ہماری جدید تحقیق

الکتاب کی تحقیق سے ۳۵۰۰ سال سے بھی زیادہ پیچھے ہے ۔

۷: ۲۸-۳۴ ۔ قربانی پیش کرنے والا، سلامتی کے ذبیحے کے سینے کو خداوند کے سامنے ہلاتا اور اِسے قربانی گزراننے والے کاہن کو اُس کے اور اُس کے خاندان کے کھانے کے لئے دیا جاتا ۔

۷: ۳۵-۳۶ ۔ یہ آیات پھر اِسی بات کو دُہراتی ہیں کہ سینہ اور دائیں ران اُس دن سے جب سے ہارون اور اُس کے بیٹے کہانت کی خدمت کے لئے مسح کئے گئے اُن کا حصّہ تھا ۔ جیسا کہ اِس سے قبل بتایا گیا کہ سینہ الٰہی محبّت اور ران الٰہی قوت کو ظاہر کرتی ہے ۔

۷: ۳۷، ۳۸ ۔ قربانیوں کے قوانین کا جو حصّہ ۶: ۸ میں شروع ہُوا تھا اب اختتام پذیر ہوتا ہے ۔ خدا نے اپنے کلام میں قربانیوں اور ان سے متعلق قوانین کے لئے کافی جگہ مختص کی ہے کیونکہ یہ اُس کے نزدیک اہم ہیں ۔ یہاں ہم خدا کے بیٹے کی شخصیت اور اُس کے کام کی خوبصورت تصویر کو تفصیلی طور پر دیکھ سکتے ہیں ۔ ہیرے کے مختلف پہلوؤں کی طرح یہ سب علامات یسوع کے جلال کو منعکس کرتی ہیں "جس نے اپنے آپ کو ازلی رُوح کے وسیلے سے خدا کے سامنے بے عیب قربان کر دیا" (عبرانیوں ۹: ۱۴) ۔

۳ ۔ کاہنوں کی تقدیس (ابواب ۸ ۔ ۱۰)

الف ۔ موسیٰ کا کاہنوں کو کہانت کی خدمت کے لئے مقرر کرنا (باب ۸)

۸: ۱-۵ ۔ خروج ابواب ۲۸ - ۲۹ میں خدا نے موسیٰ کو ہارون اور اُس کے بیٹوں کی تقدیس کے لئے تفصیلی ہدایات دیں ۔ اب احبار ابواب ۸ - ۱۰ میں ہم پڑھتے ہیں کہ موسیٰ نے اِن ہدایات پر کیسے عمل کیا ۔ اُس نے خیمۂ اجتماع کے دروازے پر کاہنوں اور جماعت کو بُلایا ۔ یہ کہانت کے عہدے پر فائز کرنے کے لئے ایک عوامی تقریب تھی ۔

۸: ۶-۹ ۔ موسیٰ نے ہارون اور اُس کے بیٹوں کو پانی سے غسل دیا ۔ اِس کے بعد اُس نے ہارون کو سردار کاہن کے مکمل لباس سے ملبوس کیا ، یعنی اُسے کُرتہ پہنا کر اُس پر کمر بند لپیٹا ، جُبہ پہنایا ، افود لگایا ، اُس پر کمر بند لپیٹا ، سینہ بند لگا کر اوریم اور تمیم لگا دِیے ، پگڑی پہنائی اور

مُقدّس تاج پہنایا۔ یہ بہت ہی شاندار منظر ہوگا۔

۸ : ۱۰-۱۳۔ تب مُوسیٰ نے خیمۂ اِجتماع اور اُس کی ساری چیزوں کی تقدیس کی اور اُنہیں مُقدّس کیا۔

یہ حقیقت کہ اُس نے ہارون کے سر پر تیل "ڈالا" (نہ کہ چھڑکا) رُوح القُدس کی خوبصورت تصویر ہے جسے بغیر کسی پیمانے کے ناپ کے ہمارے بڑے سردار کاہن خُداوند یسوع کے سر پر انڈیلا گیا۔

بعدازاں مُوسیٰ نے ہارون کے بیٹوں کو کُرتے، کمربند اور پگڑیاں پہنائیں۔

۸ : ۱۴-۱۷۔ ہارون اور اُس کے بیٹوں نے خطا کی قُربانی کے بچھڑے کے سر پر ہاتھ رکھے پھر مُوسیٰ نے اِسے ذبح کیا۔ سب سے بڑے مذہبی لیڈر (حتیٰ کہ آج کل بھی) محض گنہگار ہیں، اُنہیں اور جماعت کے ادنیٰ سے ادنیٰ شخص کے لئے خُدا کی نجات بخش قُربانی کی ضرورت ہے۔

۸ : ۱۸-۲۱۔ اِسی طرح ہارون اور اُس کے بیٹوں کے لئے مُوسیٰ سوختنی قُربانی کے طور پر ایک مینڈھا لایا اور مجوزہ رسُومات پر عمل کیا۔

۸ : ۲۲-۲۹۔ ہارون اور اُس کے بیٹوں کے لئے تخصیصی قُربانی کو تخصیصی مینڈھا بھی کہا گیا۔ یہ عام سلامتی کے ذبیحے سے اِس لحاظ سے مختلف تھا کہ اِس کا خون لگایا جاتا تھا (آیات ۲۳، ۲۴) اور دائیں ران اور گردے جلائے گئے جنہیں عموماً کھایا جاتا تھا۔ چونکہ مُوسیٰ نے قربانی گزرانی اِس لئے اُس نے سینے کو اپنے حصّے کے طور پر لیا۔

ہارون اور اُس کے بیٹوں کے کانوں، ہاتھوں اور پاؤں پر خون لگایا گیا، اِس سے ہمیں یہ یاد دلایا جاتا ہے کہ مسیح کا خون ہماری فرماں برداری، خدمت اور چال چلن کو متاثر کرے۔

۸ : ۳۰-۳۶۔ مُوسیٰ نے ہارون اور اُس کے بیٹوں پر کچھ خون اور کچھ مَسح کرنے کا تیل قربانی میں سے لے کر چھڑکا۔ کاہنوں کو ہدایت کی گئی کہ وُہ سلامتی کے ذبیحے کے گوشت کے ساتھ روٹی بھی کھائیں۔

مَسح کرنے کی مذکورۂ بالا رسم کو سات دنوں تک جاری رکھا گیا، اور ان ایام کے دَوران انہیں خیمۂ اجتماع کے دروازے سے باہر جانے کی اجازت نہیں تھی۔

اِس باب پر تفسیر لکھتے ہُوئے میتھیو ہنری ایک بات کی نشان دہی کرتا ہے جو یہاں موجود نہیں:

بہر کیف تمام رسومات جو تقدیس میں اِستعمال کی گئیں اِن میں ایک بات کی کمی تھی کہ وُہ بغیر قسم کے کاہن مقرر ہُوئے لیکن مسیح قسم کے ساتھ کاہن مقرر ہُوا (عبرانیوں ۷: ۲۱) کیونکہ نہ تو یہ کاہن اور نہ اُن کی کہانت ہی دائمی تھی، لیکن مسیح کی کہانت لاتبدیل اور دائمی ہے۔

ب۔ ہارون کی طرف سے پیش کی ہُوئی قربانیاں (باب ۹)

۹: ۱-۱۴۔ ہارون اور اُس کے بیٹوں نے آٹھویں دن اپنی ذمہ داریوں کو سنبھالا۔ پہلے اُنہیں اپنے لئے ایک بچھڑا خطا کی قربانی کے طور پر اور ایک مینڈھا سوختنی قربانی کے طور پر پیش کرنا تھا۔ بعد ازاں انہیں لوگوں کے لئے خطا کی قربانی کے طور پر ایک بکرا، اور ایک بچھڑا اور برہ سوختنی قربانی کے طور پر، ایک بیل اور ایک مینڈھا سلامتی کے ذبیحے کے طور پر، اور نذر کی قربانی پیش کرنا تھی۔

۹: ۱۵-۲۳۔ ساری جماعت خیمۂ اجتماع کے سامنے خُداوند کی حضوری میں قریب آئی۔ جب ہارون موسیٰ کی طرف سے دی ہُوئی خطا کی قربانی، سوختنی قربانی، جماعت کے چڑھاوے، نذر کی قربانی اور ہلانے کی قربانی (آیات ۵-۲۱) سے متعلق ہدایات پر عمل کر چکا تو اُس نے اپنے ہاتھ اُٹھائے اور لوگوں کو برکت دی (آیات ۲۲-۲۳)۔

۹: ۲۴۔ تب خیمۂ اجتماع کے پاک ترین مقام سے آگ نکلی اور پیتل کے مذبح پر سوختنی قربانی کو جلا دیا۔ اِس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ خُدا نے اِس قربانی کو قبول کر لیا ہے۔ لازم تھا کہ سوختنی قربانی کے مذبح پر آگ مسلسل جلتی رہے۔

ج۔ ندب اور ابیہو کی طرف سے کہانتی خِدمت کی بے حُرمتی

(باب ۱۰)

ندب اور ابیہو نے خداوند کے حضور بخور دان میں اوپری آگ بھری، شاید یہ آگ پیتل کے مذبح پر سے نہ لی گئی۔ چونکہ قربان گاہ کلوری کی علامت ہے، لگتا ہے کہ اُنھوں نے مسیح کے نجات بخش کام کے عِلاوہ کسی اور وسیلے سے خُداوند کی حضوری میں جانے کی کوشش کی۔ پاک ترین مقام سے آگ نکلی اور جب وُہ پاک مقام میں سنہری قربان گاہ کے پاس کھڑے تھے اُنہیں بھسم کر دیا۔ اِس پر موسیٰ نے ہارون کو آگاہ کیا کہ کسی قسم کی شکایت خُدا کے راست باز سلوک کے

خلاف بغاوت ہوگی۔

۱۰: ۴-۷۔ جب میسائیل اور الصفن مقدِس کے سامنے سے لاشوں کو لشکر گاہ کے باہر لے گئے تو موسیٰ نے ہارون اور اُس کے دیگر دو بیٹوں کو بتایا کہ وُہ ماتم نہ کریں بلکہ خیمۂ اجتماع کے اندر رہیں جبکہ بنی اسرائیل کی ساری جماعت نے خُدا کے غضب کی بھسم کرنے والی آگ کے سبب سے ماتم کیا۔

۱۰: ۸-۱۱۔ چونکہ خیمۂ اجتماع میں مے یا کوئی اَور نشہ آور شے پینا ممنوع تھی اِس لئے بعض لوگوں نے اخذ کیا ہے کہ شاید ندب اور ابیہو نے نشے کی حالت میں اوپری آگ جلائی تھی۔

۱۰: ۱۲-۱۸۔ موسیٰ نے ہارون اور اُس کے دیگر دو بیٹوں الیعزر اور اتمر کو حکم دیا کہ وُہ نذر کی قربانی (آیات ۱۲، ۱۳) اور ہلانے والی قربانی کا سینہ کھائیں (آیات ۱۴، ۱۵)۔ جب موسیٰ نے خطا کی قربانی کے بکرے کو تلاش کیا جسے جماعت کے لئے خطا کی قربانی کے طور پر اِستعمال کیا گیا تھا، تو اُس نے دیکھا کہ ہارون کے بیٹوں الیعزر اور اتمر نے قربانی کے جانور کو پاک مقام میں کھانے کے بجائے جلا ڈالا (شاید وُہ اُس غضب سے ڈرتے تھے جو حال ہی میں اُن کے بھائیوں پر نازل ہوا تھا)۔ قانون یہ تھا کہ اگر خطا کی قربانی کا خون پاک مقام میں لایا جاتا، تب قربانی کو جلایا جاتا تھا (۶: ۳۰)۔ اگر ایسا نہ کیا جاتا تو اِسے کھایا جاتا تھا (۶: ۲۶)۔ موسیٰ نے اُنہیں یاد دلایا کہ اِس قربانی کا خون پاک مقام کے اندر نہیں لایا گیا تھا، اِس لئے اُنہیں گوشت کھا لینا چاہئے تھا (آیات ۱۶-۱۸)۔

۱۰: ۱۹، ۲۰۔ موسیٰ کی ملامت کے جواب میں ہارون نے وضاحت کی کہ مطلوبہ تقاضے کے مطابق اُنہوں نے خطا کے لئے سوختنی قربانی کو گزرانا، لیکن ندب اور ابیہو کی سخت سزا کے پیشِ نظر وُہ پریشان تھا کہ آیا خطا کی قربانی کو کھانا خُداوند کو قبول ہوگا۔ موسیٰ نے اِس عُذر کو تسلیم کیا۔

باب ۱۰ کہانت کے بارے میں احکامات سے اختتام پذیر ہوتا ہے۔

۴۔ پاک اور ناپاک (ابواب ۱۱-۱۵)

اگلے پانچ ابواب میں رسمی پاکیزگی اور ناپاکی کے اُمور کو بیان کیا گیا ہے۔ ایک یہودی کے لئے بعض ایک ایسے عمل تھے جو اخلاقی طور پر تو غلط نہ تھے، لیکن اس کے لئے یہودی رسومات میں شرکت کے لئے رکاوٹ کا باعث تھے۔ جب تک اُن کی طہارت نہ کی جاتی وُہ رسمی طور پر ناپاک

مُتصوّر کئے جاتے تھے۔ لازم تھا کہ ایک پاک قوم زندگی کے ہر ایک پہلو میں پاک ہو۔ حتیٰ کہ خُدا نے پاک اور ناپاک میں فرق ظاہر کرنے کے لئے کھانے کی چیزوں کو بھی استعمال کیا۔

الف۔ پاک اور ناپاک کھانے (باب ۱۱)

۱۱ : ۱ - ۸ ۔ ایک پاک جانور وُہ تھا جس کے پاؤں چِرے ہُوئے ہوں اور وُہ جگالی کرتا ہو۔ اِن الفاظ "پاؤں الگ اور چِرے ہُوئے" کا ایک ہی مطلب ہے۔ لیکن اِن الفاظ کا یہ مطلب ہے کہ پاؤں مکمّل طور پر الگ ہوں۔ پاک جانوروں میں گائے بَیل، بھیڑ، بکری اور ہرن وغیرہ شامِل ہیں۔ ناپاک جانوروں میں سُوئر، اُونٹ، سافان اور خرگوش وغیرہ شامِل ہیں۔ اِس کا رُوحانی اِطلاق یہ ہے کہ مسیحی خداوند کے کلام پر گیان دھیان کریں (جُگالی کرنا) اور ان کی چال دُوسروں سے مُختلِف ہو (پاؤں چِرے ہُوئے)۔

خُدا اپنے لوگوں کی صحت کا تحفّظ بھی کر رہا تھا۔ اُس نے ایسا گوشت کھانے سے منع کیا جو بیماریوں کا باعث بن سکتا تھا اور جب کہ گوشت کو محفُوظ رکھنے کے وسائل موجُود نہ تھے، اور مویشیوں کے لئے کرم کُش ادویات بھی نہ تھیں۔

۱۱ : ۹ - ۱۲ ۔ پاک مچھلی وُہ تھی جس کے پَر اور چھلکے ہوتے۔ چھلکوں سے اکثر مسیحی ہتھیار مُراد لیا جاتا ہے جو اُسے ایک دُشمن سے دنیا میں تحفّظ فراہم کرتے ہیں، جبکہ پَر اِلٰہی قوت کی علامت ہیں جن سے وُہ دنیا میں آگے بڑھتے ہیں، اور دُنیا کو اپنے پر غالب نہیں آنے دیتے۔

۱۱ : ۱۳ - ۱۹ ۔ وُہ پرندے جو دُوسری مخلوق کا شکار کرتے ہیں ناپاک تھے۔ مثلاً عقاب، اُستخوان خوار، لگڑ، چیل، باز اور چمگادڑ وغیرہ (چمگادڑ پرندہ نہیں ہے۔ پرندے کے لئے مستعمل عبرانی لفظ کا مفہوم محض "اُڑنے والے پرِندوں" سے وسیع تر ہے)۔

۱۱ : ۲۰ - ۲۳ ۔ آیات ۲۰ - ۲۳ میں رینگنے والے پَردار جانداروں کا بیان ہے۔ صِرف وُہی جن کے پاؤں کے اُوپر ٹانگیں ہوتی ہیں پاک تھے۔ مثلاً ٹِڈّی، ہر قِسم کا سُلعام، ہر قِسم کا جھینگر اور ہر قسم کا ٹِڈا۔

۱۱ : ۲۴ - ۲۸ ۔ مذکورہ بالا ناپاک مخلُوق کی لاش کو چھُو لینے سے کوئی شخص شام تک ناپاک رہتا تھا۔ پنجوں کے بَل چلنے والے جانوروں کا خصُوصی ذِکر کیا گیا ہے مثلاً بِلّی، شیر، چیتا، اور ریچھ وغیرہ۔

۱۱: ۲۹-۳۸ - ان آیات میں دیگر رینگنے والے جانوروں کا ذکر ہے، یعنی نیولا، چوہا، ہر قسم کی بڑی چھپکلی، حرذُون، گوہ، چھپکلی، سانڈا اور گرگٹ۔ جو شخص ان کی لاش کو چھو لیتا وُہ شام تک ناپاک رہتا۔ اگر ان میں سے مرا ہُوا کوئی جانور کسی برتن پر گر جاتا تو برتن کو پانی سے دھونا لازم تھا اور یہ شام تک ناپاک رہتا، اور اگر مٹی کا برتن ہوتا تو اُسے توڑ دیا جاتا۔ اگر مٹی کے برتن میں کھانے کی کوئی چیز ہوتی تو وُہ بھی ناپاک ہو جاتی اور اُسے کھانے کی اجازت نہیں تھی۔ لیکن ان میں سے مرا جانور اگر بہتے پانی میں گر جاتا تو وُہ ناپاک نہ ہوتا۔ اور ان کی لاش کا کچھ حصّہ اگر بونے کے ایسے بیج میں پڑتا جسے بھگویا نہ گیا ہو تو وُہ ناپاک نہ ہوتا۔

۱۱: ۳۹، ۴۰ - اگر کوئی شخص پاک جانور کی لاش سے چھُو جاتا (یعنی جو مرا ہوتا، نہ کہ جسے ذبح کیا جاتا) یا اُس کے گوشت کو غیر ارادی طور پر کھا لیتا تو وُہ شام تک ناپاک رہتا۔ اُسے اپنے کپڑے دھونا پڑتے تھے۔

۱۱: ۴۱-۴۷ - آیات ۴۱-۴۳ میں کیڑوں، سانپوں، چوہوں وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اگر کوئی اُنہیں کھاتا تو وُہ ناپاک ہو جاتا۔ اِن پاک اور ناپاک جانوروں کے بارے میں قوانین دیتے ہُوئے خدا اپنی پاکیزگی کے بارے میں درس دے رہا تھا، اور اِس ضرورت کے بارے میں سکھا رہا تھا کہ اُس کے لوگ بھی پاک ہوں (آیات ۴۴-۴۷)۔

مرقس ۷: ۱۸، ۱۹ میں خداوند یسوع نے ہر طرح کے کھانے کو رسمی طور پر پاک قرار دیا۔ اور پولس رسول نے سکھایا کہ کسی طرح کے کھانے کے لئے انکار نہ کیا جائے اگر اُسے شکر گزاری سے قبول کیا جائے (۱-تیمتھیس ۴: ۱-۵)۔ تاہم نجس، تہذیبی طور پر ناقابلِ قبول، یا اگر کسی شخص کے ہاضمے کے لئے درست نہ ہو، ایسے جانور کو کھانا پولس رسول کی بات میں شامل نہیں ہے۔

ب - بچّے کی پیدائش کے بعد طہارت (باب ۱۲)

۱۲: ۱-۴ - باب ۱۲ میں بچّے کی پیدائش کے سلسلے میں ناپاکی کا ذکر ہے۔ کوئی عورت لڑکے کی پیدائش کے بعد سات دن تک ناپاک رہتی، بعینہٖ جیسے وُہ حیض کے ایّام میں ناپاک ہوتی تھی۔ آٹھویں دن لڑکے کا ختنہ کیا جاتا (آیت ۳)۔ جہاں تک خون کے منجمد ہونے کا خطرہ ہے آٹھواں دن محفوظ ترین دن تھا۔ دورِ حاضر میں خون کے منجمد ہونے کے خدشے کو وٹامن "کے" کے ٹیکے

سے حل کیا جاتا ہے۔ اِس کے بعد وُہ مزید تینتیس ۳۳ دِن تک نہ تو کسی مُقدّس چیز کو چھُو سکتی تھی اور نہ ہی مقدِس یعنی خیمۂ اجتماع کے بیرُونی صحن میں داخِل ہو سکتی تھی۔

۱۲ : ۵ - لڑکی کی پیدائش پر ماں دو ۲ ہفتوں کے لئے ناپاک رہتی اور پھر مزید ۶۶ دِنوں تک گھر میں رہتی۔

۱۲ : ۶-۸ - طہارت کے ایّام پُورے ہونے کے بعد ماں کے لئے یہ حکم تھا کہ وُہ سوختنی قُربانی کے لئے یک سالہ برّہ اور خطا کی قُربانی کے لئے کبوتر کا ایک بچّہ یا قُمری کا بچّہ لائے۔ اگر وُہ اِس قدر غریب ہوتی، کہ وُہ برّہ نہ لا سکتی تو کبُوتر کے دو ۲ بچّے یا قُمری کے دو ۲ بچّے لاتی۔ ایک سوختنی قُربانی کے لئے اور دُوسرا خطا کی قُربانی کے لئے۔ مسیح کی ماں دو ۲ پرندے لائی (لُوقا ۲ ۲۲-۲۴)، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارا نجات دہندہ کیسی غُربت میں پیدا ہؤا۔

یہ بڑی عجیب بات ہے کہ بچّے کی پیدائش کے ساتھ ناپاکی منسلک ہے، حالانکہ خُدا نے دُنیا میں گناہ کے داخِل ہونے سے پہلے شادی کے دستُور کو مقرر کیا، اور کتابِ مقدّس میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ شادی پاک ہے اور خُدا نے خُود اِنسان سے کہا کہ وُہ بڑھے اور پھلے۔ ناپاکی غالباً اِس بات کی یاد دہانی ہے کہ سوائے مسیح خُداوند کے ہم سب نے بدی میں صُورت پکڑی اور گُناہ کی حالت میں ماں کے پیٹ میں پڑے (زبُور ۵۱ : ۵)۔ لڑکی کی پیدائش کے سلسلے میں ناپاکی کے مزید وقت سے غالباً اِس اَمر کی یاد دہانی کرائی گئی ہے کہ مَرد عورت سے پہلے پیدا کیا گیا، اور کہ عورت کو مَرد کے تابع رہنے کا حکم دیا گیا (لیکن مُراد کم تر ہونا نہیں) اور کہ عورت نے پہلے گُناہ کیا۔ اِس قانُون کے سِلسلے میں وِلیم کا یہ خیال ہے کہ خُدا ماں کو اُس کی کمزوری کی حالت میں مُلاقاتیوں اور ہر طرح کے مُتعدی امراض کے جراثیم سے بچانا چاہتا تھا۔

ج۔ کوڑھ کی تشخیص (باب ۱۳)

باب ۱۳ میں کوڑھ کی تشخیص اور باب ۱۴ میں کوڑھی کو پاک قرار دِئے جانے کا بیان ہے۔ بائبل میں مذکور کوڑھ کی ماہیت سے متعلق مختلف آرا ہیں۔ بائبل میں مذکور کوڑھی بدنما نہیں تھے، جب مکمّل طور پر اُن کے جسم پر کوڑھ پھیل جاتا تو بے ضرر ہوتے، اور بعض اوقات اُن کا علاج بھی ہو جاتا تھا۔

ایک طرح سے کاہن طبیب کا کردار بھی ادا کرتا۔ شاید یہ اِس اَمر کی یاد دہانی تھی کہ رُوحانی

اور جسمانی اُمور میں گہرا تعلق ہے۔ انسان تین ۳ حصّوں پر مشتمل مخلوق ہے۔ اگر ایک حصّہ متاثر ہوتا ہے تو تمام حصّے متاثر ہوتے ہیں۔

فی الحقیقت باب ۱۳ بہت مشکل ہے کیونکہ اِس میں کوڑھ اور کوڑھ نہ ہونے کی بیماریوں، اور کپڑوں اور مکانوں میں "کوڑھ" کے مرض کا ذِکر ہے۔ ڈاکٹر آر۔ کے۔ ہیریسن جو ایک ماہر مُعالج اور عبرانی عالم ہے، اِس اَمر کی نشان دہی کرتا ہے کہ عبرانی لفظ میں پوشیدہ تمام کیفیت اور حالت کو بیان کرنے کے لئے کوئی بھی ترجمہ تسلّی بخش نہیں ہے۔

وُہ عبرانی اِصطلاح اور اُس کے یُونانی ترجمے کے مُتعلق تمام حقائق کا خُلاصہ بیان کرتا ہے:

> عبرانی اصطلاح SARA 'AT اُس لفظ سے مشتق ہے جس کا مطلب ہے "کھال کی بیماری"۔ پُرانے عہدنامے میں اِسی لفظ کا استعمال کسی کپڑے اور عمارتوں کی دیواروں پر پھپھوندی کے لئے بھی ہوتا تھا۔ ہفتادی ترجمے میں عبرانی لفظ کا یُونانی لفظ LEPRA استعمال ہؤا ہے جو اپنی ماہیت اور معنی کے لحاظ سے وسیع ہے۔ یُونانی ماہرینِ طبّ نے اِس لفظ کو ایک ایسی بیماری کو بیان کرنے کے لئے استعمال کیا جس سے جِلد پر پپڑی بن جاتی ہے جبکہ ہیروڈوٹس نے اِس کا ایک ایسی بیماری کے لئے استعمال کیا جو موجودہ زمانے میں طبّی کوڑھ کے لئے مُستعمل ہے۔

۱۳: ۱-۳ - اِس باب کے افتتاحیہ پیرے میں بیان کیا گیا ہے کہ کاہن بائبل میں مذکور کوڑھ کی علامات کی تشخیص کرتا تھا۔

۱۳: ۴-۸ - اِس کے بعد باقاعدہ طریقِ کار کا تفصیلی بیان کیا گیا ہے۔ متاثرہ شخص کو سات دِنوں تک بند کر دیا جاتا۔ اگر تو داغ نہ پھیلتا، تب اُسے مزید سات دِنوں کے لئے بند کر دیا جاتا۔ اگر یہ داغ نہ پھیلتا تو کاہن اُسے پاک قرار دیتا۔ اگر یہ داغ جِلد میں پھیل جاتا تو کاہن اُسے ناپاک قرار دیتا۔

۱۳: ۹-۱۱ - اگر کوڑھ پُرانا ہوتا تو کاہن اُسے ناپاک قرار دیتا۔

۱۳: ۱۲-۱۳ - عجیب بات ہے کہ اگر کسی شخص کا سارا بدن سفید ہو جاتا تو بیماری مزید نقصان دِہ نہ تھی لہٰذا کاہن کوڑھی کو پاک قرار دیتا۔

۱۳: ۱۴-۱۵ - جب کسی کوڑھی شخص کا گوشت کچا نظر آتا تو کاہن اُسے ناپاک قرار دیتا۔

یہ کوڑھ تھا۔

۱۳: ۱۶، ۱۷- اگر کچا گوشت پھر کر سفید ہو جاتا تب اُس کوڑھی شخص کو پھر پاک قرار دیا جاتا۔

۱۳: ۱۸- ۲۳- اِس کے بعد پھوڑے کے سلسلے میں تین ممکنہ قسم کی تشخیص پیش کی گئی ہیں۔ جب کاہن کو واضح طور پر دِکھائی دے کہ پھوڑا جلد میں گہرا ہے اور اُس کے بال سفید ہو گئے ہیں تو وُہ مریض کو لازمی طور پر ناپاک قرار دیتا (آیات ۱۸- ۲۰)۔ جب آزمائشی ایّام میں یہ پھیل جاتا تو یہ کوڑھ تھا (آیات ۲۱، ۲۲)۔ اور اگر یہ نہ پھیلتا تو کاہن اُسے پاک قرار دیتا (آیت ۲۳)۔

۱۳: ۲۴- ۲۸- یہاں کھال کے جل جانے کے باعث کوڑھ کا بیان ہے۔ جب یہ اپنی علامات سے کوڑھ نظر آتا تو کاہن ایسے شخص کو ناپاک قرار دیتا (آیات ۲۴، ۲۵)۔ ساتؔ دِن کے آزمائشی وقت کے دوران اس حالت کا پتہ چل جاتا کہ اگر یہ داغ پھیل جاتا تو یہ کوڑھ تھا (آیات ۲۶، ۲۷)۔ اگر جل جانے کے باعث جگہ پھول جاتی تو یہ کوڑھ نہ تھا (آیت ۸)۔

۱۳: ۲۹- ۳۷- اِس کے بعد سر یا ٹھوڑی پر داغ کے بارے میں بیان کیا گیا ہے جہاں مرد یا عورت میں ظاہراً کوڑھ کی علامات پائی جاتیں تو اُسے ناپاک قرار دیا جاتا (آیات ۲۹، ۳۰)۔ جب واضح طور پر معلوم نہ ہوتا (آیات ۳۱- ۳۷) اُس شخص کو ساتؔ دِن تک بند رکھا جاتا۔ اگر سعفہ نہ پھیلتا تو وُہ شخص اپنے بالوں کو مونڈتا اور مزید ساتؔ دِن تک اِنتظار کرتا۔ اگر سعفہ پھیل جاتا تو اُس شخص کو ناپاک قرار دیا جاتا۔ اگر سعفہ نہ پھیلتا تو اُس شخص کو پاک قرار دیا جاتا۔

۱۳: ۳۸، ۳۹- اگر کسی مرد یا عورت کے جسم کی جلد پر سفید چمکتے ہوئے داغ ہوتے تو اُسے رسمی طور پر پاک قرار دیا جاتا۔ ہیری سن کے ترجمے کے مطابق یہ "دھبّے ہوتے جو جلد پر پیدا ہو جاتے"۔

۱۳: ۴۰- ۴۴- عام قسم کا گنجاپن چندلے پن پر کوڑھ سے مختلف ہوتا تھا۔

۱۳: ۴۵، ۴۶- ایک کوڑھی بہت دُکھی اِنسان ہوتا تھا۔ اُسے لشکر گاہ سے باہر نکال دیا جاتا، وُہ پھٹے ہُوئے کپڑے پہنتا، اور اُس کے سر کے بال بکھرے رہتے۔ جب کوئی شخص اُس کے نزدیک جاتا تو وُہ اُوپر والے ہونٹ اور مُونچھوں کو ڈھانپ کر پکارتا ناپاک، ناپاک۔ یہ مرض سے بچنے کی احتیاطی تدبیر تھی۔ کسی شخص کو علیحدہ رکھنا طبّی طریقہ ہے کہ متعدی مرض نہ پھیلے۔

۱۳: ۴۷- ۵۹- کسی کپڑے پر "کوڑھ" کا مطلب اُونی، سُوتی کپڑے یا چمڑے کے لباس پر پھپھوندی ہے۔ ہیری سن اِس کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ایسے لباس کو جلا دینے میں کیا

حِکمت تھی۔

> الیسی بُلا ایک قسم کی پھپھوندی ہے جو مَرے ہُوئے جانور یا سبزی پر ظاہر ہوتی ہے۔ یہ مختلف رنگوں کے دھبوں میں ظاہر ہوتی ہے۔
>
> وُہ اِس کا رُوحانی اطلاق کرتا ہے:
>
> "پھپھُوندی بڑھتے ہُوئے ساری شَے کو متاثر کرتی ہے جیسے موروثی گُناہ انسانی شخصیت کے تمام پہلُوؤں کو متاثر کرتا ہے۔ یہوواہ کے لوگوں کو ظاہری اور باطنی طور پر پاک ہونا لازم ہے"۔

د۔ کوڑھی کو پاک صاف کرنا (باب ۱۴)

۱۴: ۱- ۷۔ کوڑھی کی شفا کے بعد اُسے پاک قرار دینے کے لئے ان آیات میں رسم بیان کی گئی ہے۔ پہلے کاہن اُس کا لشکرگاہ کے باہر معائنہ کرتا۔ اگر وُہ کوڑھ سے شفایاب ہوتا تو وُہ دو زندہ پاک پرندے، دیودار کی لکڑی، سُرخ کپڑے اور زُوفے کے ساتھ قُربانی کے لئے پیش کرتا۔ دیودار کی لکڑی اور زُوفا، بلند ترین درخت اور چھوٹے پَودے سے حاصل کئے جاتے تھے۔ یہ تمام لوگوں اور دنیا میں ہر ایک شے سے اعلیٰ سے ادنیٰ پر خُدا کی عدالت کی تصویر ہے۔ یسعیاہ ۱: ۱۸ میں سرخ رنگ گُناہوں سے منسوب کیا گیا، اِس لئے ممکن ہے یہاں گناہوں پر خُدا کی عدالت کے تصوّر کو پیش کیا گیا ہو۔ ایک پرندے کو بہتے پانی پر ذبح کیا جاتا، اور کاہن دوسرے کو دیودار کی لکڑی اور سُرخ کپڑے اور زُوفے کو لے کر اُن کو اور اُس زندہ پرندے کو اُس پرندے کے خُون میں ڈبو دیتا جو بہتے پانی پر ذبح ہو چکا تھا۔ اور صحت یاب کوڑھی پر سات بار خُون چھڑکا جاتا تو اُسے پاک قرار دیا جاتا۔ پھر زندہ پرندے کو کُھلے میدان میں چھوڑ دیا جاتا تھا۔

کئی لحاظ سے کوڑھ گُناہ کی علامت ہے۔ اِس سے اِنسان ناپاک قرار دیا جاتا ہے۔ یہ اُسے خُدا کے لوگوں سے خارج کر دیتا ہے اور اِس سے اُس کا حال بدتر ہو جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہی وجہ ہے کہ کوڑھی کو پاک صاف کرنے کے لئے خُون لگانے (مسیح کا خُون) اور بہتے پانی (رُوح القُدس کا نئی پیدائش کا کام) کی ضرُورت تھی۔ آج بھی جب گنہگار توبہ اور ایمان سے خُداوند کی طرف رُجوع لاتا ہے تو مسیح کی موت اور اُس کا جی اُٹھنا (دو پرندوں کی علامت) اُس کے لئے محسُوب کر دیا جاتا ہے۔ خُون رُوح القُدس کی قُدرت سے لگایا جاتا ہے تو انسان خُدا کی نظر میں پاک ٹھہرتا ہے۔

۱۴: ۸ - ۲۰ - پاک ٹھہرایا ہُوا کوڑھی اپنے کپڑے دھوتا، اپنے سب بال مُنڈاتا اور پانی میں غُسل کرتا (آیت ۸) - تب اُسے لشکر گاہ میں داخل ہونے کی اجازت تھی - لیکن وُہ مزید سات دِنوں تک اپنے خیمے میں نہیں جا سکتا تھا - سات دِن کے بعد وُہ غُسل کرتا، اپنے بال مُنڈاتا تو اُسے پاک قرار دیا جاتا (آیت ۹) - آٹھویں دِن وُہ خُداوند کے حضُور قُربانیاں لاتا (آیات ۱۰، ۱۱) جُرم کی قُربانی (آیات ۱۲ - ۱۸)، خطا کی قربانی (آیت ۱۹)، سوختنی قربانی (آیت ۲۰) - کاہن کوڑھی کے کان، ہاتھ اور پاؤں پر خُون لگاتا (آیت ۱۴) یہ خُدا کے کلام کو سُننے، اُس کی مرضی پر عمل کرنے، اور اُس کی راہوں پر چلنے کو ظاہر کرتا ہے -

۱۴: ۲۱ - ۳۲ - اگر کوڑھی اِس قدر غریب ہوتا کہ وُہ تمام مطلوبہ جانور نہ لا سکتا، تب اُسے دُو قمریوں یا دُو کبوتروں کے لانے کی اجازت تھی، ایک خطا کی قُربانی اور دُوسرا سوختنی قربانی کے لئے - لیکن اِس کے باوجود اُسے جُرم کی قُربانی کے لئے برّہ لانا پڑتا تھا -

ہر ایک کوڑھی کو جُرم، خطا اور سوختنی قربانی کے ساتھ نذر کی قُربانی بھی لانا پڑتی تھی -

۱۴: ۳۳ - ۵۳ - بالآخر کسی مکان میں کوڑھ کو دریافت کرنے کے قوانین دِئے گئے ہیں - اِس کا اطلاق اُس وقت ہُوا جب لوگ کنعان میں پہنچ گئے اور خیموں کے بجائے دائمی مکانوں میں رہنے لگے - کسی گھر میں "کوڑھ" غالباً ایک طرح کی پھپھوندی یا خشک قسم کی سڑاند تھی - خُداوند نے اجازت دی کہ کاہن کے جانے سے پیشتر گھر کو خالی کر دیا جائے تاکہ گھر کی چیزیں ناپاک نہ ٹھہریں (آیات ۳۶، ۳۸) - پہلے تو صرف متاثرہ پتھر کو نکال دیا جاتا - لیکن اگر کوڑھ پھیلتا جاتا تو گھر کو مسمار کر دیا جاتا (آیات ۳۹ - ۴۵) - اگر کوڑھ گھر میں نہ پھیلتا تو کاہن اُسے پاک قرار دینے کے لئے وُہی رسم ادا کرتا جو کوڑھی کے لئے ادا کی جاتی تھی (آیات ۴۸ - ۵۳) -

۱۴: ۵۴ - ۵۷ - یہ پیرا ۱۳ اور ۱۴ ابواب کا خُلاصہ ہے -

۵ - جسمانی رطُوبت کے اخراج کے بعد طہارت (باب ۱۵)

۱۵: ۱ - ۱۸ - باب ۱۵ میں جسم سے فِطری یا بیماری کی صُورت میں رطوبت کے اخراج سے ناپاکی کے بارے میں بیان کیا گیا ہے - آیات ۱ - ۱۲ میں بیماری کی وجہ سے کسی مَرد کے جِسم سے جریان کی صُورت میں اخراج کا ذکر ہے - آیات ۱۳ - ۱۵ میں طہارت کی رسم کا بیان ہے - آیات ۱۶ - ۱۸ میں مَرد کے نُطفے کے غیر ارادی (آیات ۱۶ - ۱۷) اور ارادی (آیت ۱۸) طور پر اخراج کے بارے

میں درج ہے۔

۱۵: ۱۹-۳۳ - آیات ۱۹-۲۴ میں عورت کے عام حیض کے بارے میں بیان ہے۔ اِس کے لئے قربانی کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ آیات ۲۵ - ۳۰ میں عورت کے حیض کا نہیں بلکہ حیض کی طرح کے خون کے بہنے کا ذکر ہے۔ اِس لئے یہ فطری نہیں بلکہ غیر فطری ہے۔ آیات ۳۱ - ۳۳ میں باب کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔

۵- یومِ کفّارہ (باب ۱۶)

یہودی کیلنڈر میں یومِ کفارہ (عبرانی یومِ کپور) سب سے اہم دِن تھا۔ اِس دِن سردار کاہن اپنے اور جماعت کے کفارہ کے لئے قربانی کا خون لے کر پاک ترین مقام میں جاتا۔ یومِ کفارہ ساتویں مہینے کی دسویں تاریخ کو، خیموں کی عید سے پانچ دِن قبل منایا جاتا۔ گو یومِ کفّارہ یہوواہ کی عیدوں میں شامل ہے لیکن لوگوں کے لئے یہ دِن روزہ رکھنے اور اپنی جانوں کو دُکھ دینے کا دِن تھا (۲۳: ۲۷ - ۳۲)۔

یہ بات قابلِ غور ہے کہ اِس باب میں پاک ترین مقام کو پاک مقام اور پاک مقام کو خیمۂ اجتماع کہا گیا ہے۔

۱۶: ۱-۳ - اِن ہدایات کا پس منظر ہارون کے دو بیٹوں ندب اور ابیہو کی نافرمانی ہے۔ اگر سردار کاہن یومِ کفّارہ کے علاوہ کسی اَور دِن پاک ترین مقام میں داخل ہوتا تو اُس کا بھی اُس کے بیٹوں جیسا حشر ہوتا۔ یومِ کفّارہ کو وہ لازماً ایک بچھڑے کا خون خطا کی قربانی کے طور پر اور مینڈھے کا خون سوختنی قربانی کے طور پر لے کر جائے۔

۱۶: ۴-۱۰ - واقعات کی ترتیب کو سمجھنا آسان نہیں ہے، تاہم رسم کا عمومی خاکہ درج ذیل ہے۔ سب سے پہلے سردار کاہن غسل کرتا اور سفید کتانی لباس پہنتا (آیت ۴)۔ اِس کے بعد وہ ایک بچھڑا اور مینڈھا خیمۂ اجتماع تک لاتا۔ وہ اپنے اور اپنے خاندان کے لئے اِن کی قربانی دیتا، بچھڑے کو خطا کی قربانی اور مینڈھے کو سوختنی قربانی کے لئے گزرانتا (آیت ۳)۔ وہ دو بکرے اور ایک مینڈھا لاتا، جن کی وہ جماعت کے لئے قربانی دیتا، بکروں کو خطا کی قربانی کے طور پر اور مینڈھے کو سوختنی قربانی (آیت ۵) کے طور پر گزرانتا۔ وہ دونوں بکروں کو خیمۂ اجتماع کے دروازے پر لاتا اور قرعہ ڈالتا۔ ایک خداوند کے لئے اور دوسرا عزازیل کے لئے (آیات ۷، ۸)۔

عزازیل کا مطلب ہے "روانگی کا بکرا"۔

۱۶: ۱۱- ۲۲- وُہ بچھڑے کو اپنے لئے اور اپنے گھرانے کے لئے ذبح کرتا (آیت ۱۱)۔ اِس کے بعد وُہ بخور دان میں کوئلے بھر کر اور خوشبودار بخور سے مٹھیاں بھر کر پاک ترین مقام میں لے جاتا۔ وہاں وُہ بخور کو دہکتے ہوئے کوئلوں پر ڈالتا، جس سے بخور کا دھُواں سرپوش کو چھُپا لیتا (آیات ۱۲، ۱۳)۔ وُہ سوختنی قربانی کے مذبح کے پاس واپس آتا اور بچھڑے کا خون لے کر پاک ترین مقام میں جاتا اور اِسے سرپوش پر اور اِس کے سامنے سات بار چھڑکتا (آیت ۱۴)۔ وُہ خطا کی قربانی کے لئے چُنے ہوئے بکرے کو خطا کی قربانی کے لئے ذبح کرتا (آیت ۸)۔ اور سرپوش کے سامنے بچھڑے کے خُون کی طرح اِس کا خُون بھی چھڑکتا (آیات ۹، ۱۵)۔ اِس سے بنی اسرائیل کی ساری نجاستوں اور گُناہوں اور خطاؤں کے سبب سے پاک ترین مقام کے لئے کفّارہ دیا جاتا (آیت ۱۶)۔ خُون چھڑکنے سے وُہ خیمۂ اجتماع اور سوختنی قربانی کے مذبح کے لئے بھی کفّارہ دیتا (آیات ۱۸، ۱۹) لیکن اِس کی تفصیلات واضح نہیں ہیں۔ کفّارہ کے عمل کا آغاز پاک ترین مقام سے ہوتا، پھر اِس کے بعد پاک مقام اور آخر میں پیتل کے مذبح کا کفّارہ دیا جاتا (آیات ۱۵- ۱۹)۔ سردار کاہن کے عزازیل کے بکرے کے سر پر دونوں ہاتھ رکھنے (آیت ۸) اور اپنے لوگوں کے گُناہوں کا اقرار کرنے کے بعد (آیات ۱۰، ۲۰، ۲۱)۔ ایک منتخب شخص بکرے کو بیابان میں چھوڑ آتا (آیت ۲۱، ۲۲)۔ دونوں بکرے کفّارے کے دو مختلف پہلوؤں کی نشان دہی کرتے تھے۔ ایک پہلو تو یہ تھا جو خُدا کے کردار اور پاکیزگی کے تقاضے کو پُورا کرتا تھا، اور دُوسرا گناہ کو دُور کرنے کے لئے گنہگار کی ضرورت کو پُورا کرتا تھا۔ ہارُون کا زندہ بکرے کے سر پر اپنے ہاتھ رکھنا اِس بات کی علامت ہے کہ اسرائیل کے (اور ہمارے) گناہ مسیح پر لادے گئے جو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اُنہیں دُور لے گیا ہے (آیت ۲۱)۔

۱۶: ۲۳- ۳۳- سردار کاہن کسی پاک جگہ پر غُسل کرتا، شاید پیتل کے حوض پر، اور اپنی زینت اور آرائش کے لباس پہنتا (آیات ۲۳، ۲۴ الف)۔ یہُودی روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ کتانی لباسوں کو پھر دوبارہ نہیں پہنا جاتا تھا۔ بعد ازآں سردار کاہن دو مینڈھوں کو سوختنی قُربانی کے طور پر پیش کرتا، ایک اپنے لئے اور ایک بنی اسرائیل کی جماعت کے لئے (آیت ۲۴ ب)۔ وُہ خطا کی دونوں قربانیوں کی چربی کو مذبح پر جلا دیتا، جبکہ اُن کی کھالوں، گوشت اور فُضلات کو لشکر گاہ کے باہر جلا دیتا (آیات ۲۵، ۲۷)۔ حتیٰ کہ کھال جو کاہن کو دی جاتی (۸:۷)

اُسے بھی جلا دیا جاتا تھا۔ یہودی تلمود کے مطابق سردار کاہن شام کی قربانی کے بعد پاک ترین مقام میں بخوردان لانے کے لئے جاتا۔ کفارہ کی رسم میں لوگ اپنے گناہوں کا اقرار کرتے اور کام کرنے سے گریز کرتے (آیت ۲۹)۔

مذکورۂ بالا بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ سردار کاہن کم از کم چار بار پاک ترین مقام میں داخل ہوتا۔ یہ عبرانیوں ۹: ۷-۱۲ کے متضاد نہیں، جہاں یہ خیال ہے کہ سردار کاہن پاک ترین مقام میں سال کے دوران صرف ایک دن داخل ہو سکتا تھا۔

۱۶: ۳۴۔ اِس دن کی سنجیدہ اور پُر وقار رسومات کے باوجود گناہوں کی معافی کے لئے اِس کے ناکافی ہونے کو اِن الفاظ میں بیان کیا گیا ہے "سال میں ایک دفعہ"۔ "کیونکہ ممکن نہیں کہ بیلوں اور بکروں کا خون گناہوں کو دور کرے" (عبرانیوں ۱۰: ۴)۔ اِس کے برعکس مسیح کے کام سے انسانی گناہ ایک سال کے لئے ڈھانکے جانے کے بجائے کلی طور پر دور کر دئے جاتے ہیں۔

۶۔ قربانی سے متعلق قوانین (باب ۱۷)

۱۷: ۱-۹۔ مفسرین کے آیات ۱-۹ سے متعلق مختلف نظریات ہیں۔

پہلی رائے: اِس پیرے میں کسی جانور کو خیمۂ اجتماع کے دروازے پر قربانی کے طور پر چڑھائے بغیر حتیٰ کہ کھانے کے لئے بھی ذبح کرنا ممنوع تھا۔ دوسری رائے: خیمۂ اجتماع کے علاوہ قربانی کے جانور کو کسی کھیت یا میدان میں ذبح کرنا ممنوع تھا۔ تیسری رائے: جب تک لوگ بیابان میں تھے، اُنہیں قربانی کے جانوروں کو کھانے کے لئے ذبح کرنے سے منع کیا گیا۔ جب لوگ موعودہ ملک میں پہنچے تو یہ قانون تبدیل کر دیا گیا (استثنا ۱۲: ۱۵)۔ مورگن اِس کی یوں تشریح کرتا ہے:

> آیت ۷ میں مذکور لفظ "بکروں" کا عبرانی زبان میں مطلب ہے "بال دار"۔ مصر میں پان دیوتا کی پرستش کی جاتی تھی جس کا دھڑ آدھا بکرے کا اور آدھا انسان کا تھا۔ اِس لفظ کے استعمال سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ غالباً مصر میں یہ لوگ اِسی طرح کے باطل دیوتاؤں کی پرستش کرتے تھے۔

۱۷: ۱۰-۱۴۔ بعینہٖ خون کھانا بھی منع کیا گیا تھا۔ خون کفارہ کے لئے تھا نہ کہ غذا کے لئے، کیونکہ "جسم کی جان خون میں ہے" (آیت ۱۱)۔ کفارہ کے پس منظر میں جان کے بدلے جان کا اصول

ہے۔ گُناہ کی مزدُوری موت ہے۔ اِسے خون بہانے سے علامتی طور پر ظاہر کیا گیا ہے، "کیونکہ بغیر خون بہائے مُعافی نہیں ہوتی"۔ مُعافی یوُں نہیں ملتی کہ گُناہ کی سزا کو یوُں ہی مُعاف کر دیا جاتا ہے، بلکہ اِس طرح کہ یہ سزا قربانی کے جانور یا مسیح پر منتقل کر دی جاتی ہے جس کے جِسم سے خوُن بہایا جاتا ہے۔ آیت ۱۱، احبار کی کتاب کی مرکزی آیت ہے، اِس لئے اِسے زبانی یاد کرنا چاہئے۔ جب کسی جانور کو ذبح کیا جاتا تھا، تو اُس کا خون فوری طور پر نِکال دیا جاتا تھا۔ اگر کوئی جانور حادِثے میں مر جاتا، اور اگر اُس کا خوُن فوری طور پر نہ بہایا جاتا تو وُہ ناپاک تھا۔

۱۷: ۱۵، ۱۶۔ اِن آیات میں ایسے شخص کے بارے میں بیان ہے جِس نے لاعلمی میں کسی ایسے جانور کا گوشت کھا لیا جِس کا خوُن نہ بہایا گیا ہو۔ اُس کی طہارت کے لئے گنجائش تھی۔ لیکن اگر طہارت کا اِنکار کرتا تو وُہ سزا کے لائق ٹھہرتا۔

۷۔ شخصی برتاؤ سے متعلق قوانین (ابواب ۱۸-۲۲)

الف۔ جنسی پاکیزگی کے قوانین (باب ۱۸)

باب ۱۸ میں مختلف قِسم کی غیر آئینی شادیوں کے بارے میں بتایا گیا ہے جن سے بنی اسرائیل مِصر میں واقف تھے لیکن انہیں ملکِ کنعان میں کُلّی طور پر ترک کرنا تھا۔

۱۸: ۶-۱۸۔ اِن الفاظ "بدن کو بے پردہ کرنا" کا مطلب ہے مباشرت کرنا۔ آیت ۶ میں عام اُصول بیان کیا گیا ہے۔ قریبی رشتے داروں یعنی ماں (آیت ۷)، سوتیلی ماں (آیت ۸)، بہن یا سوتیلی بہن (آیت ۹)، پوتی یا نواسی (آیت ۱۰)، سوتیلی ماں کی بیٹی (آیت ۱۱)، خالہ، پھوپھی (آیات ۱۲، ۱۳)، چچی (آیت ۱۴)۔ جدید طبّی سائنس اِس اَمر کی تصدیق کرتی ہے کہ خونی رشتہ داروں کے مابین شادیوں میں بعض اوقات والدین کی ذہنی یا جسمانی کمزوریاں بچوّں میں زیادہ زور سے رُونما ہو جاتی ہیں۔ لیکن سُسرال اور شادی کی معرفت کے دوسرے رشتہ داروں میں بھی یہ ممانعت تھی (آیات ۱۴ب - ۱۶)۔ کوئی شخص اپنی بہوُ اور سوتیلی پوتی یا نواسی سے شادی نہ کرے (آیت ۱۷) یا سالی کو اپنی بیوی کی سوکن نہ بنائے (آیت ۱۸)۔ آیت ۱۶ کی بعد ازاں استثنا ۲۵: ۵ میں ترمیم پیش کی گئی۔ اگر کوئی شخص بے اولاد مر جاتا تو اُس کے بھائی کا فرض تھا کہ وُہ بیوہ سے شادی کرے۔

۱۸ : ۱۹-۲۱- حیض کے دوران کسی عورت سے مباشرت ممنوع تھی۔ پڑوسی کی بیوی سے زناکاری منع تھی۔ یہ خوف ناک رسم بھی ممنوع قرار دی گئی جس کا تعلق مولک دیوتا کی پرستش سے تھا، جس میں نومولود بچے کو آگ میں سے گزارا جاتا تھا (۲- سلاطین ۲۳: ۱۰؛ یرمیاہ ۳۲ : ۳۵)۔ اُس کے بُت کی شبیہیں وادیٔ حنوم میں تھیں۔

فرانسس شیفر اِس رسم کو ان الفاظ میں بیان کرتا ہے:

> ایک روایت کے مطابق پیتل کے بُت کی کمر میں خلا تھا، اور جب اِس کے اندر آگ جلائی جاتی تو والدین اپنے ہاتھوں سے مولک کے آگے سے تپتے ہوئے ہاتھوں میں اپنے پہلوٹھوں کو تھما دیتے۔ اِس روایت کے مطابق والدین کو کسی طرح کے جذبات کے اِظہار کی اِجازت نہیں تھی، اور ڈھول بجایا جاتا تاکہ جب بچہ چلاتے ہوئے مولک کے ہاتھوں میں مر جاتا تو اُس کے چلانے کی آواز سنائی نہ دے۔

۱۸: ۲۲، ۲۳- مرد کی کسی مرد کے ساتھ صحبت اور کسی جانور کے ساتھ صحبت ممنوع تھی۔ لونڈے بازی کے خلاف قانون سے شاید خدا اپنے لوگوں کو ایڈز کے متعدی مرض سے بچانا چاہتا تھا۔

۱۸: ۲۴-۳۰- آیات ۱-۲۳ میں لوگوں کو بتایا گیا کہ وہ کیا کچھ نہ کریں، آیات ۲۴-۳۰ میں اُنہیں بتایا گیا کہ وہ ایسے کام کیوں نہ کریں۔ یہ کوئی اتفاقیہ بات نہیں ہے کہ جنسی بے راہ روی اور بُت پرستی دونوں کا ایک ہی باب میں بیان کیا گیا ہے (دیکھیں باب ۲۰)۔ کسی شخص کی اخلاقیات اُس کے تصورِ خدا کا پھل ہے۔ کنعانی بُت پرستی سے پیدا ہونے والے زوال کی جیتی جاگتی مثال تھے (آیات ۲۴-۲۷)۔ جب بنی اسرائیل نے اس مُلک پر قبضہ کیا، تو اُنھوں نے یہوواہ کے حکم پر اس مُلک کے لاکھوں لوگوں کو قتل کیا۔

جب ہم کنعانیوں کے آیات ۲۴-۳۰ میں مذکور اخلاقی تنزل پر غور کرتے ہیں، تو ہم بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ خدا نے اِن سے کیوں اِس قدر سخت سلوک کیا۔

ب- روزمرہ زندگی کے قوانین (باب ۱۹)

۱۹: ۱-۲۵- ہر طرح کی پاکیزگی کی بنیاد اِن الفاظ میں ہے "میں خداوند تمہارا خدا پاک ہوں" (آیت ۱)۔ دوسروں کے ساتھ برتاؤ کے مختلف قوانین درج ذیل ہیں:

ماں اور باپ کی عزت کرنا لازم تھا (آیت ۳)۔ یہ پانچواں حکم تھا۔

خُدا کے سبت کی پابندی کرنا تھی (آیت ۳) - چوتھا حُکم -

بُت پرستی ممنُوع تھی (آیت ۴) - دُوسرا حکم -

سلامتی کے ذبیحے کو تیسرے دِن کھانا ممنوع تھا (آیات ۵ - ۸) -

فصل کی کٹائی کے موقعے پر مالک کھیت کے کونوں میں غریبوں اور مُسافروں کے لئے کُچھ فصل چھوڑ دینا (آیات ۹، ۱۰)، مثال کے طور پر کھیت کی فصلوں اور انگوروں کا بیان کیا گیا ہے، یہاں کوئی مکمّل فہرست پیش نہیں کی گئی -

چوری، دغا دینا، اور جھُوٹ بولنا ممنُوع تھا (آیت ۱۱) - یہ آٹھواں حکم تھا -

کسی جھُوٹی بات کو خُدا کی قسم کھا کر سچ ثابت کرنا ممنُوع تھا (آیت ۲) - تیسرا حکم

ظلم کرنا، لُوٹنا اور مزدُوری رکھ چھوڑنا ممنُوع تھا (آیت ۱۳) -

بہرے کو کوسنا اور اندھے کو ٹھوکر کھلانا منع تھا (آیت ۱۴) - اُنہیں ایک دُوسرے کی عزّت کرنے سے یہوّاہ کی تعظیم کا اظہار کرنا تھا (۲۵ : ۱۷) - خداوند سے ڈرنے والے معذُوروں (آیت ۱۴)، عُمر رسیدہ (آیت ۳۲) اور غریبوں (۲۵ : ۲۶، ۴۳) سے حُسنِ سلوک سے پیش آئیں -

اِنصاف میں طرف داری ممنُوع قرار دی گئی تھی (آیت ۱۵) -

ہمسائے کے خلاف لُترا پن کرنے اور اُس کی جان لینے سے منع کیا گیا تھا (آیت ۱۶) -

اپنے بھائی سے نفرت کرنا منع تھا - "تُو اپنے دِل میں اپنے بھائی سے بُغض نہ رکھنا اور اپنے ہمسایہ کو ضرُور ڈانٹتے بھی رہنا" (آیت ۱۷) - مُعاملات کو کُھلے بندوں اور آزادی سے نپٹانے کے لئے کہا گیا تاکہ دِل میں بُغض رکھنے سے گناہ تک انجام نہ پہنچے -

انتقام لینے اور کینہ رکھنے سے منع کیا گیا (آیت ۱۸) - آیت ۱۸ کا دُوسرا حصّہ "اپنے ہمسایہ سے اپنی مانند محبّت رکھنا" ساری شریعت کا خُلاصہ ہے (گلتیوں ۵ : ۱۴) - یسُوع نے کہا کہ یہ دُوسرا بڑا حُکم ہے (مرقُس ۱۲ : ۳۱) - سب سے بڑا حُکم اِستثنا ۶ : ۴، ۵ میں درج ہے -

آیت ۱۹ کے عموماً یہ معنی اخذ کئے گئے ہیں کہ مُختلِف جنسوں کے جانوروں کا جنسی ملاپ نہ کرایا جائے مثلاً جیسے گدھے اور گھوڑی کے ملاپ سے خچر پیدا کیا جاتا ہے - اِس طرح کے عمل کی ممانعت تھی -

کسی کھیت میں مختلف قِسم کے بیج بونے اور کتان اور اُون کے ملے جُلے تاروں سے

تیار شدہ لباس کو پہننا منع تھا۔ خدا علیحدگی کا خدا ہے اور وہ ان جسمانی مثالوں سے اپنے لوگوں کو سکھا رہا تھا کہ وہ گناہ اور ناپاکی سے علیحدہ رہیں۔

اگر کوئی مرد کسی ایسی عورت سے صحبت کرتا جو لونڈی اور کسی شخص کی منگیتر ہوتی، تو دونوں کو کوڑے لگائے جاتے اور وہ مرد جرم کی قربانی لاتا (آیات ۲۰-۲۲)۔

کنعان میں بسنے پر اسرائیلیوں کو حکم دیا گیا کہ وہ تین سال تک درختوں کا پھل نہ کھائیں۔ چوتھے سال کا پھل خداوند کے حضور پیش کیا گیا اور پانچویں سال کا پھل کھانے کی اجازت تھی (آیات ۲۳-۲۵)۔ شاید چوتھے سال کا پھل لاویوں کو دیا گیا۔ ایک مفسر کا کہنا ہے کہ یہ خداوند کے حضور دوسری دہ یکی کے حصے کے طور پر کھایا گیا۔

۱۹: ۲۶-۳۷۔ دیگر ممنوعہ عمل یہ تھے: ایسا گوشت کھانا جس سے خون نہ نکالا گیا ہو (آیت ۲۶ الف)، جادوگری کرنا (آیت ۲۶ ب)، بت پرستوں کے انداز میں بالوں کو کٹوانا (آیت ۲۷)، کسی مردے پر ماتم کرنے کے لئے اپنے بدن کو زخمی کرنا (آیت ۲۸ الف)۔ غیر قوموں کی طرح اپنے بدن پر نشان بنوانا (آیت ۲۸ ب)۔ اپنی بیٹی کو کسبی بنانا جیسا کہ بے دینوں کی عبادت میں دستور تھا (آیت ۲۹)، سبت کو توڑنا (آیت ۳۰)، جنات کے ذریعے حالات معلوم کرنا (آیت ۳۱)۔ نیز بزرگوں کی تعظیم کرنا لازم تھا (آیت ۳۲)۔ مسافروں سے مہربانی سے پیش آنا اور ان کی مہمان نوازی کرنا (آیات ۳۳، ۳۴)۔ کاروبار میں دیانت داری کا اظہار کرنا (آیات ۳۵-۳۷)۔

ج۔ سنگین جرائم کی سزا (باب ۲۰)

اس باب میں ۱۸ اور ۱۹ باب میں مذکور چند ایک جرائم کی سزاؤں کا بیان ہے۔ جو شخص مولک کے سامنے قربانی کے طور پر اپنے بچے کو آگ میں سے گزارتا اسے سنگسار کیا جاتا (آیات ۱-۳)۔ اگر لوگ چشم پوشی کر کے اسے نہ مارتے تو خدا اسے اور اس کے گھرانے کو برباد کرتا (آیات ۴، ۵)۔ جو شخص جنات کے یاروں اور جادوگروں کے پاس جاتا اسے سزائے موت دی جاتی (آیت ۶)۔ جو شخص اپنے باپ یا ماں پر لعنت کرتا (آیت ۹)، زانی اور زانیہ (آیت ۱۰)، جو اپنے باپ کی بیوی سے مباشرت کرتا (آیت ۱۱) یا اپنی بہو سے ہم بستر ہوتا (آیت ۱۲)، لونڈے باز (آیت ۱۳) (اس غیر فطری فعل کی صورت میں دونوں کو مار دیا جاتا) کو جان سے مارنے کا حکم تھا۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی اور اس کی ماں (ساس) دونوں سے مباشرت کرتا، تو تینوں کو جلا دینے

کا حکم تھا (آیت ۱۴)۔ کسی اِنسان کا حیوان کے ساتھ جماع کرنا ایک سنگین جُرم تھا اور اُس اِنسان اور حیوان دونوں کو مار دیا جاتا (آیات ۱۵، ۱۶)۔ جو کوئی اپنی بہن یا سوتیلی بہن کے ساتھ جنسی فعل کا مرتکب ہوتا وُہ سزائے موت کے لائق ٹھہرتا (بعض لوگوں کا خیال ہے کہ انہیں اسرائیل کی اُمّت سے خارج کر دیا جاتا تھا) (آیت ۱۸)۔ خالہ یا پھوپھی سے مُباشرت بھی قابلِ سزا تھی۔ ”اُن دونوں کا گناہ اُن کے سر لگے گا“۔ لیکن کوئی تفصیلات نہیں دی گئیں (آیت ۱۹)۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اِس کا یہ مطلب ہے کہ وُہ بے اولاد مریں گے جیسا کہ آیت ۲۰ میں جہاں ایک شخص اپنے چچا یا تایا کی بیوی سے اور آیت ۲۱ میں اپنی بھاوج سے مباشرت کرتا ہے، بیان کیا گیا ہے۔

آیت ۲۱ کا اِطلاق صرف اِسی صُورت میں ہوتا تھا جب بھائی زندہ ہو۔ اگر وُہ اولادِ نرینہ کے بغیر مَر جاتا جس سے اُس کا نام چلتا تو اُس کے بھائی کے لئے حکم تھا کہ وُہ اپنے مرحوم بھائی کی بیوہ سے شادی کرے، اور پہلے بیٹے کا نام بھائی کے نام سے رکھے (اِستثنا ۲۵: ۵)۔

خُدا کی دِلی خواہش تھی کہ اُس کی اُمّت پاک ہو۔ وُہ غیر قوموں کی مکروہات سے پاک ہوں اور موعُودہ مُلک کی برکتوں سے مستفید ہوں (آیات ۲۲-۲۶)۔ جِس مَرد یا عورت میں جِنّ ہوتا یا وُہ جادُوگری کے مُرتکِب ہوتے تو انہیں سنگسار کر کے مار دیا جاتا (آیت ۲۷)۔

د۔ کاہنوں کا طرزِ عمل (ابواب ۲۱، ۲۲)

۲۱: ۱-۴۔ کاہنوں کے لئے حکم تھا کہ سوائے اپنے قریبی رشتہ داروں کے وُہ لاش کو چھونے سے اپنے آپ کو ناپاک نہ کریں۔ حتیٰ کہ کسی مُردے کے خیمے میں داخل ہونے سے انسان سات دِن تک ناپاک رہتا (گنتی ۱۹: ۱۴)۔ اِس سے کاہن وقت کے اِس دَورانیے میں خِدمت کرنے کا مجاز نہیں تھا، اِس لئے اُسے منع کیا گیا تھا کہ وُہ سوائے قریبی رشتہ دار کے، کسی اَور کے سبب سے اپنے آپ کو ناپاک نہ کرے۔ آیت ۴ کا غالباً یہ مطلب ہے کہ اپنے اعلیٰ عہدے کے سبب سے لازم تھا کہ سوائے آیات ۲ اور ۳ میں مذکور وجہ کے وُہ اپنے آپ کو ناپاک نہ کرے۔

۲۱: ۵-۹۔ غیر قوموں کی طرح مُردے کے لئے ماتم کرتے ہُوئے اپنے بدن کو زخمی نہ کرے۔ کاہن کو کسی ناپاک یا فاحشہ عورت سے شادی کرنے کی اجازت نہیں تھی، اور نہ ہی کاہن کسی طلاق یافتہ عورت سے شادی کر سکتا تھا۔ ہاں البتہ اُسے کسی بیوہ سے شادی کرنے کی اجازت تھی۔ اگر کسی کاہن کی بیٹی فاحشہ بن جاتی تو اُسے آگ میں جلا کر مار دیا جاتا۔

۲۱: ۱۰- ۱۵- سردار کاہن کو اجازت نہیں تھی کہ وُہ دستُور کے مُطابق ماتم کرے یا مُردے کے احترام کے لئے مقدِس کو چھوڑے ۔ وُہ اسرائیلی کنواری لڑکی سے شادی کرنے کا مجاز تھا اور اُس کی ازدواجی زندگی کو ہر طرح کے اِلزام سے پاک ہونا لازم تھا ۔

۲۱: ۱۶- ۲۴- اگر کسی شخص میں کسی طرح کا جسمانی نقص ہوتا تو اُسے کہانت کے فرائض ادا کرنے کی اجازت نہیں تھی ۔ مثلاً اندھاپن، لنگڑاپن، نکچپٹا یا زائد الاعضا، پاؤں یا ہاتھ ٹوٹا ہؤا ہو، کُبڑا یا بَونا ہو، آنکھ میں نقص ہو، کھجلی بھرا یا پپڑیاں ہوں، یا اُس کے خُصئے پچکے ہوں ۔ ہارون کا کوئی بیٹا جس میں مذکورۂ بالا کوئی نقص ہوتا، وُہ کاہنوں کا کھانا کھا سکتا تھا لیکن خُداوند کے حضُور خدمت نہیں کر سکتا تھا (آیات ۲۲، ۲۳) ۔ سلامتی کے ذبیحے سے کاہن کا حِصّہ "پاک" کھانا تھا ۔ دِیگر قربانیوں میں سے ان کا حصّہ "نہایت ہی مقدّس" کھانا تھا (آیت ۲۲) ۔ لازم تھا کہ قربانیاں گزراننے والے کاہن بے عیب ہوتے کیونکہ وُہ ہمارے بے عیب سردار کاہن مسیح کی علامت تھے ۔

۲۲: ۱- ۹- اگر کوئی کاہن کوڑھ، جریان، یا مُردے سے چھُو جانے والی شے کے سبب سے یا ایسا گوشت کھانے سے جس کا خُون نہ بہایا گیا ہو، یا کسی اَور سبب سے ناپاک ہو جائے تو اُسے کاہنوں کے لئے مخصُوص خوراک سے کھانے کی اجازت نہ تھی ۔ اگر کاہن کوڑھی ہوتا یا اُس کا ناسُور رِستا ہوتا تو غالباً کاہن طویل عرصے کے لئے نااہل قرار دیا جاتا ۔ دُوسری صُورتوں میں طہارت کی درج ذیل رسم پر کاہن عمل کر سکتا تھا ۔ اوّل ۔ وُہ ضرُور غسل کرے، شام تک انتظار کرے ۔ تب وُہ پھر پاک ٹھہرے گا ۔

۲۲: ۱۰- ۱۳- عمُوماً مُسافر، اجنبی اور اُجرتی مُلازم پاک چیزوں میں سے نہیں کھا سکتے تھے ۔ لیکن کاہن کا زرخرید غلام اور اُس کے بچے اِس خوراک میں سے کھا سکتے تھے ۔ اگر کاہن کی بیٹی کسی اجنبی سے بیاہی جاتی، تو اُسے اِس میں سے کھانے کی اجازت نہیں تھی ۔ لیکن اگر وُہ بیوہ، مطلقہ یا بے اَولاد ہوتی، اور اپنے باپ کے ساتھ قیام پذیر ہوتی، تب وُہ کاہنوں کی خوراک میں سے کھا سکتی تھی ۔

۲۲: ۱۴- ۱۶- اگر کوئی شخص نادانستہ طور پر پاک چیزوں میں سے کھا لیتا، وُہ اُس کے ساتھ پانچواں حِصّہ مِلا کر کاہن کو دیتا اور یُوں اس کی تلافی کرتا، جیسا کہ جُرم کی قربانی میں کیا جاتا تھا ۔

۲۲: ۱۷- ۳۰- جو قُربانیاں خُداوند کی حضُوری میں لائی جاتیں وُہ بے عیب ہوتیں (آیت ۱۹)

خواہ وُہ سوختنی قربانی (آیات ۱۸-۲۰) یا سلامتی کے ذبیحے (آیت ۲۱) کے لئے ہوتیں - بیمار یا جس جانور کے اعضا شکستہ ہوں، یا جس کے رسولی، کھجلی یا پپڑیاں ہوں لانا ممنوع تھے (آیت ۲۲)- اگر کسی بچھڑے یا برّے کا کوئی عضو کم یا زیادہ ہوتا، تو اُسے رضا کی قربانی کے طور پر تو پیش کیا جا سکتا تھا، لیکن منّت کی قربانی کے لئے پیش کرنا ممنوع تھا (آیت ۲۳)- جس جانور کے خُصیے کُچلے ہُوئے یا چُور کئے ہُوئے یا ٹوُٹے یا کٹے ہُوئے ہوتے وُہ قربانی کے لئے قابلِ قبول نہ تھا (آیت ۲۴)- اِسرائیلیوں کے لئے حکم تھا کہ وُہ کسی اجنبی کے ہاتھ سے ایسے بگاڑ والے جانوروں کو قبول نہ کریں (آیت ۲۵)- قربانی کے جانور کی عُمر کم از کم آٹھ دِن ہوتی (آیات ۲۶، ۲۷)- ماں اور اُس کے بچے کو ایک ہی دِن ذبح نہ کیا جاتا (آیت ۲۸)- شکرانے کے ذبیحے کا گوشت اُسی دِن کھایا جاتا جس دِن یہ گزرانا جاتا (آیات ۲۹-۳۰)-

۲۲: ۳۱-۳۳- آخری پیرے میں اِس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ اِسرائیل کو کیوں خُداوند کے اِن تمام احکام کی پابندی کرنا تھا - یہ اِس لئے تھا کہ وُہ خُدا جو اُنہیں مِصر کی سرزمین سے نکال لایا پاک ہے - کئی طرح کے اظہارات مجموعی طور پر احبار کی کتاب کے پیغام کو پیش کرتے ہیں - مثلاً "میرے پاک نام کو ناپاک نہ ٹھہرانا"، "مَیں ... ضرور ہی پاک مانا جاؤں گا" اور "مَیں خُداوند تمہارا مقدّس کرنے والا ہُوں"-

۸- خُداوند کی عیدیں (باب ۲۳)

الف- سبت (۲۳: ۱-۳)

اسرائیل کا مذہبی کیلنڈر اب خُدا کے قوانین کا موضوع بن جاتا ہے - خُداوند نے مُوسیٰ کے ذریعے بنی اسرائیل کو بتایا کہ وُہ خداوند کی عیدوں کا اعلان کرے کہ یہ مقدّس مجمعے ہیں- چھ دِن کی محنت کے بعد ساتواں دِن یا سبت کام سے آرام کا دِن ہو- یہ ہفتے کا واحد پاک دِن تھا-

ب- عیدِ فسح (۲۳: ۴، ۵)

خُداوند کی فسح پہلے مہینے (نیسان یا ابیب) کی چودھویں تاریخ کو منائی جاتی تھی - یہ اسرائیل

کی مصر کی غلامی سے رہائی کی یادگار کے طور پر منائی جاتی تھی۔ فسح کا برّہ خُدا کے برّے مسیح کی علامت تھا (۱-کرنتھیوں ۵ : ۷)، جس کا خون ہمیں گناہ کی غلامی سے مخلصی دِلانے کے لئے بہایا گیا۔ وُہ وقت پُورا ہونے پر ہوُا (گلتیوں ۴ : ۴-۶)۔

ج- عیدِ فطیر (۲۳ : ۶-۸)

عیدِ فطیر کا تعلق فسح سے تھا۔ یہ سات دِن تک جاری رہتی۔ اِس کا آغاز فسح کے بعد کے دِن یعنی نیسان کی پندرھویں تاریخ سے ہوتا اور بیسویں تاریخ تک جاری رہتا۔ اِن دونوں عیدوں کے ناموں کا ذِکر اکثر ایک دُوسرے کے ساتھ ساتھ آتا ہے۔ اِن ایام میں یہُودیوں کے لئے حُکم تھا کہ تمام خمیر گھر سے نکال دیں۔ کتابِ مُقدّس میں خمیر گناہ کی علامت ہے۔ یہ عید ایک ایسی زندگی کی تصویر پیش کرتی ہے جس سے بدی اور شرارت کا خمیر نکال دیا گیا ہے بلکہ اِس زندگی کا "صاف دِلی اور سچائی کی بے خمیر روٹی سے" آغاز ہوُا ہے (۱-کرنتھیوں ۵ : ۸)۔ فسح (ہماری مخلصی) اور عیدِ فطیر (پاکیزگی میں چلنے کے لئے ہمارے فرض) میں کوئی وقفہ نہیں ... حتیٰ کہ آج کل بھی یہُودی اِس عید کے دوران بے خمیری روٹی کھاتے ہیں۔ یہ بے خمیری روٹی ہمیں بے گُناہ مسیح کی یاد دِلاتی ہے۔

د- پہلے پھلوں کی عید (۲۳ : ۹-۱۴)

جَو کے پُولے ... کے ہلانے کی نذر کو عیدِ فطیر کے دُوسرے دن پیش کیا جاتا (یعنی سبت کے دُوسرے دن) —— یعنی ہفتے کے پہلے دِن۔ اِسے پہلے پھلوں کی عید کے نام سے موسُوم کیا گیا۔ یہ جَو کی کٹائی کے آغاز کی علامت تھی، یعنی یہ سال کی پہلی فصل تھی۔ جو کا ایک پُولا فصل کی کٹائی کی شُکرگزاری کے طور پر خُدا کے حضُور ہلایا جاتا۔ سوختنی قربانی اور نذر کی قربانی بھی پیش کی جاتی۔ پہلی فصل کٹائی کو بڑی فصل کٹائی کے وعدہ کے نُقطۂ نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ یہ مسیح کے جی اُٹھنے کی علامت ہے "مسیح ... جو سو گئے ہیں ان میں پہلا پھل ہوُا" (۱-کرنتھیوں ۱۵ : ۲۰)۔ اُس کا جی اُٹھنا اِس بات کی ضمانت ہے کہ جو لوگ اُس پر ایمان رکھتے ہیں، جی اُٹھ کر لافانی حیثیت حاصل کریں گے۔

ہ- ہفتوں کی عید (۲۳ : ۱۵-۲۲)

ہفتوں کی عید یا پنتِکُست (یونانی، پچاس) فسح کے سبت کے پچاس دِن بعد منائی

جاتی۔ یہ فصل کٹائی کا تہوار تھا جس میں گندم کی کٹائی کے آغاز کے لئے خُداوند کی شُکرگزاری کی جاتی تھی۔ اِس موقعے پر گیہوں کی کٹائی کے پہلے پھل پیش کئے جاتے تھے۔ اِس کے ساتھ سوختنی قربانی، نذر کی قربانی اور سلامتی کا ذبیحہ بھی پیش کیا جاتا۔ یہودی روایت کے مُطابق مُوسیٰ کو سال کے اِس دِن پر شریعت مِلی۔ یہ عید پِنتِکُست کے دِن پاک رُوح کے نزُول کی علامت ہے، اور یہ دِن کلیسیا کا جنم دِن ہے۔ ہِلانے کی قُربانی فصل کے تازہ میدے کی دُو روٹیوں پر مُشتمِل تھی (صِرف یہی قربانی تھی جس میں خمیر استعمال ہوتا تھا)۔ یہ روٹیاں یہُودیوں اور غیر قوموں کی علامت ہیں "جو (مسیح میں) ایک نیا انسان" ہیں (افسیوں ۲: ۱۵)۔

پِنتِکُست کے بعد چار ماہ کا ایک طویل وقفہ تھا۔ وقت کا یہ دورانیہ کلیسیا کے دَورِ حاضر کی تصویر ہے جس میں ہم مسیح کی دُوسری آمد کا شدّت سے انتظار کر رہے ہیں۔

و۔ نرسنگوں کی عید (۲۳: ۲۳-۲۵)

نرسِنگوں کی عِید ساتویں مہینے کی پہلی تاریخ کو ہوتی۔ نرسِنگا پھُونکنے سے بنی اسرائیل کا مقدّس مجمع فراہم کیا جاتا۔ یہ شخصی جائزے اور توبہ کے لئے دس دِن کا عرصہ ہوتا تھا۔ اِس کے بعد یَومِ کفّارہ ہوتا۔ یہ آخری زمانے کے اُس وقت کی علامت ہے جب بنی اسرائیل قومی سطح پر توبہ کریں گے اور بعد ازاں انہیں مُلکِ کنعان کی سرزمین میں جمع کیا جائے گا۔ یہ سِول (غیر مذہبی) سال کا پہلا دِن ہوتا تھا، آج کل اُسے روشن ہاشانہ (عبرانی۔ سال کا آغاز) کہا جاتا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ عید ایک اَور مجمع کی تصویر بھی ہے —— یعنی جب خُداوند کی آمد پر مقدّسین ہَوا میں اُس کا اِستقبال کریں گے۔

ز۔ یَومِ کفّارہ (۲۳: ۲۶-۳۲)

یومِ کفّارہ (عبرانی یَومِ کِپّوُر) ساتویں مہینے کی دسویں تاریخ کو منایا جاتا۔ اِس کا باب ۱۶ میں تفصیلی طور پر ذِکر ہے۔ یہ اسرائیل کی قومی سطح پر توبہ کی تصویر کو پیش کرتا ہے۔ جب ایمان دار بقیہ مسیح پر ایمان لا کر مُعافی حاصل کرے گا (زکریاہ ۱۲: ۱۰؛ ۱۳: ۱)۔ یومِ کفّارہ سے متعلق تقریباً ہر ایک آیت میں، خُدا کام نہ کرنے کے حُکم دُہراتا ہے۔ اُس دِن صرف ایک شخص کو کام کرنے کی اجازت تھی اور وُہ سردار کاہن تھا۔ خُداوند نے اِس حُکم پر سختی سے عمل درآمد

کروانے کے لئے خبردار کیا کہ جو شخص اِس حُکم کی خلاف ورزی کرے، اُسے مار دیا جائے۔ یہ اِس لئے تھا کہ وُہ نجات جو ہمارے سردار کاہن نے ہمارے لئے حاصل کی وُہ "راست بازی کے کاموں کے سبب سے نہیں جو ہم نے خُود کئے" (ططس ۳: ۵)۔ ہمارے گُناہوں کو دُور کرنے میں کسی انسانی کام کا کوئی دخل نہیں ہے۔ صِرف اور صِرف مسیح کا کام ابدی نجات کا منبع ہے۔ "اپنی جانوں کو دُکھ" دینے کا مطلب (آیات ۲۷، ۲۹) ہے روزہ رکھنا۔ حتیٰ کہ آج کل بھی مذہبی یہُودی اِس دِن کو دُعا کرتے اور روزہ رکھتے ہُوئے مناتے ہیں۔ گو یومِ کفّارہ کو یہوآہ کی عیدوں کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے، لیکن حقیقت میں یہ عید کے بجائے روزے کا وقت تھا۔ البتہ جب گناہ کا مُعاملہ طے ہو چُکتا تو خیموں کی عید کے دوران خوشی کا وقت آتا۔

ح۔ خیموں کی عید (۲۳: ۳۳-۴۴)

خیموں کی عید کا ساتویں مہینے کے دسویں دِن کو آغاز ہوتا تھا۔ سات دِن تک بنی اسرائیل خیموں میں رہتے (آیت ۴۲)۔ یہ آخری آرام اور آخری فصل کی کٹائی کی علامت ہے جب بنی اِسرائیل ہزار سالہ دَور میں نہایت محفوظ طریقے سے اپنے مُلک میں سکونت کریں گے۔ اِسے فصل کاٹنے کی عید بھی کہا گیا ہے (خرُوج ۲۳: ۱۶)۔ اِس کا فصل کٹائی سے تعلق تھا۔ درحقیقت اِس باب میں مذکور کئی عیدوں کا تعلق فصل کٹائی سے ہے۔ موشے اور سیل روزن اِس روایت کا اِن الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

> یہُودی کھوکھوں کے سے ڈھانچے کھڑے کر کے اِس عید کے دوران ان میں رہتے۔ یہ اِس بات کی علامت تھے جب بنی اسرائیل بیابان میں رہتے تھے۔ حتیٰ کہ آج کل بھی کئی یہُودی اِس عید کے لئے ایسی عارضی قیام گاہ بناتے ہیں جن میں جھونپڑی کی تینؔ اطراف بند ہوتی ہیں اور اُس کی چھت کُھلی ہوتی ہے۔ وُہ اُسے ٹہنیوں اور موسمِ خزاں کے پھلوں سے سجاتے ہیں جو اُنہیں فصل کٹائی کی یاد دِلاتے ہیں۔

ہر سال جو لوگ اِس فصل کٹائی کے تہوار پر یروشلیم آ سکتے آتے تھے۔ اِس چھُٹی کے دِن ہیکل کی پرستش کی رسُومات میں یہ باتیں شامل تھیں: شیلوخ کے حوض کے پانی کو رسم کے طور پر اُنڈیلا جاتا اور یہ سرما کی بارش کے لئے دُعا کی علامت

تھی۔ یہی وُہ وقت تھا جب یسوع نے پُکار کر کہا "اگر کوئی پیاسا ہو تو میرے پاس آکر پیئے" (یُوحنا ۷: ۳۷-۳۸)۔

اِسرائیل کے آخری یومِ کفارہ کے بعد خیموں کی عید پھر یروشلیم میں منائی جائے گی (زکریاہ ۱۴: ۱۶)۔

خُداوند عیدوں کے ذریعے اپنے لوگوں کو زندگی کے رُوحانی اور جِسمانی پہلوؤں کے قریبی تعلق کے بارے میں سکھانا چاہتا تھا۔ فراوانی اور برکت کے ایام خُداوند کے حضُور خُوشی منانے کے ایام تھے۔ اُن پر ظاہر کیا گیا کہ خُداوند کثرت سے اُن کی روزمرّہ کی ضرُوریات کو پُورا کرتا ہے۔ مِن حیث القوم خداوند کی بھلائی کا جواب فصل کٹائی کی عیدوں کے اظہار میں پایا جاتا ہے۔

مُلاحظہ فرمائیے کہ بار بار یہ حکم دِیا گیا کہ بنی اِسرائیل ان موقعوں پر کوئی کام نہ کریں (آیات ۳، ۷، ۸، ۲۱، ۲۵، ۲۸، ۳۰، ۳۱، ۳۵، ۳۶)۔

یہوواہ کی عیدوں میں ایک تواریخی ترقی نظر آتی ہے۔ سبت اُس وقت کی یاد دِلاتا ہے جب خُدا نے تخلیق کے بعد آرام کیا۔ فسح اور عیدِ فطیر ہمیں کلوری کے بارے میں یاد دِلاتی ہیں۔ اِس کے بعد پہلے پھلوں کی عید کا ذکر ہے جو مسیح کے جی اُٹھنے کو ظاہر کرتی ہے۔ عیدِ پنتکست رُوح القُدس کے نزُول کی علامت ہے۔ نرسنگوں کی عید بنی اسرائیل کو دوبارہ جمع کرنے کی تصویر پیش کرتی ہے۔ یومِ کفّارہ آنے والے اُس وقت کو ظاہر کرتا ہے جب اسرائیل کا بقیّہ مسیح کو قبول کرے گا۔ خیموں کی عید (عیدِ خیام) اِس اَمر کی علامت ہے جب بنی اسرائیل مسیح کی ہزار سالہ بادشاہت سے لُطف اندوز ہوں گے۔

۹۔ رسمی اور اخلاقی قوانین (باب ۲۴)

باب ۲۳ میں سالانہ عیدوں کا بیان ہے۔ اب خُداوند کے حضُور روزمرّہ اور ہفتہ وار خدمات کو بیان کیا گیا ہے۔

۲۴: ۱-۹۔ زیتُون کا کُوٹ کر نکالا ہُوا خالص تیل سونے کے شمعدان میں خُداوند کے حضور مُسلسل جلایا جاتا۔ بارہ گردے نذر کی میز پر دو قطاروں میں رکھے جاتے اور انہیں ہر سبّت تبدیل کیا جاتا۔ آیت ۷ میں مذکور لُبان خداوند کا تھا۔ یہ یہوواہ کے حضُور اُس وقت

پیش کیا جاتا جب پُرانے رگر دے تبدیل کر کے کاہنوں کو کھانے کے لئے دے دئے جاتے۔

۲۴: ۱۰-۲۳۔ اِس کے بعد اچانک یہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک اسرائیلی عورت کا بیٹا جس کا باپ مصری تھا اُسے خُدا کے نام پر کُفر بکنے کے جُرم میں سنگسار کر دیا گیا (آیات ۱۰-۱۶، ۲۳)۔ یہ واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ اسرائیلی لشکر گاہ میں رہنے والے ہر ایک شخص کے لئے ایک جیسا قانُون تھا، خواہ وُہ نسلی لحاظ سے خالص یہُودی نژاد تھا یا نہیں تھا (آیت ۲۲)۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قتل کے جُرم کی طرح کفر کی سزا بھی موت تھی (آیات ۱۴، ۱۶، ۱۷، ۲۳) (غالباً آیت ۱۶ ہی کفر کے خِلاف قانُون تھا جس کا یہُودیوں نے حوالہ دیا جب اُنہوں نے کہا "ہم اہلِ شریعت ہیں اور شریعت کے موافق وُہ قتل کے لائق ہے کیونکہ اُس نے اپنے آپ کو خُدا کا بیٹا بنایا" (یوحنّا ۱۹: ۷)۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی دیگر جرائم کی تلافی کی جا سکتی تھی (آیات ۱۸-۲۱)۔

آیات ۱-۹ میں ہم اِسرائیل کی ایک ایسی تصویر دیکھتے ہیں جیسا کہ خُدا کے اِرادے میں تھا۔ آیات ۱۰-۱۶ میں کفر بکنے والا اسرائیل کی یہ تصویر پیش کرتا ہے کہ بنی اِسرائیل کیا بن گئے۔ یہ کفر بکنے والے اور لعنت کرنے والے ٹھہرے۔ (اِس کا خُون ہماری اور ہماری اولاد کی گردن پر ہو")۔

۱۰۔ سبت کا سال اور سالِ یوبلی (باب ۲۵)

ابواب ۲۵-۲۷ میں مذکور قوانین مُوسیٰ کو خیمۂ اجتماع میں سے نہیں بلکہ کوہِ سینا پر سے دِئے گئے (۱۵: ۱؛ ۲۶: ۴۶؛ ۲۷: ۳۴)۔

۲۵: ۱-۷۔ ہر ساتویں سال کو سبت کے طور پر منایا جاتا تھا۔ زمین میں کاشت نہیں کی جاتی تھی۔ جو فصل خُود بخُود اُگتی اُسے لوگوں اور چوپایوں کے استعمال کے لئے چھوڑ دیا جاتا۔ مالک اُس کی کٹائی نہ کرتا، بلکہ چھوڑ دیتا تاکہ لوگ اُسے آزادی سے استعمال کر سکیں۔

۲۵: ۸-۱۷۔ پچاسواں سال بھی سبّت تھا جسے سالِ یوبلی کہا جاتا تھا۔ اِس کا آغاز یومِ کفّارہ پر ہوتا اور اِس کے بعد سات "سبتی سال" (یعنی ۴۹ سال) گُزر جاتے۔ اِس سال غُلاموں کو آزاد کر دیا جاتا، زمین بے کاشت رہتی اور اِس کے اصل مالک کو واپس دے دی جاتی۔ جب سالِ یوبلی قریب آتا تو زمین اور غلام کی قیمت میں کمی واقع ہو جاتی (آیات ۱۵-۱۷)۔ تمام کاروباری مُعاہدوں میں اِس حقیقت کو مدِنظر رکھا جاتا۔ یہ الفاظ "تمام مُلک میں سب باشندوں کے لئے آزادی کی منادی کرانا" امریکہ کی آزادی کی گھنٹی پر کندہ ہیں۔ ایمان داروں کے لئے خُداوند

کی آمد یوبلی کی مانند ہے۔ جُوں جُوں ہم اُس کی آمد کے قریب ہوتے جاتے ہیں، مادی دولت کی قدر میں کمی واقع ہوتی جاتی ہے۔ جونہی خُداوند آجائے گا، ہمارا روپیہ، ہمارے مکانات واراضی اور ہماری سرمایہ کاری سب ہمارے لئے بے کار ہو جائیں گے۔ اِس لئے آج ہی سے انہیں خداوند کے کام کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیں۔

۲۵ : ۱۸-۲۲ - سبتی سال (یعنی ساتویں سال) کے سِلسلے میں لوگ شاید حیران ہوں کہ اُس سال اور آئندہ کے سال کے لئے اُن کے پاس کھانے کے لئے کافی کُچھ ہوگا۔ خُدا نے اُن کے ساتھ وعدہ کیا کہ اگر اُنہوں نے فرماں برداری کی تو وُہ انہیں چھٹے سال اِتنی فصل دے گا کہ وُہ تین ۳ سال کے لئے کافی ہوگی۔

پچاس ۵۰ سالوں میں ایک بار دُو ۲ مُسلسل ایسے سال ہوں گے جن میں کاشت کاری نہیں ہو گی، یعنی جب عام سبتی سال کے بعد سالِ یوبلی آئے گا۔ واضح ہے کہ خُداوند اُنچاسویں سال میں انہیں اتنی فصل دیتا جو اُن کے چار ۴ سال کے گُزارے کے لئے کافی ہوتی۔

بعض عُلما کا خیال ہے کہ پچاسویں سال سمیت شُمار کرنے سے یہ دراصل اُنچاسواں سال تھا۔ بہرکیف یہ ماحولیات کی ایک بہترین قدیمی مثال ہے۔ یعنی زمین کو کاشت نہ کرنے سے اُس کی زرخیزی کی قوّت میں اضافہ ہوتا ہے۔ دَورِ حاضر میں اِنسان ہمارے اِس سیارے کے وسائل کے تحفّظ کے لئے فکرمند ہے۔ لیکن اکثر اوقات خُدا کا کلام صدیوں پہلے اِس کے حل کے بارے میں بیان کرتا ہے۔

زمین بیچی جا سکتی تھی لیکن ہمیشہ کے لئے نہیں کیونکہ یہوواہ مالک ہے۔ تین ۳ طریقوں سے زمین "چُھڑائی" جا سکتی تھی (اُس کے اصل مالک کو واپس کی جائے)۔ بیچنے والے کا قریبی رشتے دار اُسے اصل مالک کے لئے خرید سکتا تھا (آیت ۲۵)۔ اگر بیچنے والے (اصل مالک) کی مالی حالت دوبارہ بحال ہو جائے تو سالِ یوبلی کے قریب یا دُور ہونے کے تناسب سے قیمتِ خرید ادا کر دے (آیات ۲۶ - ۲۷) ورنہ زمین سالِ یوبلی پر اصل مالک کے پاس خُود بخُود واپس چلی جاتی (آیت ۲۸)۔

۲۵ : ۲۹-۳۴ - لازم تھا کہ فصیل دار شہر میں بیچا ہؤا مکان ایک سال کے اندر اندر چُھڑایا جائے، اِس کے بعد یہ دائمی طور پر نئے مالک کی مِلکیت بن جاتا۔ بغیر فصیل کے دیہاتوں میں گھر زمین کا حِصّہ متصوّر کئے جاتے تھے، اِس لئے وُہ سالِ یوبلی میں چُھوٹ جاتے تھے۔ لاویوں کے

مخصوص شہروں میں لاویوں کے مکان، صرف لاوی ہی واپس خرید سکتے تھے۔ لاویوں کو دیئے ہوئے کھیتوں کو بیچنے کی اجازت نہیں تھی۔

۲۵: ۳۵-۳۸۔ اگر کوئی اسرائیلی قرض کی وجہ سے مفلس ہو جاتا، تو اُس کے یہودی قرض خواہ کو اُس کا اِستحصال کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ اُسے اُدھار دیئے ہوئے روپے پر سود لینے کی اجازت نہیں تھی، اور نہ ہی کھانے پر کسی طرح کا نفع لے سکتا تھا۔

۲۵: ۳۹-۴۶۔ اگر کوئی مفلس اِسرائیلی اپنے آپ کو قرض کی عدمِ ادائیگی کے سبب سے اسرائیلی قرض خواہ کے ہاتھ میں بیچ دیتا، تو اُس کے ساتھ غلاموں کا سا نہیں بلکہ اُجرتی مزدور کا سا سلوک کیا جاتا تھا، اور اُسے سالِ یوبلی میں آزاد کر دیا جاتا۔ یہودیوں کو غیر قوموں میں سے غلام رکھنے کی اجازت تھی، اور یہ اُن کی ملکیت تھے اور یہ اُن کی اولاد کی میراث ٹھہرتے۔ لیکن یہودی شخص کو غلام نہیں بنایا جا سکتا تھا۔

۲۵: ۴۷-۵۴۔ اگر کوئی یہودی اپنے آپ کو مُلک کے کسی غیر قوم کے ہاتھ بیچ دیتا، تو یہودی کو ہمیشہ واپس خرید کر آزاد کروایا جا سکتا تھا۔ مخلصی کی قیمت کا، سالِ یوبلی کے باقی ماندہ سالوں کے حساب سے تعیّن کیا جاتا۔ اور اِس یہودی کو چھڑانے والے رشتے دار اُسے سالِ یوبلی کے باقی ماندہ سالوں تک تنخواہ دار نوکر کے طور پر رکھ سکتے تھے۔ اگر کوئی رشتے دار اُسے نہ چھڑاتا، تو وہ سالِ یوبلی میں خود بخود آزاد ہو جاتا۔

۲۵: ۵۵۔ یہ آیت ایک واضح یاد دہانی ہے کہ اِسرائیلی اور اُن کی زمین (آیت ۲۳) خداوند کی ملکیت تھی اور اُسے اِس کا جائز مالک تسلیم کیا جائے۔ خدا کے لوگوں اور خدا کی زمین کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نہ بیچا جائے۔

۱۱۔ برکتیں اور لعنتیں (باب ۲۶)

الف۔ خدا کی فرماں برداری کی برکتیں (۲۶: ۱-۱۳)

اِس باب میں برکتوں کی نسبت سزا سے خبردار کرنے کے لئے دوگنی جگہ مختص کی گئی ہے۔ مصیبت نافرمانی کا موعودہ پھل ہے، اور خدا اِسے اپنے لوگوں سے انتقام کے لئے نہیں بلکہ توبہ کے لئے استعمال کرتا ہے (آیات ۴۰-۴۲)۔ اگر قوم کے لوگ اپنی بدی کا اِقرار نہیں کرتے تو قومی سطح پر

سزا و تادیب بڑھتی جائے گی۔ آیات ۱۴، ۱۸، ۲۱، ۲۴ اور ۲۸ میں سزا کے بتدریج اضافے کو ملاحظہ فرمائیے۔

بُت پرستی (آیت ۱)، سبت کو توڑنے اور بے حُرمتی (آیت ۲) کے بارے میں خبردار کرنے کے بعد، خُدا نے قوم سے وعدہ کیا کہ اگر وُہ اُس کے حکموں پر عمل کریں تو وُہ انہیں درج ذیل برکتیں دے گا۔ بارش اور زرخیزی (آیت ۴)، پیداوار اور تحفُّظ (آیت ۵)، امن و سلامتی (آیت ۶)، دُشمنوں پر فتح مندی (آیات ۷، ۸)۔ برومندی اور خُداوند کی حضُوری (آیات ۹-۱۳)۔ آیت ۱۳ میں تصویر کشی ملاحظہ فرمائیے۔ "مَیں خُداوند تُمہارا خُدا ہُوں ... مَیں نے تُمہارے جُوئے کی چوبیں توڑ ڈالی ہیں اور تُم کو سیدھا کھڑا کر کے چلایا"۔

ب۔ خُدا کی نافرمانی کی لعنتیں (۲۶: ۱۴-۳۹)

۲۶: ۱۴-۳۳۔ نافرمانی کا نتیجہ یہ ہوگا: خوف، بیماری، دُشمنوں کی فتح مندی، خشک سالی، بنجرپن، جنگلی درندے، وبا، حملہ اور اسیری۔

آیت ۲۶ میں قحط کی حالت بیان کی گئی ہے۔ روٹی کی اِس قدر کمی ہوگی کہ دس عورتیں ایک ہی تنُور میں روٹی پکائیں گی، جو عموماً صرف ایک خاندان کے لئے ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ آیت ۲۹ میں اِس سے مزید بُکال کی تصویر پیش کی گئی ہے جہاں اِنسان، اِنسان کا گوشت کھائے گا (دیکھیں ۲-سلاطین ۶: ۲۹ اور نوحہ ۴: ۱۰، جہاں تواریخی طور پر اِس آگاہی کی تکمیل ہُوئی)۔

۲۶: ۳۴-۳۹۔ بنی اسرائیل کی مُسلسل نافرمانی کا یہ نتیجہ ہوگا کہ وُہ غیر مُلکی بادشاہوں کی اسیری میں لے جائے جائیں گے۔ اسرائیل کی زمین اِتنے سالوں تک آرام کرے گی جتنے سالوں تک اُسے سبت کا آرام نہ مِلا۔ بابل کی اسیری میں یہ وقوع پذیر ہُوا۔ ساؤل کے زمانے سے لے کر اسیری کے دَور تک لوگ سبتی سالوں کی پابندی کرنے سے قاصر رہے۔ چنانچہ اُنہیں ستّر سال اسیری میں گُزارنے پڑے۔ یُوں زمین کو آرام مِلا (۲-تواریخ ۳۶: ۲۰-۲۱)۔

ج۔ اِقرار اور توبہ کے ذریعے بحالی (۲۶: ۴۰-۴۶)

باب ۲۶ کے آخری حِصّے میں اقرار اور توبہ کی معرفت بحالی کا طریقِ کار دیا گیا ہے۔ خُدا کُلّی طور پر اپنے لوگوں کو نہیں چھوڑے گا بلکہ اُن کے باپ دادا سے موعُودہ عہد کو یاد کرے گا۔

۱۲۔ منّتیں اور دہ یکی

(باب ۲۷)

احبار کے آخری باب میں خُداوند کے حضُور اپنی مرضی سے مانی ہُوئی منّتوں کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی برکت کے لئے کوئی شخص خُداوند سے کسی اِنسان (اپنے یا اپنے گھرانے کے کسی فرد کے لئے)، کسی جانور، گھر یا کھیت کی مَنّت مان سکتا تھا۔ جن چیزوں کی مَنّت مانی جاتی وُہ کاہنوں کو دی جاتیں (گنتی ۱۸: ۱۴)۔ چونکہ یہ چیزیں بعض اوقات کے لئے قابلِ استعمال نہیں ہوتی تھیں، اس لئے مَنّت ماننے والا مَنّت کی قیمت کے برابر کاہن کو نقدی دے دیتا تھا۔

۲۷: ۱، ۲۔ تقدیس کی مَنّت کو خصُوصی اہمیّت حاصل تھی۔

۲۷: ۳-۷۔ اگر کسی شخص کی خُداوند کے حضُور مَنّت مانی گئی تو اُس کی مخلصی کی قیمت کاہنوں کو درجِ ذیل صُورت میں ادا کی جاتی تھی:

ایک مَرد ۲۰ سے ۶۰ سال کی عُمر تک	۵۰ مثقال
ایک عورت ۲۰ — ۶۰ سال کی عُمر تک	۳۰ مثقال
ایک مرد ۵ — ۲۰ سال کی عُمر تک	۲۰ مثقال
ایک عورت ۵ — ۲۰ سال کی عُمر تک	۱۰ مثقال
ایک لڑکا ایک مہینے سے پانچ سال کی عُمر تک	۵ مثقال
ایک لڑکی ایک مہینے سے پانچ سال کی عُمر تک	۳ مثقال
ایک مَرد ۶۰ سال سے اُوپر	۱۵ مثقال
ایک عورت ۶۰ سال سے اُوپر	۱۰ مثقال

۲۷: ۸۔ اگر کوئی شخص اتنا غریب ہوتا کہ وُہ چارٹ کے مُطابق مَنّت کی رقم ادا نہ کر سکتا، تو کاہن خُود اُس کی حیثیت کے مُطابق قیمت مقرر کرتا۔

۲۷: ۹-۱۳۔ اگر مَنّت کسی جانور کی ہوتی تو درجِ ذیل اصُولوں کا اِطلاق ہوتا: ایک قُربانی کے لائق پاک جانور چھڑایا نہیں جا سکتا تھا (آیت ۹)۔ اُسے خُداوند کے حضُور مذبح پر قُربانی کے طور پر چڑھانا ہوتا تھا (گنتی ۱۸: ۱۷)، ایک جانور کو دُوسرے جانور سے بدلنے سے کُچھ حاصل نہیں ہوتا تھا، کیونکہ یُوں دونوں خُداوند کی ملکیت ٹھہرتے (آیات ۱۰، ۳۳)۔ ایک ناپاک جانور کو کاہن کی طرف سے ٹھہرائی ہُوئی قیمت اور اِس سے مزید پانچویں حِصّے کا اِضافہ کرکے چھڑایا جا سکتا تھا (آیات ۱۱، ۱۳)۔

۲۷ : ۱۴، ۱۵ ۔ اگر کوئی شخص اپنا گھر خُداوند کے لئے مخصُوص کر دیتا، اور بعد میں اپنا ارادہ بدل لیتا تو وُہ کاہن کی طرف سے اُس کی مقرر کردہ قیمت ادا کر کے اُسے چھڑا سکتا تھا۔

۲۷ : ۱۶-۱۸ ۔ کسی کھیت کی قیمت کا تعیّن کرنا اِس حقیقت کے پیشِ نظر پیچیدہ تھا کیونکہ ایسے اُس کے اصل مالک کو سالِ یوبلی پر واپس کرنا پڑتا تھا۔

اگر اِسے اِس کا اصل مالک مخصُوص کرتا، یعنی اگر یہ اُس کی میراث ہوتا تو آیات ۱۶-۲۱ میں مذکُور اُصُولوں کا اِس پر اطلاق ہوتا تھا۔ اِس میں بوئے ہوئے بیج کے مُطابق اِس کی قیمت کا تعیّن کیا جاتا۔ مثلاً اگر اِس میں ایک اومر جَو بوئے گئے تھے تو اُس کی قیمت چاندی کی ۵۰ مثقال کے برابر ہوتی۔

اگر کھیت کی سالِ یوبلی کے نزدیک یا سالِ یوبلی پر مَنّت مانی جاتی تو مندرجہ بالا تخمینے پر عمل کرنا ہوتا تھا۔ لیکن اگر یہ سالِ یوبلی کے چند سال بعد خُداوند کے لئے مخصُوص کیا جاتا، تو اِس سے کھیت کی قیمت میں کمی واقع ہو جاتی۔ اگر سالِ یوبلی کے بیس سال بعد اُس کی مَنّت مانی جاتی تو کھیت کی قیمت صِرف ۳۰ مثقال ہوتی۔

۲۷ : ۱۹-۲۱ ۔ اگر کھیت کو چھڑایا جاتا تو قیمت کے مزید پانچویں حِصّے کا اضافہ کیا جاتا۔

اگر خُداوند کو زمین دینے کے بعد مالک اِسے سالِ یوبلی سے پہلے نہ چُھڑاتا، یا وُہ خُفیہ طور پر کسی دُوسرے کے ہاتھ فروخت کر دیتا، تو اِسے اَب چُھڑانے کی ضرُورت باقی نہ رہتی، بلکہ سالِ یوبلی پر یہ کاہن کی ملکیت بن جاتا کیونکہ یہ زمین خداوند کے لئے مخصُوص اور مُقدّس تھی۔

۲۷ : ۲۲-۲۵ ۔ اگر کوئی ایسا شخص کھیت کو خُداوند کے لئے مقدّس قرار دیتا جو اُس کا اصل مالک نہ تھا، بلکہ جس نے اِسے خریدا تھا، تب آیات ۲۲-۲۵ کا اِس پر اِطلاق ہوتا۔ کاہن اِس جائیداد کی قیمت مقرر کرتا، لیکن اِس قیمت کا اِس بات پر انحصار تھا کہ سالِ یوبلی سے پہلے اِس پر کتنی فصلیں ہوں گی۔ سالِ یوبلی پر کھیت اِس کے اصل مالک کو واپس دے دیا جاتا۔

۲۷ : ۲۶-۲۷ ۔ قُربانی کے جانور کے پہلوٹھے کو مُقدّس قرار نہ دیا جاتا کیونکہ یہ پہلے سے خُداوند کے لئے مُقدّس تھا۔ کسی ناپاک جانور کے پہلوٹھے کو کاہن کی ٹھہرائی ہُوئی قیمت سے چُھڑایا جا سکتا تھا اور اِس کے ساتھ پانچواں حصّہ اِضافی قیمت کے طور پر ادا کیا جاتا، ورنہ کاہن اُسے بیچ سکتا تھا۔

۲۷ : ۲۸-۲۹ ۔ سزائے موت کے مُجرم کو کسی صُورت میں بھی نہیں چُھڑایا جا سکتا تھا۔ اگر

بیٹا اپنے والدین پر لعنت کرتا تو اُسے چھڑایا نہ جا سکتا تھا بلکہ وُہ سزائے موت کے لائق تھا۔

ایک بات یہاں قابلِ غور ہے کہ مُقدّس اور مخصُوص کی ہُوئی شے میں فرق ہے۔ وُہ چیزیں جو مَنّت کے ذریعے مُقدّس ٹھہرائی جائیں ——— یعنی الٰہی استعمال کے لئے علیحدہ کی جائیں انہیں چھڑایا جا سکتا تھا۔ مخصُوص کی ہوئی چیزیں کُلّی طور پر خُداوند کے لئے تھیں اور انہیں چھُڑایا نہیں جا سکتا تھا۔

۲۷: ۳۰، ۳۱۔ فصل اور پھلوں کا دَسواں حِصّہ خُدا کا تھا۔ اگر دینے والا اِسے رکھنا چاہتا تو وُہ اس کی قیمت اور اضافی پانچواں حِصّہ ادا کر کے رکھ سکتا تھا۔

۲۷: ۳۲-۳۳۔ "لاٹھی کے نیچے سے گُزارنا" کا مطلب ہے کہ بھیڑوں اور بکریوں کو گِننے کے لئے لاٹھی کے نیچے سے گُزارا جاتا تھا۔ لیزلی فلِن یُوں تشریح کرتا ہے:

> "چرواہا اپنی لاٹھی سے ہر ایک دسویں بھیڑ یا بکری کو چھُوتا۔ اُسے یہ اجازت نہیں تھی کہ وُہ کسی طور پر ترتیب کو بدل دے تاکہ اچھا اور صحت مند جانور دسویں مقام پر نہ آئے۔ لیکن اگر وہ ترتیب کو بدلنے کی کوشش کرتا، تو اصلی دسواں اور بدلی ہُوئی ترتیب کا جانور دونوں خُداوند کی ملکیت ہوتے۔"

پہلی دَہ یکی، لاویوں کی دَہ یکی، کہلاتی تھی، کیونکہ یہ لاویوں کو ادا کی جاتی تھی (گنتی ۱۸: ۲۱-۲۴)۔ دُوسری دَہ یکی جو مُختلف تھی، اِس کا ذکر اِستثنا ۱۴: ۲۲-۲۹ میں کیا گیا ہے۔

۲۷: ۳۴۔ احبار کی کتاب کی آخری آیت میں جو احکام خُداوند نے مُوسیٰ کو دِیے، غالباً اِن کا اشارہ ساری کتاب کی طرف ہے۔ بے شمار رسُومات اور خُون کی قربانیوں کی تفصیلات کے مُطالعہ کے بعد ہم میتھیو ہنری کے ساتھ درجِ ذیل الفاظ میں خُوشی کا اظہار کر سکتے ہیں:

> ہم شریعت کے تاریک سایوں کے نیچے نہیں ہیں بلکہ خوشخبری کی واضح روشنی سے محظُوظ ہوتے ہیں ... یعنی ہم شریعت کے بھاری جُوئے اور اُس کے جسمانی ضابطوں کے نیچے نہیں بلکہ انجیل کی خوشخبری کے شیریں اور آسان دستوروں کے تحت ہیں، جو باپ کی رُوح اور سچائی سے پرستش کرنے والوں کو حقیقی پرستار قرار دیتی ہے۔ اور یہ کام صرف مسیح کر سکتا ہے اور اُسی کے نام سے سرانجام دیا جا سکتا ہے جو ہمارا کاہن، مَقدِس، مذبح، قُربانی، پاکیزگی اور سب کچھ ہے۔ لیکن ہم یہ خیال نہ کریں کہ چونکہ ہمارا

تعلق رسُوماتی طہارت، عیدوں اور قرُبانیوں سے نہیں، تو تھوڑے وقت، اور اخراجات سے خُداوند کی عزّت کا کام چل سکتا ہے۔ نہیں، بلکہ رضا کی قرُبانیوں سے ہمارا دِل اُس کی حمد کے لئے وسیع ہو، اور پاک محبّت اور خُوشی، اور نیّت اور ارادے کے خلوص سے منوّر ہو۔ یسوؔع کے خوُن کی پاک ترین مقام میں داخل ہونے کی دلیری سے آئیے ہم سچے دِل اور ایمان کے کامل یقین سے اُس کے پاس آئیں، اور خُوشی اور عاجزانہ اعتماد سے خُدا کی پرستش کریں اور یہ کہیں، خُداوند یسوؔع مسیح کے لئے خُدا کا شُکر ہو۔

گنتی

تعارف

جب ہم گنتی کی کتاب کی تواریخی ترتیب کے وسیع سلسلے کو مسیحی طرزِ حیات کی مماثل صورتِ حال کے طور پر دیکھتے ہیں تو یہ کتاب مسیحی زِندگی میں ایک منفرد کردار کی حامل ٹھہرتی ہے۔ عبرانیوں کے خط کا مُصنّف عبرانیوں ۳ اور ۴ ابواب میں اِس کا اہم اور نمایاں اِطلاق پیش کرتا ہے۔

(اِروِنگ ایل۔ جینسن)

۱۔ مُسلّمہ فہرست میں اِس کا مُنفرد مقام

مُوسیٰ کی چوتھی کتاب ہفتادی عنوان ARITHMOI کا ترجمہ ہے، اور اِسے گنتی کی کتاب اِس لئے کہا گیا ہے کیونکہ باب ۱ اور پھر باب ۲۶ اور کئی اَور مقامات میں شماریاتی اعداد و شمار دِئے گئے ہیں۔

اِس کتاب کا عبرانی عنوان مجموعی طور پر زیادہ تشریحی اور توصیفی ہے یعنی "بیابان میں" (BEMIDBAR) ۔ بیابان کے چالیس سالہ بیان میں دِلچسپ اور مشہور واقعات ہیں۔ کنعان میں جاسوس بھیجے گئے، قورح کی بغاوت، ہارون کے عصا میں بادام لگے، پیتل کا سانپ، بلعام اور اُس کی گدھی اور دِیگر کم مشہور واقعات وغیرہ۔

ہم کبھی یہ تصوّر نہ کریں کہ یہ محض ایک "عبرانی تاریخ" ہے۔ یہ تمام واقعات ہماری رُوحانی ترقّی کے لئے رُونما ہُوئے۔ ہم بنی اِسرائیل کی غلطیوں کو دُہرانے کے بجائے اِن سے سبق سیکھیں۔ اِس لئے گنتی کی کتاب نہایت اہم کتاب ہے۔

۲۔ مُصنّف

یہودی اور مسیحی روایات کے مطابق گنتی کی کتاب کو عظیم شرع دہندہ مُوسیٰ نے لکھا۔ آزاد

خیال حلقوں میں اِسے بہت زیادہ شک و شُبے کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، لیکن آپ توریت کی کتاب کا تعارُف مُلاحظہ فرمائیں جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ موسیٰ ہی اِس کتاب کا مُصنّف ہے ۔

۳- سِنِ تصنیف

عقلیت پسند عُلما توریت کی کتاب کا سِنِ تصنیف یہُودی تاریخ میں بہت بعد میں تعیّن کرتے ہیں، لیکن راسخ الاعتقاد اور ایمان دار عُلما ۱۴۰۶ ق م کے قریب کی تاریخ پر متفق ہیں (مزید تفصیل کے لئے توریت کا تعارُف ملاحظہ فرمائیے)۔

۴- پس منظر اور مضمُون

عبرانی عُنوان کے مُطابق گنتی کی کتاب کا تواریخی پس منظر بیابان ہے۔ یہاں بنی اِسرائیل کی کوہِ سینا سے روانگی سے لے کر موعُودہ مُلک کے مُقابل موآب کے میدانوں تک کے تقریباً ۳۸ سالہ بیابانی سفر کی تاریخ پیش کی گئی ہے۔ چونکہ یہ بیابانی سَفر بے اعتقادی کی بنا پر تھا اِس لئے خُدا اِس سفر کی تفصیلات نہیں دیتا۔ سکراگی اپنے تاثرات یُوں بیان کرتا ہے "خُدا کی مرضی کے خلاف ہماری حرکات وسکنات اُس کے کیلنڈر پر درج نہیں ہوتیں"۔

جیساکہ احبار کی کتاب میں عبادت اور رُوحانی حالت پر زور دیا گیا ہے، گنتی کی کتاب کا مضمُون رُوحانی زندگی میں چلنا اور رُوحانی ترقّی ہے (یا کمی)۔ مسیحی کو کبھی بھی یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ یہ محض خشک یہُودی تاریخ کی کتاب ہے۔ اِس کا جدید مسیحی تجربے پر پُورے طور پر اطلاق ہوتا ہے۔ کتنی اچھی بات ہوتی اگر تمام مسیحی بڑی تیزی سے نجات سے شرُوع کر کے فتح مندی کے الٰہی وعدوں میں پُورے طور پر داخل ہوتے، لیکن مشاہدہ اور تجربہ ظاہر کرتا ہے کہ ہم کہاں تک شکایات کرنے، برگشتگی اور بے اعتقادی میں قدیم اِسرائیلیوں کے مشابہ ہیں۔

خُوشی کی خبر یہ ہے کہ ہمیں اپنے رُوحانی سفر میں بنی اسرائیل کی سی آوارگی کو دُہرانے کی ضرُورت نہیں ہے۔ خُدا نے ہماری روحانی کامیابی کے لئے کامل اِنتظام کر رکھا ہے (دیکھیں تفسیر الکتاب، عہدِ جدید، خصُوصاً رومیوں ۶- ۸ ابواب)۔

خاکہ

۱۔ سیناؔ میں آخری ایّام (۱:۱-۱۰:۱۰)

ا۔ مردم شماری اور قبیلوں کی ترتیب (ابواب ۱، ۲)
ب۔ لاویوں کی تعداد اور اُن کے فرائض (ابواب ۳، ۴)
ج۔ پاکیزگی اور اقرار (۵:۱-۱۰)
د۔ غیرت کے بارے میں قانون (۵:۱۱-۳۱)
ہ۔ نذیر کے بارے میں قانون (باب ۶)
و۔ رئیسوں کے ہدیے (باب ۷)
ز۔ خیمۂ اجتماع کی خدمات (باب ۸)
ح۔ فسح، بادل اور چاندی کے نرسنگے (۹:۱-۱۰:۱۰)

۲۔ کوہِ سیناؔ سے موآب کے میدانوں تک (۱۰:۱۱-۲۲:۱)

ا۔ دشتِ سیناؔ سے روانگی (۱۰:۱۱-۳۶)
ب۔ لشکرگاہ میں بغاوت (باب ۱۱)
ج۔ ہارون اور مریم کی بغاوت (باب ۱۲)
د۔ موعودہ مُلک کی جاسوسی (ابواب ۱۳، ۱۴)
ہ۔ متعدد قوانین (باب ۱۵)
و۔ قورح کی بغاوت (ابواب ۱۶، ۱۷)
ز۔ لاویوں کے لئے ہدایات (ابواب ۱۸، ۱۹)
ح۔ موسیٰ کا گناہ (۲۰:۱-۱۳)
ط۔ ہارون کا انتقال (۲۰:۱۴-۲۹)
ی۔ پیتل کا سانپ (۲۱:۱-۲۲:۱)

۳- موآب کے میدانوں میں واقعات (۲:۲۲-۱۳:۳۶)

ا- بلعام نبی (۲:۲۲-۱۸:۲۵)
(۱) بلق کا بلعام کو بلانا (۲:۲۲-۴۰)
(۲) بلق کی نبوت (۴۱:۲۲-۲۵:۲۴)
(۳) بلعام کا اسرائیل کو بگاڑنا (باب ۲۵)
ب- دوسری مردم شماری (باب ۲۶)
ج- بیٹیوں کے وراثتی حقوق (۱:۲۷-۱۱)
د- یشوع موسیٰ کا جانشین (۱۲:۲۷-۲۳)
ہ- ہدیے اور منتیں (ابواب ۲۸-۳۰)
و- مدیانیوں کی بربادی (باب ۳۱)
ز- روبن، جد، اور منسّی کے نصف قبیلے کی وراثت (باب ۳۲)
ح- اسرائیلی لشکرگاہ کی ازسرِنَو ترتیب (باب ۳۳)
ط- مُلکِ موعود کی حدّیں (باب ۳۴)
ی- لاویوں کے شہر (۱:۳۵-۵)
ک- پناہ کے شہر اور سزائے موت (۶:۳۵-۳۴)
ل- شادی شدہ بیٹیوں کی وراثت (باب ۳۶)

تفسیر

۱۔ سینا میں آخری ایّام (۱:۱ — ۱۰:۱۰)

ا۔ مردم شماری اور قبیلوں کی ترتیب (ابواب ۱، ۲)

۱:۱۔ جب گنتی کی کتاب کو کھولتے ہیں تو بنی اسرائیل کو مصر سے نکلے ہوئے ایک سال اور ایک ماہ، اور خیمۂ اجتماع کو کھڑا کئے ہوئے ایک ماہ کا عرصہ ہو جاتا ہے (خروج ۴۰: ۱۷)۔ جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے، اس کتاب کو یہ نام اس لئے دیا گیا کیونکہ لوگوں کی دو دفعہ گنتی یعنی مردم شماری کی گئی (ابواب ۱، ۲۶)۔ یہاں پر مذکور مردم شماری ویسی نہیں جس کا خروج ۳۰: ۱۱-۱۶ میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ مردم شماریاں مختلف اوقات اور مختلف مقاصد کے لئے کی گئیں۔ دوسری مردم شماری (گنتی ۱) غالباً پہلی مردم شماری پر مبنی تھی، چنانچہ کل تعداد تقریباً اتنی ہی تھی۔

۱:۲، ۳۔ بنی اسرائیل بہت جلد کوہِ سینا سے ملکِ موعود کی طرف سفر شروع کرنے والے تھے۔ چنانچہ بہت ضروری تھا کہ انہیں منظم طور پر کوچ کرنے والی فوجوں کی طرح ترتیب دیا جائے۔ اس مقصد کے لئے خدا نے انہیں حکم دیا کہ مردم شماری کی جائے۔ اس مردم شماری میں ۲۰ سال یا اس سے اوپر کے مردوں کو شامل کیا گیا جو جنگ کرنے کے قابل تھے۔

۱:۴-۱۷۔ ہر قبیلے سے ایک مرد کو مردم شماری میں موسیٰ کی معاونت کے لئے مقرر کیا گیا۔ اُن کے نام آیات ۵-۶ میں دیئے گئے ہیں۔ آیت ۱۷ میں یُوں لکھا ہے: "اور موسیٰ اور ہارون نے اِن اشخاص کو جن کے نام مذکور ہیں اپنے ساتھ لیا۔"

۱:۱۸-۴۶۔ مردم شماری کے نتائج درج ذیل ہیں:

قبیلہ	حوالہ	تعداد
رُوبن	آیات ۲۰، ۲۱	۴۶,۵۰۰
شمعون	آیات ۲۲، ۲۳	۵۹,۳۰۰

جد	آیات ۲۴، ۲۵	۴۵,۶۵۰
یہوداہ	آیات ۲۶، ۲۷	۷۴,۶۰۰
اشکار	آیات ۲۸، ۲۹	۵۴,۴۰۰
زبولون	آیات ۳۰، ۳۱	۵۷,۴۰۰
افرائیم	آیات ۳۲، ۳۳	۴۰,۵۰۰
منسّی	آیات ۳۴، ۳۵	۳۲,۲۰۰
بنیمین	آیات ۳۶، ۳۷	۳۵,۴۰۰
دان	آیات ۳۸، ۳۹	۶۲,۷۰۰
آشر	آیات ۴۰، ۴۱	۴۱,۵۰۰
نفتالی	آیات ۴۲، ۴۳	۵۳,۴۰۰
کُل		۶۰۳,۵۵۰

ملاحظہ فرمائیں کہ افرائیم کے قبیلے کی منسّی کے قبیلے سے تعداد زیادہ ہے۔ یہ پیدائش ۴۸: ۱۹، ۲۰ میں یعقوب کی برکت کے عین مُطابق تھا۔ اِن قبائل کی فہرست کی ترتیب یُوں ہے: پہلو ٹھا رُوبن اور اُس کا ڈیرا (جُنوب میں)، پھر یہوداہ اور اُس کا ڈیرا (مشرق میں)، تب دان اور اُس کا ڈیرا (شمال میں) اور بالآخر افرائیم اور اُس کا ڈیرا (مغرب میں)۔

۱: ۴۷-۵۴۔ بنی اسرائیل کے جنگ جُو مردوں میں لاویوں کے قبیلے کا شُمار نہ کیا گیا (آیت ۴۷)۔ اُنھیں خیمۂ اجتماع کو لگانے، اُتارنے اور اِس سے مُتعلق خِدمت کا کام سونپا گیا۔ خیمۂ اجتماع کے گرد ڈیرے لگانے سے اُنھوں نے اُسے بے حُرمتی سے محفوظ کیا اور لوگوں کو سزا سے تحفُّظ دیا (آیت ۵۳)۔

۲: ۱، ۲۔ بنی اسرائیل کے قبائل کو حُکم دیا گیا کہ وُہ خیمہ اجتماع کے گرد اپنے خیمے لگائیں، یعنی ہر طرف تین۳ قبائل ہوں (درج ذیل نقشہ مُلاحظہ فرمائیں)۔

۲: ۳-۱۶۔ مشرق کی طرف یہوداہ کے جھنڈے تلے یہوداہ، اشکار اور زبولون تھے (آیات ۳-۹)۔ ہر ایک قبیلے کا اپنا فوجی قائد تھا۔ اِن تین۳ قبائل کی کُل تعداد ایک لاکھ چھیاسی۸۶ ہزار چار۴ سو تھی۔ جنوب میں رُوبن کے جھنڈے تلے رُوبن، شمعون اور جد تھے (آیات ۱۰-۱۶)۔

قبیلوں کی ترتیب

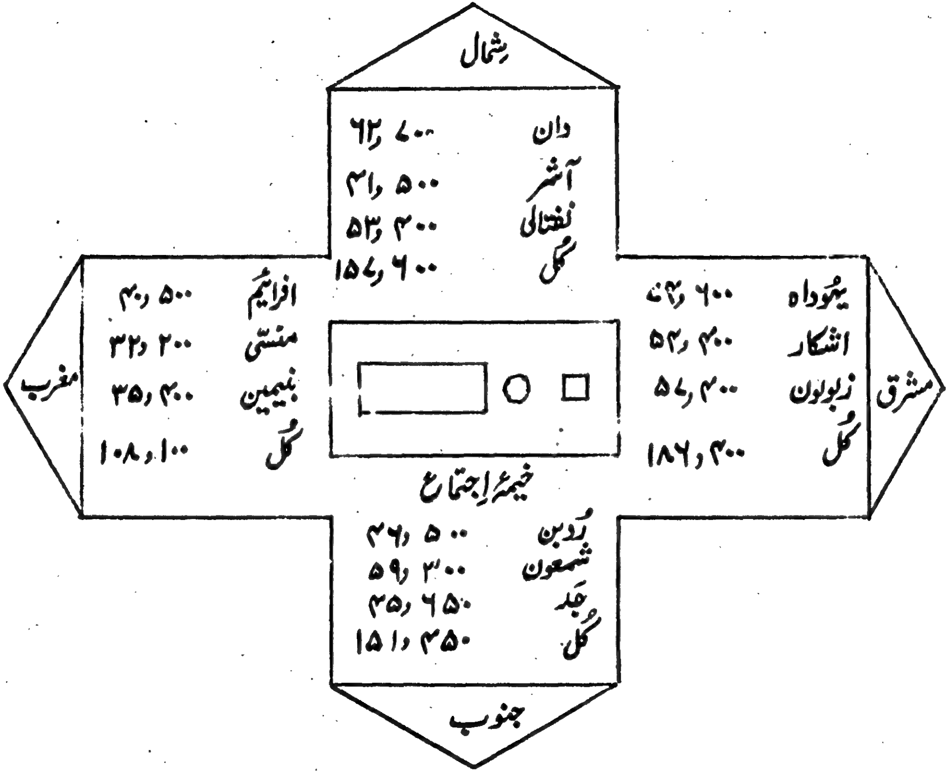
شمال
دان ۶۲،۷۰۰
آشر ۴۱،۵۰۰
نفتالی ۵۳،۴۰۰
کُل ۱۵۷،۶۰۰
مشرق
یہوداہ ۷۴،۶۰۰
اشکار ۵۴،۴۰۰
زبولون ۵۷،۴۰۰
کُل ۱۸۶،۴۰۰
مغرب
افرائیم ۴۰،۵۰۰
منسّی ۳۲،۲۰۰
بنیمین ۳۵،۴۰۰
کُل ۱۰۸،۱۰۰
خیمۂ اجتماع
جنوب
رُوبن ۴۶،۵۰۰
شمعون ۵۹،۳۰۰
جَد ۴۵،۶۵۰
کُل ۱۵۱،۴۵۰

روبن کے لشکر کی کُل تعداد ایک لاکھ اکاون ہزار چار سو پچاس تھی۔

۲: ۱۷-۳۱ - مغرب میں افرائیم کے جھنڈے تلے اِفرائیم، مُنسّی اور بنیمین تھے (آیات ۱۸-۲۴)۔ اِس لشکر کا شُمار ایک لاکھ، آٹھ ہزار اور ایک سَو تھا۔ شمال کی طرف دان کے جھنڈے تلے دان، آشر اور نفتالی تھے (آیات ۲۵-۳۱)۔ اِن کی کُل تعداد ایک لاکھ ستّاون ہزار چھ سو تھی۔ اِن قبائل کو ترتیب وار کوچ کرنا تھا۔ یہوداہ کا لشکر پہلے، پھر رُوبن کا وغیرہ۔ لاوی جد کے بعد اور افرائیم سے پہلے کوچ کرتے۔

۲: ۳۲-۳۴ - کُل جنگی مَردوں کی تعداد چھ لاکھ تین ہزار پانچ سو پچاس تھی (آیت ۳۲)۔ لاویوں سمیت (۳: ۳۹) مَردوں کی کُل تعداد ۶،۲۵،۵۵۰ تھی۔ فرض کریں کہ مَرد پُوری قوم کا تیسرا حِصّہ تھے تو قوم کی کُل تعداد کم سے کم ۱۸،۷۶،۶۵۰ تھی۔ کلیسیا کی طاقت اُس کے جنگ جُو ممبران سے ظاہر ہوتی ہے نہ کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہنے والے ممبران کی بِھیڑ سے۔

ب - لاویوں کی تعداد اور اُن کے فرائض (ابواب ۳، ۴)

ابواب ۳ اور ۴ میں لاویوں کی خِدمت کا ذکر کیا گیا ہے، جنہیں ابواب ۱، ۲ کی مردُم شُماری میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔ خُدا نے لاوی کے قبیلے کو مسکن کی خِدمت کے لئے مخصُوص کر لیا تھا۔ اوّلاً اُس نے اِسرائیلیوں کے تمام پہلوٹھے بیٹوں کو اپنی مِلکیت قرار دیا، لیکن بعد ازآں اُس نے اِلٰہی خِدمت کے لئے لاوی کے قبیلے کو چُن لیا (آیات ۱۲-۱۳)۔ لاوی کے تین بیٹے تھے۔ جیرسُون اور قہات اور مراری۔ اِن کی اولاد کو خیمۂ اجتماع کے لگانے اور اُتارنے اور اُس کی نگہداشت کی ذمّہ داری دی گئی۔

۳: ۱-۱۰ الف - ہارون کا خاندان (قہات کی نسل) کاہنوں کا خاندان تھا (آیت ۹)۔ دیگر تمام لاوی خیمۂ اجتماع سے متعلق خدمت کرتے تھے، لیکن وہ کاہن نہیں تھے۔ (یاد رہے تمام لاوی کاہن نہیں تھے لیکن تمام کاہن لاوی کی نسل سے تھے۔ اِستِثنا ۱۷: ۱۸)۔ کاہنوں کے خاندان کا آیات ۱ تا ۴ میں ذِکر کیا گیا ہے۔ بے حُرمتی کی وجہ سے ندب اور ابیہو کی موت کے بعد، ہارون کے دو بیٹے الیعزر اور اتمر رہ گئے تھے۔ لاوی کاہنوں کے خادم تھے (آیات ۵-۹)۔ ہارون اور اُس کی نسل کے سوا کوئی بھی کہانت کی خِدمت سرانجام نہیں دے سکتا تھا (آیت ۱۰ الف)۔

۳: ۱۰ب-۱۳ - عہدِ عتیق کے کاہنوں کی درمیانی ہونے کی خِدمت کی معرفت بھی کوئی گنہگار شخص خُدا کی قریبی رفاقت حاصل نہیں کر سکتا تھا۔ موت کے خوف کے تحت کاہن کو پاک چیزوں

سے دُور رہنا پڑتا تھا (آیت ۱۰ب) - لیکن اب ہمارا درمیانی اور بڑا سردار کاہن خداوند یسوع مسیح ہمیں نہ صرف خدا تک رسائی کا حق دیتا بلکہ اُس کی حضوری میں آنے کی دلیری بھی عطا کرتا ہے (عبرانیوں ۴: ۱۶) - یہ بہت بڑی تبدیلی اُس عظیم واقعے سے پیدا ہوتی ہے جو گنتی کی کتاب اور عبرانیوں کے خط کے درمیان ظہور پذیر ہوا، یعنی کلوری کے واقعے سے۔

۳: ۱۴-۳۹ - لاویوں کا جنگی مردوں کے لحاظ سے نہیں، بلکہ عبادت گزاروں کے لحاظ سے شمار ہوا (آیت ۱۵) - لاوی کے ہر ایک بیٹے کو خیمۂ اجتماع کے کسی نہ کسی حصے کی ذمہ داری دی گئی۔

قبیلہ	ذمہ داری	حوالہ	تعداد
جیرسون	خیمۂ اجتماع کے تمام پردے، غلاف اور رسیاں اور بیرونی صحن، سوائے اُس پردے کے جو عہد کے صندوق کے گرد ہوتا تھا۔	آیات ۱۸-۲۶	۷۵۰۰
قہات	پاک ترین چیزیں - عہد کا صندوق - نذر کی روٹی کی میز، برتن، پردے، مذبح، سونے کا شمع دان وغیرہ وغیرہ۔	آیات ۲۷-۳۲	۸۶۰۰
مراری	تختے، بینڈے، ستون، خانے اور رسیاں	آیات ۳۳-۳۷	۶۲۰۰

لاویوں کو مسکن کے احاطے کے باہر اپنے خیمے لگانا تھے، جیرسونی مغرب میں (آیت ۲۳)، قہاتی جنوب میں (آیت ۲۹) اور مراری کے خاندان شمال میں (آیت ۳۵) - موسیٰ اور ہارون اور اُس کے بیٹوں کو خیمۂ اجتماع کے دروازے پر مشرق کی طرف خیمے لگانا تھے (آیات ۳۸، ۳۹) (دیکھیں نقشہ)۔

لاویوں کا قبیلہ اسرائیل میں سب سے چھوٹا قبیلہ تھا - ایک مہینے سے اُوپر عمر کے لاویوں کی کُل تعداد بائیس ۲۲ ہزار تھی - تاہم آیات ۲۲، ۲۸ اور ۳۴ میں بیان کردہ کُل تعداد ۲۲،۳۰۰ تھی - اِس فرق کی مختلف تشریحات پیش کی گئی ہیں - ولیمز کا یہ خیال ہے کہ تین ۳ سو زائد پہلوٹھے بیٹے تھے جو مصر سے خروج کے وقت سے پیدا ہوئے جنہیں فطری طور پر شمار نہ کیا گیا جب لاویوں کو دوسرے قبیلوں کے پہلوٹھوں کے متبادل کے طور پر چُنا گیا۔

۳: ۴۰-۵۱ - اِس پارے کا مطلب درج ذیل ہے: تمام پہلوٹھے بیٹوں کے عوض خدا نے لاویوں کو چُن لیا کہ وہ اُس کے ہوں - ۲۲،۰۰۰ لاوی اور ۲۲،۲۷۳ پہلوٹھے بیٹے تھے (آیات ۳۹، ۴۳) - یوں بنی اسرائیل کے تمام پہلوٹھوں کے عوض لاویوں کی تعداد کافی نہیں تھی

جو بنیادی منصوبے کے تحت خدمت کرتے۔ خدا نے حکم دیا کہ ۲۷۳ زائد پہلوٹھے بیٹوں کو پانچ مثقال فی کس کے زرِ فدیہ سے چھڑایا جا سکتا ہے۔ ۱۳۶۵ مثقال زرِ فدیہ کی ادائیگی ہارون اور اُس کے بیٹوں کو کی گئی (آیت ۵۱)۔ اِس بات کو ضرور مدِ نظر رکھیں کہ آیت ۴۳ میں مذکور پہلوٹھوں میں صرف وہی شامل تھے جو مصر سے خروج کے بعد پیدا ہوئے۔

۴: ۱-۳۔ باب ۴ میں لاویوں کی گنتی کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اُن لاویوں کی تعداد معلوم کر لی جائے جو خیمۂ اجتماع کی خدمت کے لئے دستیاب تھے۔ یہ تیس سے پچاس برس کی عمر تک کے مرد تھے۔

۴: ۴-۲۰۔ خروج ۲۵: ۱۵ میں لکھا ہے "چوبیں صندوق کے کڑوں کے اندر لگی رہیں اور اُس سے الگ نہ کی جائیں"۔ لیکن آیت ۶ میں لکھا ہے کہ کاہن "اُس میں اُس کی چوبیں لگائیں"۔ اِس کا موزوں حل کائل اور ڈیلیچ کی تفسیر میں دیا گیا ہے کہ آیت ۶ کا یہ بھی ترجمہ ہو سکتا ہے کہ "اُس کی چوبوں کو ترتیب دیں"۔

پہلے قہاتیوں کے فرائض کا ذکر کیا گیا ہے (آیات ۴-۲۰)۔ ہارون اور اُس کے بیٹوں کا یہ کام تھا کہ وہ خیمۂ اجتماع اور مقدس برتنوں کو سمیٹیں (آیات ۵-۱۳)۔ عہد کا صندوق (آیات ۵، ۶)، نذر کی روٹیوں کی میز (آیات ۷، ۸)، سونے کا شمع دان (آیات ۹، ۱۰)، زرّیں مذبح (آیت ۱۱)، برتن (آیت ۱۲) اور پیتل کا مذبح (آیات ۱۳، ۱۴) تخس کی کھال میں ڈھانکا جاتا تھا۔ قہات کے دُوسرے بیٹوں کو مقرر کیا گیا کہ وہ اِن ڈھانکی ہوئی اشیا کو اُٹھائیں (پیتل کے حوض کا یہاں ذکر نہیں کیا گیا، لیکن وہ اُسے بھی اُٹھا کر لے جاتے ہوں گے)۔ اُنہیں اجازت نہیں تھی کہ وہ اِن چیزوں کو چھوئیں یا اُنہیں بے ڈھکے دیکھیں، ورنہ وہ مر جاتے (آیات ۱۵، ۱۷-۲۰)۔ ہارون کا بیٹا الیعزر خیمۂ اجتماع اور اُس کے مقدس سامان کا انچارج مقرر کیا گیا (آیت ۱۶)۔

پاک ترین مقام اور پاک مقام کے درمیان پردہ ہمیشہ عہد کے صندوق کو چھپائے رکھتا تھا کہ وہ نظر نہ آئے (آیت ۵)۔ حتیٰ کہ جب بنی اسرائیل سفر میں ہوتے تو عہد کا صندوق اِسی پردے سے ڈھکا رہتا تھا۔ یہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کی تصویر پیش کرتا ہے۔ مسیح کی مصلوبیت تک سردار کاہن کے علاوہ کوئی اَور شخص عہد کے صندوق پر خدا کے تخت کو نہیں دیکھ سکتا تھا۔ لیکن مسیح کی موت کے وقت یہ پردہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چاک ہو گیا۔

۴: ۲۱-۲۸۔ جیرسونیوں کا یہ کام تھا کہ وہ خیمۂ اجتماع کے پردوں، خیمۂ اجتماع، صحن کے

پردوں اور غلافوں کو اُٹھایا کریں۔ ہارون کا بیٹا اِتمر جیرسونیوں کا نگران تھا۔

۴: ۲۹-۳۳۔ مراری کے بیٹوں کے خاندانوں کو مقرر کیا گیا کہ وہ مسکن کے تختے، بینڈے، ستون اور ستونوں کے خانے، میخیں اور رسیاں اُٹھائیں۔

۴: ۳۴-۴۹۔ مردم شماری کے نتائج درج ذیل تھے:

قہاتی	۲۷۵۰
جیرسونی	۲۶۳۰
مراری	۳۲۰۰
۳۰-۵۰ سال کی عمر تک کے لاویوں کی کُل تعداد	۸۵۸۰

ج۔ پاکیزگی اور اقرار (۵: ۱-۱۰)

اِس حصّے میں بنی اِسرائیل کو آگاہ کرنے کے لئے ہدایات دی گئیں کہ وہ لشکرگاہ کو ناپاک نہ ہونے دیں۔ آیت ۳ میں دِیے ہوئے حکم کی وجوہات اِستثنا ۲۳: ۱۴ میں ملاحظہ فرمائیے۔ خدا لشکرگاہ میں چل پھر رہا تھا۔

۵: ۱-۴۔ کوڑھیوں، جریان کے مریضوں اور مُردے کو چھونے کے سبب ناپاک لوگوں کو لشکرگاہ سے باہر نکال دیا جاتا۔ لشکرگاہ میں خیمۂ اجتماع اور وہ تمام جگہ شامل تھی جس میں بنی اسرائیل نے خیمے لگائے ہوئے تھے۔

۵: ۵-۱۰۔ اگر کوئی مرد یا عورت کسی کا گناہ کرتا تو وہ اپنے گناہ کا اقرار کرتا اور معاوضے کے طور پر خطا کی قربانی گزرانتا اور پانچواں حصّہ زائد ادا کرتا۔ جس شخص کا قصور کیا جاتا اگر وہ مر جاتا یا اُس کا پتہ نہ چلتا اور اُس کا کوئی قریبی رشتے دار بھی نہ ہوتا تب یہ ادائیگی کاہن کو کی جاتی۔

د۔ غیرت کے بارے میں قانون (۵: ۱۱-۳۱)

اِس حصّے میں جھوٹ کو پکڑنے کی رسم کا بیان کیا گیا ہے جسے غیرت کا مقدمہ کہا گیا ہے۔ اِس رسم کا یہ مقصد تھا کہ اِس امر کا تعیّن کیا جائے کہ کوئی عورت اپنے خاوند سے بے وفائی کے شبہے میں گنہگار یا بے گناہ ہے۔ خیمۂ اجتماع کے فرش کی گرد پانی میں ملائی جاتی اور اِسے عورت

کو پلایا جاتا۔ اگر وُہ قصوُر وار ہوتی تو اِس سے وُہ ملعوُن ٹھہرتی اور اُس کا پیٹ پھُول جاتا اور اُس کی ران سڑ جاتی۔ اگر وُہ بے گناہ ہوتی تو اُسے کوئی نقصان نہ پہُنچتا۔ آیات ۱۲-۱۴ سے یہ صاف ظاہر ہے کہ خاوند کو یہ علم نہیں ہوتا تھا کہ اُس کی بیوی نے اُس سے بے وفائی کی ہے کہ نہیں۔ اِس کے لئے لازم تھا کہ پہلے اپنی بیوی کو کاہن کے پاس لائے اور اِس کے ساتھ نذر کی قربانی بھی لائے۔

۵: ۱۶-۳۱۔ کاہن مٹی کے باسن میں مٹی اور پانی کا مرکب تیار کرتا۔ وُہ اُس کے بال کھُلوا کر اُس کے ہاتھوں میں نذر کی قربانی دِئے ہوئے مذبح کے پاس لاتا۔ تب وُہ اُسے قسم کھلاتا جس کے باعث اگر وُہ قصوُر وار ہوتی تو ملعوُن ٹھہرتی۔ کِسی کتاب میں لعنتیں لکھنے کے بعد کاہن اُنہیں کڑوے پانی میں دھو ڈالتا، نذر کی قربانی کو خداوند کے حضُور ہلاتا، اُس میں سے مُٹھی بھر لے کر مذبح پر جلاتا اور پھر عورت کو پانی پلاتا۔ آیت ۲۴ میں اِس بیان کو کہ وُہ عورت کو پانی پلاتا، آیت ۲۶ میں دہرایا گیا ہے۔ وُہ صِرف ایک بار پیتی تو اُسے اِس باب میں مذکوُر سزائیں مِلتیں اور اِن سزاؤں میں بانجھ پن بھی شامل تھا۔ اگر وُہ بے گُناہ ہوتی تو اُسے پاک قرار دیا جاتا، اور وُہ سزا سے بَری ہوتی، اور معمُول کے مُطابق ازدواجی زندگی گزارتی اور بچّوں کو جنم دیتی۔ آیات ۲۹-۳۱ میں غیرت کے مُقدمے کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔

غیرت جائز اور ناجائز دونوں صُورتوں میں ازدواجی زندگی کو برباد کر سکتی ہے۔ یہ رسم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مُعاملے کو طے کرنے کا ایک طریقہ تھا۔ قصوُر وار کو خدا سزا دیتا، اور بے گُناہ ثابت ہونے سے مَرد کا اپنی شریکِ حیات کے بارے میں شک دُور ہو جاتا۔

بائبل کے بعض ایک طلبا کا یہ نظریہ ہے کہ اِس حصّے کا آنے والے دِنوں پر خصوصی اطلاق ہوگا جب بنی اسرائیل قوم کو یہوواہ سے بے وفائی کے لئے سزا مِلے گی۔

۵۔ نذیر کے بارے میں قانوُن (باب ۶)

۶: ۱-۸۔ لفظ نذیر ایک ایسے مصدر سے مشتق ہے جس کا مطلب ہے "علیحدہ کرنا"۔ نذیر کی مَنّت رضاکارانہ مَنّت تھی جو ایک مَرد یا عورت ایک مخصُوص عرصے کے لئے مان سکتا تھا۔ یہوُدی روایات کے ایک مجمُوعے مِشنہ میں بیان کیا گیا ہے کہ نذیر کی مَنّت ۱۰۰ دِنوں کے لئے مانی جاسکتی ہے، لیکن مَنّت کا عام دَورانیہ تیس ۳۰ دِن کا ہوتا تھا۔ کئی لوگ پُوری زندگی کے لئے

نذیر بنتے تھے، لیکن ایسی مثالیں بہت کم ہیں، مثلاً سموئیل، سمسون اور یوحنا بپتسمہ دینے والا۔ منّت میں تین ۳ باتیں شامل تھیں (۱) کہ وہ نہ تو انگور کھائے گا اور نہ اِس کے پھل سے تیار شدہ مشروب پیئے گا۔ اِس میں سرکہ، شراب، انگور کا رس، انگور اور کشمش بھی شامل ہے (آیات ۲-۴)۔ (۲) وہ اپنے بال نہیں کٹوائے گا (آیت ۵)، (۳) وہ کسی لاش کے نزدیک نہیں جائے گا (آیات ۶-۸)۔

مے اِنسانی خوشی کو ظاہر کرتی ہے۔ لمبے بال مرد کے لئے شرم کا باعث ہیں لہٰذا یہاں یہ انکساری کی علامت ہے۔ لاش ناپاکی پیدا کرتی ہے۔

> یوں نذیر اِس دنیا کے فرزندوں کے لئے ایک مُعمّا تھا اور اب بھی ہے۔ شادمانی کے حصول سے وہ گریز کرتا تھا، زور آور ہونے کے لئے وہ کمزور بنتا تھا، اور اپنے ناتے داروں سے محبت کرنے کی خاطر وہ اُن سے "نفرت" کرتا تھا (لوقا ۱۴: ۲۶)۔

۶: ۹-۱۲۔ اِس پارے میں اِس طریقے کا بیان ہے جس پر اُس وقت عمل کیا جاتا جب کوئی شخص نادانستہ طور پر لاش کو چھونے سے اپنی منّت کو توڑ دیتا۔ سب سے پہلے وہ سات دنوں تک طہارت کے عمل سے گزرتا جیسا کہ گنتی ۱۹ باب میں لکھا ہے۔ ساتویں دن وہ اپنا سر مُنڈاتا اور اِس کے بعد دوسرے دن وہ دو قمریاں یا دو کبوتر خداوند کے حضور پیش کرتا، ایک خطا کی قربانی کے لئے اور دوسرا سوختنی قربانی کے لئے۔ وہ جُرم کی قربانی کے لئے ایک نر برہ بھی لاتا۔ اِن قربانیوں کے باوجود اُسے پھر سے شروع کرنا پڑتا۔ گو ایک ناپاک نذیر کی ازسرِ نو تقدیس کی جاتی، لیکن اُس کی ناپاکی کے دن ضائع ہو جاتے۔ ہمارے لئے اِس کا یہ مطلب ہے کہ ایک برگشتہ ایمان دار کو بحال کیا جا سکتا ہے لیکن خدا کی رفاقت کے بغیر گزارے ہوئے دن ضائع ہو جاتے ہیں۔

۶: ۱۳-۲۱۔ جب کوئی شخص اپنی منّت کے ایّام کے اختتام تک پہنچتا تو اُسے اِن آیات میں بیان کردہ رسم ادا کرنی پڑتی۔ چار قربانیاں لائی جاتیں ۔۔ سوختنی، خطا، سلامتی اور نذر کی قربانی (آیات ۱۴، ۱۵)۔ نذیر اپنا سر مُنڈاتا اور سلامتی کی قربانی کی آگ میں اپنے بال جلا دیتا (آیت ۱۸)۔ اِس رسم میں کاہن کے حِصّے کا بیان آیات ۱۶، ۱۷، ۱۹ اور ۲۰ میں کیا گیا ہے۔ آیت ۲۱ میں رضا کی قربانی کا ذکر ہے جو نذیر اپنی منّت کی تکمیل پر گزران سکتا تھا۔

۶: ۲۲-۲۷۔ باب ۶ کی اختتامی آیات میں بہت خوبصورت اور جانے پہچانے کلماتِ برکت پیش کئے گئے ہیں جن سے ہارون اور اُس کے بیٹے لوگوں کو برکت دیتے۔ عظیم مُبشّر ڈی۔ ایل۔ موڈی نے اِس کی بہت تعریف کی:

یہاں وُہ کلماتِ برکت ہیں جو ساری دُنیا کے لئے ہیں اور یہ ہر وقت دِئے جا سکتے ہیں۔ اِن کی تاثیر کم نہیں ہوتی۔ ہر ایک دِل اِسے بیان کر سکتا ہے، یہ خدا کی تقریر ہے، ہر ایک خط کے اختتام پر یہ کلماتِ برکت لکھیں، ہر ایک دِن کا اِس سے آغاز کریں، ہر ایک رات کی اِس سے تقدیس کریں۔ یہاں وُہ کلماتِ برکت ہیں جن سے آسمان کی فرحت بخش صُبح ہماری لاچار زندگی کو تقویت دیتی، اِسے منوّر کرتی اور اِسے محفُوظ کرتی ہے۔

۹۔ رئیسوں کے ہدیے (باب ۷)

۷: ۱-۹۔ یہ باب ہمیں واپس خروج ۴۰: ۱۷ کی طرف لے جاتا ہے جب خیمۂ اجتماع کھڑا کیا گیا۔ اسرائیل کے رئیس مُختلف قبائل کے سردار تھے۔ ان کے نام گنتی ۱: ۵-۱۶ اور گنتی ۲ باب میں دِئے گئے ہیں۔ سب سے پہلے وُہ چھ پردہ دار گاڑیوں اور بارہ بیلوں کا ہدیہ لائے (آیت ۳)۔ مُوسیٰ نے دو گاڑیاں اور چار بیل جیرسون کے بیٹوں کو اور چار گاڑیاں اور آٹھ بیل مراریوں کو دِئے تاکہ وُہ انہیں خیمۂ اجتماع کے اپنے حصّے کے سامان کو اُٹھانے کے لئے استعمال کر سکیں۔ قہاتیوں کو کوئی بیل اور گاڑی نہ دی گئی کیونکہ وُہ مقدس برتنوں کا گراں بہا بوجھ اپنے کندھوں پر اُٹھاتے تھے۔

۷: ۱۰-۸۳۔ قبائلی سردار بارہ دِنوں تک مذبح کی تقدیس کے لئے ہدیے لاتے رہے۔ اِن ہدیوں کا تفصیلاً بیان کیا گیا ہے:

دِن	رئیس کا نام	قبیلہ	حوالہ
۱	نحسون	یہوداہ	آیات ۱۲-۱۷
۲	نتنی ایل	اشکار	آیات ۱۸-۲۳
۳	اِلیاب	زبولون	آیات ۲۴-۲۹
۴	الیصُور	رُوبن	آیات ۳۰-۳۵
۵	سلومی ایل	شمعون	آیات ۳۶-۴۱
۶	اِلیاسف	جد	آیات ۴۲-۴۷
۷	الیسمع	افرائیم	آیات ۴۸-۵۳
۸	جملی ایل	منسّی	آیات ۵۴-۵۹

دن	رئیس کا نام	قبیلہ	حوالہ
۹	ابدان	بنیمین	آیات ۶۰-۶۵
۱۰	اخیعزر	دان	آیات ۶۶-۷۱
۱۱	فجعی ایل	آشر	آیات ۷۲-۷۷
۱۲	اخیرع	نفتالی	آیات ۷۸-۸۳

۷:۸۴-۸۹ - ہدیوں کا کل میزان آیات ۸۴-۸۸ میں دیا گیا ہے - خدا کے لئے جو خدمت بھی کی جائے وہ اُسے نہیں بھولتا - ہدیوں کے اختتام پر موسیٰ پاک ترین مقام میں گیا اور سرپوش پر سے خدا کی آواز سنی جو اُس سے ہم کلام ہؤا - شاید خدا نے رئیسوں کے ہدیوں کے لئے اظہارِ اطمینان کیا (آیت ۸۹) - گو موسیٰ لاوی کے قبیلے سے تھا لیکن وہ کاہن نہیں تھا - تاہم خدا نے اِس معاملے میں اُسے خصوصی اجازت دی - اُسے پاک ترین مقام میں داخل ہونے کا اختیار ہی نہیں بلکہ حکم دیا (خروج ۲۵:۲۱-۲۲) -

ز - خیمۂ اجتماع کی خدمات (باب ۸)

۸:۱-۴ - ہارون کو ہدایت کی گئی کہ وہ شمع دان پر چراغوں کو اِس انداز سے ترتیب دے کہ روشنی شمع دان کے سامنے ہو - اگر روشنی رُوح القدس کی اور شمع دان مسیح کی علامت ہو تب یہ ہمارے لئے یاد دہانی ہے کہ رُوح کی خدمت یہ ہے کہ مسیح کو جلال ملے -

۸:۵-۱۳ - اس کے بعد لاویوں کی تقدیس کا بیان ہے - پہلے اُن پر خطا کا پانی چھڑکنے (وضاحت ۱۹ باب میں)، اُن کے سارے جسم پر اُسترہ پھروانے، کپڑے دھونے اور اُنہیں صاف کرنے سے اُن کو پاک کیا جاتا - جماعت کے نمائندے خیمۂ اجتماع کے دروازے پر لاویوں کے سر پہ ہاتھ رکھتے اور ہارون لاویوں کو خداوند کے حضور ہلانے کی قربانی کے طور پر پیش کرتا - اِس سے ہمیں رومیوں بارہ ۱۲ باب کی پہلی دو ۲ آیات یاد آتی ہیں جہاں ایمان داروں کو اپنے بدن زندہ اور پسندیدہ قربانی ہونے کے لئے پیش کرنے کو کہا گیا ہے - اِس کے بعد موسیٰ نے سوختنی اور خطا کی قربانی پیش کی -

۸:۱۴-۲۲ - خدا اِس بات کو دُہراتا ہے کہ خروج کے بعد پہلوٹھوں کو اپنی ملکیت قرار دینے کے لئے اُس نے لاویوں کو چُن لیا کہ وہ اُس کی ملکیت ہوں - لاویوں کو مقرر کیا گیا کہ وہ کاہنوں کی

خدمت کریں۔ جیسا کہ حکم دیا گیا تھا لاویوں کی تقدیس کی گئی اور وُہ خیمۂ اجتماع میں خِدمت کرنے لگے۔

۸: ۲۳-۲۶۔ لاوی پچیس۲۵ برس کی عُمر سے شروع کر کے پچاس۵۰ برس کی عُمر تک خدمت کر سکتے تھے (آیت ۲۴)۔ گنتی ۴: ۳ میں خدمت کے آغاز کی عُمر تیس۳۰ سال بیان کی گئی ہے۔ بعض لوگ باب ۴ کے حوالے کا اُن لوگوں پر اطلاق کرتے ہیں جو بیابان میں خیمۂ اجتماع کو اُٹھاتے تھے۔ وُہ یہ سمجھتے ہیں کہ باب ۸ میں خیمۂ اجتماع کی خِدمت کے لئے کم عُمر کا تعلّق موعُودہ مُلک میں خیمۂ اجتماع لگانے سے ہے۔ بعض ایک یہ خیال پیش کرتے ہیں کہ اضافی پانچ سال تربیتی عرصہ تھا۔ جو پچاس۵۰ سال کی عُمر پر ریٹائرڈ ہوتے تھے، مزید بھاری کام نہیں کرتے تھے لیکن اُنہیں نگران کی حیثیت سے کام کرنے کی اجازت تھی (آیات ۲۵، ۲۶)۔ اِن آیات میں "کام" اور خِدمت کے فرق کو ظاہر کیا گیا ہے۔ پہلے میں بھاری کام شامل ہے اور موخّر الذِکر میں نگہبانی کا کام شامل ہے۔

کسی شخص نے اِس بات کی نشان دہی کی ہے کہ لاوی سچّے مسیحیوں کی تصویر پیش کرتے ہیں جنہیں مخلصی دِلائی گئی، پاک صاف کیا گیا، خُداوند کی خِدمت کے لئے مخصُوص کیا گیا ہے، اور زمین پر جن کی کوئی وراثت نہیں ہے۔

ح۔ فسح، بادل اور چاندی کے نرسنگے (۹: ۱-۱۰: ۱۰)

۹: ۱-۱۴۔ آیت ۱ میں فسح منانے کے لئے خُدا کی ہدایات باب ۱ میں مذکور واقعات سے پہلے دی گئی تھیں۔ گنتی کی کتاب میں تمام واقعات تواریخی ترتیب سے مندرج نہیں ہیں۔ فسح پہلے مہینے کی چودہ۱۴ تاریخ کو منائی جاتی تھی۔ اُن لوگوں کے لئے خصُوصی گنجائش رکھی گئی جو رسُوماتی طور پر (نادانستہ) کسی اِنسانی لاش سے چھُو جانے کے باعث ناپاک ہو گئے، یا وُہ سفر پر تھے۔ وُہ ایک مہینہ بعد بھی فسح منا سکتے تھے ۔۔ یعنی دُوسرے مہینے کی چودہ تاریخ کو (آیات ۶-۱۲)۔ لیکن اِس کے علاوہ اگر کوئی شخص فسح نہ مناتا تو وُہ اپنے لوگوں میں سے کاٹ ڈالا جاتا (آیت ۱۳)۔ ایک اجنبی (غیر قوم) اگر چاہتا تو فسح میں شریک ہو سکتا تھا، لیکن اُس کے لئے بھی وُہی شرائط تھیں جو یہُودیوں کے لئے تھیں (آیت ۱۴)۔

۹: ۱۵-۲۳۔ اِن آیات میں اگلے ابواب کی پیش بینی کی گئی ہے۔ اِن میں جلالی ابر کا ذِکر ہے جو خیمۂ اجتماع کو ڈھانپے ہُوئے تھا اور جو دِن کے وقت دھُوپ سے سایہ فراہم کرتا اور رات

کے وقت آگ کا ستُون ہوتا تھا۔ جب ابر خیمۂ اِجتماع سے اُٹھ جاتا تو بنی اسرائیل اپنے خیمے اکھاڑ کر کُوچ کرتے۔ جب ابر ٹھہر جاتا تو لوگ بھی ٹھہر جاتے اور اپنے خیمے لگاتے۔ ابر اِس بات کی علامت تھا کہ خدُا اپنے لوگوں کی راہنمائی کرتا ہے۔

آج کل یوُں دِیدنی طور پر خدُا راہنمائی نہیں کرتا۔ ہم دیکھ کر نہیں بلکہ ایمان سے چلتے ہیں، تاہم یہ اُصُول ابھی تک قائم ہے کہ اُس وقت چلیں جب خُداوند چلتا ہے، لیکن اُس سے پہلے نہیں کیونکہ ”جانے کے بارے میں تاریکی ٹھہرنے کے بارے میں روشنی ہے۔“

۱۰:۱-۱۰۔ موسیٰ کو بتایا گیا کہ وُہ چاندی کے دو نرسنگے بنائے۔ اِنہیں (ا) جماعت کو خیمۂ اجتماع کے دروازے پر جمع کرنے کے لئے (آیات ۳، ۷)، (ب) کُوچ کرنے کے لئے، (ج) سرداروں کو اکٹھا کرنے کے لئے (اِس کے لئے صِرف ایک نرسِنگا پھونکا جاتا) (آیت ۴)، (د) جنگ کے الارم کے طور پر (آیت ۹) اور (ہ) خاص دِنوں یعنی عیدوں کے اعلان (آیت ۱۰) کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔

مختلف مقاصد کے لئے نرسِنگا پھونکنے کے مختلف انداز ہوتے تھے۔ آیت ۵ میں نرسِنگا پھُونکنے کا انداز کُوچ کرنے کے لئے تھا۔ مشرِق کی سمت کے قبائل پہلے کُوچ کرتے۔ کُوچ کے لئے دُوسری بار نرسنگے کی آواز اُن کے لئے سگنل تھا جو جنوب کی طرف تھے کہ وُہ کوچ کریں۔ غالباً وُہ جو مغرب اور شمال میں تھے ترتیب وار اُن کے پیچھے چلتے۔ یہ نرسنگے بیابان میں صِرف کوچ کرنے کے لئے ہی نہیں تھے بلکہ ”موعُودہ مُلک“ میں بھی استعمال کے لئے تھے (آیت ۹)۔ یہ الفاظ ملاحظہ فرمائیں: ”اپنے ملک میں“۔ خدُا نے ابرہام سے کِیا ہُوا وَعدہ پُورا کیا۔ اُس کی نسل کو ایک مُلک دیا گیا، لیکن اُن کی نافرمانی اور بے وفائی سے اُس مُلک میں داخلہ چالیس سال تک ملتوی ہو گیا۔

۲- کوہِ سینا سے موآب کے میدانوں تک (۱۰:۱۱-۲۲:۱)

ا- دشتِ سینا سے روانگی (۱۰:۱۱-۳۶)

۱۰:۱۱- آیت ۱۱ کتاب میں ایک واضح تقسیم کی نشان دہی کرتی ہے۔ اب تک لوگ کوہِ سینا میں قیام پذیر رہے۔ آیت ۱۱ تا ۲۲:۱ میں کوہِ سینا سے مُلکِ موعُود کے بالمقابل موآب کے میدانوں

تک سفر کا حال درج ہے۔ یہ سفر تقریباً چالیس^{۴۰} سال پر محیط ہے۔ اُنہوں نے دُوسری فسح کے باعث بیس^{۲۰} تاریخ تک کُوچ نہ کیا (گنتی ۹: ۱۰، ۱۱)۔

۱۰: ۱۲، ۱۳۔ سفر کا پہلا حصّہ کوہِ سینا سے دشتِ فاران تک تھا۔ تاہم دشتِ فاران تک پہنچنے سے پہلے اُن کے تین^{۳} پڑاؤ تھے۔ یعنی تبعیرہ، قیروت ہتاوہ اور حصیرات۔ وُہ درحقیقت دشتِ فاران میں گنتی ۱۲: ۱۶ میں پہنچے۔

۱۰: ۱۴- ۲۸۔ اِس کے بعد بیان کیا گیا ہے کہ قبیلوں نے کس ترتیب سے کُوچ کیا۔ ہر ایک قبیلے کا سردار اُن کا قائد تھا۔ سوائے ایک بات کے ترتیب وُہی ہے جس کا باب ۲ میں ذکر کیا گیا۔ ۲: ۱۷ سے یُوں ظاہر ہوتا ہے کہ لاوی جد کے بعد اور افرائیم سے پہلے کُوچ کرتے۔ ۱۰: ۱۷ میں جیرسونیوں اور مراریوں کو زبولون کے بعد اور قہاتیوں کو جد کے بعد فہرست میں ظاہر کیا گیا ہے۔ ظاہراً جیرسونی اور مراری اپنے سامان کے ساتھ پہلے کُوچ کرتے تاکہ پڑاؤ کے مقام پر مسکن کو کھڑا کریں، جبکہ قہاتی مقدس ظروف کے ساتھ پہنچتے۔

۱۰: ۲۹- ۳۲۔ حوباب موسیٰ کا سالہ تھا۔ رعوایل (یعنی یترو) حوباب کا باپ اور موسیٰ کا خُسر تھا۔ مدیانی ہونے کے باعث حوباب بیابان سے غالباً خُوب واقف تھا۔ شاید یہی وجہ تھی کہ مُوسیٰ نے اُسے اسرائیلیوں کے ساتھ چلنے کی دعوت دی۔ "سو تُو ہمارے لئے آنکھوں کا کام دے گا" (آیت ۳۱)۔ بائبل کے اکثر مفسرین کا یہ خیال ہے کہ حوباب کو یُوں دعوت دینا مُوسیٰ میں ایمان کی کمی کو ظاہر کرتا ہے، کیونکہ خُدا نے پہلے سے ہی وعدہ کیا تھا کہ وُہ اُن کی راہنمائی کرے گا۔

کرٹز ایک اَور نظریہ پیش کرتا ہے:

> راستہ، پڑاؤ ڈالنے کی جگہ، اور ہر ایک مقام پر پڑاؤ ڈالنے کا دورانیہ بادل کا سُتون طے کرتا۔ لیکن انسانی عقل مُعطّل نہیں کی گئی۔ پڑاؤ کے ساتھ پانی، چراگاہ، سایہ، ایندھن کے بارے میں معلومات اِن تمام تفصیلات کے لئے حوباب کا بیابان کے بارے میں تجربہ اور علم بادل کی راہنمائی کے ساتھ ساتھ ایک سُودمند مُعاونت تھا۔

۱۰: ۳۳، ۳۴۔ عہد کا صندوق اُس پردے میں لپیٹا جاتا تھا جو پاک ترین مقام کو پاک مقام سے الگ کرتا تھا (گنتی ۴: ۵)، اور قہاتی اُسے اُٹھا کر لشکر کے آگے آگے چلتے۔ سینا سے قادِس برنیع تک کا سفر تین^{۳} دن کا تھا۔ جب خُداوند اُن کے آرام کی جگہ تلاش کرتا تو

جلالی بادل اُن پر سایہ کئے رہتا۔

۱۰: ۳۵، ۳۶ ۔ یہ نہیں بتایا گیا کہ آیا حوباب بنی اسرائیل کے ساتھ گیا یا نہیں۔ لیکن قضاۃ ۱: ۱۶ اور ۴: ۱۱ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وُہ اُن کے ساتھ گیا کیونکہ اُس کی نسل کا اِسرائیلیوں کے نسب نامے میں ذکر موجود ہے۔ صُبح کو عہد کے صندُوق کے کُوچ کے وقت مُوسیٰ خُدا سے فتح کی اِلتجا کرتا اور جب شام کے وقت یہ ٹھہر جاتا تو وُہ دُعا کرتا کہ خُداوند بنی اِسرائیل میں لوٹ آئے۔

ب۔ لشکر گاہ میں بغاوت (باب ۱۱)

۱۱: ۱-۳ ۔ یہ دیکھ کر قاری چونک اُٹھتا ہے کہ خُدا نے بنی اسرائیل کے لئے کیا کُچھ نہ کیا لیکن اِس کے باوجود وُہ ہر وقت اُس کے خِلاف شکایت کرنے اور کُڑکُڑانے کے لئے تیار رہتے تھے۔ اِس کا ایک اشارہ آیت ۱ میں مِلتا ہے۔ "آگ لشکر گاہ کو ایک کنارے سے بھسم کرنے لگی"۔ یہ غیر مُطمئن اور شورش پسند لوگ عہد کے صندُوق سے کُچھ فاصلے پر تھے۔ خُدا کی آگ نے لشکر گاہ کے ایک کنارے کو جلا دیا۔ اِس جگہ کا نام تبعیرہ (جلانا) پڑ گیا۔

۱۱: ۴-۹ ۔ دُوسری بار بڑبڑاہٹ عین لشکر گاہ میں ہُوئی، لیکن اِس بار اِس کی وجہ "مِلی جُلی بھیڑ" یا (باغی) کے الفاظ میں پائی جاتی ہے۔ کُچھ بے دین لوگ مصر سے بنی اِسرائیل کے ساتھ چلے آئے تھے، اور وُہ اسرائیلیوں کے لئے مُسلسل سر دَردی بنے رہے۔ اُن کی بے قناعتی اِسرائیلیوں میں بھی سرایت کرنے لگی، اور وُہ مصر کی خوراک کو شِدّت سے یاد کرتے ہُوئے مَنّ سے حقارت کرنے لگے۔ زبور ۷۸: ۱۷-۳۳ میں اِس پر خُدا کی تفسیر ملاحظہ فرمائیے۔

۱۱: ۱۰-۱۵ ۔ مُوسیٰ نے پہلے تو خُداوند سے فریاد کی کہ وُہ اکیلا ایسے لوگوں کی دیکھ بھال نہیں کر سکتا، اور پھر اُس نے بیان کیا کہ اِتنی بڑی بھیڑ کو گوشت کھلانا ناممکن ہے۔ بالآخر اُس نے اِن مسائل سے فرار کے لئے موت مانگی۔

۱۱: ۱۶، ۱۷ ۔ خُداوند کا پہلا جواب یہ تھا کہ اُس نے ستّر بزرگوں کو مُقرر کیا کہ مُوسیٰ کی مدد کریں۔ اِس سے قبل مُوسیٰ نے اپنے سُسر کی نصیحت کے مُطابق لوگوں کو سِول اختیارات دیتے ہوئے مُقرّر کیا تھا (خروج ۱۸: ۲۵؛ اِستثنا ۱: ۹-۱۵)۔ ممکن ہے کہ یہاں جن ستّر افراد کو منتخب کیا گیا اُن کا یہ کام ہو کہ وُہ رُوحانی بوجھ اُٹھانے میں مُوسیٰ کے مددگار ہوں۔ ان دو مختلف تقرریوں کو خلط ملط نہیں کرنا چاہئے۔

۱۱: ۱۸-۲۳۔ جہاں تک لوگوں کا تعلق ہے، خُدا نے کہا کہ اُنہیں کثرت سے گوشت کھانے کو ملے گا۔ وُہ اُنہیں اِس قدر گوشت دے گا کہ اُنہیں اِس سے گِھن آنے لگے گی۔ وُہ اِسے مہینہ بھر کھاتے رہیں گے۔ موسیٰ نے سوال کیا کہ یہ کیسے ممکن ہوگا لیکن خُداوند نے وعدہ کیا کہ ایسا ہی ہوگا۔ کوہِ سینا کی راہ پر خُدا نے معجزانہ طور پر بنی اِسرائیل کو گوشت مہیا کیا تھا (خروج ۱۶: ۱۳)۔ موسیٰ کو یہ یاد رکھنا چاہئے تھا۔ اُسے خُدا کی قُدرت پر شک نہیں کرنا چاہئے تھا۔ حالات کی تنگی میں ہم کس قدر جلدی سے خُداوند کی ماضی کی مہربانیوں کو بھول جاتے ہیں۔

۱۱: ۲۴-۳۰۔ جب ستّر بزرگوں کو باقاعدہ طور پر مقرر کیا گیا تو خُداوند کی رُوح اُن میں آئی اور وُہ نبوّت کرنے لگے، یعنی اُنہوں نے براہِ راست خُدا کے مکاشفے کو بیان کیا۔ حتّٰی کہ دوؔ شخص جو لشکر گاہ میں رہ گئے تھے وُہ بھی نبوّت کرنے لگے۔ یشوؔع کا یہ خیال تھا کہ اِس معجزے سے موسیٰ کی قیادت کو خطرہ لاحق ہے، چنانچہ اُس نے انہیں باز رکھنے کی کوشش کی۔ لیکن موسیٰ نے آیت ۲۹ میں مذکور جواب سے وسیع القلبی کا مظاہرہ کیا۔

۱۱: ۳۱-۳۵۔ جس گوشت کا وعدہ کیا گیا وُہ اُنہیں بٹیروں کی صُورت میں ملا۔ آیت ۳۱ کا یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ بٹیریں زمین سے دوؔ ہاتھ اُوپر اُڑ رہی تھیں، یا دوؔ ہاتھ تک بٹیروں کے ڈھیر لگ گئے۔ موخرالذکر تشریح ممکن نہیں کہ بٹیریں جو دُوسرے مُلک سے آئیں وُہ اِس قدر زیادہ تھیں کہ اگر جہاز پر بیٹھ جاتیں تو وُہ ڈوب جاتا۔ لوگوں نے گوشت سے ضیافت اُڑائی، لیکن اکثر بہت جلد خطرناک وَبا سے مر گئے۔ اِس جگہ کا نام قبروت ہتّاوہ (حرص کی قبریں) پڑ گیا۔ حصیرات اُن کے اگلے پڑاؤ کا مقام تھا (آیت ۳۵)۔

ج۔ ہاروؔن اور مریمؔ کی بغاوت (باب ۱۲)

۱۲: ۱، ۲۔ اِسرائیل کی تاریخ میں اگلے افسوس ناک باب کا تعلق لوگوں کے دوؔ قائدین یعنی مریمؔ اور ہاروؔن سے ہے۔ گو وُہ موسیٰ کی بہن اور بھائی تھے، تاہم کُوشی عورت سے بیاہ کرنے کے سبب سے وُہ اُس کی بدگوئی کرنے لگے۔ کم از کم یہ اُن کا ایک بہانہ تھا۔ لیکن اصل وجہ آیت ۲ میں دی گئی ہے۔ وُہ موسیٰ کی قیادت سے جلتے تھے۔ وُہ اِس قیادت میں حصّہ دار بننا چاہتے تھے۔ ابھی تک کسی کُوشی عورت سے بیاہ کرنے کے خلاف کوئی قانون نہیں تھا لیکن جب وُہ موعُودہ مُلک میں آئے تو اِسرائیلیوں کو غیر قوم سے شادی کرنے سے منع کر دیا گیا (استثنا ۷: ۱-۴)۔

۱۲: ۳ - موسیٰ نے اپنے آپ کو بری الذّمہ قرار دینے کی کوشش نہ کی بلکہ خُدا پر بھروسا کیا جس نے اُسے یہ قیادت دی تھی۔ اُس کے خاندان (باب ۱۲)، قائدین (باب ۱۶) اور بِالآخر پُوری جماعت نے (۱۶: ۴۱، ۴۲) اُس کے اختیار کو متنازعہ بنالیا۔ لیکن جب موسیٰ کے مخالفین کو خُدا نے سزا دی تو وُہ خوش نہیں ہُوا بلکہ اُس نے اُن کے لئے شفاعت کی۔ وُہ فی الحقیقت ایک حلیم شخص تھا بلکہ تمام رُوئے زمین پر وُہ سب سے زیادہ حلیم شخص تھا۔ یہ حقیقت کہ اُس نے اپنے بارے میں لکھا، اُس کے حِلم سے اِنکار نہیں کرتی، بلکہ ۲-پطرس ۱: ۲۱ ب کی وضاحت کرتی ہے۔ اُس نے وہی لکھا جیساکہ رُوحُ القُدس نے اُسے تحریک دی۔

۱۲: ۴ - ۸ - خُدا نے موسیٰ، ہارون اور مریم کو خیمۂ اجتماع کے دروازے پر بُلایا اور مریم اور ہارون کو ملامت کی اور انہیں یاد دِلایا کہ تمام انبیا کی نسبت موسیٰ کو خُدا کی زیادہ قُربت حاصِل ہے۔ وُہ دُوسروں سے شاید رویا اور خواب کے ذریعے بالواسطہ بات کرے، لیکن اُس نے مُوسیٰ سے بِلا واسطہ رُوبرُو باتیں کیں۔ (آیت ۸ میں لفظ "رُوبرُو" کا واضح اور صاف مطلب ہے کہ اُن کے درمیان کوئی دُرمیانی نہیں تھا)۔ خداوند کے دیدار کا مطلب ہے کسی طرح کا ظہور یا دیدنی طور پر موجودگی۔ گو مریم خُود نبیہ تھی (خرُوج ۱۵: ۲۰) خُداوند نے مُوسیٰ اور دیگر نبیوں کے ساتھ اپنے تعلق کے فرق کو واضح کردیا۔ اِس واقعہ کے بعد سوائے مریم کی موت کے، اُس کا کوئی اَور ذِکر نہیں ہے (گنتی ۲۰: ۱)۔

۱۲: ۹، ۱۰ - خُداوند خفا ہوکر اُن سے جُدا ہُوا۔ مریم کی بغاوت کی اُسے یہ سزا ملی کہ وُہ کوڑھی ہوگئی۔ ہارون کو سزا نہیں ملی، اِس کے لئے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مریم ہی اِس معاملے میں پیش پیش تھی۔ وُہ اِس اَمر کی نشان دہی کرتے ہیں کہ آیت ۱ میں فعل مؤنث واحد ہے۔ ہارون سردار کاہن تھا، اور اگر اُسے سزا کے طور پر کوڑھی بنا دیا جاتا، تو وُہ لوگوں کے لئے کہانتی خِدمت نہ کر پاتا۔ ممکن ہے کہ اُس کے عُہدے نے اُسے اُس تمام ذِلّت سے بچا لیا جو مریم کو اُٹھانا پڑی۔

۱۲: ۱۱-۱۶ - ہارون نے موسیٰ کے سامنے اپنے گُناہ کا اقرار کیا اور اس سے اِلتجا کی کہ "وُہ مریم کو اُس مَرے ہُوئے کی طرح نہ رہنے دے جس کا جسم اُس کی پیدائش ہی کے وقت آدھا گلا ہُوا ہوتا ہے"۔ موسیٰ کی شفاعت کے جواب میں خُدا نے مریم کو کوڑھ سے شفا دے دی لیکن تاکید کی کہ وُہ کوڑھی کے پاک صاف ہونے کے سات دِن کے معمُول کے عرصے کو پُورا کرے۔ خُداوند نے موسیٰ کو یاد دلایا کہ اگر اُس کے باپ نے اُس کے مُنہ پر فقط تھُوکا ہی ہوتا، تو کیا وُہ ناپاک کی طرح شرمندہ اور لشکر گاہ سے باہر نہ رہتی۔

د- موعُودہ مُلک کی جاسُوسی (ابواب ۱۳، ۱۴)

۱۳: ۱-۲۰- اِس باب میں خُداوند نے جاسُوسوں کو بھیجنے کا حکم دیا- اِستثنا ۱: ۱۹-۲۲ میں یہ لوگوں کی طرف سے تجویز تھی- بلاشبہ خُدا کا حُکم لوگوں کی درخواست کے جواب میں تھا حالانکہ اُن کے رویّے میں بے اعتقادی تھی- آیات ۴-۱۵ میں بارہ جاسُوسوں کے نام دئے گئے ہیں- خصُوصی طور پر کالب (آیت ۶) اور ہوسیع (آیت ۸) کے نام ملاحظہ فرمائیں- مُوسیٰ نے ہوسیع کو یشُوع کہہ کر پکارا (آیت ۱۶)- مُوسیٰ نے بارہ جاسُوسوں سے کہا کہ اُس مُلک اور اُس کے باشندوں کے متعلق مکمّل رپورٹ لائیں (آیات ۱۷-۲۰)- پہلے اُنہیں جنوب میں نجف میں، اور پھر مُلک کے وسطی حصّے میں پہاڑی ملک کی طرف جانا تھا-

۱۳: ۲۱-۲۹- جاسُوسوں نے جنوب میں دشتِ صین سے شرُوع کر کے شمال میں رحوب تک جاسُوسی کی- آیات ۲۲-۲۴ میں جنوب میں جاسوسی کی کارکردگی کا بیان کیا گیا ہے- حبرون میں انہوں نے عناق کے تین بیٹوں کو دیکھا جو استثنا ۲: ۱۰، ۱۱ کے مُطابق جبّار تھے- حبرُون کے قریب وُہ تاکستانوں کی وادی میں آئے- اُنہوں نے انگوروں کا ایک بڑا گچھا کاٹ لیا اور لاٹھی پر ڈالا جسے دو آدمی اُٹھائے ہوُئے تھے، اور اُسے لشکر گاہ میں لائے- وُہ کچھ انار اور انجیر بھی لائے- اِس جگہ کا نام وادیِ اسکال پڑ گیا جس کا مطلب ہے "گچھا"- جاسُوسوں کی اکثریت نے یہ رپورٹ دی کہ مُلک تو بہت اچھّا ہے لیکن اُس کے باشندے نہایت خطرناک ہیں- جاسُوسوں نے، اِن باشندوں کو فتح کرنے کے لئے اِسرائیل کی قوّت پر شک کیا (حالانکہ خُدا نے وعدہ کیا تھا کہ وُہ اُنہیں نِکال دے گا)-

۱۳: ۳۰-۳۲- کالب نے یشُوع اور اپنی طرف سے اِس اعتماد کا اظہار کیا کہ بنی اسرائیل فتح مند ہوں گے- لیکن دُوسرے جاسُوسوں نے اِس کا صاف صاف انکار کر دیا- یہ الفاظ "ایسا مُلک جو اپنے باشندوں کو کھا جاتا ہے" کا مطلب ہے کہ موجُودہ باشِندے، وہاں دیگر سکُونت پذیر ہونے کی کوشِش کرنے والوں کو کھا جائیں گے-

۱۳: ۳۳- دس جاسُوسوں نے مُلک کو ایک غلط تناظر میں دیکھا- اُنہوں نے اپنے آپ کو ایسے دیکھا جیسے کنعان کے باشِندوں نے اُنہیں دیکھا (ٹِڈّے)- یشُوع اور کالب نے اسرائیل کو خُدا کے نقطۂ نظر سے دیکھا کہ وُہ اِس قابِل ہیں کہ اُس مُلک کو فتح کر لیں- دس بے اعتقاد جاسُوسوں کے لئے یہ مشکل تھی کہ انہیں یہ جبّار ناقابِلِ تسخیر دکھائی دیتے تھے- دو با اِعتقاد جاسُوسوں کے

لئے جبّاروں کی موجُودگی کوئی اہمیت نہیں رکھتی تھی۔

۱۴: ۱-۱۰۔ تمام جماعت موسیٰ اور ہارون کی بڑی تلخی سے شکایت کرنے لگی، یہاں تک کہ خُداوند کو بھی مُوردِ الزام ٹھہرانے لگے کہ وُہ اُنہیں ملکِ مصر سے اِس لئے نکال لایا کہ اُنہیں موعُودہ مُلک میں تلوار سے قتل کروا ڈالے۔ یہاں تک کہ اُنہوں نے ایک نیا قائد بنانے کی تجویز پیش کی جو اُنہیں واپس مصر لے جائے (آیات ۱-۴)۔ جب یشوؔع اور کالبؔ نے لوگوں کو یقین دہانی کرائی کہ وُہ دشمن پر فتح مند ہوں گے تو بنی اسرائیل نے اُنہیں سنگسار کرنے کی سازش تیار کی (آیات ۶-۱۰)۔

آیات ۳ اور ۴ میں بے اعتقادی کی حماقت کی تصویر پیش کی گئی ہے۔ مصر کو واپس چلیں، اُس مُلک میں واپس چلیں جسے اُن کے خُدا نے برباد کر دیا۔ اُس مُلک کو واپس چلیں جو ابھی تک اپنے پہلوٹھوں کے لئے ماتم کر رہا ہے۔ اُس مُلک میں واپس چلیں جسے اُنہوں نے خروج کی رات لُوٹا تھا۔ بحرِ قُلزم کو واپس چلیں جہاں مصری فوج اُن کا پیچھا کرتے ہوئے ڈُوب گئی تھی۔ فرعون اُن کا کس طرح سے سواگت کرے گا؟ تاہم اُنہیں یہ اِقدام خُدا پر ایمان کی نسبت کہ وُہ انہیں مُلکِ کنعان میں فتح مند کرے گا زیادہ محفُوظ لگتا تھا۔ یہوواہ نے مصر کو سزا دی، سمُندر کو دو ٹکڑے کر دیا، آسمانی روٹی سے اُنہیں سیر کیا، اور بیابان میں اُن کی راہنمائی کی۔ لیکن اِس کے باوجود اُنہیں اُس کی قوّت پر اِعتماد نہیں تھا کہ وُہ اُنہیں چند جبّاروں پر فتح مندی بخشے گا۔ اُن کی حرکتوں سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ خُدا کے بارے میں اُن کے کیا تصوّرات ہیں۔ اُنہوں نے اُس کی قوّت پر شک کیا، کیا واقعی خُداوند جبّاروں کا مُقابلہ کر سکتا تھا؟ وُہ یہ سمجھنے سے قاصر رہے کہ گزشتہ سال یہوواہ کی فطرت اور اُس کے طریقوں کو اُن پر کتنی صفائی سے ظاہر کیا گیا تھا۔ خُدا کے بارے میں گھٹیا تصوّر کسی شخص یا ایک پُوری قوم کو تباہ و برباد کر سکتا ہے، جیسا کہ یہاں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔

۱۴: ۱۱-۱۹۔ خُدا نے دھمکی دی کہ وُہ پُوری قوم کو ترک کر کے موسیٰ کی نسل سے ایک نئی قوم تیار کرے گا (آیات ۱۱، ۱۲)۔ لیکن موسیٰ نے اُن کی شفاعت کی اور خُداوند کو یاد دِلایا کہ غیر قومیں کہیں گی کہ خُداوند اپنی اُمّت کو ملکِ موعُود میں پُہنچا نہ سکا (آیات ۱۳-۱۹)۔ خُدا کی اپنی عزّت خطرے میں تھی اور موسیٰ نے بڑی زور دار دلیل سے سفارش کی۔ خرُوج ۳۴: ۶، ۷ میں خُداوند نے اپنے آپ کو موسیٰ پر ظاہر کیا۔ آیت ۱۸ میں موسیٰ نے اپنی دُعا کی بنیاد کے لئے اپنے بارے میں خُدا کے الفاظ کو ہُو بہُو پیش کیا۔ لوگوں کی نسبت موسیٰ کا علمِ الٰہیات کس قدر مختلف ہے۔ اُس کے علمِ الٰہیات کی بُنیاد خُدا کا مکاشفہ ہے، جبکہ لوگوں کے علمِ الٰہیات کی بنیاد اِنسانی تصوّر پر ہے۔

۱۴: ۲۰- ۳۵- گو خُدا نے یہ جواب دیا کہ وُہ قوم کو برباد نہیں کرے گا، لیکن اُس نے یہ فیصلہ سُنا دیا کہ بیس سال یا اِس سے اُوپر کی عُمر کے مَردوں (گنتی ۲۶: ۶۴، ۶۵؛ اِستثنا ۲: ۱۴) میں سے صِرف یشوعؔ اور کالِبؔ ہی موعُودہ مُلک میں داخِل ہوں گے۔ باقی چالیس سال تک بیابان میں آوارہ پھرتے رہیں گے، حتّٰی کہ بے اعتقاد نسل مَر جائے گی۔ لڑکوں بالوں کو اپنے والِدوں کی زِناکاری کا پھل پانا ہوگا (آیت ۳۳)۔ تاہم چالیس سال کے بعد اُنہیں مُلکِ موعُود میں داخِل ہونے کی اجازت ہوگی۔ چالیس سال ایک تخصیصی عدد ہے کیونکہ جاسُوسوں نے چالیس دِن تک مُلک کی جاسُوسی کے لئے مُہم جوئی کی (آیت ۳۴)۔ چالیس سال ایک پورا عدد ہے، حالانکہ حقیقت میں یہ تقریباً ۳۸ سال تھے۔ اِسرائیل کے مصؔر سے نکلنے اور کنعاؔن تک پہنچنے تک چالیس سال تھے۔ خُداوند جو بھلائی لوگوں سے کرنا چاہتا تھا، اُنہوں نے اُس کا انکار کر دیا، چنانچہ جس بُرائی کا انہوں نے انتخاب کیا، اُس کا خمیازہ اُنہیں بھگتنا پڑا۔ تاہم اِس کا یہ مطلب نہیں کہ چونکہ انہیں مُلک میں داخِل نہ ہونے دِیا گیا اِس لئے وُہ ابدی ہلاکت کے وارِث ہُوئے۔ اُن میں سے بہتیرے خُداوند پر ایمان سے بچ گئے، حالانکہ اُنہیں اُن کی نافرمانی کی اِس دُنیا میں سزا ملی۔

بنی اسرائیل کے بیابانی سفر میں صحیح راستے کے بارے میں بہت زیادہ ابہام ہے۔ اِس ضِمن میں بھی وثوق سے نہیں کہا جا سکتا کہ ہر ایک مقام پر اُنہوں نے کتنے عرصے تک قیام کیا۔ مثلاً بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وُہ ۳۷ سال تک قادؔس میں ٹھہرے اور ایک سال تک انہوں نے بحرِ قلزؔم کے ساحل سے جنوب کی طرف جسے آج کل خلیج عقبہ کہا جاتا ہے سفر کیا۔ سیناؔ سے موآبؔ کے میدانوں تک کے سفر کے دوران مقامات اور نام اب قابِلِ شناخت نہیں ہیں۔

آیت ۲۱ میں مذکُور "خُداوند کے جلال" کا مطلب اُس کا راست باز مُنصف کی حیثیت سے جلال ہے جو بنی اسرائیل کے نافرمان لوگوں کو سزا دیتا ہے۔ اِسرائیلیوں نے دس بار خُداوند کو آزمایا (آیت ۲۲)۔ اُنہوں نے اُسے درج ذیل مقامات پر آزمایا: بحرِ قلزؔم پر (خرُوج ۱۴: ۱۱، ۱۲)، مارہؔ پر (خروج ۱۵: ۲۳)، سیؔن کے بیابان میں (خرُوج ۱۶: ۲)، مَنّ کے سلسلے میں دو بغاوتیں (خروج ۱۶: ۲۰، ۲۷)، رفیدیؔم پر (خروج ۱۷: ۱-۲)، حورؔب پر (خرُوج ۳۲: ۷)، تبعیرؔہ پر (گنتی ۱۱: ۱)، قبروت ہتاوؔہ پر (گنتی ۱۱: ۴ سے آگے) اور قادِؔس پر (جاسُوسوں کی رپورٹ پر بڑبڑانا۔ گنتی ۱۴ باب)۔

۶۰۳،۵۵۰ جنگی مَردوں میں سے جو مصؔر سے نکل کر آئے صِرف یشوعؔ اور کالبؔ موعُودہ

مُلک میں داخل ہوئے (آیات ۲۹، ۳۰؛ اِستثنا ۲: ۱۴)۔

۱۴: ۳۶-۳۸- دس بے اعتقاد جاسوس جو بُری رپورٹ لائے وبا سے مر گئے، لیکن یشوع اور کالب اِس سے بچ گئے۔

۱۴: ۳۹-۴۵- اُن کی سزا کے بارے میں سُن کر لوگوں نے موسیٰ کو بتایا کہ وہ خُدا کی فرماں برداری کریں گے اور ملکِ موعود میں جائیں گے، غالباً اِس کا یہ مطلب ہے کہ قادِس برنیع سے براہِ راست شمال کی طرف (آیت ۴۰)۔ لیکن موسیٰ نے انہیں بتایا کہ نہ کریں کیونکہ اب موقع ہاتھ سے نکل چُکا ہے، خُداوند اُن سے جُدا ہو گیا ہے اور اگر انہوں نے مُلکِ کنعان پر حملہ کیا تو انہیں شکست ہوگی۔ لیکن وہ موسیٰ کی نصیحت کو رد کرتے ہوئے پہاڑ پر چڑھ گئے اور اُن پر مُلک کے بے دین باشندوں نے حملہ کیا اور انہیں پسپا کر دیا (آیت ۴۵)۔

۵۔ مُتعدّد قوانین (باب ۱۵)

۱۵: ۱-۲- ہم یہ نہیں جانتے کہ باب ۱۴ اور ۱۵ کے درمیان کتنا عرصہ گُزرا، لیکن "وہ اُس مُلک کو دیکھنے بھی نہ پائیں گے" (۱۴: ۲۳) اور "جب تم اپنے رہنے کے مُلک میں پہنچو" (۱۵: ۲) میں نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔ خُدا کے مقاصد میں گو بعض اوقات گناہ کی وجہ سے رُکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے لیکن وہ اِس کے باوجود پورے ہو کر رہتے ہیں۔ اُس نے مُلکِ کنعان کا ابرہام سے وعدہ کیا، اور جب اُس کی نسل کی ایک پُشت اِس قدر بے وفا نکلی کہ اُسے حاصل نہ کر سکی تو اُس نے اُسے اگلی پُشت کو دیا۔

۱۵: ۳-۲۹- اِس باب کی پہلی ۲۹ آیات میں اُن قُربانیوں کا ذِکر ہے جو بنی اِسرائیل مُلک میں بس جانے کے بعد گُزراننے کو تھے۔ اِن میں سے بیشتر قربانیوں کا تفصیلاً ذِکر ہو چُکا ہے۔ یہاں پر جماعت کی طرف سے نادانستہ طور پر ہو جانے والے گُناہوں پر زور دیا گیا ہے (آیات ۲۲-۲۶)، یا وہ گُناہ جو نادانستہ طور پر کسی فردِ واحد سے سرزد ہُوا ہو (آیات ۲۷-۲۹)۔ آیت ۲۴ میں جماعت کی دو قربانیوں کا ذِکر کیا گیا ہے، یعنی ایک بچھڑے اور ایک بکرے کی قُربانی کا۔ لیکن احبار ۴ باب میں بیان کیا گیا ہے کہ جماعت صرف ایک بچھڑا لائے۔ لیکن احبار ۴ باب میں یہ بھی لکھا ہے کہ جب کوئی سردار گُناہ کرے تو وہ ایک بکرا لائے۔ غالباً یہاں اِن دو قُربانیوں کا اِکٹھا ذِکر کیا گیا ہے، جبکہ احبار کی کتاب میں علیٰحدہ علیٰحدہ ذِکر ہُوا ہے۔ آیات ۲۰ اور

۲۱ میں ایسا حکم ہے جسے کلامِ مُقدّس میں بار بار دُہرایا گیا ہے یعنی "پہلے ہی، اپنے پہلے ... کو خداوند کے حضور"۔ خواہ یہ پہلوٹھے یا پہلے پھل ہوں، خُداوند کو ہر شے میں سے بہتر حصّہ دیں۔ یہ اِس بات کی یاد دہانی تھی کہ جو کچھ اِن کے پاس ہے وُہ خداوند کی طرف سے ہے لہٰذا وُہ یہوواہ ہی کا ہے۔

۱۵: ۳۰-۳۶۔ بے باک ہو کر گُناہ کرنے اور خدا کے کلام سے قصداً بغاوت کرنے کے لئے کوئی قُربانی نہیں تھی۔ جو ایسے گُناہ کے مرتکب ہوتے اُنہیں جماعت میں سے کاٹ ڈالا جاتا (آیات ۳۰، ۳۱)۔ بے باکی کے گُناہ کی آیات ۳۲-۳۶ میں ایک مثال موجود ہے۔ ایک شخص سبت کے دِن لکڑیاں چُن رہا تھا، اور یہ شریعت کی واضح نافرمانی تھی۔ یہ بتایا گیا کہ اُسے جان سے مارا جائے (خروج ۳۱: ۱۵)، لیکن سزائے موت کا طریقہ کار نہیں بتایا گیا تھا۔ اب خُدا نے بتایا کہ اُسے لشکر گاہ سے باہر لے جا کر سنگسار کیا جائے۔

۱۵: ۳۷-۴۱۔ یہُودیوں کو حُکم دیا گیا کہ وُہ اپنے پیراہنوں کے کناروں پر جھالریں لگائیں اور ہر کنارے کی جھالر کے اُوپر آسمانی رنگ کا ڈورا ٹانکیں۔ نیلا رنگ آسمانی رنگ ہے اور اِس کا یہ مقصد تھا کہ وُہ انہیں پاکیزگی اور فرماں برداری کی یاد دلائے، جو خدا کے فرزندوں کا فرض ہے۔

و۔ قورح کی بغاوت (ابواب ۱۶، ۱۷)

۱۶: ۱-۳۔ قورح ہارُون کا چچا زاد بھائی تھا (خروج ۶: ۱۸-۲۱)، وہ لاوی تھا لیکن کاہن نہیں تھا۔ وُہ اِس حقیقت سے بے زار تھا کہ صرف ہارُون کے گھرانے کو کہانت کا حق دیا گیا۔ داتن، ابیرام اور اون روبن کے قبیلے سے تھے اور انہیں اِس بات کا دُکھ تھا کہ موسیٰ اُن کا قائد ہو۔ آیت ۱ کے بعد اون کا ذکر نہیں ہُوا اور یہ جاننا ناممکن ہے کہ آیا اُس کا حشر دوسروں جیسا ہُوا یا اُن سے فرق۔ دو سو پچاس رئیس ــ اسرائیل کے سردار کہانت اور رسُول اختیار کے خلاف بغاوت کے لئے اُٹھ کھڑے ہُوئے (آیت ۲)۔ اُنہوں نے یہ دلیل پیش کی کہ سب لوگ مقدّس ہیں لہٰذا اُنہیں قربانیاں گزراننے سے منع نہ کیا جائے (آیت ۳)۔

۱۶: ۴-۱۱۔ اِس مُعاملے کو طے کرنے کے لئے موسیٰ نے قورح اور اُس کے ساتھی باغیوں کو حکم دیا کہ اگلے دِن اپنے اپنے بخُوردان لے کر حاضر ہوں (آیات ۶، ۷)۔ بخُور جلانا کاہنوں کا کام تھا۔ اگر خُدا نے انہیں کاہنوں کی حیثیت سے تسلیم نہ کیا، تو وُہ اپنی ناپسندی کا اظہار کر دے گا۔

۱۶: ۱۲-۱۵۔ جب داتن اور ابیرام کو موسیٰ نے بُلایا تو اُنہوں نے اپنے خیموں سے باہر آنے

سے اِنکار کر دیا، بلکہ اُس کی قیادت کو بُرا بھلا کہنے لگے۔ یہ لوگ اِس سے قبل ایک وعدے کا حوالہ دے رہے تھے (خرُوج ۳: ۸) کہ خُدا انہیں ایک ایسے مُلک میں لے جائے گا "جہاں دُودھ اور شہد بہتا ہے"۔ یہاں وُہ بڑے طنزیہ انداز سے شکایت کر رہے تھے کہ موسیٰ انہیں ایک ایسے مُلک (مصر) سے نکال لایا جہاں دودھ اور شہد بہتا تھا، اور ایک ایسی سرزمین میں لے آیا جہاں دُودھ اور شہد نہیں بہتا (یعنی بیابان میں)۔

آیت ۱۴ کا یہ بھی خیال ہو سکتا ہے کہ چونکہ موسیٰ لوگوں سے کئے ہُوئے وعدے کو پُورا کرنے سے قاصر رہا اِس لئے وُہ اب اپنی ناکامی اور اصلی نیّت کے بارے میں اُن کی آنکھوں میں دُھول جھونک رہا ہے۔ موسیٰ خُداوند کو یاد دِلاتا ہے کہ حاکموں کی طرح اُس نے لوگوں سے خراج کا تقاضا نہیں کیا۔

۱۶: ۱۶-۲۲ - اگلے دِن قورح، ہارون، اور دو سو پچاس باغی اپنے اپنے بخوردانوں کے ساتھ خیمۂ اجتماع کے سامنے حاضر ہُوئے۔ بنی اسرائیل کی جماعت بھی شاید قورح سے اظہارِ ہمدردی کے طور پر جمع ہُوئی۔ تب خُداوند کا جلال ساری جماعت پر ظاہر ہُؤا۔ اور خُداوند نے موسیٰ اور ہارون کو بتایا کہ وُہ جماعت سے الگ ہو جائیں ایسا نہ ہو کہ وُہ اُن کے ساتھ ہی برباد ہو جائیں۔ چونکہ موسیٰ اور ہارون نے سفارش کی، یہ سزا انہیں نہ دی گئی۔

۱۶: ۲۳-۳۵ - اب منظر تبدیل ہوتا ہے اور ہمارے سامنے وُہ خیمے ہیں جہاں قورح، داتن اور ابیرام رہتے تھے (آیت ۲۴)۔ موسیٰ نے باقی لوگوں کو خبردار کیا کہ وُہ اُن کے خیموں کے پاس سے ہٹ جائیں۔ تب اُس نے اعلان کیا کہ اگر یہ لوگ فطری موت مر جائیں یا اُن کا دیگر لوگوں کی طرح انجام ہو تو مَیں خُدا کی طرف سے بھیجا ہُؤا نہیں۔ لیکن اگر خُداوند یہ کرشمہ دِکھائے کہ زمین اِن کو نگل جائے تب لوگ جان لیں کہ اِن اشخاص نے بغاوت کا جُرم کیا ہے (آیت ۳۰)۔ جُونہی موسیٰ نے یہ الفاظ کہے تو زمین نے اپنا مُنہ کھول دیا اور داتن اور ابیرام اور اِن کے گھرانوں کو نگل گئی کیونکہ وُہ بھی بغاوت میں شامل تھے (آیات ۳۲-۳۳)۔ یہ ایک قابلِ غور سُوال ہے کہ قورح کب مرا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ داتن اور ابیرام کے ساتھ اُسے بھی زمین نے نگل لیا اور بعض ایک کا یہ نظریہ ہے کہ وُہ دو سو پچاس لوگوں کے ساتھ آگ میں نیست ہو گیا (آیت ۳۵)۔ گنتی ۲۶: ۱۰ سے ظاہر ہوتا ہے کہ داتن اور ابی رام کے ساتھ وُہ بھی نگلا گیا۔ اُسی باب کی آیت ۱۱ سے واضح ہوتا ہے کہ اُس کے بیٹے بچ گئے۔ اسرائیل کا اگلا عظیم نبی سموئیل قورح کی نسل سے

تھا (۱-تواریخ ۶:۲۲، ۲۳، ۲۸)۔ آیت ۳۰ میں لفظ "پاتال" (عبرانی = SHEOL) کا مطلب ہے 'قبر'، لیکن اِس کا مطلب "بغیر جسم کی حالت" بھی ہے۔

تاریخ میں بعض اوقات خُدا نے لوگوں کے بعض گناہوں پر سخت ناپسندی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں فوری سزا دی۔ مثلاً اُس نے سدوم اور عمورہ کو سزا دی (پیدائش ۱۹:۲۴، ۲۵)، ندب اور ابیہو کو (احبار ۱۰: ۱-۲)، مریم کو (گنتی ۱۲: ۱۰)، قورح، داتن، ابیرام اور ۲۵۰ سرداروں کو (اِس باب میں)، حننیاہ اور سفیرہ کو (اعمال ۵ ۵، ۱-۱۰)۔ تاہم یہ بھی ایک واضح حقیقت ہے کہ وُہ ہر وقت اِن گناہوں کے اِرتکاب پر ایسا نہیں کرتا، لیکن تاریخ میں بعض ایک مخصوص موقعوں پر اُس نے آئندہ نسلوں کی آگاہی کے لئے ایسا کیا۔

"قورح کے ہاں کے سب آدمیوں" (آیت ۳۲) کا یہ مطلب ہو سکتا ہے اُس کے نوکر یا اُس کی پیروی کرنے والے۔

۱۶: ۳۶-۴۰ - خطاکاروں نے جو مُقدّس بخور دان استعمال کئے انہیں پیٹے ہوئے پتّروں میں تبدیل کر دیا گیا تاکہ سوختنی قربانی کے مذبح پر چڑھائے جائیں۔ شریروں کے ہاتھوں استعمال کئے ہُوئے بخور دانوں کو سوختنی قربانی پر منڈھنے کے لئے پیٹ پیٹ کر پتر بنائے گئے۔ یہ اِس اَمر کی یاد دہانی تھی کہ صِرف ہارون کے خاندان کو کہانت کے حقوق حاصل ہیں۔ آگ کے انگاروں کو اِدھر اُدھر بکھیر دیا گیا۔

۱۶: ۴۱-۵۰ - اِن واقعات کے اگلے دِن لوگوں نے موسیٰ اور ہارون پر اِلزام لگایا کہ انہوں نے خدا کے لوگوں کو مروایا ہے۔ اِس پر خُدا نے اپنے غضب میں انہیں تباہ کر دینے کی دھمکی دی لیکن موسیٰ اور ہارون خیمۂ اجتماع کے سامنے آئے تاکہ اُن کے لئے شفاعت کریں۔ خُدا نے لوگوں کو خوف ناک وَبا سے سزا دی۔ جب ہارون بخور دان لے کر جماعت کے درمیان آیا اور لوگوں کے لئے کفارہ دیا تب وَبا موقوف ہوگئی۔ تاہم اِس کے باوجود چَودہ ۱۴ ہزار سات سو آدمی وَبا سے مر گئے۔ سرداروں نے جماعت سمیت ہارون کی کہانت کو چیلنج کیا تھا لیکن ہارون کی کہانتی شفاعت کی وجہ سے وَبا موقوف ہوگئی۔ موسیٰ اور ہارون نے خُدا کے لوگوں کو نہیں مارا تھا بلکہ اُنہوں نے تو اُنہیں بچایا تھا۔

۱۷: ۱-۹ - اِس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ کہانت صِرف ہارون کے خاندان کو دی گئی ہے، خُدا نے حُکم دیا کہ ہر ایک قبیلے کی طرف سے ایک ایک لاٹھی خیمۂ اجتماع میں رکھ دی

جائے۔ لاوی کے قبیلے کی لاٹھی پر ہارون کا نام تھا۔ کہانت کا حق صرف اُسی کو دیا جائے گا جس کی لاٹھی سے کلیاں پھوٹ نکلیں گی۔ صبح کے وقت جب لاٹھیوں کا جائزہ لیا گیا تو ہارون کی لاٹھی سے کلیاں پھوٹی ہوئی اور شگوفے نکلے ہوئے اور پکے بادام لگے ہوئے تھے۔ ہارون کی لاٹھی مُردوں میں سے جی اُٹھے ہوئے مسیح کی تصویر پیش کرتی ہے کہ وہ خُدا کی طرف سے چُنا ہوُا کاہن ہے، چنانچہ مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھے ہوؤں میں پہلا پھل ہے (۱-کرنتھیوں ۱۵: ۲۰، ۲۳)۔ پاک مقام میں سونے کے "شمع دان میں بادام کے پھُول کی صُورت کی چار پیالیاں اپنے لٹُّو اور پھُول سمیت" تھیں (خروج ۲۵: ۳۳، ۳۴)۔ یہ کاہنوں کا کام تھا کہ وہ ہر روز شمع دان کی دیکھ بھال کریں۔ ہارون کی لاٹھی شمع دان کے ڈیزائن اور پھَل سے مشابہ تھی اور یہ اِس بات کی علامت تھی کہ ہارون کا خاندان خُدا کی طرف سے کہانت کی خدمت سرانجام دینے کے لئے چُنا گیا تھا۔

۱۷: ۱۰-۱۳۔ بعد ازآں ہارون کی لاٹھی عہد کے صندُوق میں رکھی گئی اور یہ باغیوں کے خلاف ایک نشان تھا۔ اِس کے بعد لوگ مسکن کی طرف جاتے ہوئے ڈرتے تھے۔

ز۔ لاویوں کے لئے ہدایات (ابواب ۱۸، ۱۹)

۱۸: ۱-۷۔ باب ۱۸ کا گزشتہ باب کی آخری دو آیات سے گہرا تعلق ہے۔ لوگوں کے خوف کو کم کرنے کے لئے خُدا نے مسکن کی خِدمت سے متعلق ہدایات کا اعادہ کیا۔ اگر ان ہدایات پر عمل کیا جائے تو اُس کے غضب سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ آیت ۱ کے دو حصّے ہیں: "تجھ پر اور تیرے بیٹوں اور تیرے آبائی خاندان پر" کا کاہنوں سمیت تمام لاویوں سے تعلق ہے۔ "تجھ پر اور تیرے بیٹوں پر" کا صِرف کاہنوں سے تعلّق ہے۔ اوّل الذِکر پر مسکن سے متعلق بارِ گُناہ تھا، اور موخرالذکر پر کاہنوں سے متعلق بارِگناہ تھا۔ "بارِ گُناہ" کا مطلب ہے مُقدّس فرائض کی ذِمّہ داری میں کسی طرح کی کوتاہی برتنا۔ لاوی کاہنوں کے مَددگار تھے اور انہیں کہانتی خِدمت کے لئے مسکن میں داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی تاکہ وہ مَر نہ جائیں۔

۱۸: ۸-۲۰۔ کاہنوں کو مختلِف قربانیوں میں سے کُچھ حِصّہ مُعاوضے کے طور پر لینے کی اِجازت تھی (آیات ۸-۱۱)۔ انہیں تیل، مَے، گیہوں اور پھَل کے پہلے پھلوں کو لینے کی اجازت تھی (آیات ۱۲، ۱۳)، یعنی وہ چیزیں جو خُداوند کے لئے مخصوص کی گئی تھیں (آیت ۱۴) اور پہلوٹھوں میں سے بھی۔ پہلوٹھے بیٹوں اور ناپاک جانوروں کے سلسلے میں کاہن بیٹوں اور جانوروں کے عوض زرِ فدیہ لیتا تھا۔ قربانی کے جانوروں کے سلسلے میں پہلوٹھے کو خُداوند کے

حضور قربان کر دیا جاتا تھا، اور کاہن اُن میں سے کچھ حصّہ لیتا تھا (آیات ۱۷-۱۹)۔ "نمک کا دائمی عہد" کا مطلب ہے کہ یہ پکّا اور دائمی ہے۔ کاہن کو کوئی زمین نہیں ملتی تھی کیونکہ خداوند اُن کا حصّہ اور میراث تھا (آیت ۲۰)۔

۱۸: ۲۱-۳۲۔ لاوی عام لوگوں سے دہ یکی لیتے تھے، لیکن اِس کے عوض وُہ کاہنوں کو دہ یکی دیتے تھے۔ یہ دہ یکی خُداوند کے حضور "اُٹھانے کی قربانی" کے طور پر پیش کی جاتی تھی۔

۱۹: ۱-۱۰۔ باب ۱۹ میں عہدِ عتیق کا طہارت کے لئے ایک زبردست نشان یعنی سُرخ بچھیا کی راکھ کے استعمال کا ذِکر کیا گیا ہے۔ یہ قربانی خصُوصی طور پر مُردے کو چھُو لینے سے ناپاکی کو دُور کرنے کے لئے تھی۔ بنی اسرائیل نے حال ہی میں قادِس میں خُداوند سے بغاوت کی تھی۔ اب انہیں بیابان میں اپنی بے اعتقادی کی وجہ سے مرنا تھا۔ چھ۶ لاکھ سے زائد لوگ ۳۸ سالوں میں یعنی چالیس لوگ یومیہ کے حساب سے مَر جائیں گے۔ سُرخ بچھیا کی راکھ کی ضرُورت واضح ہے کیونکہ ایسے سفر میں کسی مُردے سے واسطہ پڑنے سے گریز نہیں کیا جا سکتا تھا۔

بچھیا کو لشکر گاہ سے باہر لے جا کر ذبح کیا جاتا تھا (آیت ۳)۔ الیعزر کاہن خیمۂ اجتماع کے سامنے اِس کے خُون کو سات بار چھڑکتا، تب پُوری بچھیا کو (چمڑے سمیت) دیودار کی لکڑی، زوفے اور سُرخ کپڑے کے ساتھ جلا دیا جاتا۔ حاصل شُدہ راکھ کو کوڑھی کو پاک صاف کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ کاہن اور بچھیا کو جلانے والا آدمی شام تک ناپاک رہتے۔ پاک شخص بڑی احتیاط سے راکھ کو مستقبل میں اِستعمال کے لئے لشکر گاہ کے باہر جمع کرتا (آیت ۹)، اور وُہ شام تک ناپاک رہتا۔

۱۹: ۱۱-۱۹۔ اِس پارے میں بیان کیا گیا ہے کہ راکھ کو کیسے اِستعمال کیا جائے۔ اگر کوئی شخص لاش کو چھُونے یا اُس خیمے میں جانے سے جہاں وُہ شخص مَرا تھا ناپاک ہو جاتا تو پاک شخص کچھ راکھ لیتا اور اُسے بہتے پانی میں مِلاتا۔ پاک آدمی ناپاک آدمی یا ناپاک چیز پر تیسرے اور ساتویں دِن اِس پانی کو چھڑکتا۔ ساتویں دِن ناپاک آدمی اپنے کپڑے دھوتا، غسل کرتا تو اُس شام کو پاک ہوتا (آیت ۱۹)۔

ولیمز کا خیال ہے کہ سُرخ بچھیا مسیح کی علامت ہے، جو بیرُونی اور اندرُونی طور پر بے داغ، گناہ کی غلامی سے آزاد اور انسانیت کی سُرخ مٹی سے ملبوس تھا۔ لیکن ہم اِس علامت پر مزید زور دینے سے محتاط رہیں۔

بچھیا کی راکھ کے استعمال کا ایک تواریخی بیان گنتی ۳۱ باب میں ہے۔ مینٹل کہتا ہے:

> ”راکھ میں خطا کی قربانی کی ضروری خصوصیات تھیں اور اُسے مُقابلتاً کسی تکلیف اور وقت کے ضیاع کے بغیر حاصل کیا جا سکتا تھا۔ ایک سُرخ بچھیا کی راکھ کو صدیوں تک استعمال کیا جا سکتا تھا۔ پُوری یہُودی تاریخ میں صرف چھ بچھیوں کی ضرورت پڑی، کیونکہ راکھ کی تھوڑی سی مقدار میں چشمے کے خالص اور صاف پانی کی سی تاثیر تھی۔“

عبرانیوں کے خط کا مُصنّف یہ دلیل پیش کرتا ہے کہ گائے کی راکھ ناپاکوں پر چھڑکے جانے سے ظاہری پاکیزگی حاصل ہوتی تھی، لیکن مسیح کے خُون میں مُردہ دلوں کو مُردہ کاموں سے پاک کرنے کے لئے لامحدُود قدرت ہے (عبرانیوں ۹: ۱۳)۔

۱۹: ۲۰-۲۲- ناپاک شخص ناپاکی دُور کرنے کے پانی کو استعمال نہ کرنے سے قابلِ سزا تھا۔ خُدا نے یہ بھی حُکم دیا کہ جس کِسی نے اِس پانی کو چھُؤا اور چھڑکا وُہ شام تک ناپاک رہے گا، اور جس کسی چیز کو اُس ناپاک آدمی نے چھُؤا وُہ بھی باقی ماندہ دِن کے لئے ناپاک رہے گا۔

ح۔ مُوسیٰ کا گُناہ (۲۰: ۱-۱۳)

۲۰: ۱- جونہی یہ باب کُھلتا ہے بنی اسرائیل کو مِصر سے نکلے ہُوئے چالیس سال اور موعُودہ مُلک میں جاسُوس بھیجنے تک ۳۸ سال ہو چُکے تھے۔ لوگ ۳۸ سال تک آوارہ پھرتے رہے، اور اب قادِس، دشتِ صِین میں واپس آ گئے تھے، عَین اُسی جگہ پر جہاں سے اُنھوں نے جاسُوس بھیجے تھے۔ اب وُہ ملکِ موعُود سے اُتنے ہی دُور تھے جتنے ۳۸ سال پہلے۔ یہاں مریم نے وفات پائی اور دفن ہُوئی۔ تقریباً چھ لاکھ لوگ ۱۹ اور ۲۰ باب کے درمیان ضائع شُدہ سالوں میں مر گئے تھے۔ ایک پُوری نسل نے خاموشی میں بے اعتقادی کے کڑوے پھل کو کاٹا۔

۲۰: ۲-۹- جن لوگوں نے مُوسیٰ اور ہارُون سے پانی کی قلّت کے متعلق شکایت کی، وُہ ایک نئی نسل تھی، لیکن اُن کا طرزِ عمل بھی اپنے آباؤاجداد جیسا تھا (آیات ۲-۵)۔ خُداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ وُہ چٹان سے کہے تو اُس سے پانی بہ نکلے گا۔ اُسے اُس لاٹھی کو لینا تھا جو خیمۂ اجتماع میں رکھی گئی تھی (آیت ۹، بمقابلہ ۱۷: ۱۰)، گو یہ آیت ۱۱ میں ”اُس کی لاٹھی“ تھی۔ ہارُون کی لاٹھی کہانت کی لاٹھی تھی، مُوسیٰ کی لاٹھی عدالت اور اختیار کی لاٹھی تھی۔

۲۰: ۱۰-۱۳۔ ایک بار پہلے بھی مسّہ (اور مریبہ) کے مقام پر لوگ پانی کے لئے بُڑبُڑائے تھے۔ اُس وقت خُدا نے موسیٰ سے کہا تھا کہ وُہ چٹان کو مارے (خروُج ۱۷: ۱-۷)۔ لیکن اب موسیٰ کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چُکا تھا۔ پہلے تو اُس نے غلط زبان استعمال کی اور لوگوں کو باغی کہا (آیت ۱۰)۔ پھر اُس نے چٹان سے کہنے کے بجائے اُسے دوُ بار مارا۔ خرُوج کی کتاب میں جِس چٹان کو مارا گیا وُہ مسیح کی جسے کوہِ کلوری پر مارا گیا مثیل تھی۔ لیکن مسیح کو ایک بار مارا جانا تھا۔ اُس کی موت کے بعد رُوح اُلقُدس دیا جائے گا، جو آیت ۱۱ میں مذکور پانی کا مثیل تھا۔

اِس سلسلے میں موسیٰ اور ہارُون کے گُناہ کے سبب خُدا نے حُکم دیا کہ وُہ موعُودہ مُلک میں داخِل نہ ہونے پائیں گے۔ اُس نے اِس جگہ کا نام مریبہ رکھا، لیکن یہ خرُوج ۱۷ باب میں مذکُور مریبہ سے مختلف مقام ہے۔ بعض اوقات اِسے مریبہ قادِس کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ جی۔ کیمبل مورگن اپنے تاثرات یوُں بیان کرتا ہے:

> اِس غُصّے کے اظہار سے (جو کہ بالکُل فِطری بات تھی) خُدا کے خادِم نے لوگوں کے سامنے خُدا کی غلط نمائندگی کی۔ اُس کی ناکامی اِس وجہ سے تھی کہ وقتی طور پر اُس کا ایمان عمل کی اعلیٰ ترین سطح تک نہ پہنچ سکا۔ اب بھی اُس کا خُدا اور اُس کی قُدرت پر ایمان تھا، لیکن خُدا پر اُس کا یہ ایمان نہ تھا کہ لوگوں کی نظر میں وُہ اُسے مقدّس قرار دے۔ اِس سے ایک نہایت اہم سبق حاصِل ہوتا ہے۔ صحیح کام بھی اِس قدر غلط انداز میں کئے جا سکتے ہیں کہ اُن سے غلط نتائج پیدا ہوں۔

ط۔ ہارُون کا اِنتقال (۲۰: ۱۴-۲۹)

۲۰: ۱۴-۲۱۔ موعُودہ مُلک میں داخِل ہونے کا یہ منصُوبہ نہ تھا کہ بیابان میں سے براہِ راست شمال کی طرف سفر شرُوع کیا جائے بلکہ ادُومیوں کی سرزمین میں سے مشرق کی طرف سفر کیا جائے، اور پھر شمال میں بحیرۂ مُردار کے مشرقی ساحِل کے ساتھ ساتھ جائیں۔ تب لوگ یردن کو عبور کریں گے۔ لیکن ادوم کے بادشاہ نے بنی اِسرائیل کی یقین دہانی کے باوجُود کہ وُہ ادومیوں کا نہ پانی پیئیں گے، نہ کُچھ کھائیں گے اور نہ اُن کی کِسی چیز کا نقصان ہی کریں گے اُنہیں اپنے علاقے

سے گزرنے کی اجازت نہ دی۔ بعد ازاں ساؤل بادشاہ نے ادومیوں سے جنگ کر کے انہیں شکست دی۔ ادومی یعقوب کے بھائی عیسو کی نسل سے تھے۔

۲۰: ۲۲-۲۹۔ جب لوگوں نے قادس سے کوہِ ہور، ادوم کی سرحد کی طرف سفر کیا تو ہارون انتقال کر گیا اور الیعزر اُس کا جانشین مقرر ہوا (آیات ۲۲-۲۹)۔ میتھیو ہنری لکھتا ہے:

> ہارون گو اپنے گناہ کے باعث مؤا، لیکن اُسے ایک بدکار کی طرح کسی وبا یا آسمانی آگ سے ہلاک نہیں کیا گیا، بلکہ عزت اور سکون سے اُسے موت آئی۔ جیسا کہ بعض اوقات الٰہی غضب کے ہاتھوں افراد کو اپنے لوگوں میں سے کاٹ ڈالا جاتا ہے، اُسے اِس طرح نہیں کاٹ ڈالا گیا، بلکہ وہ الٰہی فضل کے ہاتھوں میں جان دینے والے شخص کی حیثیت سے مؤا۔ موسیٰ جس کے ہاتھوں نے ہارون کو کہانتی لباس پہنایا تھا، اب وہی ہاتھ اُس لباس کو اُتارتے ہیں، کیونکہ کہانت کی تعظیم کے تحت یہ واجب نہ تھا کہ وہ اُس میں جان دیتا۔

ی۔ پیتل کا سانپ (۲۱: ۱-۲۲: ۱)

۲۱: ۱-۳۔ عراد کا بادشاہ مُلکِ موعود کے جنوبی حصے میں رہتا تھا۔ جب اُس نے سُنا کہ بنی اسرائیل بیابان میں ڈیرے ڈال کر ملک پر حملہ کرنا چاہتے ہیں تو اُس نے خود حملہ کر دیا اور حُرمہ کے مقام پر شکست کھائی (آیات ۱-۳)۔

۲۱: ۴-۹۔ بحرِ قلزم (آیت ۴) کا مطلب وہ خلیج نہیں جو بنی اسرائیل نے مصر سے رہائی کے بعد عبور کی، بلکہ بحرِ قلزم کا وہ حصہ جو آج کل خلیج عقبہ کے نام سے مشہور ہے۔ تاہم یہ بھی ممکن ہے کہ "بحرِ قلزم کا راستہ" سے مُراد ایک طویل راستہ ہو (جیسا کہ ہمارے جی۔ٹی روڈ۔ مترجم)۔ لہٰذا ممکن ہے کہ اِس بار بنی اسرائیل خلیج عقبہ کی طرف نہ گئے ہوں۔

ایک بار پھر لوگوں نے اپنے حالات کے بارے میں شکایت کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خدا نے اُن میں جلانے والے سانپ بھیجے۔ بہت سے لوگ مر گئے اور بہت سے مر رہے تھے۔ پھر خدا نے موسیٰ کی شفاعت کے جواب میں حکم دیا کہ پیتل کا سانپ بلّی پر لٹکایا جائے تاکہ جو کوئی اُس پیتل کے سانپ کو دیکھے، وہ سانپ کے ڈسنے سے شفا پائے۔

اِس واقعے کو خُداوند یسُوعؔ نے نیکدیمُسؔ کو یہ سمجھانے کے لئے استعمال کیا کہ مسیح کو اُونچے (صلیب) پر چڑھایا جائے گا تاکہ گنہگار ایمان سے اُس پر نگاہ کرکے اَبدی زندگی حاصل کریں (یُوحنّا ۳: ۱۴-۱۶)۔

بعدازآں پیتل کا یہ سانپ لوگوں کے لئے ٹھوکر کا باعث بنا اور بالآخر حزقیاہ کے ایام میں چکنا چُور کر دیا گیا (۲- سلاطین ۱۸: ۴)۔

۲۱: ۱۰-۲۰ - کوہِ ہُور سے موآب کے میدانوں تک بنی اسرائیل کے سفر کے راستے کو معلوم کرنا مشکل ہے۔ تاہم اُن کے جو پڑاؤ تھے اُن کی فہرست گنتی ۲۱: ۱۰ سے ۲۲: ۱ میں بیان کی گئی ہے۔ خداوند کا جنگ نامہ (آیت ۱۴) غالباً اسرائیل کی اِبتدائی جنگوں کی تاریخی دستاویز ہے۔ یہ اب دستیاب نہیں ہے۔ بیرؔ (آیات ۱۶-۱۸) کے مقام پر خداوند نے معجزانہ طور پر پانی مُہیا کیا جب رئیسوں نے بنجر بیابان میں اپنی لاٹھیوں سے کھودا۔

۲۱: ۲۱-۲۶ - جب بنی اسرائیل اموریوں کے مُلک کے قریب آئے تو اُنہوں نے گُزرنے کے لئے اجازت مانگی لیکن اِس بات سے اِنکار کر دیا گیا۔ درحقیقت اموریوں کے بادشاہ سیحونؔ نے اسرائیلیوں سے جنگ کا اعلان کیا لیکن بُری طرح شکست کھائی۔ فرعونؔ کی طرح اموری بادشاہ کے دِل کو خداوند نے سخت کر دیا تھا تاکہ وہ اور اُس کے لوگ بنی اسرائیل سے شکست کھائیں (استثنا ۲: ۳)۔ "اُموریوں کے گناہ" (پیدائش ۱۵: ۱۶) پُورے ہو گئے اور بنی اِسرائیل یہوواہ کی عدالت کا آلۂ کار بنے۔

۲۱: ۲۷-۳۰ - آیات ۲۷-۳۰ کے گیت کا یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ حسبونؔ کو حال ہی میں اموریوں نے موآبیوں سے چھین لیا ہے۔ لیکن حسبونؔ اب اسرائیل کے سامنے مات کھا گیا۔ اگر وُہ لوگ جنہوں نے موآب کے شہر کو فتح کیا خود مفتوح ہو جائیں تو موآب کی قوّت بہت گھٹیا ہے۔ یہ کہاوت اِس لئے بھی بیان کی گئی تاکہ اِس اَمر کی شہادت ہو کہ یہ ملک کُلّی طور پر اموری بادشاہ کے زیرِ تسلط تھا۔ سیحونؔ مزید اب موآبی علاقہ نہیں ہے۔ اِس بات کی وضاحت کرنے کی ضرورت تھی کیونکہ اسرائیل کو منع کیا گیا تھا کہ وُہ موآب سے کوئی علاقہ نہ لیں (اِستثنا ۲: ۹)۔

۲۱: ۳۱-۲۲: ۱ - اسرائیل کے بالکل صحیح راستے کو معلوم کرنا بہت مشکل ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وُہ کوہِ ہُور سے مشرق کی طرف چلے، اور پھر ادوم کی مغربی سرحد کے باہر شمال کو دریائے زرد کو گئے۔ اُنہوں نے ادوم اور موآب کے درمیان کے دریائے زرد کے ساتھ ساتھ مشرق

کی طرف کا راستہ اختیار کیا، پھر موآب کی مشرقی سرحد کے ساتھ ساتھ شمال کی طرف ارنون اور پھر شاہی شاہراہ کے مغرب کی طرف گئے۔ اُنہوں نے اموریوں کے بادشاہ سیحون کو فتح کیا، پھر عوج کی بادشاہت بسن کو شمال میں فتح کیا۔ بسن یردن کے مشرق میں واقع تھا، اُس مقام پر جہاں سے بنی اسرائیل مُلکِ موعود میں یردن کو عبور کرنے والے تھے۔ یہ ایک زرخیز چراگاہ تھی۔ بسن کو فتح کر کے بنی اسرائیل موآب کے میدانوں میں واپس لوٹے اور یریحو کے مقابل خیمے کھڑے کئے (آیت ۱)۔ یہ میدان اموریوں نے موآب سے لے لئے تھے (گنتی ۲۱: ۲۶)، لیکن موآب کا نام چلتا رہا۔

۳۔ موآب کے میدانوں میں واقعات (۲۲: ۲-۳۶: ۱۳)

ا۔ بلعام نبی (۲۲: ۲-۲۵: ۱۸)

(۱) بلق کا بلعام کو بلانا (۲۲: ۲-۴۰)

۲۲: ۲-۱۴۔ جب جنوب میں موآبیوں نے سُنا کہ کس طرح اموریوں کو فتح کر لیا گیا تو وُہ (غیر ضروری طور پر دیکھیں اِستثنا ۲: ۹) خوف زدہ ہو گئے۔ چنانچہ بادشاہ بلق نے انعام واکرام دے کر بلعام نبی کو بلوایا کہ وُہ بنی اسرائیل پر لعنت کرے۔ گو بلعام ایک غیر قوم نبی تھا، تاہم یُوں معلوم ہوتا ہے کہ اُسے حقیقی خُدا کے بارے میں کسی حد تک عِلم تھا۔ خُدا نے بنی اسرائیل کی علیحدگی، راست بازی، حُسن وجلال کے مُتعلق اپنی مرضی کو ظاہر کرنے کے لئے اُسے استعمال کیا۔ بلعام کو لعنت کے لئے بُلانے کی پہلی کوشش کا آیات ۷-۱۴ میں ذِکر ہے۔ بلق کے قاصد فال کھولنے کا انعام ساتھ لے کر بلعام کے پاس آئے، یعنی اگر وُہ اسرائیل پر لعنت کرنے میں کامیاب ہو جائے تو وُہ انعامات اُسے دِیئے جائیں گے۔ لیکن خُدا نے اُسے اُن لوگوں پر لعنت کرنے سے منع کر دیا کیونکہ اُس نے اُنہیں برکت دی ہے۔ بلق کا مطلب ہے "ضائع کرنے والا"۔ بلعام کا مطلب ہے "لوگوں کو نگلنے والا" یا "لوگوں کو اُلجھا دینے والا"۔

۲۲: ۱۵-۲۱۔ آگے بلعام کی دُوسری کوشش کا ذِکر ہے۔ بلعام جانتا تھا کہ خُدا کی مرضی کیا ہے، تاہم اُس نے اُس کی مرضی کے خِلاف جانے کی جُرأت کی، شاید اُسے یہ امید تھی کہ خُدا اپنا

اِرادہ بدل لے گا۔ خُدا نے بلعام کو بتایا کہ وہ بلق کے آدمیوں کے ساتھ جائے لیکن صرف وہی کچھ کرے جو خُداوند اُسے بتائے گا۔ بلعام کے جانے کی وجُوہات کو واضح طور پر ۲-پطرس ۲: ۱۵، ۱۶ میں بیان کیا گیا ہے۔ اُس نے "ناراستی کی مزدوری کو عزیز جانا"۔ وہ کرائے کے نبیوں کی مانند ہے جو اپنی خُداداد صلاحیت کا روپے کی خاطر ناجائز استعمال کرتے ہیں۔

۲۲: ۲۲-۲۷۔ "خُداوند کا فرشتہ" (آیت ۲۲) تجسُّم سے قبل مسیح کا ظہُور تھا۔ تین ۳ بار وہ بلعام اور اُس کی گدھی کے سامنے کھڑا ہؤا تاکہ اُس کی مزاحمت کرے کیونکہ وہ اُس کے مقاصد کو جانتا تھا۔ پہلی بار گدھی نے فرشتے کو دیکھا اور راستہ چھوڑ کر کھیت میں چلی گئی۔ اِس کی خاطر بے چاری گدھی کو بلعام نے مارا۔ دُوسری بار فرشتہ ایک تنگ راستے پر جا کھڑا ہؤا جو تاکستانوں کے بیچ میں تھا اور اُس کے دونوں طرف دیواریں تھیں۔ خوف زدہ گدھی نے بلعام کا پاؤں دیوار سے پچکا دیا جس کے نتیجے میں اُسے پھر مار کھانا پڑی۔ تیسری بار فرشتہ ایک تنگ مقام میں کھڑا ہو گیا۔ پریشان گدھی زمین پر بیٹھ گئی اور بلعام سے پھر مار کھائی۔ حتیٰ کہ ایک گدھی جو ضِدّی پن کی علامت ہے جانتی تھی کہ کب راستے کو چھوڑنا ہے، لیکن ایک ضِدّی اور ہٹ دھرم نبی نہیں جانتا تھا۔

۲۲: ۲۸-۴۰۔ پھر گدھی کو بولنے کی قوت دی گئی کہ وہ بلعام کو اُس کے غیر انسانی سلوک کے لئے ملامت کرے (آیات ۲۸-۳۰)۔ تب بلعام نے خُداوند کے فرشتے کو ننگی تلوار لئے ہوئے کھڑے دیکھا اور اُس نے اُس کی وضاحت کو سُنا کہ وہ بلعام کی نافرمانی میں کیوں مزاحم ہؤا (آیات ۳۱-۳۵)۔ آخر میں فرشتے نے نبی کو اجازت دے دی کہ وہ بلق کے پاس جائے لیکن وہی کچھ کہے جو خداوند اُسے بتائے گا (آیت ۳۵)۔ بلعام سے ملاقات کے بعد بلق نے اپنے دیوتاؤں کے حضُور قُربانیاں گزرانیں۔

(۲) بلعام کی نبوّت (۲۲: ۴۱-۲۴: ۲۵)

۲۲: ۴۱-۲۳: ۱۲۔ اگلے دِن بلق بلعام کو ایک اُونچے پہاڑ (پسگاہ) پر لے گیا جہاں سے وُہ اسرائیل کے خیموں کو دیکھ سکتا تھا۔ بعد ازاں اِسی پہاڑ پر سے موسیٰ نے ملکِ موعُود کو دیکھا اور اِس کے بعد اِنتقال کیا (استثنا ۳۴: ۱، ۵)۔ اِس باب میں اور اگلے باب میں اسرائیل کے بارے میں بلعام کے چار ۴ یادگار بیانات ہیں۔ پہلے تین ۳ بیانات سے قبل سات ۷

بیلوں اور سات مینڈھوں کی سوختنی قربانی ادا کی گئی۔ پہلے تین بیانات میں بلعام نے اِس بات کا اظہار کیا کہ جس قوم پر خُدا نے لعنت نہیں کی، مَیں اُس پر لعنت نہیں کر سکتا۔ اِس میں اسرائیل کی غیر قوموں سے علیحدگی اور نسل کی ترقی کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ اُس نے اسرائیل کی ایک راست باز قوم کی حیثیت سے ایسی تصویر کشی کی جس کے انجام پر لوگ رشک کریں گے (آیات ۷-۱۰)۔ بلق کو اِس برکت کے خلاف اِحتجاج سے کچھ حاصل نہ ہُوا۔ نبی کو خدا کا کلام دینے کے لئے کہا گیا تھا۔

۲۳: ۱۳-۱۵۔ تب بلق بلعام کو ایک مختلف مقام پر لے گیا۔ اُسے شاید یہ اُمید تھی کہ نبی اُنہیں اِس زاویے سے دیکھ کر اُن کی اِس قدر حمایت نہیں کر سکے گا (آیات ۱۳، ۱۴)۔

۲۳: ۱۶-۲۶۔ دُوسری نبوّت میں بلق کو یقین دلایا گیا کہ اسرائیل پر بنیادی برکت کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا (آیات ۱۸- ۲۲)۔ آیت ۲۱ کے پہلے حصّے میں قوم کی حیثیت کو بیان کیا گیا نہ کہ اِس کی عملی زندگی کو۔ انہیں ایمان کے باعث راست باز ٹھہرایا گیا۔ چنانچہ آج کل ایمان دار خُدا کے حضور اُس کے پیارے بیٹے کی تمام کاملیتوں میں ملبوس کھڑے ہوتے ہیں۔ خُداوند اسرائیل کے ساتھ تھا اِس لئے وُہ للکار سکتے تھے کہ بادشاہ ہمارے درمیان حکومت کرتا ہے (آیت ۲۱ ب)۔ اُس نے اُنہیں مصر سے رہائی دِلائی تھی اور اُنہیں قوّت دی تھی۔ اُن پر کِسی طرح کا جادُو اثر انداز نہیں ہو گا۔ بلکہ جب اسرائیل بہت جلد قوموں پر فتوحات حاصِل کرے گا تو وُہ کہیں گے "خُدا نے کیسے کیسے کام کئے؟" (آیات ۲۲- ۲۴)۔ چونکہ بلعام نے بنی اسرائیل پر لعنت کرنے سے انکار کر دیا، اِس لئے بلق نے اُسے حُکم دیا کہ وُہ انہیں برکت بھی نہ دے (آیت ۲۵)۔ لیکن نبی نے اِحتجاج کیا کہ وُہ صِرف وُہی کرے گا جس کے لئے خُداوند اُسے حکم دے گا۔

۲۳: ۲۷-۳۰۔ تیسری بار فغور کی چوٹی پر سے بلق نے کوشش کی کہ بلعام سے لعنت کرائے۔

۲۴: ۱-۲۔ اِس اِحساس کے تحت کہ خُدا بنی اسرائیل کو برکت دینے کا عزم کر چکا ہے بلعام لعنت کے لئے شگون دیکھنے کو اِدھر اُدھر نہ گیا۔ اُس نے صِرف اسرائیل کی لشکر گاہ پر نگاہ کی اور خُدا کی رُوح نے اُس پر نازِل ہو کر اُس سے وُہ باتیں کہلوائیں جو اُس کی عقل اور ارادے سے بعید تھیں۔

۲۴: ۳-۹۔ تیسرے پیغام میں اِسرائیل کے خیموں کی خُوبصورتی کا بیان کیا گیا ہے، اور اُن کی بہت زیادہ ترقی، جلالی بادشاہت اور دُشمنوں کو کچل ڈالنے کی قوّت کے بارے میں نبوّت ہے۔ اجاج (آیت ۷) عمالیقیوں میں غالباً ایک عام نام تھا۔ کوئی بھی اِس دبکے ہُوئے شیر کو جگانے کی جرأت نہیں کرے

گا (آیت ۹)۔ جو اسرائیل کو برکت دیں گے اُنہیں برکت ملے گی اور جو اُس پر لعنت کریں گے اُن پر لعنت ہوگی۔ بلعام کی نبوّت میں ابرہام سے باندھے ہوئے عہد کی گونج سُنائی دیتی ہے: "جو تجھے مُبارک کہیں اُن کو میں برکت دوں گا اور جو تجھ پر لعنت کرے اُس پر میں لعنت کروں گا"

(پیدائش ۱۲: ۳)۔

۲۴: ۱۰-۱۴۔ بلق اب بہت پریشان ہو چکا تھا۔ اُس نے بلعام کو تعاوُن نہ کرنے کے سبب سے ملامت کی۔ لیکن نبی نے اُسے یاد دلایا کہ اُس نے شروع سے کہہ دیا تھا کہ میں صرف خُداوند کی طرف سے بتائی ہُوئی بات کروں گا۔ بلق سے رُخصت ہو کر اپنے گھر کو لوٹنے سے پہلے بلعام نے بادشاہ کو بتایا کہ آنے والے ایّام میں اسرائیلی موآبیوں کا کیا حشر کریں گے۔

۲۴: ۱۵-۱۹۔ پانچویں مثل ایک بادشاہ (ستارہ یا "عصا") کے بارے میں ہے جو اسرائیل سے نِکل کر موآب اور سب ہنگامہ کرنے والوں کو ہلاک کر ڈالے گا (آیت ۱۷ بمقابلہ یرمیاہ ۴۸: ۴۵)۔ ادوم بھی اِس بادشاہ کے قبضے میں ہوگا۔ کسی حد تک اِس نبوّت کی داؤد بادشاہ میں تکمیل ہوئی، لیکن اِس کی مکمل تکمیل مسیح کی دُوسری آمد پر ہی ہوگی۔

۲۴: ۲۰-۲۵۔ بلعام نے عمالیقیوں، قینیوں، اسور اور عبر کے لوگوں کے ایسے ہی انجام کے بارے میں مثل کہی (آیات ۲۰-۲۴)۔ عمالیقیوں کو کلّی طور پر تباہ کر دیا جائے گا۔ قینی بھی خانہ خراب ہوں گے حتیٰ کہ اسور بالآخر انہیں اسیر کر کے لے جائے گا، بلکہ اسور کو بھی کپرس کی فوجیں فتح کر لیں گی (عبرانی کِتیّم جس کا عمُوماً مطلب کُپرس ہے)۔ لیکن غالباً یہاں اِس سے مُراد یونان اور سکندرِ اعظم کی فوجیں ہیں۔ عبر کا مطلب غالباً بزرگ عبر کی غیر یہُودی نسل ہے۔

بلعام نے بلق سے جُدا ہونے سے پیشتر، ۲۵ باب میں مذکُور المناک واقعات کی بنیاد رکھ دی۔

(۳) بلعام کا اسرائیل کو بگاڑنا (باب ۲۵)

۲۵: ۱-۳۔ گو بلعام کے نام کا اس باب میں ذِکر نہیں تاہم گنتی ۳۱: ۱۶ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بنی اسرائیل کی خوفناک بدی کا جس کا یہاں ذِکر کیا گیا ہے ذمّہ دار تھا۔ بلق کے تمام انعامات بلعام کو بنی اسرائیل پر لعنت کرنے کے لئے مائل نہ کر سکے، لیکن بالآخر اُسے ترغیب دی کہ وہ خُدا کی امّت میں بگاڑ پیدا کر دے۔ نتیجے میں اُن میں سے بعض لوگ موآبی عورتوں سے زناکاری اور پھر بُت پرستی کے مرتکب ہُوئے۔ اکثر شیطان براہِ راست حملے میں کامیاب نہیں ہو

سکتا، تب وُہ بالواسطہ طور پر کامیاب ہوتا ہے۔

بلعام کا اصل کردار یہاں پر ظاہر ہوتا ہے۔ اِس مقام تک شاید ہمارا اُس کے بارے میں یہ خیال ہو کہ وہ ایک دین دار نبی تھا جو خدا کے کلام سے وفادار تھا اور خُدا کے لوگوں کا مداح تھا۔ لیکن گنتی ۳۱: ۱۶ اور ۲-پطرس ۲: ۵ سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ وُہ ایک شریر برگشتہ شخص تھا جس نے ناراستی کی مزدُوری کو عزیز جانا۔ بلعام نے بلقؔ کو مشورہ دیا کہ بنی اسرائیل کو کس طرح ٹھوکر کھلانے کا طریقہ اِختیار کیا جائے یعنی کہ "وہ بُتوں کی قربانیاں کھائیں اور حرام کاری کریں" (مکاشفہ ۲: ۱۴)۔ اُس کے مشورے پر عمل درآمد کیا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہؤا کہ لوگ بعل فغور کو پُوجنے لگے اور اُنہوں نے موآبی عورتوں سے حرام کاری شرُوع کر دی۔

۲۵: ۴-۸ ا۔ خُدا نے حکم دیا کہ سب مجرم سرداروں کو دھوپ میں ٹانگ دیا جائے۔ اِس سزا پر عمل درآمد سے پہلے شمعون کے قبیلے کا ایک سردار ایک مدیانی عورت کو اسرائیل کی لشکر گاہ میں لاکر اُسے اپنے خیمے میں لے گیا۔ سردار کاہن (الیعزر) کا بیٹا خیمے کے اندر گھسا اور اپنی برچھی سے مرد اور عورت دونوں کا پیٹ چھید دیا۔ سموئیل ریڈآت اپنے تاثرات یوں بیان کرتا ہے:

> فینحاس ("پیتل کا مُنہ") یہ معانی صرف اسی کے نام کو جچتے ہیں کیونکہ وُہ خُدا کا بے حد وفادار بندہ تھا۔ گناہ کی اِس بے رحم سزا سے اُس کے اور اُس کے گھرانے میں کہانت کو دوام بخشا گیا۔

۲۵: ۸ب-۱۳۔ خُدا نے اسرائیل کی لشکر گاہ میں وَبا بھیجی، جس سے اِس گُناہ کے مرتکب چوبیس ۲۴ ہزار لوگ مر گئے (۲۳ ہزار ایک دِن میں ۱-کرنتھیوں ۱۰: ۸)۔ فینحاس کے اِس بہادرانہ عمل سے وَبا رُک گئی۔ چونکہ اُسے خدا کے نام کی غیرت آئی، خُدا نے فرمایا کہ فینحاس کی نسل کے لئے کہانت کا دائمی عہد ہو گا۔

۲۵: ۱۴-۱۵۔ زِمری کی اپنے قبیلے میں حیثیت اور وُہ عورت جو مدیانی سردار کی بیٹی تھی کی بِنا پر اِسرائیلی منصفوں کو اُنہیں سزا دینے کی جُرأت نہ ہُوئی، لیکن اُن کا سماجی اثر ورسوخ فینحاس کو نہ روک سکا۔ وُہ یہوواہ کے لئے غیرت مند تھا۔

۲۵: ۱۶-۱۸۔ خُدا نے موسیٰ کو حکم دیا کہ مدیانیوں کے خلاف جنگ کرے (جو اِس وقت موآبیوں سے مل گئے تھے)۔ اِس حُکم پر باب ۳۱ میں عمل درآمد ہُوا۔

ب۔ دُوسری مردُم شُماری (باب ۲۶)

۲۶: ۱-۵۱۔ خداوند نے موسیٰ سے پھر کہا کہ وُہ بنی اسرائیل کی مردُم شُماری کرے، کیونکہ وُہ مُلکِ موعُود میں داخل ہونے کو تھے۔ اُنہیں وہاں کے باشِندوں سے جنگ کر کے اپنی اپنی وراثت حاصل کرنا تھی۔ درج ذیل تعداد کے مُطابق، پہلی مردُم شُماری کی نسبت ۱۸۲۰ لوگوں کی کمی تھی۔

قبیلہ	مردُم شُماری (باب ۱)	مردُم شُماری (باب ۲۶)
رُوبِن (آیات ۵-۱۱)	۴۶،۵۰۰	۴۳،۷۳۰
شمعُون (آیات ۱۲-۱۴)	۵۹،۳۰۰	۲۲،۲۰۰
جدؔ (آیات ۱۵-۱۸)	۴۵،۶۵۰	۴۰،۵۰۰
یہوداہ (آیات ۱۹-۲۲)	۷۴،۶۰۰	۷۶،۵۰۰
اِشکار (آیات ۲۳-۲۵)	۵۴،۴۰۰	۶۴،۳۰۰
زبُولُون (آیات ۲۶، ۲۷)	۵۷،۴۰۰	۶۰،۵۰۰
یُوسُف (آیات ۲۸-۳۷)		
ــــمنسّی (آیت ۳۴)	۳۲،۲۰۰	۵۲،۷۰۰
ــــافرائیم (آیت ۳۷)	۴۰،۵۰۰	۳۲،۵۰۰
بنیمین (آیات ۳۸-۴۱)	۳۵،۴۰۰	۴۵،۶۰۰
دانؔ (آیات ۴۲-۴۳)	۶۲،۷۰۰	۶۴،۴۰۰
آشر (آیات ۴۴-۴۷)	۴۱،۵۰۰	۵۳،۴۰۰
نفتالی (آیات ۴۸-۵۱)	۵۳،۴۰۰	۴۵،۴۰۰
	۶۰۳،۵۵۰	۶۰۱،۷۳۰

طویل عرصے کے باوجُود بنی اِسرائیل کی تعداد میں کمی کے بارے میں موڈی اپنے تاثرات یُوں بیان کرتا ہے:

> اِسرائیل کی تعداد چالیس سال تک نہیں بڑھی۔ اگر ہماری کلیسیاؤں میں بے اعتقادی ہے تو ہمارا حال بھی ایسا ہی ہوگا۔

سب سے نمایاں کمی شمعون کے قبیلے میں واقع ہوئی، تقریباً ۳۷،۰۰۰ لوگ ختم ہو گئے۔ گزشتہ باب میں شمعون کا قبیلہ فغور کے واقعہ میں سب سے زیادہ ملوث تھا (زمری اِس قبیلے میں سردار تھا)۔ شاید جو مارے گئے اُن میں اکثریت شمعون کے قبیلے کی ہو۔ آیت ۱۱ میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ قورح کے بیٹے اپنے باپ کے ساتھ نہ مرے۔

۲۶: ۵۲-۵۶ - زمین کی تقسیم ہر ایک قبیلے کی تعداد کے مُطابق قرعہ اندازی سے کی گئی۔ اِس کا یہ مطلب ہے کہ قبیلے کے لئے علاقے کے رقبے کا تعیّن قبیلے کی تعداد کے مُطابق کیا گیا، لیکن علاقے کے محلِ وقوع کا تعیّن قرعہ اندازی سے کیا گیا۔

۲۶: ۵۷-۶۵ - لاویوں کا الگ شمار کیا گیا۔ اُن کی تعداد ۲۳ ہزار تھی۔ صِرف یشوع اور کالب کو دونوں مردُم شماریوں میں شامل کیا گیا۔ پہلی مردُم شماری میں شامل تمام جنگی مرد اِس وقت تک بیابان میں مر چکے تھے۔ آیات ۶۴ اور ۶۵ کا اُن مردوں سے تعلق ہے جو جنگ میں شامل ہونے کے قابل تھے۔ لاویوں اور عورتوں کو اس میں شامل نہیں کیا گیا، حالانکہ اِن میں سے کچھ ۳۸ سالہ سفر کے دوران وفات پا چکے تھے۔

ج۔ بیٹیوں کے وراثتی حقوق (۲۷: ۱-۱۱)

منسّی کے قبیلے کے ایک شخص صلافحاد کی پانچ بیٹیاں موسیٰ کے پاس آئیں اور اُس سے درخواست کی کہ چونکہ اُن کے گھرانے میں مرد نہیں جن میں وراثت بانٹی جائے (۲۶: ۵۳)، اِس لئے وراثت کا حصّہ اُنہیں دیا جائے۔ اُن کا باپ مر چکا تھا لیکن وُہ قورح کے شریر ساتھیوں کی حیثیت سے نہیں مرا تھا۔ خُداوند نے جواب دیا کہ اُنہیں اُن کے والد کا حصّہ دیا جائے۔ عمومی طور پر خُدا کا ارادہ یہ تھا کہ لڑکے زمین کے وارث ہوں، بعد میں بیٹیاں، بھائی، چچا تایا وغیرہ یا قریبی رشتے دار وغیرہ۔ یُوں دائمی طور پر وراثت خاندان میں رہے گی (آیات ۱-۱۱)۔

د۔ یشوع موسیٰ کا جانشین (۲۷: ۱۲-۲۳)

۲۷: ۱۲-۱۴ - خُدا نے موسیٰ کو پہلے سے آگاہ کر دیا تھا کہ اُس کے اِس دُنیا سے کوچ کرنے کا وقت قریب ہے۔ نیز اُس نے اُسے حکم دیا کہ وُہ کوہِ عباریم پر جائے (درحقیقت یہ بحیرۂ مردار کے مشرق میں ایک پہاڑی سلسلہ ہے)۔ کوہِ نبو جہاں موسیٰ نے اِنتقال فرمایا، اِس سلسلے کا ایک حصّہ تھا۔

۲۷: ۱۵-۲۳۔ موسیٰ نے خود غرضی کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ایک جانشین کے بارے میں سوچا جو اس کی اُمت کی راہنمائی کرے۔ نون کے بیٹے یشوع کو اُس کی جگہ نامزد کیا گیا۔ بنی اسرائیل میں کہانت اور بادشاہت پُشت در پُشت اِسی خاندان میں منتقل ہوتی رہی۔ تاہم موسیٰ کا جانشین اُس کا بیٹا نہیں بلکہ اُس کا خادم تھا (خروج ۲۴: ۱۳)۔

۵۔ ہدیے اور منّتیں

(ابواب ۲۸- ۳۰)

ابواب ۲۸، ۲۹۔ اِن ابواب میں لوگوں کو یاد دلایا گیا کہ وُہ موعودہ مُلک میں کون کون سے ہدیے لائیں اور کون کون سی عیدیں منائیں۔

روزمرّہ کی قربانیاں

صُبح و شام مُسلسل سوختنی قربانیاں اور نذر کی قربانیاں گُزرانی جائیں (۲۸: ۳-۸)۔

> جب تک ہیکل قائم رہی، ہر روز صُبح و شام درج ذیل قربانیاں چڑھانا لازم تھا (گنتی ۲۸: ۳-۸)۔

ہر صُبح و شام یک سالہ بے عیب برّہ سوختنی قربانی کے طور پر چڑھایا جاتا۔ اِس کے ساتھ نذر کی قربانی بھی پیش کی جاتی جو ایفہ کے دسویں حِصّے کے برابر میدے پر مُشتمل تھی جس میں کُوٹ کر نکالا ہُوا تیل چوتھائی ہین کے برابر ملا ہوتا تھا۔ علاوہ ازیں ہین کی چوتھائی کے برابر مے فی برّہ تپاون کے طور پر پیش کی جاتی۔

صُبح و شام اِن قربانیوں سے پہلے بخُور کی قربانی ہوتی تھی۔ جب سے ہیکل بنی اور جب تک یہ قائم رہی، قربانیوں کا یہ سِلسلہ جاری رہا۔ کاہنوں کے لئے قربانیوں کا یہ سِلسلہ اُکتا دینے والا اور نہ ختم ہونے والا تھا۔ لیکن یہ سب کُچھ کرنے کے بعد بھی لوگوں میں گُناہ کا احساس اور خُدا سے جُدائی کا شعُور باقی رہتا تھا۔

ہفتہ وار قربانیاں

ہر سبت کو سوختنی قربانیاں نذر کی قربانی اور مے کے تپاون کے ساتھ (۲۸: ۹، ۱۰)۔

ماہوار قربانیاں

ہر مہینے کے پہلے دِن سوختنی، نذر کی قربانی اور مے کے تپاون کے ساتھ (۲۸: ۱۱-۱۴)۔

خطا کی قربانی (۲۸: ۱۵)۔

یہوواہ کی عیدیں

فسح ——— پہلے مہینے کی چودھویں تاریخ کو (۲۸: ۱۶)۔

عیدِ فطیر ——— پہلے مہینے کی پندرھویں تاریخ سے اکیسویں تاریخ تک (۲۸: ۱۷-۲۵)۔

ہفتوں کی عید ——— (۲۸: ۲۶-۳۱)۔

یاد رکھئے پہلے پھلوں کا دِن (آیت ۲۶) پہلے پھلوں کی عید سے خلط ملط نہ کیا جائے (احبار ۲۳: ۹-۱۴)۔

نرسنگوں کی عید ——— ساتویں مہینے کے پہلے دِن (۲۹: ۱-۶)۔

یوم کفارہ ——— ساتویں مہینے کے دسویں دِن (۲۹: ۷-۱۱)۔

خیموں کی عید ——— ساتویں مہینے کی پندرھویں تاریخ سے اکیسویں تاریخ تک (۲۹: ۱۲-۳۴)۔

آٹھویں دِن سبت کا خصوصی دِن منایا جاتا تھا (۲۹: ۳۵-۳۹)۔

۳۰: ۱-۵۔ باب ۳۰ میں مَنتوں کے بارے میں خصوصی ہدایات ہیں۔ جو شخص خُداوند کے حضور منّت مانے، لازم ہے کہ وُہ اُسے پُورا کرے۔ اگر کوئی جوان عورت اپنے باپ کے گھر میں منّت مانے اور اُس کا باپ اس منّت کے بارے میں سُن لے، وُہ اِس منّت کے خلاف بول سکتا تھا، یعنی پہلے دِن ہی اُسے منع کر سکتا تھا تو یہ منّت منسُوخ تصوّر کی جاتی تھی۔ اگر وُہ پہلے دِن کے بعد تک اِنتظار کرتا اور اگر وُہ کوئی بات نہ کرتا تو منّت قائم ٹھہرتی اور اِسے پُورا کرنا لازِم تھا۔

۳۰: ۶-۱۶۔ ۶ تا ۸ آیات میں اُس منّت کا بیان کیا گیا ہے جو کسی عورت نے شادی سے قبل مانی تھی۔ گو اُس کے خاوند نے منّت ماننے کے وقت اُسے نہیں سُنا تھا، لیکن جب وُہ پہلے دِن اِسے سُنے تو اِسے منسُوخ کر سکتا تھا۔ بیوہ اور مُطلّقہ کی مَنّتیں قائم رہیں گی (آیت ۹)۔

اگر کوئی شادی شدہ عورت منّت مانتی تو پہلے دِن ہی اُس کا خاوند اُسے منسُوخ کرسکتا تھا (آیات ۱۰-۱۵)۔ اِس سے خاوند کی سربراہی قائم رہتی۔ اگر کوئی خاوند پہلے دِن کے بعد منّت کو منسُوخ کرتا تو وُہ قصُور وار ٹھہرتا۔ یعنی اُسے قُربانی گزراننا پڑتی تھی ورنہ خداوند اُسے سزا دیتا (آیت ۱۵)۔

و۔ مِدیانیوں کی بربادی (باب ۳۱)

۳۱: ۱-۱۱۔ خُدا نے موسیٰ کو حکم دیا کہ مدیانیوں کو تباہ کر دے کیونکہ اُنہوں نے اُس کی اُمّت کو بعل فغور پر زِناکاری اور بُت پرستی سے بگاڑا تھا۔ بارہ ۱۲ ہزار اِسرائیلیوں نے دشمنوں کے خلاف جنگ کی جِس کے دوران تمام مَردوں کو قتل کر دیا گیا۔ اپنے باپ سردار کاہن کے بجائے فِینحاس جنگ میں شامل ہُوا (آیت ۶)، شاید اس لئے کہ فینحاس وُہ شخص تھا جِس نے زِمری اور مدیانی عورت کو مار ڈالنے سے خُدا کے غضب کو دُور کیا تھا (باب ۲۵)، اب وُہ زندہ خدا کی فوجوں کی قیادت کرتا ہے تاکہ خداوند کی طرف سے مدیانیوں کو سزا دے۔ "سب مَردوں" سے مُراد تمام مدیانی سپاہی ہیں نہ کہ سب مِدیانی مرد، کیونکہ جدعون کے ایام میں وُہ پھر اسرائیل کے لئے خطرہ بن گئے تھے (قضاۃ ۶ باب)۔ صُور غالباً اُس مِدیانی عورت کزبی کا باپ تھا جسے اسرائیل کی لشکر گاہ میں قتل کر دیا گیا (۲۵: ۱۵)۔ (یا تو بلعام کبھی اپنے گھر واپس نہ پہنچا یا پھر بعض وجوہات کی بنا پر مدیان کو واپس چلا گیا کیونکہ اُسے بھی قتل کر دیا گیا)۔

۳۱: ۱۲-۱۸۔ اُنہوں نے تمام مدیانی سپاہیوں کو قتل کر دیا تھا، لیکن بنی اسرائیل نے بچّوں اور عورتوں کی جان بخشی کر دی اور بڑے فخر سے انہیں کثرت سے مالِ غنیمت کے طور پر لائے۔ موسیٰ بہت زیادہ خفا ہُوا کہ اُنہوں نے انہیں جیتا بچا لیا جنہوں نے اسرائیل سے گُناہ کروایا اور حُکم دیا کہ ہر ایک لڑکے اور جو عورت مَرد سے واقف ہو چکی ہے اُنہیں قتل کر دیا جائے۔ کنواری لڑکیوں کی جان بخشی کر دی، غالباً گھریلو کام کاج کے لئے انہیں بچا لیا گیا۔ یہ سزا واجب اور دُرست تھی تاکہ بنی اِسرائیل کو مزید بگاڑ سے بچا لیا جائے۔

۳۱: ۱۹-۵۴۔ جنگی مردوں اور اسیروں کو سات دِن کی طہارت کی رسموں کو پُورا کرنا پڑا (آیت ۱۹)۔ مالِ غنیمت کو بھی یا تو آگ سے یا پانی سے پاک کرنا پڑا (آیات ۲۱-۲۴)۔ مالِ غنیمت کو جنگی مردوں اور ساری جماعت میں تقسیم کر دیا (آیات ۲۵-۴۷)۔ جنگی مَرد نہایت شُکر گزار تھے

کہ اُن میں سے کوئی ہلاک نہ ہؤا اور کہ وُہ خُداوند کے لئے بہت سارے تحائِف لائے (آیات ۴۸-۵۵)۔

ز۔ رُوبن، جد اور منسّی کے نصف قبیلے کی وراثت (باب ۳۲)

۳۲: ۱-۱۵۔ جب بنی روبن، بنی جد، اور بنی منسّی نے دریائے یردن کے مشرق میں زرخیز چراگاہوں کو دیکھا تو اُنھوں نے درخواست کی کہ وُہ دائمی طور پر وہاں سکونت اختیار کرلیں (آیات ۱-۵)۔ موسیٰ نے سوچا کہ اِس کا یہ مطلب ہے کہ وُہ یردن کو عبور کر کے اپنے بھائیوں کے ساتھ مِل کر کنعان کے غیر قوم باشِندوں سے لڑنا نہیں چاہتے (آیات ۶-۱۵)۔ اُن کے باپ دادا نے قادِس برنیع کے مقام پر بنی اسرائیل کی موعُودہ مُلک میں داخِل ہونے کے لئے دِل شِکنی کی تھی۔

۳۲: ۱۶-۴۲۔ لیکن جب بنی روبن اور بنی جد دو قبائل نے اُسے تین بار یقین دِلایا کہ وُہ یردن کے مغرب میں موعُودہ سرزمین کے لئے جنگ کریں گے (آیات ۱۶-۳۲) تو موسیٰ نے اجازت دے دی۔ چنانچہ جد، روبن اور منسّی بن یوسف کے نِصف قبیلے نے اموریوں کے بادشاہ سیحون کی سُلطنت اور بسن کے بادشاہ عوج کی سلطنت کو حاصل کر لیا۔ اُنھوں نے فصیل دار شہر اور بھیڑ سالے بنائے اور چھوٹے قصبوں اور دیہاتوں پر بھی قبضہ کر لیا۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ بنی روبن اور بنی جد نے غلط اِنتخاب کیا، کیونکہ زمین تو زرخیز تھی، لیکن یہ علاقہ دُشمن کے حملے کی زد میں تھا۔ اُنھیں دریائے یردن کا تحفُّظ حاصِل نہیں تھا۔ مابعد کے سالوں میں رُوبن، جد اور منسّی کے نِصف قبیلے کو سب سے پہلے مفتُوح کر کے اسیری میں لے جایا گیا۔ دُوسری طرف اگر دریائے یردن کے مشرق کی سرزمین میں بنی اسرائیل کا کوئی قبیلہ سکونت اختیار نہ کرتا تو اِس کا کیا استعمال ہوتا؟ خُدا نے تو یہ زمین انھیں دی تھی اور اُنھیں بتایا کہ اِس پر قابض ہو جائیں (استِثنا ۲: ۲۴، ۳۱؛ ۳: ۲)۔

ح۔ اِسرائیلی لشکر گاہ کی ازسرِنو ترتیب (باب ۳۳)

۳۳: ۱-۴۹۔ اِس باب میں بنی اسرائیل کے مصر سے موآب کے میدانوں تک کے سفر کا خُلاصہ پیش کیا گیا ہے۔ جیسا کہ پہلے ذِکر کیا جا چکا ہے کہ آج کل ان تمام شہروں کا صحیح طور پر محلِ وقُوع معلُوم کرنا نا ممکن ہے۔ اِس باب کی یُوں تقسیم کی جا سکتی ہے: مصر سے کوہِ سینا تک (آیات ۵-۱۵)، کوہِ سینا سے قادس برنیع تک (آیات ۱۶-۳۶)، قادس برنیع سے کوہِ ہور تک

(آیات ۳۷ - ۴۰)، کوہِ ہور سے موآب کے میدانوں تک (آیات ۴۱ - ۴۹) - یہ فہرست مکمّل نہیں ہے، جیساکہ ہم پڑاؤ کی دُوسری فہرستوں سے موازنہ کر کے دیکھ سکتے ہیں، مثلاً باب ۲۱ میں -

۳۳ : ۵۰ - ۵۶ - حملہ آور فوج کے لئے خُدا کا حکم یہ تھا کہ کنعان کے باشندوں کو بالکل نیست و نابُود کر دیا جائے - ممکن ہے کہ دَورِ حاضر میں یہ ظالمانہ عمل نظر آئے، لیکن یہ دُنیا کے سب سے بگڑے ہُوئے اور بداخلاق لوگ تھے - خُدا ۴۰۰ سال تک انہیں برداشت کرتا رہا لیکن اُن میں کسی طرح کی کوئی تبدیلی نہ آئی - وُہ جانتا تھا کہ اگر انہیں ختم نہ کیا گیا تو بنی اسرائیل اُن کی بداخلاقی اور بُت پرستی کا شکار ہو جائیں گے - اِسرائیلیوں کے لئے نہ صرف یہ حُکم تھا کہ اُنہیں مار ڈالیں بلکہ بُت پرستی کا ہر ایک نشان مِٹا ڈالیں (آیت ۵۲) -

ط - مُلکِ مَوعُود کی حدّیں (باب ۳۴)

۳۴ : ۱ - ۱۵ - مَوعُودہ مُلک کی جن حدّوں کا خُدا نے وَعدہ کیا تھا اُن کا ذِکر آیات ۱ - ۱۵ میں کیا گیا ہے - جنوبی سرحد بحیرۂ مُردار سے مصر کے نالے اور بحیرۂ رُوم تک ہے (آیات ۳ - ۵) - مغربی سرحد بڑا سمندر یعنی بحیرۂ رُوم تھی (آیت ۶) - شمالی سرحد بحیرہ رُوم سے شرُوع ہو کر کوہِ ہور (وُہ جگہ نہیں جس کا اِسرائیل کے سفروں میں ذِکر کیا گیا ہے) سے حمات اور حصر عینان کے مدخل تک (آیات ۷ - ۹) - مشرقی سرحد حصر عینان سے شرُوع ہو کر کنّرت کی جھیل (گلیل) سے ہو کر دریائے یردن سے بحیرۂ مُردار تک (آیات ۱۰ - ۱۲) - ساڑھے نو قبائل کو مذکورۂ بالا علاقے پر قابض ہونا تھا، کیونکہ اڑھائی قبائل سے دریائے یردن کے مشرق کی سرزمین کا وعدہ کیا جا چکا تھا (آیات ۱۳ - ۱۵) -

۳۴ : ۱۶ - ۲۹ - جن لوگوں کو زمین کی تقسیم کے لئے مقرر کیا گیا اُن کے نام آیات ۱۶ - ۲۹ میں دِئے گئے ہیں -

ی - لاویوں کے شہر (۳۵ : ۱ - ۵)

چونکہ لاوی کے قبیلے کو دُوسرے قبائل کے ساتھ وِراثت کا حِصّہ نہ ملا، اِس لئے خُدا نے حکم دیا کہ اُن کے لئے ۴۸ شہر مخصُوص کئے جائیں - آیات ۴ - ۵ میں لمبائی چوڑائی کی تفصیلات کو جاننا مشکل ہے، لیکن یہ صاف ظاہر ہے کہ شہروں کے باہر مویشی چرانے کے لئے مشترکہ زمین ہوتی تھی - (شاید آیت ۵ میں مذکور دو ہزار ہاتھ میں ایک ہزار شامل ہیں جن کا آیت ۴ میں پہلے سے ذکر کیا گیا ہے) -

ک۔ پناہ کے شہر اور سزائے موت (۳۵: ۶-۳۴)

۳۵: ۶-۸۔ لاویوں کے چھ شہروں کو پناہ کے شہر قرار دے دیا گیا۔ جو شخص حادثاتی طور پر کسی دُوسرے شخص کو مار دیتا، وُہ بھاگ کر ان شہروں میں پناہ لے سکتا تھا۔ ایسی صُورت میں وہ جواب دہی اور پیشی سے محفُوظ تھا۔ جن قبائل کے پاس زیادہ علاقہ تھا انہیں لاویوں کو علاقے کی وسعت کے مُطابق شہر دینے تھے۔ لیکن جن کے پاس کم علاقہ تھا اُن سے یہ توقع نہیں کی جاتی تھی کہ وُہ زیادہ شہر دیں۔

۳۵: ۹-۲۱۔ پناہ کے شہروں میں تین تین دریائے یردن کے دونوں طرف تھے۔ عام طور سے مقتول کا کوئی قریبی رشتے دار قاتل کا پیچھا کرتا جسے خُون کا انتقام لینے والا کہا گیا ہے۔ اگر قاتل پناہ کے شہر میں پہنچ جاتا تو وُہ مقدمے کے فیصلے تک وہاں محفُوظ ہوتا تھا (آیت ۱۲)۔ پناہ کے شہر کسی ایسے شخص کو پناہ نہیں دیتے تھے جو قصداً کسی کو قتل کر دیتا تھا (آیات ۱۶-۱۹)۔ عداوت یا دشمنی کے تحت کئے جانے والے جرائم کی سزا موت تھی (آیات ۲۰، ۲۱)۔

۳۵: ۲۲-۲۸۔ اگر قاتل مجرم ثابت ہو جائے تو اُس کا مُقدمہ جماعت کے سامنے پیش کیا جائے (۲۲-۲۴ آیات)۔ بری ہونے کی صُورت میں وُہ سردار کاہن کی موت تک پناہ کے شہر میں رہے۔ اِس کے بعد اُسے گھر آنے کی اجازت ہو گی (آیت ۲۸)۔ اگر وُہ سردار کاہن کی موت سے پہلے پناہ کے شہر سے باہر آ جاتا اور انتقام لینے والا اُسے قتل کر دیتا تو اِنتقام لینے والا مجرم تصوّر نہیں ہوتا تھا (آیات ۲۶-۲۸)۔

سردار کاہن کی موت اُن لوگوں کی رہائی کا باعث بنتی جو بھاگ کر پناہ کے شہروں میں چلے جاتے۔ اب انتقام لینے والا اُسے کوئی نُقصان نہیں پہنچا سکتا تھا۔ ہمارے بڑے سردار کاہن کی موت ہمیں شریعت کی سزا کے تقاضوں سے آزاد کرتی ہے۔ اگر کوئی شخص اِس میں صلیب پر ہمارے خداوند یسوع مسیح کے کام کی علامت نہیں دیکھتا تو یہ شرط اور مُعاہدہ بے معنی سا نظر آئے گا۔

اُنگر بعض ایک روایتی تفصیلات کا بیان کرتا ہے:

> ربیوں کے مُطابق پناہ لینے والے کی مدد کے لئے عدالتِ عالیہ (SANHEDRIN) کی ذمّہ داری ہوتی تھی کہ وُہ پناہ کے شہر کو جانے والی سڑکوں کو اچھی حالت میں رکھنے کے لئے اُن کی مرمّت کرتی رہے۔ اُن میں کوئی پہاڑی نہیں ہونی چاہئے، ہر ایک دریا

پیر پُل ہونا چاہئے اور سڑکیں کم از کم ۳۲ ہاتھ (۱۶ گز) چوڑی ہوں۔ ہر ایک موڑ پر یہ لکھا ہوتا تھا: "پناہ گاہ"، اور شریعت کے دو طالب علم بھاگنے والے شخص کے ساتھ جانے کے لئے مقرر کئے جاتے۔ اگر اِنتقام لینے والا اُسے پکڑ لیتا تو وُہ اُن میں صُلح کراتے۔

جہاں تک علامتی تعلیم کا تعلق ہے، بنی اسرائیل قاتل ہیں کہ اُنہوں نے مسیح کو قتل کیا۔ تاہم اُنہوں نے یہ کام نادانی سے کیا (اعمال ۳: ۱۷)۔ خُداوند نے دُعا کی "... یہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں" (لوقا ۲۳: ۳۴)۔ جیسے قاتل کو اپنا گھر چھوڑ کر پناہ کے شہر میں رہنا پڑتا تھا ویسے ہی بنی اسرائیل اُس وقت سے جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ قوم کی میراث کی مکمل بحالی، اُس وقت تک نہیں ہوگی جب بڑے سردار کاہن کی موت واقع ہوگی (کیونکہ اَب وُہ کبھی نہیں مرنے کا) بلکہ اُس وقت جب وُہ حکومت کرنے کے لئے دوبارہ آئے گا۔

۳۵: ۲۹-۳۴۔ قاتل کو سزائے موت دی جاتی تھی۔ اُس سے بچنے کی کوئی راہ نہیں ہوتی تھی اور نہ وُہ دیت سے ہی مُعافی حاصل کر سکتا تھا (آیات ۳۰، ۳۱)۔ حادثاتی قاتل پناہ کے شہر سے رہائی کے لئے دیت نہیں دے سکتا تھا (آیت ۳۲)۔ قتل میں بہایا ہُوا خُون مُلک کو ناپاک کرتا تھا، اِس لئے خُون قاتل کی موت کا تقاضا کرتا تھا (آیات ۳۳، ۳۴)۔ مسیح کی موت کے سلسلے میں اِس پر غور کیجئے!

ل۔ شادی شدہ بیٹیوں کی وراثت (باب ۳۶)

یردن کے مشرق میں جلعاد میں سکونت پذیر منسّی کے نِصف قبیلے کے نمائندے موسیٰ کے پاس ایک مسئلہ لے کر آئے (دیکھیں گنتی ۲۷: ۱-۱۱)۔ اگر صلافحاد کی بیٹیاں کسی دُوسرے قبیلے کے مَردوں سے شادی کریں تو اُن کی جائیداد دُوسرے قبیلے میں چلی جائے گی۔ سالِ یوبلی میں دُوسرے قبیلے میں جائیداد کی منتقلی کو حتمی قرار دے دیا جائے گا (آیت ۴)۔ اِس کا حل یہ تھا کہ جو عورتیں جائیداد کی وارث تھیں وُہ اپنے ہی قبیلے میں شادی کریں، یُوں ایک قبیلے سے دُوسرے قبیلے میں جائیداد کی مُنتقلی نہیں ہوگی (آیات ۵-۱۱)۔ صلافحاد کی بیٹیوں نے اِس حکم کی تعمیل کرتے ہُوئے منسّی کے قبیلے میں شادیاں کیں (آیات ۱۰-۱۲)۔ آیت ۱۳ میں ۲۶ باب کے بیان کا خُلاصہ پیش کیا گیا ہے۔

گنتی کی کتاب میں تین باتیں نمایاں نظر آتی ہیں:

۱۔ اِنسانی دِل کی مسلسل بے اعتقادی اور بدی۔

۲۔ یہوواہ کی پاکیزگی، جس میں رحم ہے۔

۳۔ مردِ خدا (موسیٰ)، جو قُدُّوس خُدا اور اِنسان کے درمیان درمیانی اور شافع کی حیثیت سے کھڑا ہے۔

اِنسانی دِل گنتی کی کتاب کے لکھے جانے کے بعد سے بھی تبدیل نہیں ہُؤا، اور نہ خُدا کی پاکیزگی اور رحم ہی تبدیل ہُؤا ہے۔ لیکن موسیٰ کی جگہ خُداوند یسوع مسیح نے لی ہے۔ اُس کی معرفت ہمیں اُن گُناہوں سے گریز کرنے کی قوت مِلتی ہے جو بنی اِسرائیل میں بار بار اُبھرتے تھے۔ یُوں ہم خُداوند کی ناراضی کا باعث نہ بنیں جیسے بنی اسرائیل نے اُسے ناراض کیا تھا۔ جن باتوں کا ہم نے مُطالعہ کیا ہے، اُن سے اِستفادہ کرنے کے لئے ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ "یہ باتیں اُن پر عبرت کے لئے واقع ہُوئیں اور ہم آخری زمانہ والوں کی نصیحت کے واسطے لِکھی گئیں" (۱۔کرنتھیوں ۱۰:۱۱)۔

اِستثنا

تعارُف

اِستثنا کی کتاب عہدِ عتیق کی عظیم ترین کتابوں میں سے ایک ہے ۔ اِس نے تمام زمانوں میں گھریلو اور شخصی مذہب کو بہت متاثر کیا ہے ۔ اِس ضمن میں بائبل کی کوئی اور کتاب اِس پر سبقت نہیں لے جا سکتی ۔ عہدِ جدید میں اِس میں سے ۸۰ بار حوالہ جات پیش کئے گئے ، اور یُوں یہ عہدِ عتیق کی اُن چار کتابوں (یعنی پیدائش، اِستثنا، مزامیر اور یسعیاہ) میں شامل ہے جن میں سے ابتدائی مسیحی اکثر حوالہ جات دیتے تھے ۔

۱۔ مُسلّمہ فہرست میں منفرد مقام

اِبلیس نے خُداوند یسوع مسیح کو چالیس دِن رات تک بیابان میں آزمایا ۔ ہمارے روحانی فائدے کے لئے اِن میں سے خُصُوصی طور پر تین آزمائشوں کا بیان کیا گیا ہے ۔ مسیح نے عہدِ عتیق کی صرف تین بار ہی "رُوح کی تلوار" استعمال نہیں کی، بلکہ ہر بار اُس نے اِس تلوار کے لئے اِستثنا میں سے کلام کے حِصّوں کو استعمال کیا ۔ یُوں لگتا ہے کہ یہ یسوع کی پسندیدہ کتاب تھی، اور یہ ہماری بھی پسندیدہ کتاب ہونی چاہئے ۔ کئی حلقوں میں افسوس ناک حد تک اس کتاب کو نظر انداز کیا گیا ہے ، شاید یہ انگریزی میں اِس کے عُنوان کی وجہ سے ہوا جسے یونانی ہفتادی ترجمے سے لیا گیا ہے ۔ اِس کے مفہوم "ثانوی شریعت" سے غلط نظریہ قائم کر لیا گیا ہے کہ یہ کتاب محض خرُوج اور گنتی میں بیان کی گئی باتوں کے اہم نکات کا اِعادہ ہے ۔ خُدا محض دُہرانے کی خاطر نہیں دُہراتا ۔ وُہ ہمیشہ مختلف طریقوں سے مختلف باتوں پر زور دیتا ہے اور نئی تفصیلات مہیا کرتا ہے ۔ بعینہٖ یہی کیفیت اِستثنا کی کتاب کی ہے ، یہ محتاط مُطالعے کے لئے نہایت اعلیٰ کتاب ہے ۔

۲۔ مُصنّف

مجمُوعی طور پر اِستثنا کی کتاب کا مُصنّف مُوسیٰ ہے ، گو ممکن ہے کہ خداوند نے مُلہم مؤلفین کو تفصِیلات کی تکمیل کی تدوین کے لئے استعمال کیا ہو ۔ شاید آخری باب کو اُس نے خُود پیش گوئی کے

طور پر لکھا ہو، یا پھر یشُوؔع یا کسی اَور نے اِس کا اِضافہ کیا ہو۔

آزاد خیال تنقید میں بڑے وثوق سے یہ کہا جاتا ہے کہ اِستثنا "شریعت کی کتاب" وُہ کتاب ہے جو یوسیاہ کے ایام (۶۲۰ ق م) میں ہیکل میں ملی۔ اُن کا نظریہ ہے کہ درحقیقت یہ ایک "مُقدّس فریب" تھا، جو اُس وقت ضَبطِ تحریر میں لایا گیا اور اُسے مُوسیٰ کی تحریر ظاہر کیا گیا تاکہ یروشلیم کے مرکزی مقدس میں یہوواہ کی عبادت میں اِتحاد قائم کیا جا سکے۔

درحقیقت "مُقدّس فریب" نام کی ایسی کوئی شے نہیں ہے۔ اگر یہ فریب ہے تو یہ مقدّس نہیں ہے اور اگر یہ مقدّس ہے تو یہ فریب نہیں ہے۔

۲۔ سلاطین ۲۲ باب میں "شریعت کی کتاب" سے ایسا کوئی تاثر نہیں ملتا کہ یہ باقی توریت کا حِصّہ نہیں ہے۔ یوسیاہ کے دونوں پیش رَو یعنی منسّی اور عموؔن نہایت بُرے بادشاہ تھے۔ اُنہوں نے یہوواہ کی اِسی ہیکل میں بت پرستی کو جاری رکھا، جہاں خُدا کے کسی دین دار شخص یا اشخاص نے ارادتاً موسیٰ کی شریعت کو چھپا دیا تھا۔

خُدا کے کلام کی ازسرِنو دریافت اور اُس کی فرماں برداری سے ہمیشہ بیداری اور بحالی جنم لیتی ہے جیسا کہ عظیم پروٹسٹنٹ اصلاحِ کلیسیا کے ایّام میں ہُوا۔

مُوسیٰ ہی اِس کتاب کا مُصنّف ہے۔ اِس کے جامع دفاع کے لئے توریت کا تعارُف ملاحظہ فرمائیے۔

۳۔ تاریخ

اِستثنا کا بیشتر حِصّہ ۱۴۰۶ ق م میں لکھا جا چُکا تھا لیکن کُچھ مواد کا جو اُسی طرح اِلہامی ہے موسیٰ کے اِنتقال کے بعد اِضافہ کیا گیا۔ اِس کا ہم پہلے بیان کر چُکے ہیں۔

تارِیخِ تصنیف کے متعلق تفصیلی بحث کے لئے توریت کا تعارُف ملاحظہ فرمائیے۔

۴۔ پس منظر اور مضمون

اِستثنا کی کتاب میں بیابانی سفر میں جنم لینے والی نئی نسل کے لئے شریعت کا ازسرِنو بیان ہے (یہ محض شریعت کی دُہرائی نہیں)۔ وُہ موعُودہ ملک میں داخِل ہونے والے تھے۔ خدا کی برکتوں سے لُطف اندوز ہونے کے لئے لازم تھا کہ وُہ شریعت کو جانیں اور اُس کی فرماں برداری کریں۔

اوّلین اِس کتاب میں کوہِ سینا سے مابعد اسرائیل کی تاریخ کی رُوحانی تفسیر ہے (ابواب ۱-۳)۔ اِس میں یہ تصوُّر موجُود ہے کہ جو لوگ تاریخ سے سبق سیکھنے سے انکار کر دیتے ہیں، سابق تجربے میں سے دوبارہ گُزرنا اُن کا مقدّر بن جاتا ہے۔ سب سے بڑے حِصّے میں خُدا کے اپنے لوگوں کے لئے قوانین کے اہم نکات پر نظرِ ثانی کی گئی ہے (ابواب ۴: ۲۶)۔ ازآں بعد اسرائیل کے مَوعُودہ مُلک میں داخل ہونے کے وقت سے مسیح کی دُوسری آمد تک خُدا کے فضل اور انتظام کے مقصد کو ظاہر کیا گیا ہے (ابواب ۲۷-۳۳)۔ یہ کتاب موسیٰ کی موت اور اُس کے جانشین کے تقرُّر کے ساتھ اختتام پذیر ہوتی ہے (باب ۳۴)۔

پولُس رسُول ہمیں یاد دِلاتا ہے کہ اِس کتاب میں ہمارے لئے اور اسرائیل کے لئے سبق ہے۔ اِستثنا ۲۵: ۴ کی تفسیر کرتے ہوئے وُہ لکھتا ہے کہ یہ "ہمارے واسطے فرماتا ہے" (۱-کرنتھیوں ۹: ۱۰)۔

یہ کتاب نصیحتوں سے بھرپُور ہے جس کا استثنا ۵: ۱ کے ان الفاظ میں خلاصہ پیش کیا گیا ہے:

"سُن لو، سیکھ کر، عمل کرو"۔

خاکہ

۱- موسیٰ کا پہلا خطبہ —— موعودہ ملک کے قریب پہنچتے ہوئے (ابواب ۱-۴)

ا- تعارف (۱:۱-۵)

ب- حورِب سے قادِس تک (۱:۶-۴۶)

ج- قادِس سے حسبون تک (باب ۲)

د- یردن پار علاقے کا حصول (باب ۳)

ہ- فرماں برداری کے لئے نصیحت (باب ۴)

۲- موسیٰ کا دوسرا خطبہ —— موعودہ ملک میں پاکیزگی (ابواب ۵-۲۸)

ا- سینائی عہد کی نظرِ ثانی (باب ۵)

ب- نافرمانی کے بارے میں انتباہ (باب ۶)

ج- بت پرست اقوام سے تعلقات کے بارے میں ہدایات (باب ۷)

د- ماضی سے اسباق حاصل کرنا (۸:۱ - ۱۱:۷)

ہ- فرماں برداری کے لئے اجر (۱۱:۸-۳۲)

و- پرستش کے لئے تحریری قوانین (باب ۱۲)

ز- بت پرستوں اور جھوٹے نبیوں کی سزا (باب ۱۳)

ح- پاک اور ناپاک کھانے (۱۴:۱-۲۱)

ط- دہ یکی دینا (۱۴:۲۲-۲۹)

ی- مقروضوں اور غلاموں سے سلوک (باب ۱۵)

ک- تین ۳ مقررہ عیدیں (باب ۱۶)

ل- قاضی اور بادشاہ (باب ۱۷)

م- کاہن، لاوی اور نبی (باب ۱۸)

ن- جرائم کے بارے میں قوانین (باب ۱۹)

س - جنگ کے بارے میں قوانین (باب ۲۰)

ع - مختلف قوانین (ابواب ۲۱ - ۲۵)

(۱) نامعلوم قتل کے لئے کفارہ (۲۱: ۱-۹)

(۲) جنگ کی قیدی خواتین (۲۱: ۱۰-۱۴)

(۳) پہلوٹھے کے حقوق (۲۱: ۱۵-۱۷)

(۴) ضدی اور گردن کش بیٹے (۲۱: ۱۸-۲۱)

(۵) پھانسی پانے والے مجرموں کی لاشیں (۲۱: ۲۲-۲۳)

(۶) روپیے کے بارے میں نو قوانین (۲۲: ۱-۱۲)

(۷) پاک دامنی (۲۲: ۱۳-۳۰)

(۸) وہ جو جماعت میں شریک نہیں ہو سکتے تھے (۲۳: ۱-۸)

(۹) لشکرگاہ میں صفائی (۲۳: ۹-۱۴)

(۱۰) سماجی اور مذہبی قوانین (۲۳: ۱۵-۲۵)

(۱۱) طلاق اور دوبارہ شادی (۲۴: ۱-۴)

(۱۲) مختلف سماجی قوانین (۲۴: ۵ - ۲۵: ۴)

(۱۳) مرحوم بھائی کی بیوہ سے شادی کرنا (۲۵: ۵-۱۰)

(۱۴) تین۳ مختلف قوانین (۲۵: ۱۱-۱۹)

ف - رسومات اور تصدیق (باب ۲۶)

(۱) پہلے پھلوں کی رسم (۲۶: ۱-۱۱)

(۲) تیسرے سال کی دہ یکی کی رسم (۲۶: ۱۲-۱۵)

(۳) عہد کی تصدیق (۲۶: ۱۶-۱۹)

ص - لعنتیں اور برکتیں (ابواب ۲۷-۲۸)

۳ - موسیٰ کا تیسرا خطبہ —— ملکِ موعود کے لئے عہد (ابواب ۲۹-۳۰)

ا - موآب میں قائم کردہ عہد (۲۹: ۱-۲۱)

ب - عہد توڑنے کی سزا (۲۹: ۲۲-۲۹)

ج۔ عہد سے رُجوع لانے کے لئے بحالی (باب ۳۰)

۴۔ موسیٰ کے آخری ایّام —— مُلکِ موعُود سے باہر انتقال (ابواب ۳۱-۳۴)

ا۔ موسیٰ کا جانشین (باب ۳۱)

ب۔ موسیٰ کا گیت (باب ۳۲)

ج۔ موسیٰ کی برکتیں (باب ۳۳)

د۔ موسیٰ کا انتقال (باب ۳۴)

تفسیر

۱۔ موسیٰ کا پہلا خُطبہ ——— موعُودہ مُلک کے قریب پہنچتے ہُوئے (ابواب ۱-۴)

الف۔ تعارُف (۱:۱-۵)

۱:۱-۲۔ جُونہی ہم اِستثنا کی کتاب کو کھولتے ہیں، بنی اِسرائیل موآب کے میدانوں میں پڑاؤ ڈالے ہُوئے ہیں، جہاں وُہ گنتی ۲۲:۱ میں پہنچے تھے۔ اِستثنا ۱:۱ میں بتایا گیا ہے کہ اُن کا محلِ وقُوع میدان میں سُوف کے بالمقابل ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ وُہ بیابان جس کی موآب کے میدان توسیع تھے جنُوب کی طرف بحرِ قلزم کے اُس حِصّے تک پھیلا ہُوا تھا جو خلیج عقبہ کے نام سے مشہُور ہے۔ حورِب (سینا) سے براستہ کوہِ شعیر سے قادِس برنیع یعنی کنعان کی سرحد تک صِرف گیارہ دِن کا راستہ تھا، لیکن ۳۸ سال گُزر چُکے تھے کہ بنی اسرائیل اب مُلکِ موعُود میں داخِل ہونے کو تھے۔

۱:۳-۵۔ موسیٰ نے مِصر سے نکلنے کے چالیسویں برس میں، اور مُلکِ موعُود میں داخِل ہونے کی تیاری میں خُطبہ دیا۔ یہ خُطبہ اموریوں کے بادشاہ سیحون اور بسن کے بادشاہ عوج کو قتل کرنے کے بعد دیا گیا (گنتی ۲۱ باب)۔

ب۔ حورِب سے قادِس تک (۱:۶-۴۶)

اِستثنا ۱:۶ - ۳:۲۸ میں ہمیں کوہِ سینا سے موآب کے میدانوں تک کا ایک جائزہ دیا گیا ہے۔ چونکہ اِس کا پہلے ہی گنتی کی کتاب میں ذِکر کیا جا چکا ہے، اِس لئے ہم اِس کا یہاں محض خلاصہ پیش کریں گے، یعنی مُلکِ موعُود کی طرف کُوچ کر کے اُس پر قبضہ کرنے کا حکم (آیات ۶-۸)، رسولِ امُور کے لئے قاضیوں کا تقرر (آیات ۹-۱۸)، سینا سے قادِس برنیع تک کا سفر (آیات ۱۹-۲۱) اور جاسُوسوں کا بھیجا جانا اور اس کے بعد بغاوت (آیات ۲۲-۴۶)، یشوع اور کالب کے سِوا مِصر چھوڑنے والے کسی بھی سپاہی کو مُلکِ موعُود میں داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی (آیات ۳۴-۳۸)۔

ج۔ قادِس سے حسبون تک (باب ۲)

۲: ۱-۲۳۔ قادِس برنیع سے ادوم کی سرحدوں تک کے سفر میں (آیات ۱-۷) ادومیوں کے ساتھ تصادُم سے گُریز کیا گیا۔ ادوم کی سرحدوں سے وادیِ زرد تک کے سفر میں موآبیوں کے ساتھ تصادُم سے بھی احتراز کیا گیا۔ خداوند نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ عمونیوں کو نہ ستایا جائے کیونکہ اُس نے یہ سرزمین بنی لوط کو ملکیت کے طور پر دی ہے (آیات ۱۶-۱۹)۔ خُدا نے پہلے ہی بعض جبّاروں کو ملکیت سے محرُوم کر دیا تھا، جنہیں عمُونی زمزمیم کہتے تھے، ٹھیک ویسے ہی جیسے اُس نے بنی عیسو کے لئے حوریوں، عویوں اور کفتوریوں کو تباہ کرنے سے کیا تھا (آیات ۲۰-۲۳)۔

۲: ۲۴-۳۷۔ دُوسرے باب کے باقی ماندہ حصّے میں حسبون کے اموری بادشاہ سیحون کی بہت بڑی شکست کی تفصیلات بتائی گئی ہیں۔ آیت ۲۹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ بنی عیسو یعنی ادومیوں نے بنی اسرائیل کو پانی اور کھانے کی چیزیں بیچیں، جب بنی اسرائیل ملکِ ادوم کے کنارے کنارے جا رہے تھے۔ لیکن گنتی ۲۰: ۱۴-۲۲ کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ادوم کے بادشاہ نے کلّی طور پر تعاون نہ کیا۔ وُہ بنی اسرائیل کی مدد کرنے کے سلسلے میں نہایت سخت تھا، لیکن یُوں ظاہر ہوتا ہے کہ اُس کے کُچھ لوگوں نے یہودیوں کو کھانے پینے کی چیزیں بیچیں، گو یہ وثوق سے نہیں کہا جا سکتا۔ آیات ۱۰-۱۲ اور ۲۰-۲۳ کا غالباً موسیٰ کے بجائے کسی اَور نے اضافہ کیا، تاہم یہ کلامِ الہامی ہے۔

د۔ یردن پار علاقے کا حُصُول (باب ۳)

۳: ۱-۱۱۔ بسن کے بادشاہ عوج کے پاس ساٹھ ۶۰ شہر تھے۔ یہ سب فصیل دار تھے۔ اِن کی اُونچی اُونچی دیواریں، پھاٹک اور بینڈے تھے۔ علاوہ ازیں کئی قصبے بھی تھے۔ خُداوند خُدا نے اِن دشمنوں کو بھی اپنے لوگوں کے ہاتھ میں کر دیا۔ عوج جبّار کی حیثیت سے معرُوف ہے جس کا پلنگ نو ۹ ہاتھ لمبا اور چار ہاتھ چوڑا تھا (یعنی تیرہ ۱۳ یا چودہ ۱۴ فٹ لمبا اور چھ ۶ فٹ چوڑا)۔ تھامپسن کہتا ہے کہ یہ پلنگ اُس کی آخری آرام گاہ تھا، نہ کہ عام پلنگ:

> اُس کی موت پر اُسے بہت بڑے پتھر کے تابوت میں دفن کیا گیا (لُغوی طور پر پلنگ کا مطلب ہے آرام گاہ)۔ یہ مرمرِ سیاہ کا بنا ہُوا تھا، اِسے اِس کے رنگ کی وجہ سے 'لوہا' کہا گیا ہے۔ دستاویزی بیان کے مطابق یہ تابوت استثنا کی کتاب

کے معرضِ وجود میں آتے وقت عمون کے ربہ (موجودہ عمان) میں دیکھا جا سکتا تھا۔

۳: ۱۲-۲۰- یردن کے مشرق میں مفتوحہ زمین روبینیوں، جدیوں اور منسی کے آدھے قبیلے میں تقسیم کی گئی (آیات ۱۲-۱۷)۔ موسیٰ نے اُن کے جنگی مردوں کو حکم دیا کہ وہ مسلح ہو کر پار جائیں اور یردن کے مغربی علاقے کو فتح کرنے میں اپنے بھائیوں کی مدد کریں۔ تب وہ اپنی ملکیت، اپنے بیوی بچوں، مویشیوں اور مفتوحہ شہروں میں واپس آ جائیں۔

۳: ۲۱-۲۹- موسیٰ نے یشوع کو یہ بھی حکم دیا کہ وہ گزشتہ فتوحات کو یاد رکھتے ہوئے آئندہ فتوحات کے لئے خدا پر بھروسا رکھے (آیات ۲۱، ۲۲)۔

لیکن بنی اسرائیل کے سلسلے میں نافرمانی کے سبب سے موسیٰ کو یردن پار جانے کی اجازت نہ ملی۔ تاہم اُس نے اُسے یہ اجازت دی کہ وہ پسگاہ کی چوٹی پر سے موعودہ ملک کو ہر زاویے سے دیکھ سکے (آیات ۲۳-۲۹)۔

۵- فرماں برداری کے لئے نصیحت (باب ۴)

باب ۴ میں موسیٰ شریعت کو دُہراتا ہے۔ یہاں وہ خصوصی طور پر خدائے برحق و واحد کی پرستش کا بیان کرتا ہے، اور اگر وہ بُت پرستی کی طرف رجوع کریں تو اُس کے لئے سزاؤں کا ذکر کرتا ہے۔

۴: ۱-۲۴- بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا کہ جب وہ مُلکِ کنعان میں داخل ہوں تو وہ خدا کے احکام و قوانین کو مانیں (آیت ۱)۔ وہ نہ اِس میں سے کچھ گھٹائیں اور نہ اِس میں کچھ بڑھائیں (آیت ۲)۔ بعل فغور کے مقام پر خدا کی طرف سے بُت پرستی کی سزا کو انتباہ کے طور پر یاد رکھیں (آیات ۳، ۴)۔ (بُت پرستی کے بارے میں الٰہی غضب کا یہ خاص واقعہ یہاں شاید اِس لئے بیان کیا گیا، کیونکہ یہ حال ہی میں وقوع پذیر ہوا تھا اور یہ اُن کے ذہنوں میں ابھی تازہ ہوگا)۔ اگر بنی اسرائیل شریعت کی فرماں برداری کریں گے تو غیر قومیں اُن کی تعریف کریں گی کہ وہ ایک عظیم قوم ہیں (آیات ۵-۸)۔ بنی اسرائیل کو ماضی کے تجربات کی بنا پر فرماں برداری کی برکات کو یاد رکھنا چاہئے (آیت ۸)۔ اُنہیں خصوصی طور پر کوہِ سینا (حورب) پر دئے ہوئے دس احکام کو یاد رکھنا ہے (آیات ۹-۱۳)۔ اُس وقت اُنہوں نے خدا کی صورت نہیں دیکھی، حالانکہ انہوں نے اُس کے ظہور کو دیکھا، لیکن اُسے کسی جسمانی صورت میں نہ دیکھا تاکہ وہ اُسے کسی شبیہ یا بُت کی صورت میں نہ ڈھال لیں۔ اُنہیں خدا کی کسی طرح سے شبیہ بنانے اور سورج، چاند اور ستاروں کی پرستش سے منع کیا گیا تھا (آیات ۱۴-۱۹)۔ اسرائیلیوں کو

مِصر سے اُن کی مخلصی، مُوسیٰ کی نافرمانی، اس کی سزا اور بُت پرستی کے بارے میں خُدا کے غضب کو یاد دِلایا گیا ہے (آیات ۲۰-۲۴) "تُو ضرور ہی اپنی احتیاط رکھنا ... تا نہ ہو کہ تُو ... بھُول جائے" (آیت ۹)۔ "تم اپنی خُوب ہی اِحتیاط رکھنا ... تا نہ ہو کہ تُم بِگڑ کر ..." (آیات ۱۵، ۱۶)۔ "تُم اِحتیاط رکھو تا نہ ہو کہ تُم ... بھُول جاؤ" (آیت ۲۳)۔ مُوسیٰ اِنسانی دِل کے فِطری رُجحان کو بخوبی جانتا تھا۔ چنانچہ اُس نے بڑی خُلوصِ دِلی اور سنجیدگی سے اپنے لوگوں کو خصُوصی توجّہ دینے کا حکم دیا۔

۴: ۲۵-۴۰ - اگر بعد کے سالوں میں قوم بُتوں سے رجُوع کرے تو اِسے اسیری میں بھیج دیا جائے گا (آیات ۲۵-۲۸)۔ لیکن اِس کے باوجُود، اگر لوگ توبہ کریں اور دِل سے خُداوند کی طرف رجوع لائیں تو وُہ اُنہیں بحال کرے گا (آیات ۲۹-۳۱)۔ کِسی اَور قوم کو بنی اسرائیل جیسا اعزاز نہیں بخشا گیا، خاص طور سے مِصر سے مخلصی کے لئے مُعجزات کا مشاہدہ (آیات ۳۲-۳۸)۔ اِس لئے لازِم تھا کہ وُہ اُس کی فرماں برداری کرتے اور یُوں اُس کی مُسلسل برکتوں سے لُطف اندوز ہوتے (آیات ۳۹، ۴۰)۔ یہُودی تارِیخ کا یہ المیہ ہے کہ قوم کو عارضی تکلیف کی اسیری میں سے گُزرنا پڑا کیونکہ اُنہوں نے یہوواہ کی فرماں برداری نہ کی اور اُس کے اِنتباہ کی پروا نہ کی۔ کوئی شخص اور کوئی قوم خُدا کی نافرمانی کر کے سزا سے نہیں چھُوٹے گی۔

۴: ۴۱-۴۳ - موسیٰ نے یردن کے مشرق میں بصر، رامات جِلعاد اور جولان کے شہروں کو پناہ کے شہر قرار دے دیا (آیات ۴۱-۴۳)۔

۴: ۴۴-۴۹ - یہاں سے موسیٰ کا دُوسرا خُطبہ شرُوع ہوتا ہے جو اُس نے یردن کے مشرق میں موآب کے میدانوں میں دیا۔ آیت ۴۸ واحِد مثال ہے جہاں کوہِ حرمون کو کوہِ سیون کہا گیا ہے۔

۲- مُوسیٰ کا دُوسرا خُطبہ ـــــ موعُودہ مُلک میں پاکیزگی (ابواب ۵-۲۸)

لو- سینائی عہد کی نظرِ ثانی (باب ۵)

۵: ۱-۶ - باب ۵ میں کوہِ سینا (حورِب) پر دِئے ہُوئے دس احکام کی نظرِ ثانی کی گئی ہے۔ آیت ۳ میں "باپ دادا" کے بعد الفاظ "خُود ہم سب سے" درج ہیں۔ عہد باپ دادا سے باندھا گیا، لیکن اِس کا تعلق مُستقبِل کی نسلوں سے بھی تھا۔

۵: ۷-۲۱ - دس احکام

۱۔ کسی اور معبود کی پرستش نہ کی جائے (آیت ۷)۔

۲۔ کوئی تراشی ہوئی مورت نہ بنائی جائے اور نہ اِس کی پرستش کی جائے (آیات ۸۔۱۰)۔ اِس حکم میں پہلے سے دِیئے گئے حکم کو دُہرایا نہیں گیا۔ ممکن ہے کہ لوگ دیو مالائی ہستیوں کی یا سورج چاند کی بغیر مورت بنائے پوجا شروع کر دیں۔ جو لوگ خُدا سے یُوں نفرت کرتے ہیں، انہیں ویسی ہی سزا دی جائے گی جو اُن کے باپ دادا کو ملی (آیت ۹)۔

۳۔ خُدا کا بے فائدہ نام نہ لیا جائے (آیت ۱۱)۔

۴۔ سبت کو پاک مانا جائے (آیات ۱۲۔۱۵)۔ سبت کو پاک ماننے کی یہاں پر خروج ۲۰: ۸۔۱۱ (خُدا نے تخلیق کے کام کے بعد آرام کیا) کی نسبت مختلف وجہ بیان کی گئی ہے۔ یہودیوں کو یاد رکھنا تھا کہ وُہ مصر میں غُلام تھے (آیت ۱۵)۔ یہ دونوں وجُوہات متضاد نہیں بلکہ تکمیلی ہیں۔

۵۔ ماں باپ کی عزت کی جائے (آیت ۱۶)۔

۶۔ قتل ممنوع قرار دیا گیا (آیت ۱۷)۔

۷۔ زناکاری کی بھی ممانعت کی گئی (آیت ۱۸)۔

۸۔ چوری سے منع کیا گیا (آیت ۱۹)۔

۹۔ اپنے پڑوسی کے خلاف جھُوٹی گواہی دینا ممنوع قرار دیا گیا (آیت ۲۰)۔

۱۰۔ لالچ کرنا بھی ممنوع تھا (آیت ۲۱)۔

۵: ۲۲۔ جے۔ اے۔ تھامپسن اِس آیت پر یُوں اظہارِ خیال کرتا ہے:

> یہ الفاظ "اور اِس سے زیادہ اور کُچھ نہ کہا" بہت غیر معمُولی ہیں۔ اِن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ احکام عہد کے بنیادی تقاضوں کا مکمل خلاصہ تھے اور کسی اور قانون کا اِضافہ کرنے کی ضرُورت نہیں تھی۔ باقی تمام شریعت ان بنیادی اصُولوں کی تفسیر اور توسیع تھی۔ اِس کے علاوہ یہ بھی ممکن ہے کہ اِن الفاظ کا ایک خاص موقعے سے تعلّق ہو، جب خُدا نے خصُوصی طور پر ان دس احکام کو ظاہر کیا۔ ممکن ہے کہ دِیگر احکام دُوسرے موقعوں پر دِیئے گئے ہوں، کیونکہ خُدا کی طرف سے بنی اسرائیل کو دی گئی شریعت کافی ضخیم ہے۔

۵: ۲۳۔۳۳۔ جب شریعت دی گئی تو لوگ الٰہی حضُوری کے ظہور سے خوف زدہ ہو کر اپنی جانوں کے لئے پریشان ہو گئے۔ انہوں نے موسیٰ کو بھیجا کہ وہی خُدا سے باتیں کرے، اور خُداوند کو

یقین دِلایا کہ وُہ جو کُچھ کہے گا وُہ اُس پر عمل کریں گے (اُنہیں اِس بات کا احساس نہ تھا کہ وُہ کتنے گنہگار اور کمزور ہیں۔ وُہ جلد بازی میں یہ فیصلہ کر رہے تھے)۔ اِس کے بعد باقی احکام و قوانین ان کے درمیانی موسیٰ کے وسیلے سے دِئے گئے۔ دسؔ احکام کوہِ سینا پر پُوری قوم کے سامنے کہے گئے (آیات ۳۰، ۳۱)۔

آیت ۲۸ میں خداوند شریعت پر عمل کرنے کے لئے اُن کے وعدے کی نہیں بلکہ اُن کے اظہارِ خوف واستعجاب کی تعریف کر رہا ہے (مقابلہ کریں ۱۸: ۱۶-۱۸)۔ وُہ جانتا تھا کہ اُن کا دِل اُس کے احکام کی پابندی نہیں کر سکتا تھا۔ اُس کی خواہش تھی کہ کاش وُہ اُس کے احکام کی تعمیل کر سکتے تاکہ وُہ اُنہیں برکت دیتا (آیات ۲۸-۳۳)۔

ب۔ نافرمانی کے بارے میں انتباہ (باب ۶)

۶: ۱-۹۔ خداوند کی خواہش تھی کہ جب اُس کے لوگ موعُودہ مُلک میں پہنچیں تو اُن کی اخلاقی حالت اچھی ہو۔ وُہ چاہتا تھا کہ اُس مُلک سے لُطف اندوز ہونے کے لئے وُہ ایک فرماں بردار قوم ہو۔ اِس لئے اُس نے کنعان میں زندگی بسر کرنے کے لئے اُنہیں مُناسب ہدایات دِیں (آیات ۱، ۲)۔ بنی اِسرائیل کو حق کی گواہی دینا تھی کہ خُدا ہی واحِد حقیقی خُدا ہے (آیات ۳، ۴)۔ لازم تھا کہ وُہ خُدا سے سب سے زیادہ محبّت رکھیں اور اُس کے کلام پر عمل کریں (آیات ۵، ۶)۔ ضرور تھا کہ وہ بڑی جاں فشانی سے اپنے بچّوں کو تعلیم دیں اور زندگی کے ہر شُعبے میں اُن کی راہنمائی کریں۔

مسیح کے ایّام میں یہُودی شریعت کے حِصّوں کو اپنے ہاتھوں اور پیشانیوں پر آنکھوں کے درمیان باندھتے تھے (آیت ۸)۔ لیکن خداوند چاہتا تھا کہ شریعت اُن کے اعمال (ہاتھوں) اور خواہشات (آنکھوں) کو کنٹرول کرے۔

آیات ۴-۹ کو "شماع" (سُننا) کے نام سے موسُوم کیا گیا۔ پُرخلوص یہودی اِس کا ۱۱: ۱۳-۲۱ اور گنتی ۱۵: ۳۷-۴۱ کے ساتھ ہر روز عقیدے کے طور پر وِرد کرتے تھے۔ آیت ۴ میں عبرانی لفظ "ایک" عہدِ جدید کے کامل مکاشفے کی روشنی میں نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے۔ یہوواہ خداوند کی وحدانیت پر زور دیتا ہے۔ الوہیم (خُدا) اُس کے تینؔ اقانیم کو ظاہر کرتا ہے۔ اِتحاد میں تثلیث کے یہی پُراسرار اشارات بائبل کی پہلی آیت میں نظر آتے ہیں، جہاں "الوہیم" کے بعد واحِد فعل آتا ہے، اور پیدائش ۱: ۲۶ میں جہاں جمع اسما "ہم" اور "اپنی" کے بعد واحد اسما "شبیہ" اور "صُورت" استعمال کئے گئے ہیں۔

۶: ۱۰-۱۵- جب لوگ ملکِ موعود میں داخل ہو کر اُس کی خوش حالی سے لُطف اندوز ہوں گے تو خطرہ تھا کہ وُہ خدائے واحد کو بُھول جائیں گے جس نے انہیں شریعت دی اور دُوسرے معبُودوں کی طرف رجُوع کرنے لگیں گے۔ شریعت کی تعمیل خُدا کی حمایت کو حاصِل کرنے کا ذریعہ نہ تھا بلکہ یہ اُس کے ساتھ اظہارِ محبّت کا طریق تھا۔ بائبلی محبّت پُر جوش جذبات پر مبنی نہیں بلکہ یہ خُدا کی انکشاف شدہ مرضی سے ہم آہنگی کا نام ہے۔ ہماری بھلائی کے لئے محبّت اختیاری نہیں بلکہ لازمی ہے۔ اگر لوگ نافرمانی سے اُس کے عہد کو توڑیں گے تو اُس کی غیرت (اپنے جلال کی غیرت) اُنہیں فنا کر دے گی۔

۶: ۱۶- جب آزمانے والے نے خُداوند یسوعؔ سے یہ کہا کہ وُہ اپنے آپ کو ہیکل کے کنگُرے پر سے گرا دے تو خُداوند نے متّی ۴: ۷ اور لُوقا ۴: ۱۲ میں اِس آیت کا حوالہ دیا۔ مسّہ کے مقام پر پینے کے لئے کافی پانی نہ تھا۔ لوگوں نے سُوال کیا کہ آیا یہوواہ اُن کے ساتھ ہے بھی یا نہیں (خرُوج ۱۷ باب)۔ خُدا کی نگہداشت اور بھلائی پر شک کرنا اُسے آزمانا ہے۔

۶: ۱۷-۲۵- فرماں برداری اسرائیل کے دُشمنوں پر اُنہیں فتح بخشے گی (آیات ۱۷-۱۹)۔ آئندہ نسلوں کو یہ تعلیم دینا تھا کہ خُدا نے انہیں مصر کی غلامی سے مخلصی دِلائی اور اُن کی بھلائی اور برکت کے لئے انہیں شریعت دی (آیات ۲۰-۲۵)۔ آیت ۲۵ کا رومیوں ۳: ۲۱، ۲۲ سے موازنہ کیجئے۔ شریعت کہتی ہے "اگر ہم احتیاط رکھیں ... حکموں کو مانیں"! فضل کہتا ہے، "سب ایمان لانے والوں کو"۔ نئے عہد کے ایمان دار اُس راست بازی سے ملبّس ہیں جس پر شریعت کی بنیاد ہے یعنی خُدا کی راست بازی پر (۲-کرنتھیوں ۵: ۲۱)، اور یہ اعمال کے سبب سے نہیں بلکہ ایمان کے ذریعے حاصِل ہوتی ہے (رومیوں ۴: ۵)۔

ج- بُت پرست اقوام سے تعلقات کے بارے میں ہدایات (باب ۷)

۷: ۱-۵- بنی اسرائیل کو بڑی سختی سے خبردار کیا گیا تھا کہ وُہ غیر اقوام سے میل جول نہ رکھیں، یعنی اُن بُت پرست اقوام سے جو ملکِ کنعان میں بستی تھیں۔ خُدا نے حکم دِیا کہ اِن سات قوموں یعنی حِتّیوں، جرجاسیوں، اموریوں، کنعانیوں، فرزّیوں، حوّیوں، اور یبُوسیوں کو اُن کے ناقابلِ بیان گُناہ اور بنی اسرائیل کے تحفّظ کی خاطر نیست و نابُود کر دیا جائے اور بُت پرستی کے ہر ایک نشان کو مٹا دیا جائے۔ شاید آیت ۳ میں آیت ۲ کی تعمیل کی یہُودیوں کی ناکامی کی پیش بینی ہے۔ کیونکہ اگر وُہ مُلکِ موعُود کے تمام باشندوں کو نابود کر ڈالیں، تو ظاہر ہے کہ مخلوط شادیوں کا کسی قسم کا خطرہ نہیں

رہے گا۔

۷: ۶-۱۱۔ خُدا نے بنی اسرائیل کو چُن لیا تھا کہ وُہ اُس کی برگزیدہ قوم ہوں۔ وُہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ دوسری قوموں کی مانند ہوں۔ اُس نے اُنہیں اِس لئے نہیں چُنا تھا کہ اُن کا دُوسری قوموں کی نسبت شُمار زیادہ تھا (وُہ دُوسری قوموں کی نسبت تعداد میں بہُت کم تھے)۔ اُس نے اُنہیں محض اِس لئے چُنا تھا کہ وُہ انہیں پیار کرتا تھا، اور وُہ چاہتا تھا کہ وُہ سب باتوں میں اُس کی فرماں برداری کریں۔ ہزار پُشت کا مطلب ہے ہمیشہ کے لئے۔ خُداوند کنعانی اقوام سے اُن کے گناہوں کی وجہ سے نفرت کرتا تھا۔ تاہم وُہ بنی اسرائیل کو اُن کی کسی نیکی یا خُوبی کے سبب سے پیار نہیں کرتا تھا، بلکہ اس لئے کہ وُہ اپنی اُس قسم کو پُورا کرے جو اُس نے اُن کے باپ دادا سے کھائی تھی۔ مُطلق العنان خُدا کے چُن لینے والے فضل کو کون سمجھ سکتا ہے!

۷: ۱۲-۲۶۔ اگر خُدا کے لوگ مُلکِ موعُود میں اُس کے وفادار رہیں گے تو وُہ اُنہیں بے شمار اولاد، بہُت زیادہ فصل، بہُت بڑے ریوڑوں، صحت اور اُن کے دشمنوں پر فتح کی صُورت میں انہیں برکت دے گا (آیات ۱۲-۱۶)۔ اگر وُہ کبھی اپنے دشمنوں سے خوف کی آزمائش میں پڑیں، تو ماضی میں خصُوصی طور پر خدا کی طرف سے مِصر سے مخلصی اور دیگر موقعوں پر اُس کی مدد کو یاد رکھیں (آیات ۱۷-۱۹)۔ جیسا کہ اُس نے ماضی میں کیا وُہ آئندہ بھی اُن کے لئے ایسا ہی کرے گا کہ زنبُوروں کو بھیج کر ان کے دُشمنوں کو برباد کر دے گا۔ زنبُوروں کا ہم لغوی یا تمثیلی طور پر مطلب اخذ کر سکتے ہیں، جس کا یہ مطلب ہے 'فتح کرنے والی فوج' (آیات ۲۰-۲۴)۔ وُہ اُن کے دُشمنوں کو ایک ہی دفعہ ختم نہیں کر ڈالے گا تاکہ جنگلی درِندے مُلک میں دندناتے نہ پھریں (آیت ۲۲) (جس جگہ آبادی نہ ہو وُہ جنگلی درِندوں کی آماج گاہ بن جاتی ہے، جبکہ شہری عِلاقوں میں اُن کی تعداد پر قابُو پایا جا سکتا ہے)۔ فوری طور پر فتح نہ بخشنے کی ایک اَور وجہ قُضاۃ ۲: ۲۱-۲۳ میں پائی جاتی ہے کہ خُدا باقی ماندہ غیر اقوام کو بنی اِسرائیل کو آزمانے کے لئے استعمال کرنا چاہتا تھا۔ تمام بُتوں کو کُلّی طور پر ختم کرنا تھا تاکہ وُہ خُدا کی اُمت کے لئے آزمائش کا باعث نہ بنیں (آیات ۲۵، ۲۶)۔ بنی اسرائیل کے لئے کنعان کے لوگ نہیں، بلکہ اُن کے بُت اور اُن سے منسلک بداخلاقی سب سے بڑا خطرہ تھے۔ اُنہیں اپنے آپ کو جِسمانی جنگوں کے لئے نہیں بلکہ رُوحانی جنگوں کے لئے تیار کرنا تھا۔

د۔ ماضی سے اسباق حاصل کرنا (۸: ۱ - ۱۱: ۷)

ابواب ۸ اور ۹ کے سلسلے میں جے۔ اے۔ تھامپسن بڑے اختصار سے بیان کرتا ہے:

> ماضی سے دو اہم اسباق کا اب حوالہ دیا گیا ہے۔ اوّل، بیابانی دَور میں الٰہی نگہداشت کا تجربہ، جب بنی اسرائیل اپنی مدد کرنے سے قاصر تھے۔ اِس سے اُنہیں انکساری اور خُدا پر اِنحصار کرنے کا سبق ملا۔ اِس تجربے کی یاد سے وہ نئے ملک میں تحفّظ اور ترقی کے اپنے حصُولات سے مغرُور نہیں ہوں گے (۸: ۱ - ۲۰)۔ دُوئم۔ آئندہ فتوحات میں اپنی کامیابی کو اپنی نیکی کے لئے الٰہی تصدیق کے نشان سے تعبیر نہ کریں (۹: ۱ - ۶)۔ درحقیقت سونے کے بچھڑے (۹: ۷ - ۲۱) اور دیگر کئی واقعات میں اسرائیل نے اپنے آپ کو خُودسر اور باغی ثابت کیا۔

۸: ۱ - ۵۔ مُوسیٰ نے ایک بار پھر خُدا کی پُرمحبّت اور باتحفّظ نگہداشت کی یاد دِلا کر اُن کو خُدا کی فرماں برداری کی تلقین کی۔ خُدا نے اُن کی زندگیوں میں مشکلات آنے دیں تاکہ اُنہیں حلم سِکھائے، اُنہیں پرکھے اور اُن کی فرماں برداری کو آزمائے۔ اُس نے اُنہیں آسمان سے مَن کھلایا، اور چالیس سالہ بیابانی سفر میں اُنہیں ایسے کپڑے اور جُوتے دِئے جو بالکل نہ پھٹے، اور نہ اُن کے پاؤں سُوجے۔ خُداوند جانتا تھا کہ لوگوں کے دِلوں میں کیا ہے۔ وہ بیابان میں اسرائیل کو پرکھنے سے کچھ معلُوم کرنے کی کوشش نہیں کر رہا تھا (آیت ۲)، بلکہ وُہ اُن پر اُن کی باغی فِطرت کو ظاہر کر رہا تھا تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ اُس کے رحم اور فضل کی قدر کر سکیں۔ اپنے بیابانی سفر میں اُنہیں ایک اور سبق سیکھنا تھا کہ وُہ خُداوند سے ڈریں۔

۸: ۶ - ۲۰۔ مُوسیٰ اِس بِنا پر اُنہیں قائل نہیں کر رہا تھا کہ خُدا نے اُن کے لئے کیا کیا ہے، بلکہ وُہ اُن کے لئے کیا کُچھ کرنے کو ہے (آیات ۶، ۷)۔ کنعان کی اچّھی سرزمین کی برکتوں کا تفصیلاً بیان کیا گیا ہے (آیات ۷ - ۹)۔ ممکن ہے کہ خوش حالی سے وُہ خُدا کو بھُول جائیں۔ اور بھُول جانے سے نافرمانی پیدا ہو، چنانچہ لوگوں کو ان خطرات سے خبردار رہنا تھا (آیات ۱۰ - ۲۰)۔ لازم تھا کہ بنی اسرائیل بھی خُدا کی وفاداری کا جواب اپنی وفاداری سے دیں۔ خُدا بزُرگوں سے باندھے ہُوئے عہد کو نباہ رہا تھا (آیت ۱۸)۔ اَب اِس بات کی ضرورت تھی کہ لوگ بھی اِس کے عِوض اپنے وعدے پر قائم رہیں (خروج ۱۹: ۸)۔ اگر لوگ خُدا کے کاموں کو بھُول جائیں اور یہ کہیں کہ اُنہوں نے اپنی

قوت سے دولت حاصل کی ہے تو یہوواہ ان کو فنا کر دے گا جیسے اُس نے کنعان کی غیر اقوام کو کیا۔

۹: ۱-۳- باب ۹ ان قوموں کے بیان سے شروع ہوتا ہے جن کے ساتھ بنی اِسرائیل کا جلد ہی جنگ میں واسطہ پڑنا تھا۔ انہیں خائف ہونے کی ضرورت نہیں تھی جیسے وُہ چالیس سال قبل خائف نہ تھے، کیونکہ خُدا اُن کی خاطر جنگ کرتا تھا۔ "وُہ اُن کو فنا کرے گا اور وُہ اُن کو تیرے آگے پست کرے گا ایسا کہ تُو اُن کو نکال کر جلد ہلاک کر ڈالے گا"۔ ملاحظہ فرمائیے کہ اِلٰہی مُطلق العنان کارکردگی اور انسانی ذرائع کس قدر لازِم و ملزُوم ہیں۔ موعودہ مُلک کے حصُول کے لئے دونوں ضرُوری ہیں۔

۹: ۴-۷- جب خُدا نے ملکِ موعُود کے کنعانی باشندوں کو شکست دی، تو اسرائیلیوں کے لئے فخر کرنے کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔ تینؔ بار ان کو خبردار کیا گیا کہ وُہ کامیابی کو اپنی صداقت سے منسوب نہ کریں (آیات ۴-۶)۔ خُدا اُنہیں اُن کی کسی خُوبی کی بِنا پر نہیں بلکہ موجُودہ باشِندوں کی بدی (آیت ۴) اور ابرہام، اضحاق اور یعقوب سے اپنی قسم کی خاطر (آیت ۵) اُنہیں یہ مُلک دے گا۔ حقیقت تو یہ تھی کہ وُہ گردن کش (آیت ۶) اور باغی لوگ تھے (آیت ۷)۔

۹: ۸-۲۳- موسیٰ کوہِ حورِب (سینا) پر لوگوں کے رویّے کو مثال کے طور پر پیش کرتا ہے (آیات ۸: ۲۱)۔ آیات ۲۲ اور ۲۳ میں دُوسری جگہوں کا بھی ذِکر کیا گیا ہے جہاں لوگوں نے گناہ کیا: تبعیرہ (گنتی ۱۱: ۳)، مسّہ (خروج ۱۷: ۷)، قبروت ہتاوہ (گنتی ۱۱: ۳۴) اور قادِس برنیع (گنتی ۱۳: ۳۱-۳۳)۔ ملاحظہ فرمائیے کہ کس طرح سونے کے بچھڑے کو برباد کیا گیا کہ اُس کا وجُود ختم ہو گیا (آیت ۲۱)۔

۹: ۲۴-۲۹- کوہِ سینا پر صرف اور صرف موسیٰ کی شفاعت کے سبب سے وُہ خُدا کے غضب سے بچے۔ اُس کی درخواست کی بنیاد لوگوں کی صداقت پر نہیں تھی (جسے بعد ازاں ظاہر کیا گیا کہ اُن کی کوئی صداقت نہیں تھی) بلکہ اس پر کہ وُہ خُدا کی اُمّت تھے "اپنی قوم اور اپنی میراث" (آیت ۲۶)۔ یہ درخواست وعدے پر مبنی تھی "اپنے خادِموں ابرہام، اور اضحاق اور یعقوب کو یاد فرما" (آیت ۲۷)، اِس کی بنیاد اِلٰہی قدرت پر تھی: "تا ایسا نہ ہو کہ جِس مُلک سے تُو ہم کو نکال لایا ہے وہاں کے لوگ کہنے لگیں خُداوند اُس مُلک میں جِس کا وعدہ اُس نے اُن سے کیا تھا پہنچا نہ سکا" (آیت ۲۸)۔

دسویں باب کی پہلی آیت میں کوہِ سینا کے واقعات کا بیان ہے، اِس لئے یہ ۹: ۲۹ کے بعد لکھا گیا۔ بائبل میں ہمیشہ تواریخی ترتیب کو مدِ نظر نہیں رکھا جاتا، بہت دفعہ واقعات کو

رُوحانی اور اخلاقی ترتیب کے لحاظ سے درج کیا جاتا ہے جس کی محض تواریخی ترتیب سے زیادہ اہمیت ہے۔ زیادہ مناسب ہوتا اگر باب ۱۰ کا آغاز آیت ۱۲ سے ہوتا کیونکہ پہلی گیارہ آیات کا کوہِ سیناؔ پر کے واقعات سے تعلّق ہے (اِس مضمون کا آغاز ۱۰: ۸ سے کیا گیا ہے) جبکہ آیت ۱۲ اور اِس کے بعد کی آیات میں خُدا کے پُرفضل رحم پر مبنی فرماں برداری کے لئے نصیحت کی گئی ہے۔

۱۰: ۱-۵۔ اِس پارے میں دُوسری بار شریعت کے دِئے جانے اور عہد کے صندُوق میں دوؔ لَوحوں کے رکھنے کا ذِکر ہے۔ آیت ۳ کا یہ مطلب نہیں کہ موسیٰؔ نے شخصی طور پر عہد کے صندُوق کو بنایا بلکہ اُس نے اِس کو بنوایا۔ ہم اکثر کسی شخص کے بارے میں کہتے ہیں کہ اُس نے فلاں کام کیا، حالانکہ اُس نے وُہ کام کرنے کا حکم دیا۔

۱۰: ۶-۹۔ آیات ۶ اور سات میں ایک اچانک تبدیلی ہے۔ درحقیقت یہ تفصیلی جُملے ہیں، جو اُن واقعات کو بیان کرتے ہیں جو مابعد رُونما ہُوئے۔ وُہ قاری کو ہارُونؔ کی موت تک کی معلُومات فراہم کرتے ہیں۔

موسیرہ غالباً ایک ضلع تھا جہاں کوہِ ہورؔ واقع تھا کیونکہ یہی وُہ پہاڑ ہے جہاں ہارُونؔ نے وفات پائی (گنتی ۲۰: ۲۵-۲۸)۔ آج کل موسیرہ کا صحیح محلِ وقوع معلُوم کرنا مشکل ہے۔ شاید ہارُونؔ کی موت کے ذِکر سے موسیٰؔ کو کہانت کے بارے میں سوچنا پڑا اور اُس نے لاوی کے قبیلے کو کہانتی قبیلے کے طور پر چُنا (آیات ۸-۹)۔ آیت ۸ میں سہ گونہ کہانتی اُمور کا ذِکر کیا گیا ہے (۱) عہد کے صندُوق کو اُٹھانا (۲) خُداوند کے حضُور کھڑے ہو کر اُس کی خِدمت کو انجام دینا (۳) اُس کے نام سے برکت دینا۔ جو نسل کنعانؔ میں داخل ہونے کو تھی، اُس کے لئے کہانت سے متعلق ہدایات بہت اہم تھیں۔

۱۰: ۱۰، ۱۱۔ موسیٰؔ نے ایک بار پھر انہیں یاد دلایا کہ وُہ دُوسری بار چالیس دن اور چالیس رات تک اُن کی شفاعت کے لئے کوہِ سیناؔ پر ٹھہرا۔ خُدا نے اُس کی شفاعت کو سُنا، انہیں سزا نہ دی اور اُنہیں بتایا کہ وُہ جائیں اور مُلک پر قبضہ کریں۔

۱۰: ۱۲-۲۲۔ یہوواہ کی اپنے لوگوں کے بارے میں خواہش کا اِن الفاظ میں خُلاصہ بیان کیا گیا ہے: "خوف مانے ... چلے ... محبّت رکھے ... بندگی کرے ... عمل کرے" (آیت ۱۳اب)۔ موسیٰؔ نے خُدا کی اپنی عظمت (آیت ۱۴)، اپنی برگزیدہ قوم بنی اسرائیل کے مُطلق العنان اِنتخاب (آیت ۱۵)، اپنی صداقت اور انصاف (آیات ۱۷-۲۰) اور ماضی میں قوم سے لئے اپنی مہربانیوں (آیات ۲۱، ۲۲) کی بنا پر اُن کی حوصلہ افزائی کی کہ وُہ خُدا کی فرماں برداری کریں۔ ایک مختون دِل (آیت ۱۶)

ہی خدا کی فرماں برداری کر سکتا ہے۔

۱۱: ۱-۷ - ایک بار پھر موسیٰ نے بنی اسرائیل کی ماضی کی تارِیخ پر نِگاہ دَوڑائی تاکہ اِس سے رُوحانی اَسباق اخذ کرے۔ آیت ۲ میں وُہ گزشتہ نسل سے بچنے والوں سے بات کر رہا ہے نہ کہ اُن سے جو بیابان میں پَیدا ہوئے تھے۔ وہ جنگی مَرد جو بیِسؔ سال کی عُمر سے زائد تھے جب اُنہوں نے مصر سے خروج کیا اور جنہیں کنعاؔن میں داخلے سے خارِج کر دیا گیا (۲: ۱۴؛ یشُوع ۵: ۶)۔ خُدا نے اپنے لوگوں کو مِصر سے رہائی دِلائی، اور بیابان میں اُن کی راہنمائی کی، لیکن اُس نے داتنؔ اور ابیرآمؔ کی بغاوت کو برداشت نہ کیا۔ بُت پرست مِصریوں اور بنی اسرائیل قوم کے باغیوں کو سزا دینے سے ایسے اسباق ملتے تھے کہ وُہ خُداوند کو ناراض کرنے کی حماقت نہ کریں۔

۵- فرماں برداری کے لئے اَجر (۱۱: ۸-۳۲)

۱۱: ۸-۱۷ - اِس کے برعکس مُلک میں اُن کی عُمر کی درازی (آیت ۹) کا ضامن یہ تھا کہ وہ ہر ایک حکم کی پابندی کریں (آیت ۸)۔ اگر وُہ فرماں برداری کریں تو جِس مُلک سے وُہ لطف اندوز ہوں گے اُس کا ذِکر آیات ۱۰-۱۲ میں کیا گیا ہے۔ "پاؤں سے سینچنے" کا مطلب ہے کہ کوئی ایسا طریقِ کار تھا جِس کے مُطابق اُنہیں پانی نکالنے کے لئے پاؤں کا استعمال کرنا پڑتا تھا، یا شاید نالیوں کو پاؤں سے کھولنے کا انتظام تھا۔ ملکِ مِصر ایک بنجر ملک تھا جِسے آب پاشی سے کاشت کاری کے قابل بنایا جاتا تھا، لیکن موعُودہ مُلک خُداوند کے خاص فضل سے سیراب ہوتا تھا (آیات ۱۱، ۱۲)، بروقت بارِش اور بہُت زیادہ فصل اُن کی فرماں برداری کا اجر ہوگا (آیات ۱۳-۱۵)۔ لیکن خُدا کو بھُول جانے یا بُت پرستی سے خشک سالی ہوگی اور زمین بنجر ہو جائے گی۔

۱۱: ۱۸-۲۱ - لازم تھا کہ خُدا کا کلام گھریلو گفتگو کا موضُوع ہو۔ ضرُور تھا کہ اِس سے محبّت ہو اور اُس کے مُطابق زندگی بسر کی جائے۔ خُدا کے کلام پر عمل کرنے کا اَجر یہ تھا کہ ملک میں ان کی عُمر دراز ہوگی، اور یہ آسمانی دِنوں کا زمینی عکس تھا (آیت ۲۱)۔

> مابعد کے ایاّم کے یہودیوں نے آیت ۱۸ کو لفظی طور پر ماننا شرُوع کر دیا، اور کلام کے حِصّوں کو تعویذوں میں منڈھا کر اپنی پیشانیوں پر باندھتے اور انہیں گھر کی چوکھٹوں پر لگاتے (بعض تو ابھی تک ایسا ہی کرتے ہیں)۔ لیکن آیت ۱۹ اِس حقیقت کو بیان کرتی ہے، کہ ہاتھوں پر کلام کو باندھنے کا یہ مطلب ہے کہ دونوں ہاتھ کوئی

بُرا کام نہیں کریں گے، اور آنکھوں کے درمیان پیشانی پر کلام کا مطلب ہے کہ ہماری نگاہ پر خُدا کا قبضہ ہو کہ ہم کہاں دیکھتے اور کس چیز کا لالچ کرتے ہیں ۔ دروازے کی چوکھٹوں پر کلام کا مطلب ہے کہ ہم خاندانی زِندگی کو یہ خیال رکھتے ہُوئے گزاریں گے کہ ہم خُداوند کے سامنے جواب دِہ ہیں خاص طور پر اُن بچّوں کے سلسلے میں جنہیں اُس نے ہمارے سپُرد کیا ہے کہ ہم اُن کی دیکھ بھال کریں ۔

۱۱: ۲۲-۲۵ ۔ جو خُدا کی راہوں پر چلیں گے وُہ غیر قوم کنعانیوں کو ملک سے نکال دیں گے، اور جہاں اُن کے پاؤں کا تلوا ٹِکے، وُہ اُس ساری زمین پر قابض ہو جائیں گے ۔ ملکیت اور قبضے کا اصُول آیت ۲۴ میں دیا گیا ہے ۔ وعدے کے مُطابق وُہ سارا مُلک اُن کا تھا، لیکن انہیں وہاں جاکر اُس پر قبضہ کرنا تھا، بعینہٖ ہمیں بھی خُدا کے وعدوں پر قابض ہونا ہے ۔ آیت ۲۴ میں دی گئی سرحدوں پر کبھی بھی اِسرائیل کا پُورا قبضہ نہیں ہُوا ۔ یہ حقیقت ہے کہ سلیماؔن کی بادشاہت دریائے فراؔت سے لے کر مِصرؔ کی سرحد تک تھی (۱۔ سلاطین ۴: ۲۱) لیکن اِسرائیلی فی الحقیقت کبھی بھی پُورے علاقے پر قابض نہ ہُوئے ۔ ہاں البتہ اِس میں کئی ایک ایسے ممالک تھے جو سلیماؔن کو خراج ادا کرتے تھے، لیکن داخلی طور پر اپنی حکومتوں کے مالک تھے ۔ آیت ۲۴ اور دیگر بہُت سی آیات کی ہمارے خداوند یسوؔع کی ہزار سالہ بادشاہت میں تکمیل ہوگی ۔

۱۱: ۲۶-۳۲ ۔ فرماں برداری کی صُورت میں برکت ملے گی اور نافرمانی سے لعنت ملے گی ۔ کنعاؔن میں دوؔ پہاڑ اِس حقیقت کو پیش کرتے تھے ۔ کوہِ گرزیم برکت اور کوہِ عیبال لعنت کی علامت تھا ۔ یہ دونوں پہاڑ سکم کے قریب تھے اور ان کے درمیان چھوٹی سی وادی تھی ۔ آدھے قبائل کوہِ گرزیم پر کھڑے ہُوئے اور کاہن اُن برکتوں کا اعلان کرتے جو فرمان برداری سے ملیں گی ۔ اور دُوسرے چھؔ قبائل کوہِ عیبال پر کھڑے ہُوئے اور کاہن ان لعنتوں کا اعلان کرتے جو نافرمانی سے پیدا ہوں گی ۔ دونوں صورتوں میں لوگ 'آمین' کہتے ۔ اِن دونوں پہاڑوں کی اہمیت کی تفصیلات کے سلسلے میں اِستثنا ۲۷: ۱۱-۲۶ ملاحظہ فرمائیے ۔

مورہ کے بلُوط کے وُہ درخت ہیں جن کا غالباً پیدائش ۳۵: ۱-۴ میں بیان کیا گیا ہے ۔ کئی صدیاں قبل یعقوب نے یہاں اپنے گھرانے کو بُت پرستی سے پاک صاف کیا تھا ۔ شاید اِس حوالے کا مقصد نہ صِرف جغرافیائی راہنمائی بلکہ رُوحانی راہنمائی دینا تھا ۔

و۔ پرستش کے لئے تحریری قوانین (باب ۱۲)

۱۲: ۱-۳۔ جب وُہ مُلکِ موعُود میں پہنچیں تو لازم تھا کہ خُدا کے لوگ تمام بُتوں اور اُن کے مذبحوں کو برباد کر دیں، اور اُن تمام مقامات کو ڈھا دیں جہاں باطل پرستش ہوتی تھی۔ کھُدی ہُوئی مُورتیں دیوی کی علامت تھیں۔ ستون بعل دیوتا کی علامت تھے۔

۱۲: ۴-۱۴۔ خُدا ایک جگہ کو مخصُوص کرے گا، جہاں قُربانیاں اور نذریں لائی جائیں۔ یہ پہلے سیلاؔ تھا (یشوع ۱۸: ۱) جہاں سب سے پہلے خیمۂ اجتماع کھڑا کیا گیا، اور بعد ازاں یروشلیم جہاں ہیکل تعمیر کی گئی۔ صرف اِسی مقررہ جگہ پر پرستش کی منظوری دی گئی۔ اِس کے برعکس مسیحی پرستش کا مرکز ایک شخص ہے یعنی خُداوند یسوع مسیح جو نادیدنی الوہیت کا دیدنی مظہر ہے۔ ۔ ۔ خُدا نے بیابان میں بعض ایک بے قاعدگیوں کو نظر انداز کر دیا، جنہیں مُلکِ کنعان میں عمل میں نہ لایا جائے (آیات ۸، ۹)۔

۱۲: ۱۵-۲۸۔ احبار ۱۷: ۳، ۴ میں خُدا نے حُکم دیا تھا کہ جب بھی قُربانی کے لئے کوئی جانور مثلاً بچھڑا، بھیڑ، یا بکرا ذبح کرنے کے لئے لایا جائے تو اُسے خیمۂ اجتماع میں لایا جائے۔ اب جبکہ لوگ کنعان میں سکونت پذیر ہونے کو تھے تو قانون کو تبدیل کرنا لازم تھا۔ اب یہودی، عام طور پر قربانی کے لئے اِستعمال ہونے والے گھریلو جانوروں کو ذبح کر کے کھا سکتے تھے جیسے وُہ چکارے اور ہرن کو کھاتے تھے (پاک جانور جو قربانیوں کے لئے استعمال نہیں ہوتے تھے)۔ یہ اِجازت پاک اور ناپاک دونوں طرح کے آدمیوں کو دی گئی۔

۱۲: ۲۹-۳۲۔ بنی اِسرائیل کو بڑی سنجیدگی سے خبردار کیا گیا کہ غیر قوموں کی بُت پرستی کے دستُوروں کے بارے میں دریافت بھی نہ کریں، تاکہ وُہ حقیقی خُدا کی پرستش میں اُن دستُوروں کو متعارف کرانے کی آزمائش میں نہ پڑ جائیں۔ آیت ۳۱ میں مولک اور کموس دیوتا کی پرستش سے مُنسلِک خوف ناک رُسومات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ عہدِ جدید میں پولس ہمیں بتاتا ہے کہ بُت پرستی کے محرکات شیطانی ہوتے ہیں (۱-کرنتھیوں ۱۰: ۲۰)۔ جب ہم بُت پرستی کی حقیقت کو جانتے ہیں تو ہمیں اِس کے ظلم اور تذلیل سے حیرت نہیں ہوتی۔ انسانی دِل حقیقی خُدا کے نُور کی طرف رجُوع لانے کی نسبت، اِس قسم کی تاریکی کی طرف جلد مائل ہو جاتا ہے۔ اور اِس کی مثال یہ قوم ہے جس کے لئے استثنا کی کتاب لکھی گئی۔ بنی اسرائیل کے تیسرے بادشاہ سلیمان نے یروشلیم میں جہاں خُداوند نے اپنے نام کے لئے ہیکل

بنوائی تھی مولک اور کموس کے لئے بُلند مقام بنوائے (۱-سلاطین ۱۱: ۷)۔

ز۔ بُت پرستوں اور جھُوٹے نبیوں کی سزا (باب ۱۳)

وُہ فرد یا گروہ جو خُدا کے لوگوں کو بُت پرستی کی آزمائش میں ڈالے اُسے سنگسار کر دیا جائے، خواہ وُہ نبی (آیات ۱-۵)، قریبی رشتے دار (آیات ۶-۱۱) یا کوئی جماعت ہو (آیات ۱۲-۱۸)۔ اگر کوئی نبی خواہ مُعجزات ہی کیوں نہ دِکھائے، لوگوں کو بُت پرستی کی طرف مائل کرے اُس کی پَیروی نہ کی جائے۔ اَیسا نبی جھوٹا ہے اور ضرُور ہے کہ اُسے سنگسار کر دیا جائے۔ حتیٰ کہ ایک قریبی رشتے دار جو اپنے خاندان کو بُت پرستی کی طرف راغب کرے، اُسے بھی قتل کر دیا جائے۔

آیت ۱۳ میں مذکور "خبیث آدمی" جو اپنے لوگوں کو خُدا کی پرستش سے بہکا کر بُتوں کی پرستش کی طرف مائل کرے، قتل کر دیا جائے، اور شہر کے لوگوں کو بھی قتل کر دیا جائے اور شہر کو جلا دیا جائے۔

ایسے اِسرائیلی شہر کے ساتھ وُہی سلوک کیا جائے جو کنعانی شہروں کے ساتھ کیا گیا یعنی وُہ کُلّی طور پر فنا کر دیا جائے۔ خُدا کسی کا طرف دار نہیں ہے، وُہ گُناہ کے ساتھ سختی سے پیش آئے گا خواہ یہ گناہ اُس کے برگزیدہ لوگوں کا کیوں نہ ہو۔ لیکن اس کا مقصد مُختلف ہے۔ کسی یہُودی شہر کے سِلسلے میں اُس کا مقصد پدرانہ ضبط ہے تاکہ وُہ پُوری قوم کے لئے سبق ہو۔

ح۔ پاک اور ناپاک کھانے (۱۴: ۱-۲۱)

۱۴: ۱-۲۔ اِن دو آیات میں مُردوں پر ماتم کرتے ہُوئے، بُت پرستوں کی طرح اپنے جِسم کو نُقصان پُہنچانے سے منع کیا گیا ہے۔ یہُودیوں کا جسم کے بارے میں غیر اقوام کی نسبت ایک اعلیٰ نظریہ تھا کہ یہ خُدا کی تخلیق ہے۔

۱۴: ۳-۲۱ ل۔ اِس پارے میں پاک اور ناپاک کھانوں کے موضُوع کو دُہرایا گیا ہے خواہ جانور (آیات ۴-۸)، مچھلیاں (آیات ۹، ۱۰)، اُڑنے والے کیڑے مکوڑے (آبت ۱۹)، یا پرندے (آیات ۱۱-۱۸، ۲۰) ہوں۔ (سوائے آیت ۱۹ کے، دیکھیں احبار ۱۱: ۲۱، ۲۲)۔ بالکل ایسی ہی فہرست احبار ۱۱ باب میں دی گئی ہے۔ دونوں فہرستیں اپنی تفصیل کے لحاظ سے ایک جیسی نہیں ہیں، اور نہ ہی اِن کا یہ مقصد تھا۔ بعض ایک جانور حِفظانِ صحت کے لحاظ سے ناپاک تھے، اور بعض ایک اس لئے ناپاک تھے کیونکہ وُہ بُت پرستی کی رسُومات میں استعمال کئے جاتے تھے اور غیر اقوام اُن کی پرستش کرتی تھیں۔

کھانوں کے بارے میں عہدِ جدید کے اُصول مرقس ۷: ۱۵؛ رومیوں ۱۴: ۱۴ اور ۱-تیمتھیس ۴: ۳-۵ میں درج ہیں۔ غیر قوموں کو تو مُردہ جانور کا گوشت کھانے کی اجازت تھی، جبکہ یہوُدیوں کو اِس کی قطعاً اجازت نہیں تھی (آیت ۲۱ ا)۔ ایسا کرنا اِستثنا ۱۲: ۲۳ ب کی خِلاف ورزی کرنے کے مترادف تھا کیونکہ اِس کا مناسب طریقے سے خُون نہیں بہایا گیا ہوتا تھا۔

۱۴: ۲۱ ب۔ بکری کے بچّے کے گوشت کو اُسی برتن میں اُبالنے کی اجازت نہیں تھی جس میں اُس کی ماں کا دُودھ اُبالا جا رہا تھا (آیت ۲۱ ب)۔ (یُوں لگتا ہے کہ یہ ایک کنعانی رسم تھی۔ توریت کی کتاب میں اِس کی تین بار ممانعت کی گئی ہے)۔ فطری نقطۂ نگاہ سے یہ اُصول دُودھ میں تیار شُدہ کھانوں کے خراب ہونے سے لوگوں کو زہریلے مادّوں سے محفوظ رکھے گا۔ مزید برآں ایک اَور وجہ بھی ہے کہ جب دونوں کو اِکٹھا کھایا جائے، تو کیلشیم کی مِقدار ختم ہو جاتی ہے۔ اِس پابندی کے تحت ربّیوں نے یہ اُصول مرتّب کر لئے ہیں کہ دُودھ اور گوشت کے کھانوں کے لئے مختلف برتن اِستعمال کئے جاتے ہیں۔

ط۔ دَہ یکی دینا

(۱۴: ۲۲-۲۹)

۱۴: ۲۲-۲۷۔ آیات ۲۲-۲۹ میں دہ یکی کے موضُوع پر بات کی گئی ہے۔ بعض مفسّرین کا خیال ہے کہ اِس حصّے کا تعلق پہلی دَہ یکی سے نہیں ہے (احبار ۲۷: ۳۰-۳۳) جس پر صِرف اور صِرف خُداوند کا حق تھا اور جو لاویوں کو دی جاتی تھی اور اسرائیلیوں کو اِسے کھانے کی اجازت نہیں تھی۔ بلکہ اِس کا ثانوی دَہ یکی سے تعلق ہے جو تہواری دَہ یکی کہلاتی ہے، جس کا کُچھ حصّہ دہ یکی دینے والا خُود بھی کھا سکتا تھا۔ عمومی طور پر یہ ثانوی دَہ یکی اُس مقام پر لائی جاتی تھی جسے خدا نے اپنی پرستش کے مرکز کے طور پر مقرّر کیا تھا۔ تاہم اگر دَہ یکی دینے والا اُس جگہ سے بہُت دُور ہوتا جہاں خدا اپنا نام قائم کرتا تو وہ چیزوں کو روپے کے بدلے بیچ دیتا، اور خُداوند کے گھر میں روپے لے کر جاتا اور وہاں کھانے پینے کی چیزیں خرید کر خداوند کے حضور خوشی مناتا۔ آیت ۲۶ میں ملاحظہ فرمائیے کہ بائبل میں کُلّی پرہیز کی تعلیم نہیں دی گئی، بلکہ یہ اعتدال پسندی، ضبطِ نفس اور نشے کا عادی نہ ہونے کی تعلیم دیتی ہے اور یہ ہر ایک اُس بات سے پرہیز سکھاتی ہے جو دُوسروں کے لئے ٹھوکر کا باعث ہو۔ مَے یا شراب میں یہ فرق ہے کہ مَے انگور سے تیار کی جاتی ہے اور شراب اناج، پھلوں یا شہد سے تیار کی جاتی ہے۔ دَہ یکی دینے والا دو سال تک یا تو اپنی دَہ یکی یا اُس کے برابر رقم لے کر جاتا۔

۱۴: ۲۸، ۲۹ ۔ تیسرے سال وُہ دہ یکی کو گھر میں لا دیں، اجنبیوں، یتیموں اور بیواؤں کو کھلاتا ۔ ایک بار ہم پھر دیکھتے ہیں کہ جہاں تک خداوند کا تعلق ہے، غریب اور حاجت مند اُس کی سب سے بڑی ترجیح ہیں ۔ "جو مسکینوں پر رحم کرتا ہے خُداوند کو قرض دیتا ہے اور وُہ اپنی نیکی کا بدلہ پائے گا" (امثال ۱۹ : ۱۷) ۔

ی ۔ مقروضوں اور غلاموں سے سلوک (۱۵ باب)

۱۵: ۱-۳ ۔ ہر ساتویں سال کے آخر پر بنی اسرائیل میں ایک دُوسرے کے تمام قرض ختم کر دیئے جاتے ۔ ساتویں سال کا تعلق غالباً سبتی سال سے ہے ۔ یہُودیوں کی طرف سے غیر قوموں کو دِیئے ہُوئے قرض منسوخ نہیں ہوتے تھے بلکہ مذکورۂ بالا قانون کا اِطلاق یہُودیوں کے آپس میں دِیئے ہُوئے قرض پر ہوتا ہے ۔ میتھیو ہنری اپنے تاثرات یُوں بیان کرتا ہے :

> ہر ساتواں سال چھٹکارے کا سال ہوتا تھا، جس میں زمین بھی آرام کرتی اور اِس میں ہل نہیں چلایا جاتا تھا، اور غلاموں کو اُن کی خدمت سے آزاد کر دیا جاتا؛ اور رحم کے دیگر کاموں میں یہ بھی شامل تھا کہ جو لوگ قرض لیتے اور ساتویں سال سے قبل ادا نہ کر سکتے، انہیں اِس سے چھٹکارا دے دیا جاتا، اور اگر وُہ ادا کر سکتے، تو وُہ اپنے ضمیر کے تحت اِسے بعد میں ادا کرنے کے پابند تھے، تاہم قرض دینے والا قانونی طور پر اِس کی ادائیگی کا تقاضا نہیں کر سکتا تھا ۔

سات کا عدد بائبل میں تکمیل و کاملیت کا عدد ہے ۔ جب وقت پُورا ہو گیا تو خُدا نے اپنے بیٹے کو بھیج کر اُس کی معرفت گناہوں کی مُعافی کا پیغام دیا ۔ یہ نہ صرف یہُودیوں کے لئے بلکہ سب لوگوں کے لیئے "چھٹکارے کا سال" (آیت ۳) تھا ۔

۱۵: ۴-۶ ۔ یُوں لگتا ہے جیسے آیت ۴، آیت ۱۱ سے مُتصادم ہو ۔ آیت ۴ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک ایسا وقت آئے گا جب مُلک میں کوئی غریب نہیں ہوں گے، جبکہ آیت ۱۱ سے معلُوم ہوتا ہے کہ غریب لوگ ہر دَور میں موجود ہوں گے ۔

بلنگر کا خیال ہے کہ آیت ۴ کا یہ مطلب ہے کہ "تیرے درمیان کوئی کنگال نہ رہے" ۔ دُوسرے لفظوں میں کہ ہر ساتویں سال وُہ اپنے بھائیوں کا قرض مُعاف کر دیں تاکہ کوئی شخص مُسلسل غریب نہ رہے ۔ قرض دینے والے کو کوئی فرق نہیں پڑے گا کیونکہ خُدا اُسے بہت زیادہ برکت دے گا ۔ آیت ۱۱ میں

یہ خیال موجود ہے کہ غریب لوگ ہمیشہ مُلک میں موجود ہوں گے، کسی حد تک سزا کے طور پر، اور کسی حد تک اِس لئے کہ دُوسروں کو اپنے وسائل میں شریک کرنے کا دَرس دیا جائے۔

۱۵: ۷-۱۱۔ اِس حقیقت کے پیش نظر کہ ساتویں سال تمام قرض مُعاف ہو جائیں گے کوئی شخص ساتویں سال کے قریب اپنے غریب اِسرائیلی بھائی کو قرض دینے سے اِنکار نہ کرے۔ آیت ۹ کے مطابق اِنکار کرنا بُرا خیال ہے۔ اِس سلسلے میں پُوری تاریخ میں یہُودی ایک دُوسرے کی مالی مُعاونت کے لئے مشہُور ہیں۔ پَولس رسُول ۲-کرنتھیوں ۹: ۷ میں وہی بات کہتا ہے جو مُوسیٰ نے آیت ۱۰ میں کہی ہے "خُدا خُوشی سے دینے والے کو عزیز رکھتا ہے"۔ یہ آیت نہ صِرف حکم ہے بلکہ ایک وعدہ بھی ہے، کیونکہ خُدا کِسی اِنسان کا مقروض نہیں ہے۔ "فیاض دِل موٹا ہو جائے گا اور سیراب کرنے والا خُود بھی سیراب ہو گا" (امثال ۱۱: ۲۵)۔

۱۵: ۱۲-۱۵۔ لازم تھا کہ عبرانی غُلام کو ساتویں سال آزاد کر دیا جائے (آیات ۱۲-۱۸)، بلکہ اُسے آزاد کرنے سے پہلے فیاض دِلی سے اُس کی مالی مدد کی جائے۔ جب خُدا اِسرائیلیوں کو مصر کی غُلامی سے نکال کر لایا تو اُس نے انہیں کثرت سے دیا، اور یہی وجہ تھی کہ آزاد کیا ہوُا غلام خالی ہاتھ نہ جائے۔ خُداوند کی خواہش ہے کہ اُس کے لوگ اُس کے نمونے کی تقلید کرتے ہوئے اِس سنہری اُصول پر عمل کریں۔ "خُداوند تیرے خُدا نے جیسی برکت تجھ کو دی ہو اُس کے مُطابق اُسے دینا"۔

۱۵: ۱۶-۱۸۔ اِس کے برعکس، غلام آزادی سے اِنکار کر کے "دائمی طور پر محبّت کا غُلام" بننا منتخب کر سکتا تھا۔ اِس صُورت میں وُہ اپنے مالک کے دروازے پر سُتاری سے کان چھدوانے سے اِس کا اظہار کر سکتا تھا۔ محبّت کے بندھن میں بندھا ہوُا غُلام دو مزدُوروں کے برابر تھا۔

۱۵: ۱۹-۲۳۔ آیت ۱۹ سے شرُوع کر کے ۱۶: ۱۷ تک بعض ایک کاموں کے بارے میں کچھ قوانین ہیں جن کی تعمیل اُس جگہ لازِم تھی جہاں یہوواہ نے اپنا نام قائم کیا تھا:

۱۔ پہلوٹھوں کو مقدّس کرنا (۱۵: ۱۹-۲۳)
۲۔ فسح اور بے خمیری روٹی کی عید (۱۶: ۱-۸)
۳۔ ہفتوں کی عید یا پنتکُست (۱۶: ۹-۱۲)
۴۔ خیموں کی عید (۱۶: ۱۳-۱۷)

پاک جانوروں کے پہلوٹھوں کو خُداوند کے حضُور قُربانی کے طور پر گزرانا جاتا۔ اِس موقعے پر لوگوں کو اپنا حصّہ کھانے کی اجازت تھی لیکن انہیں خون کھانے کی اجازت نہیں تھی۔ لازِم تھا

کہ یہ جانور بے عیب اور بے داغ ہوں ۔ بہترین چیز ہی خدا کے لائق ہے ۔

ک ۔ تین۳ مُقرّرہ عیدیں (۱۶ باب)

۱۶ : ۱–۸ ۔ باب ۱۶ میں تینوں عیدوں کو دُہرایا گیا ہے، جن کے لئے اِسرائیل کے مَردوں کو ہر سال مرکزی مسکن میں جانا پڑتا تھا ۔ موڈی اِن کے مقاصد کے متعلق لکھتا ہے :

۱ ۔ تاکہ خداوند کے لوگ دُوسری قوموں سے مختلف نظر آئیں ۔
۲ ۔ پہلے سے حاصل کئے ہوئے فوائد کی یاد کو تازہ رکھا جائے ۔
۳ ۔ یہ اُن فوائد کے مثیل تھے جو خداوند مسیح انہیں آئندہ دینے کو تھا ۔
۴ ۔ خُدا کی اُمّت کو پاک پرستش میں متّحِد کرنا ۔
۵ ۔ خُدا کی طرف سے بتائی ہوئی پاک پرستش میں پاکیزگی کا تحفّظ ۔

عیدِ فسح اور بے خمیری روٹی کی عید کا آپس میں گہرا تعلق تھا ۔ عیدِ فسح کا آیت ۱، ۲، ۵ ۔ ۷ میں اور بے خمیری روٹی کی عید کا آیات ۳، ۴ اور ۸ میں بیان کیا گیا ہے ۔ یہ عیدیں خُداوند کے لوگوں کو اُس کے مخلصی دینے والے کام کی یاد دِلاتی تھیں ۔ عشائے ربّانی عہدِ جدید کے ایمان داروں کے لئے ہفتہ وار یادگاری کی عید ہے ۔ یہ ہمارے فسح مسیح کی یادگار ہے جو ہمارے لئے قربان ہوا ۔ بے خمیری روٹی کی عید اِس تصویر کو پیش کرتی ہے کہ مخلصی یافتہ لوگوں کو کس طرح کی زندگی گزارنا چاہئے — یہ زِندگی خداوند کی تعریف اور شُکرگزاری سے بھرپُور زندگی ہو ۔ "جیسی برکت خداوند تیرے خُدا نے تجھ کو بخشی ہو اپنی توفیق کے مُطابق دے" (آیت ۱۷) ۔ اور یہ بَدی اور شرارت کے خمیر سے پاک ہو (۱ ۔ کرنتھیوں ۵ : ۸) ۔

فسح کے بارے میں یہاں دی ہوئی تفصیلات کئی لحاظ سے خرُوج ۱۲ اور ۱۳ کی تفصیلات سے مختلِف ہیں ۔ مثلاً کیا کُچھ چڑھایا جائے یا کہاں چڑھایا جائے، دونوں بابوں میں مختلف ہیں ۔

۱۶ : ۹–۱۲ ۔ ہفتوں کی عید (پنتکست) کا آغاز گیہُوں کی فصل کی کٹائی پر پہلے پھلوں سے ہوتا، اور یہ رُوح القُدس کے پھلوں کی علامت ہے ۔ اِسے پہلے پھلوں کی عید (جَو) سے خلط ملط نہ کریں، جو بے خمیری روٹی کی عید کے دُوسرے دِن منائی جاتی تھی ۔ رضا کا ہدیہ جیسا کہ ۲ ۔ کرنتھیوں ۸ اور ۹ میں بیان کیا گیا ہے انفرادی کاوشوں پر خداوند کی برکتوں کے متناسب تھا، اور اِس جگہ فصل کو خُدا کی برکت ظاہر کیا گیا ہے ۔

۱۶: ۱۳-۱۵۔ خیموں کی عید گندم کی فصل کی کٹائی کے موسم کے آخر میں منائی جاتی تھی۔ ہم اُس وقت کے منتظر ہیں جب مسیح کی حکومت کے تحت مُلک میں بنی اسرائیل کو پھر سے جمع کیا جائے گا۔

۱۶: ۱۶، ۱۷۔ سال کے دوران تمام اسرائیلی مَردوں کو تین بار خُداوند کے حضُور مقدُور بھر اپنے ہدیوں کے ساتھ حاضر ہونا پڑتا تھا۔ جن تین عیدوں میں اُنہیں حاضر ہونا پڑتا تھا، موسٰی اُن کے تین رُوحانی معنوں کو ظاہر کرتا ہے:

فسح، پنتکُست اور خیموں کی عید کامل مخلصی کی علامت ہیں:

۱۔ یعنی صلیب کے دکھوں کے ذریعے —— دُکھ

۲۔ رُوحُ القدُس کے نزُول سے —— فضل

۳۔ آنے والے بادشاہ کی حتمی فتح —— جلال

۱۶: ۱۸-۲۰۔ لازم ہے کہ قاضی دیانت دار، راست باز اور غیر جانب دار ہوں۔ وُہ رشوت نہ لیں کیونکہ رِشوت اِنسان کو صحیح فیصلہ کرنے کے ناقابِل بنا دیتی ہے۔

۱۶: ۲۱-۲۲۔ درخت کی یسیرت۔ درخت سے ایک کھمبا سا بنایا جاتا اور یہ بُت پرستوں کی دیوی تھی۔ بِالآخر خُداوند کا مذبح یروشلیم کی ہیکل میں بنایا گیا، جہاں کوئی درخت تو نہیں لگایا جا سکتا تھا لیکن وہاں بُت پرستی کا نِشان قائِم کیا جا سکتا تھا اور بالآخر یہ نشان قائِم کیا بھی گیا (۲-سلاطِین ۲۳: ۶)۔

ل۔ قاضی اور بادشاہ (باب ۱۷)

۱۷: ۱۔ قربانی کے جانور بے عیب ہوں۔ وُہ خُدا کے بے داغ اور بے گناہ برّے مسیح خُداوند کی علامت تھے۔

۱۷: ۲-۷۔ جِس شخص پر بُت پرستی کا شک ہوتا اُس پر مُقدمہ چلایا جاتا۔ دو یا تین گواہوں کی ضرُورت ہوتی تھی۔ اگر وُہ مجُرم ثابت ہوتا تو اُسے سنگسار کیا جاتا۔

۱۷: ۸-۱۳۔ اگر کوئی ایسے قانونی مسائل پیدا ہو جاتے، جنہیں شہر کے بزرگوں کے لئے حل کرنا بہُت مشکل ہوتا تو انہیں قاضی کے پاس لایا جاتا۔ ۱۷: ۹ کا ۱۷: ۱۲ اور ۱۹: ۱۷ سے موازنہ کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ کاہنوں یا قاضیوں کا گروہ ان مشکل مقدمات کی سماعت کرتا۔ سردار کاہن اور سردار قاضی علی الترتیب قائِدین تھے اور یہ آیت ۱۲ سے ظاہر ہوتا ہے۔ یہ ٹریبونل خداوند کے مسکن میں فراہم ہوتا۔ ٹریبونل کا فیصلہ حتمی ہوتا تھا۔ یہ اِسرائیل کی سپریم کورٹ تھی۔ اگر مُلزم

کاہن یا قاضی کی بات سننے سے اِنکار کر دیتا تو اُسے سزائے موت دی جاتی (آیات ۱۲، ۱۳)۔

۱۷: ۱۴-۲۰۔ خُدا نے ۴۰۰ سال قبل بتا دیا کہ لوگ بادشاہ بنانے کی خواہش کریں گے۔ اور اُس نے بتا دیا کہ حکمران میں درج ذیل اہلیتیں ہوں (۱) لازِم ہے کہ وُہ شخص خدا کی طرف سے چُنا ہُؤا ہو (آیت ۱۵)۔ (۲) وُہ اِسرائیلی ہو "اپنے بھائیوں میں سے ہی بادشاہ بنانا"۔ (۳) وُہ گھوڑے نہ بڑھائے۔ یعنی اِس کا مطلب ہے کہ وُہ دُشمنوں پر فتح کے لئے قدرتی وسائل پر تکیہ نہ کرے۔ (۴) وُہ اِس خیال سے لوگوں کو مِصر میں نہ بھیجے کہ وہاں سے لائے ہُوئے گھوڑوں سے وُہ بچ سکیں گے (آیت ۱۶)۔ (۵) وُہ بہت سی بیویاں نہ رکھے (آیت ۱۷)۔ یہ نہ صِرف کثرتِ ازدواج کی ممانعت، اور اس خطرے کے بارے میں انتباہ ہے کہ بیویاں اُسے بُت پرستی کی طرف مائِل کر دیں گی، بلکہ یہ سیاسی اِتحاد قائم کرنے کے لئے شادیوں پر پابندی تھی (آیت ۱۷)۔ (۶) وُہ اپنے لئے سونا چاندی ذخیرہ نہ کرے کیونکہ یُوں اُس کا دِل خداوند پر بھروسا کرنے کے بجائے مالی وسائل پر بھروسا کرے گا (آیت ۱۷)۔ (۷) لازم ہے کہ وُہ خُدا کی شریعت کو لِکھے، پڑھے اور اُس پر عمل کرے تاکہ وہ مغرور اور خودسر نہ ہو جائے (آیات ۱۸-۲۰)۔ شریعت پر مُسلسل دھیان رکھنے سے بادشاہ اپنے لوگوں کے لئے نمونہ بن جائے گا۔ (۸) اُس کے دِل میں غرُور نہ سما جائے (آیت ۲۰)۔

سلیمان جس نے اسرائیل کے سُنہری دَور میں حکومت کی، اُس نے تقریباً اِن تمام احکامات کو توڑا، جس کا نتیجہ اُس کی اپنی اور سلطنت کی بربادی تھا (۱-سلاطین ۱۰: ۱۴-۱۱: ۱۰)۔

۴۔ کاہن، لاوی اور نبی (باب ۱۸)

۱۸: ۱-۸۔ یہاں پر ہم پھر دیکھتے ہیں کہ خدا کاہنوں اور لاویوں کی فکر کرتا ہے۔ کیونکہ اُن کے قبیلے کو مُلک میں سے حصّہ نہ دیا گیا تھا، اِس لئے لوگ اُن کی مالی مدد کرتے تھے۔ قربانیوں میں سے شانہ، کنپٹیاں اور جھوجھ، اور اناج، مَے، تیل اور اُون میں سے پہلے پھل اُن کا حِصّہ ہوتا تھا۔ آیات ۶-۸ میں ایک ایسے لاوی کا بیان ہے جو اپنے گھر کو بیچ کر ایسی جگہ جا کر جہاں خدا نے اپنا نام قائم کیا ہو خدمت کرنا چاہتا ہو۔ وُہ دُوسرے ہم خدمت لاویوں کو اپنے نذرانوں میں شریک کرے، اور یہ اُس کے عِلاوہ تھا جو کچھ اُس نے اپنی میراث کی فروخت سے وصُول کیا تھا (لاویوں کو گو قبائلی ملکیت میں کوئی میراث نہ ملی تھی، جائیداد کے وارِث بن سکتے تھے)۔

۱۸: ۹-۱۴۔ بنی اسرائیل کو منع کیا گیا کہ وُہ کِسی ایسے شخص سے تعلّق نہ رکھیں جو نادیدنی دنیا سے رابطہ رکھنے کا دعویٰ کرتا ہو۔ رُوحوں کی دُنیا سے تعلق قائم کرنے کے آٹھ ذرائع دِئے گئے ہیں۔ خداوند

اُنہیں مکروہ کام کہتا ہے۔ ان میں یہ لوگ شامل ہیں جو فال گیری کرتے ہیں (جادُوگر) - شگون نکالنے والا (غیب بین یا جھوٹا نبی)، افسوں گر (ہاتھ دیکھنے والا - قسمت بتانے والا یا نجومی)، جادُوگر (کالا علم جاننے والا، منتر پڑھنے سے جادُوگری کرنے والا، جنّات کا آشنا (رُوحوں اور انسان کے درمیان رابطہ کرانے والا)، رمّال ... ساحر = جو مُردوں کو بُلاتا ہے۔ اِن میں بعض ایک کام ملتے جلتے ہیں۔

المیہ تو یہ ہے کہ ۳۴۰۰ سال پہلے منع کئے ہوئے کاموں کو دَورِ حاضر کے منوّر ایّام میں بھی منع کرنے کی ضرورت ہے۔ ہنری۔ جی۔ بوش لکھتا ہے:

> شیاطین پرستی، بدرُوحیں، جادُوگری شعبدہ بازی نہیں بلکہ پُراَسرار اور شرانگیز حقیقتیں ہیں۔ اِس دَور میں جادُوگری، علمِ نجوم اور جادُوگری کی دیگر اقسام کا وسیع سطح پر استعمال ہو رہا ہے۔ ہزاروں لوگ ہر روز اپنی قسمت کا زائچہ دیکھتے ہیں۔ رُوحوں سے باتیں کرنے والوں کے پاس حاضر ہوتے ہیں، اور اپنے مرحوم عزیزوں سے باتیں کرنا چاہتے ہیں۔ بائبل بار بار ایسے کاموں سے منع کرتی ہے (احبار ۱۹: ۳۱؛ ۲۰: ۲۷؛ ۲۔ تواریخ ۳۳: ۶؛ یرمیاہ ۱۰: ۲؛ گلتیوں ۵: ۱۹، ۲۰)۔
>
> بائبل کا اِنتباہ دورِ حاضر میں بھی کس قدر اہمیّت کا حامل ہے۔ ہم کسی ایسے کام کے مُرتکِب نہ ہوں جو ہماری موت کا سبب بن سکتا ہے۔

اِن ممنُوعہ رابطوں کے سلسلے میں کامل رہنے کا مطلب ہے کہ صرف اور صرف خُدا کی آواز کو سُننا چاہئے۔

۱۸: ۱۵ - ۱۹۔ جادُوگری کے راہنماؤں کی بُرائیوں کے مُقابلے میں آیت ۱۵ میں مسیح یعنی خُدا کے حقیقی نبی کے بارے میں ایک خوبصُورت پیش گوئی پیش کی گئی ہے (اعمال ۳: ۲۲، ۲۳)۔ آیات ۱۵، ۱۸، اور ۱۹ میں بیان مُلاحظہ فرمائیے (۱) ایک نبی —— یعنی وُہ جو خُدا کا کلام پیش کرتا ہے، (۲) تیرے ہی درمیان سے —— یعنی بالکل حقیقی اِنسان، (۳) تیرے بھائیوں میں سے —— یعنی اسرائیلی، (۴) میری مانند —— یعنی جیسے موسیٰ کی طرح خُدا برپا کرے گا، (۵) ... مَیں اپنا کلام اُس کے مُنہ میں ڈالوں گا —— اِلہام کا کمال، (۶) اور جو کُچھ مَیں اُسے حکم دُوں گا وہی وُہ اُن سے کہے گا —— اِلہام کی معموری، (۷) سب اُس کی باتوں کو سننے اور اُس پر عمل کرنے کے ذِمّہ دار ہیں۔

اِس حِصّے میں یہ بھی تعلیم دی گئی ہے کہ یہ نبی خُدا اور اِنسان کے مابین درمیانی ہو گا۔ کوہِ سینا

پر لوگ اِس قدر خوف زدہ تھے کہ اُنھوں نے درخواست کی کہ خُدا آئندہ ہم سے براہِ راست کلام نہ کرے، ہم آئندہ آگ نہ دیکھیں کہ کہیں ہم مَر نہ جائیں۔ اُن کی درخواست کے جواب میں خُدا نے وعدہ کیا کہ وُہ مسیح کو درمیانی کی حیثیت سے بھیجے گا۔ یہ آیات یہودیوں میں مسیح کی آمد کی اُمید کے سلسلے میں اہم کردار ادا کر رہی تھیں۔ اناجیل میں اِسے واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں (یُوحنا ۶: ۱۴؛ ۷: ۴۰)۔

۱۸: ۲۰-۲۲۔ جھوٹے نبیوں کے بارے میں مختلف طریقوں سے پتہ چلایا جا سکتا ہے۔ ہم پہلے دیکھ چکے ہیں کہ جو حقیقی خُدا کی پرستش سے گمراہ کریں وُہ جھوٹے نبی ہیں (۱۳: ۱-۵)۔ یہاں کھوج لگانے کا ایک اَور طریقہ ہے، اگر اُس کی کوئی پیش گوئی پُوری نہیں ہوتی تو نبی کو موت کے گھاٹ اُتار دیا جائے، اور کسی کو اُس پر لعنت کرنے کے لئے خائف نہیں ہونا چاہیے۔

ن۔ جرائم کے بارے میں قوانین (باب ۱۹)

۱۹: ۱-۱۰۔ دریائے یردن کے مشرق میں پہلے ہی پناہ کے تین شہر مقرر کئے جا چکے تھے۔ یہاں مُوسیٰ نے لوگوں کو پہلے ہی یاد دِلا دیا تھا کہ دُوسری طرف بھی تین شہر مخصوص کر دیئے جائیں، اور ان کا محلِ وقوع اِس قدر آسان ہو کہ قاتل خُون کا انتقام لینے والے سے بھاگ کر اُن میں پناہ لے سکے (آیات ۱: ۷)۔ اِس موضوع پر گزشتہ ہدایات میں یہ اضافہ کیا گیا ہے کہ جس علاقے کا اُن سے وعدہ کیا گیا تھا اگر وُہ اُس پر پُوری طرح قابض ہو جائیں، تو اُس میں پناہ کے تین مزید شہروں کی سہولت دی جائے گی۔ اِن تین زائد شہروں کا مزید ذکر مَوجُود نہیں کیونکہ پیدائش ۱۵: ۸ میں موعُودہ علاقے پر بنی اسرائیل کبھی بھی پُوری طرح قابض نہیں ہُوئے تھے۔ یردن کے مغرب میں قادِس، حبرون اور سکم پناہ کے شہر تھے (یشوع ۲۰: ۷)۔

۱۹: ۱۱-۱۳۔ پناہ کے شہروں میں قاتل کے لئے تحفُّظ کی گنجائش نہیں تھی۔ اگر وُہ اِن شہروں میں بھاگ بھی جاتا تو بزرگ شہادت کی روشنی میں اگر وُہ مجرم ٹھہرتا تو اُسے انتقام لینے والے کے حوالے کر دیتے۔

۱۹: ۱۴۔ کسی کی زمین میں حد کا نشان ظاہر کرنے کے لئے کھیت میں ایک پتّھر نصب کر دیا جاتا تھا۔ اُسے رات کے وقت چُپکے سے اپنے کھیت کو وسیع کرنے کی خاطر ہٹایا جا سکتا تھا، یُوں اپنے ہمسائے کو فریب دیا جا سکتا تھا۔ اِس آیت کو اِس پارے کے عین درمیان میں کیوں لکھا گیا جس میں عدالتی کارروائی کا بیان کیا گیا ہے، مثلاً پناہ کے شہر اور سچی اور جھوٹی گواہی وغیرہ؟ یہ بتانا مشکل ہے

لیکن اِس سے اِس کی تعلیم میں ابہام پیدا نہیں ہوتا۔

۱۹: ۱۵-۲۱- کسی مقدمے میں کسی ایک شخص کی گواہی کافی نہیں تھی۔ دو یا تین گواہوں کی ضرورت تھی۔ جھوٹے گواہ پر کاہنوں اور قاضیوں کے رُوبرُو مقدمہ چلایا جاتا (۱۷: ۸، ۹) اور اُسے اُسی جُرم کی سزا دی جاتی جس کا مُدعا علیہ پر الزام لگایا جاتا تھا۔

"آنکھ کے بدلے آنکھ" اور "دانت کے بدلے دانت" کو قانونِ انتقام کا نام دیا جاتا تھا۔ اِسے انتقامی کہنے سے عموماً اس کی غلط تشریح کی گئی ہے، لیکن ایسا نہیں ہے۔ یہ قانون ظلم کے لئے لائسنس نہیں ہے، بلکہ یہ ظلم کے لئے حد مقرر کرتا ہے۔ سیاق وسباق میں اِس حوالے سے بتایا گیا ہے کہ جھوٹے گواہ کو کس قسم کی سزا دینی چاہئے۔

س۔ جنگ کے بارے میں قوانین (باب ۲۰)

۲۰: ۱-۸- ۲۰ باب جنگ کے بارے میں خُدا کے لوگوں کے لئے ایک ہدایت نامہ ہے۔ کاہنوں کے سپرد یہ کام بھی تھا کہ جب بنی اسرائیل دشمنوں سے جنگ کریں، تو وُہ لوگوں کی حوصلہ افزائی کریں۔ مختلف لوگوں کو فوجی خدمت سے مُستثنیٰ قرار دیا گیا تھا (۱) وُہ جس نے حال ہی میں نیا گھر بنایا ہو، (۲) وُہ جس نے حال ہی میں تاکستان لگایا اور اُس کا پھل نہ کھایا ہو (۳) وُہ جس نے منگنی کر کے اب تک شادی نہ کی ہو (۴) وُہ جو ڈرپوک اور کچے دِل کا ہو۔ ایک مُفسّر لکھتا ہے:

> یہودی مُصنّفین اِس بات پر متفق ہیں کہ جنگ سے واپس جانے کی اِجازت صِرف اُنہی جنگوں میں تھی جو رضاکارانہ تھیں۔ یہ اُصُول اُن جنگوں کے لئے نہیں تھا جو اِلٰہی حکم کے تحت عمالیقیوں اور کنعانیوں کے خِلاف لڑی جاتی تھیں جِن میں ہر ایک شخص کے لئے جنگ کرنا لازِم تھا۔

۲۰: ۹- چونکہ ہر ایک اچھی فوج میں تنظیم اور مراتب لازم ہیں، اِس لئے لوگوں کی قیادت کرنے کے لئے سردار مقرر کئے گئے۔

۲۰: ۱۰-۲۰- دُوسری قوموں کے برعکس بنی اسرائیل کو یہوواہ کی راہنمائی میں جنگ کا فرق جاننا لازم تھا۔ یہ فرق اِسرائیل کی آئندہ سوچ کے لئے ضروری تھا کہ وُہ ایک مہربان اور شفیق خُدا کے تحت مُقدّس لوگ ہیں۔ جنگ ضرُوری تھی، لیکن اس سے پیدا شُدہ ہر بُرائی پر خُداوند کنٹرول رکھے گا۔ اگر ہم دُوسری قوموں مثلاً اسوریوں کے ظالمانہ دستوروں کا مُطالعہ کریں تو ہم راہنمائی کے

اِن اُصُولوں کو سراہیں گے۔ جنگ کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ درج ذیل فرق مُلاحظہ فرمائیے :

۱۔ قریب اور دُور شہر (۱۰-۱۸)۔ مُلک کے شہر ایک فوری خطرہ تھے، یہ بہت بگڑے ہُوئے تھے، اور اُن کی بربادی لازِم تھی۔ وُہ شہر جو مُلک سے باہر تھے لیکن جو اُس علاقے کی حدُود کے اندر تھے جِس کا وعدہ ابرہام سے کیا گیا تھا اُن شہروں کو پہلے صُلح کی شرائط پر صُلح کی پیش کش کی جائے۔ اگر وُہ اِنکار کردیں تو صِرف مَردوں کو مار دیا جائے لیکن عورتوں اور بچّوں کی جان بخشی کر دی جائے۔ یہ شہر بنی اسرائیل کو بَدی کی طرف مائل کرنے کے لئے اِس قدر خطرہ نہیں تھے جس قدر وُہ شہر جو اِسرائیل کی سرحدوں کے اندر تھے۔

۲۔ پھل دار اور بے پھل درخت (۱۹، ۲۰)۔ یہاں یہ اُصُول موجُود ہے کہ اِسرائیل ایسی جنگ نہ کرے جس میں کُلی طور پر بربادی اور تباہی کی جائے۔ سارے مُلک کو مکمل طور پر برباد کرنے کے بجائے اُنہیں فائدہ مند چیزوں کا تحفُّظ کرنا تھا۔

ع۔ مُختلف قوانین (ابواب ۲۱-۲۵)

(۱) نامعلُوم قتل کے لئے کفّارہ (۲۱: ۱-۹)

اگر مُلک میں کِسی مقتول کی لاش ملے اور قاتِل کا پتہ نہ چل سکے تو وہاں کے قریبی شہر کے بُزرگ اِس کے لئے کفّارہ دیں۔ وُہ بہتے پانی کی وادی میں ایک بچھیا لاتے اور وہاں اِسے ذبح کرتے۔ وُہ بچھیا پر اپنے ہاتھ دھوتے، وُہ اپنی بے گُناہی کا اِقرار کرتے کہ اِس قتل کا جُرم ہمارے ذِمّے نہ لگایا جائے۔ گو انفرادی جُرم کا تعیّن نہ ہو سکتا تاہم ایک اجتماعی جُرم تھا جِس کے کفّارے کی ضرورت تھی، مُلک کو خون کی ناپاکی سے صاف کرنا تھا۔ یہ قریب ترین شہر کی ذمّہ داری تھی۔

کسی نے آیات ۱-۹ کے بارے میں کہا ہے کہ مسیح کی موت کے سِلسلے میں اسرائیل کے ہاتھ خون آلُودہ ہیں اور راست طریقے سے انہیں پاک صاف کرنے کی ضرورت ہے۔

(۲) جنگ کی قیدی خواتین (۲۱: ۱۰-۱۴)

ایک اِسرائیلی کو جنگ میں قید کی ہُوئی خوبصورت عورت سے شادی کرنے کی اجازت تھی۔ لیکن وُہ اُس کی رسمی طہارت اور علیحدگی کے بعد ہی یہ قدم اُٹھا سکتا تھا (لیکن اِس بارے کا اطلاق

مُلکِ کنعان کی عورت پر نہیں ہوتا)۔ یہ شادی آزمائشی مُدت کی ماہیت کی حامل تھی، اگر وُہ اُس سے خوش نہ ہوتا تو وُہ بالآخر اُسے چھوڑ سکتا تھا۔ تاہم وُہ اُسے بیچ نہیں سکتا تھا اور نہ اُسے اُس کے ساتھ تشدد آمیز سلوک کرنے کی ہی اِجازت تھی۔

(۳) پہلوٹھے کے حُقُوق (۲۱: ۱۵-۱۷)

غیر محبُوبہ بیوی سے پہلوٹھے کو اُس کے پیدائشی حق سے محرُوم نہیں کیا جا سکتا تھا۔ یہ آیات اِس باب کی تصدیق نہیں کرتیں کہ خُدا کثرتِ ازدواج کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، بلکہ صِرف اِس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ کثرتِ اِزدواج میں بھی پہلوٹھے کے حقُوق کا تحفّظ کیا جائے۔ بعض اوقات خُدا نے اپنے مُطلق العِنان فیصلے سے خاندان کے پہلوٹھے کو چھوڑ کر چھوٹے کو برکت دی مثلاً یعقوب اور عیسو، افرائیم اور مُنسّی۔ تاہم یہ عام اصُول سے مُستثنیٰ قرار دیا گیا، یہ خُدا کے اِنتخاب پر مبنی تھا۔ عام اصُول یہی تھا جس کا یہاں بیان کیا گیا ہے۔

(۴) ضِدّی اور گردن کش بیٹے (۲۱: ۱۸-۲۱)

اگر شہر کے بزرگ کسی باغی بیٹے کو مجرم پائیں تو اُسے سنگسار کیا جاتا تھا۔ اِس کا لُوقا ۱۵ باب میں تائب مُسرف بیٹے سے موازنہ کریں جس کا پُرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔

(۵) پھانسی پانے والے مجرموں کی لاشیں (۲۱: ۲۲، ۲۳)

یہ متن فی الواقع مسیح کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ گو وُہ بے گناہ تھا، اُسے لکڑی پر لٹکایا گیا۔ وُہ اُس لعنت کو برداشت کر رہا تھا جس کے ہم مُستحق تھے۔ اُس کی لاش کو رات بھر صلیب پر لٹکے رہنے کی اجازت نہ دی گئی (دیکھیں یوحنا ۱۹: ۳۱)۔

(۶) رویّے کے بارے میں نَو قوانین (۲۲: ۱-۱۲)

۲۲: ۱-۳۔ باب ۲۲، احبار ۱۹: ۱۸ کی تشریح ہے جس میں یہ عمُومی حکم دیا گیا ہے کہ "اپنے پڑوسی سے محبّت رکھ"۔ حتّٰی کہ کسی شخص کے دُشمنوں سے ہمسایوں جیسے سلوک کا تقاضا کیا گیا تھا (خروج ۲۳: ۴، ۵)۔ اگر کسی اِسرائیلی کے پڑوسی (بھائی) سے کوئی نقصان ہو جاتا تو اُسے اجازت

نہیں تھی کہ وُہ اُس سے بے رُخی کا مظاہرہ کرے ۔ خواہ یہ جانور ہو، یا لباس ہو یا کوئی اَور چیز، اُس کا فرض تھا کہ وُہ اُسے اپنے گھر لے جائے اور مُطالبے تک اُسے اپنے گھر میں رکھے ۔

۲۲ : ۴ ۔ اِسرائیلیوں کا یہ بھی فرض تھا کہ اگر کسی پڑوسی کا جانور گر جائے تو وُہ اُسے اُٹھانے میں اُس کی مدد کریں ۔

۲۲ : ۵ ۔ مَردوں کو اجازت نہیں تھی کہ وُہ عورتوں کا لباس پہنیں، اور نہ ہی عورتوں کو اجازت تھی کہ وُہ مَردوں کا لباس پہنیں ۔ خُدا لباس کی ایسی تبدیلی سے نفرت کرتا ہے ۔

۲۲ : ۶، ۷ ۔ پرندے کے گھونسلے سے بچّوں کو تو لیا جا سکتا تھا، لیکن ماں کو آزاد کرنے کا حُکم تھا تاکہ وُہ مُسلسل اپنی نسل میں اضافہ کر سکے ۔

۲۲ : ۸ ۔ گھر کی چھت پر منڈیر بنانا ضرور تھا تاکہ کوئی شخص گر نہ جائے ۔ چھت رفاقت کی جگہ تھی ۔ اِس رفاقت کا تحفّظ کرنا نہایت ضروری تھا، خاص کر چھوٹے بچّوں کا جو بے پروائی برتتے ہیں ۔

۲۲ : ۹-۱۱ ۔ یہُودیوں کو منع کیا گیا تھا کہ (۱) وُہ اپنے تاکستان میں مختلف قسم کے بیج نہ بوئیں (۲) بَیل (پاک) اور گدھے (ناپاک) دونوں کو جوئے میں نہ جوتیں ۔ (۳) اُون اور سن سے بنا ہُوا کپڑا نہ پہنیں ۔ پہلی ممانعت سے ظاہر ہوتا ہے کہ خُدا کے کلام کی خالص تعلیم کے ساتھ اضافہ کرنا، دُوسرے میں ناہموار جُوئے کا بیان کیا گیا ہے ۔ تیسرے میں ایمان دار کی عملی زندگی میں راست بازی اور ناراستی کے اختلاط کے بارے میں لکھا گیا ہے ۔

۲۲ : ۱۲ ۔ یہُودیوں کو اپنے لباس کے چاروں کونوں پر جھالر لگانے کے لئے کہا گیا، یہ خُدا کی فرماں برداری کی مسلسل یاد دہانی تھی (گنتی ۱۵ : ۳۷-۴۱) ۔ گنتی ۱۵ : ۳۷ اور اِس کے بعد کی آیات میں اِن جھالروں کی وجوہات پیش کی گئی ہیں ۔

(۷) پاک دامنی (۲۲ : ۱۳-۳۰)

۲۲ : ۱۳-۲۱ ۔ اِس پارے میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر کوئی مَرد کسی لڑکی سے شادی کرے اور وُہ مشکوک ہو جائے کہ وُہ کنواری نہیں تھی تو کیا کیا جائے ۔ عورت کے پہلے جنسی تجربے کے بعد غالباً شادی کے بستر کی چادر پر کنوارپن کی شہادت کے نشان ہوتے ۔ اگر ماں اور باپ کنواری لڑکی کے کنوارپن کی شہادت دے دیتے تو مشکوک خاوند کو تادیب کے طور پر چاندی کی

پچاس مثقال جرمانہ کیا جاتا، اور اُسے مجبور کیا جاتا کہ وہ اُس عورت کے ساتھ رہے۔ لیکن اگر لڑکی شادی سے قبل غیر اخلاقی حرکت کی مرتکب ہوتی تو اُسے سنگسار کیا جاتا۔

۲۲:۲۲-۳۰۔ اِس باب کی باقی آیات میں مختلف قسم کی جنسی بداخلاقی کا ذکر کیا گیا ہے۔ (۱) مرد اور عورت دونوں کو زناکاری کے ارتکاب پر سزائے موت دی جاتی۔ (۲) اگر کوئی مرد کسی عورت کی جس کی منگنی ہو چکی تھی شہر میں عصمت دری کرتا اور وہ نہ چلّاتی تو دونوں کو زناکاری کے جرم میں مار دیا جاتا۔ (۳) اگر کوئی مرد کسی عورت کی جس کی منگنی ہو چکی تھی کھیت میں عصمت دری کرتا جہاں مدد کے لئے اُس کا چلّانا نہ سُنا جاتا تو مرد کو سزائے موت دی جاتی اور عورت بے قصور ٹھہرتی۔ (۴) اگر کوئی مرد کسی کنواری سے جنسی فعل کا مرتکب ہوتا، تو وہ چاندی کی پچاس^{۵۰} مثقال لڑکی کے والد کو ادا کرتا اور اُس لڑکی سے شادی بھی کرتا۔ (۵) آیت ۳۰ میں خاندان کے کسی فرد سے جنسی تعلقات کی ممانعت کی گئی ہے۔

(۸) وہ جو جماعت میں شریک نہیں ہو سکتے تھے (۲۳:۱-۸)

مختلف لوگ خداوند کی جماعت میں داخل ہونے سے محروم رکھے گئے یعنی اُن کے شہری اور عبادت گزار کی حیثیت سے پورے حقوق نہیں تھے (۱) وہ شخص جس کے اعضائے تولید نقصان دِہ تھے، یا تھے ہی نہیں۔ (۲) ایک حرام زادہ شخص ——— وہ جو ناجائز تعلقات کی پیدائش تھا۔ (۳) عمونی یا موآبی۔ (۴) ادومی یا مصری۔ آیت ۴ میں کہا گیا ہے کہ موآبیوں نے "روٹی اور پانی سے اسرائیلیوں کا استقبال نہ کیا"۔ جبکہ استثنا ۲:۲۹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض موآبیوں نے کھانے پینے کی چیزیں یہودیوں کو بیچیں۔ "روٹی اور پانی لے کر استقبال کرنا" ایک محاورہ ہے جس کا مطلب ہے، پُرتپاک استقبال۔ موآبیوں نے ایسا استقبال نہ کیا۔

خوجے جماعتی عبادت میں شریک نہیں ہو سکتے تھے۔ حرام زادے، موآبی اور عمونی کو دسویں پشت تک جماعت سے خارج رکھا جاتا۔ ادومی اور مصری تین^{۳} پشتوں کے بعد داخل ہو سکتے تھے۔ اگر کوئی خداوند کی طرف رجوع لاتا تو اِن اصولوں میں گنجائش موجود تھی۔ داؤد کے سورماؤں میں عمونی اور موآبی دونوں شامل تھے (۱-تواریخ ۱۱: ۳۹، ۴۶)۔ بعضوں کا خیال ہے کہ اِس اصول کا اطلاق مردوں پر ہوتا تھا، اِس لئے رُوت پر اِس کا اطلاق نہ ہوا۔ بعض کی دانست میں "دسویں پشت" ایک محاورہ ہے اور اِس کا مطلب ہے لامحدود عرصے تک۔

(۹) لشکر گاہ میں صفائی (۲۳: ۹-۱۴)

آیت ۹ فوجی خدمت کی خاطر گھر سے دُور مَردوں کو در پیش آزمائشوں کے بارے میں انتباہ ہے (یا شاید یہ آیات ۱۰-۱۴ کا دیباچہ ہے)۔

اِحتلام کے سِلسلے میں قانون یہ ظاہر کرتا ہے کہ جس اُصول سے زِندگی پیدا کرنے کا تعلُّق ہے، اُس کے تقدس کو قائم رکھا جائے۔

ہر ایک سپاہی کے لئے لازم تھا کہ وُہ لشکر گاہ کی صفائی کے پیشِ نظر اپنے ہتھیاروں میں ایک میخ بھی رکھے۔ فُضلہ کو فوری طور پر ڈھانپ دینا ضرُوری تھا۔ اگر تاریخ میں تمام فوجیں اِس سادہ سے قانون کی پیروی کرتیں، تو وُہ اکثر اوقات بہت سی متعدی بیماریوں کے پھیلنے سے بچ جاتیں۔

(۱۰) سماجی اور مذہبی قوانین (۲۳: ۱۵-۲۵)

۲۳: ۱۵-۱۶۔ اگر کوئی بدیشی غلام اپنے آقا سے فرار ہو کر آزاد ہو جاتا تو اُسے اس کے مالک کے پاس واپس نہ کیا جاتا۔ یُوں اسرائیل کو مظلوم کی پناہ گاہ بننا تھا۔

۲۳: ۱۷-۱۸۔ حُکم دیا گیا کہ کسی فاحشہ عورت اور لُوطی کو مُلک میں برداشت نہیں کیا جائے گا، اور ایسے غیر اخلاقی دھندے کی کمائی کو خُداوند کے گھر میں منّت کی ادائیگی کے لئے نہ لایا جائے۔ "کُتّے" کا مطلب ہے لُوطی۔

۲۳: ۱۹-۲۰۔ یہُودی کو کسی دُوسرے یہُودی کو اُدھار دی گئی رقم پر سُود لینے کی اجازت نہ تھی، لیکن کسی غیر قوم سے سُود لینے کی انہیں اجازت تھی۔ یہ خرُوج ۲۲: ۲۵ میں پہلے سے دیے ہُوئے اُصُول کی مزید تفصیل ہے، جس میں غریبوں سے سُود لینے کی ممانعت کی گئی ہے۔

۲۳: ۲۱-۲۳۔ منّتیں رضاکارانہ تھیں۔ لازِم نہیں تھا کہ کوئی شخص خُداوند کے حضُور منّت ماننا، لیکن اگر وُہ منّت مان لیتا تو اُس پر یہ فرض تھا کہ وُہ اِسے پُورا کرے۔

۲۳: ۲۴-۲۵۔ مُسافروں کو اجازت تھی کہ وُہ اپنی موجودہ ضرُورت کے مطابق انگور توڑ کر کھائیں، لیکن اُنہیں برتن میں ڈالنے کی اجازت نہیں تھی، اور انہیں کھیت میں سے بالیں توڑنے کی اِجازت تھی، لیکن وُہ صِرف ہاتھوں سے بالیں توڑ سکتے تھے اور انہیں ہنسوا استعمال کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ خداوند کے ایام میں اُس کے بارہ شاگردوں نے اِس رعایت کا فائدہ اُٹھایا

(مرقس ۲: ۲۳)۔

(۱۱) طلاق اور دوبارہ شادی (۲۴: ۱-۴)

کوئی مرد اپنی بیوی کو کسی بے ہودہ بات کی وجہ سے طلاق دے سکتا تھا اور طریقِ کار یہ تھا کہ وُہ طلاق نامہ لکھ کر اُسے دے دے۔ تب وُہ کسی دُوسرے شخص سے شادی کر سکتی تھی۔ لیکن اگر اس کا دوسرا خاوند مرجاتا یا اُسے طلاق دے دیتا تو پہلا خاوند اُس سے دوبارہ شادی نہیں کر سکتا تھا۔ یہوواہ نے اِسرائیل کو گویا طلاق نامہ دیا (یرمیاہ ۳: ۱-۸)، تاہم وہ مستقبل میں اُس کو اُس کی بے وفائی سے پاک صاف کر کے پھر واپس لے لے گا۔ خُدا کی محبت کی گہرائیوں کا اندازہ لگائیں، وُہ ناقابلِ محبت سے محبت کرنے کے لئے کس قدر انکساری کا اظہار کرتا ہے۔

(۱۲) مختلف سماجی قوانین (۲۴: ۵ - ۲۵: ۴)

۲۴: ۵ - جس شخص نے نئی نئی شادی کی ہو، اُسے پہلے سال میں جنگ میں جانے کی ضرورت نہیں تھی۔ اس سے اُسے وقت ملتا کہ وُہ اپنے ازدواجی بندھنوں کو مضبوط کرے اور اُس کی اولاد ہو۔ اگر اُسے جنگ کے لئے جانا پڑتا اور وُہ مارا جاتا، تو اُس کا نام بنی اسرائیل میں سے مِٹ جاتا جب تک کہ اُس کا کوئی قریبی رشتے دار اُس کے لئے اولاد پیدا نہ کرے۔ یہ "چھڑانے والا رشتے دار" قریبی رِشتے دار ہوتا جو اُس بیوہ سے شادی کرنے کے قابل اور رضامند ہوتا۔ اِس شادی سے پیدا ہونے والا پہلا لڑکا، پہلے خاوند کا وارث ہوتا۔ اِس سے خاندان کا نام چلتا اور زمین بھی خاندان میں رہتی۔

۲۴: ۶ - چونکہ چکّی کا پاٹ کسی شخص کا ذریعۂ معاش ہوتا، اس لئے کسی کاروباری مُعاہدے میں اُسے گروی نہیں رکھا جا سکتا تھا۔ چکّی کے نچلے یا اُوپر کے پاٹ کو گروی رکھنے سے وُہ شخص اناج پیسنے سے محرُوم ہو جاتا۔

۲۴: ۷ - اِغوا کرنے والا یا غلام بنا کر بیچنے والا موت کی سزا کا مستحق تھا۔

۲۴: ۸، ۹ - لاویوں کو دی ہُوئی ہدایات کی پیروی کرتے ہُوئے کوڑھ پھیلنے کے واقعے سے خصُوصی طور پر مُحتاط رہنے کے لئے کہا گیا۔ مریم کے واقعے کو انتباہ کے طور پر پیش کیا گیا۔

۲۴: ۱۰ - ۱۳ - کِسی شخص کو گرَو کی چیز لینے کے لئے کسی کے گھر میں گھسنے کی اجازت

نہیں تھی۔ اگر کوئی اِتنا غریب ہوتا کہ وہ اپنے کپڑے گروی رکھ دیتا تو یہ اُسے ہر شام واپس لوٹا دیئے جاتے تاکہ وہ ان میں سو سکے۔

۲۴: ۱۴، ۱۵۔ کسی مزدور کی اُجرت کو فوری طور پر ادا کرنے کا حکم تھا۔

۲۴: ۱۶۔ کسی شخص کو کسی دُوسرے کے گُناہ کی خاطر سزائے موت نہیں دی جا سکتی تھی۔

۲۴: ۱۷-۲۲۔ پردیسی، یتیم اور بیوہ کے مُقدمے میں اِنصاف برتنے کے لئے کہا گیا۔ کسی کھیت کی فصل کو پُورے طور پر نہ کاٹا جائے۔ غریبوں اور بے کسوں کے لئے کھیت میں فصل کا کُچھ حصّہ چھوڑ دیا جاتا۔ اِسی اُصُول کا اِطلاق زیتون اور انگور کے درختوں پر بھی ہوتا۔ رونلڈ سائیڈر اپنے تاثرات یُوں پیش کرتا ہے:

> مصر میں اُن کی غربت اور ظُلم کی یاد اُنہیں آمادہ کرتی کہ وہ پردیسیوں، بیواؤں اور یتیموں کے لئے فیاضی سے کھیت کی فصل رکھ چھوڑیں۔

جب جان نیوٹن کو نئی پیدائش کا تجربہ ہُوا، تو اُس نے آیت ۲۲ کو جلی حرُوف میں لکھ کر اپنی بیٹھک میں لٹکا دیا تاکہ یہ مُسلسل اُسے یاد دہانی کراتی رہے۔

۲۵: ۱-۳۔ اگر کسی شریر پر جُرم ثابت ہو جاتا اور اُسے کوڑوں کی سزا دی جاتی تو اُسے ۴۰ چالیس کوڑوں سے زیادہ سزا نہ دی جاتی۔ یہودی عموماً ۳۹ کوڑے لگاتے تاکہ اگر گنتی میں کوئی غلطی رہ گئی ہو تو وہ اِس قانون کی خلاف ورزی سے بچے رہیں (دیکھیں ۲۔ کرنتھیوں ۱۱: ۲۴)۔

۲۵: ۴۔ دائیں میں چلتے ہُوئے بَیل کا مُنہ نہیں باندھا جاتا تھا بلکہ اُسے کُچھ اناج کھانے کی اجازت تھی۔ پولس اِس آیت کو ۱۔ کرنتھیوں ۹: ۹-۱۱ میں یہ تعلیم دینے کے لئے استعمال کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص مذہبی خدمت کے سِلسلے میں محنت کرتا ہے تو مادی چیزوں سے اُس کی مدد کی جائے۔ یُوں پولس رسُول ہم پر ظاہر کرتا ہے کہ شریعت کا ایک رُوحانی پہلو بھی ہے۔ یہ لغوی معنوں میں تخفیف نہیں کرتا، بلکہ یہ ہم پر واضح کرتا ہے کہ اکثر اوقات ظاہری مفہوم میں رُوحانی مفہوم پوشیدہ ہوتا ہے۔ بائبل کا محنتی طالب علم رُوحانی سبق کی تلاش کرتے ہُوئے اس پر عمل کرے گا۔

(۱۳) مرحُوم بھائی کی بیوہ سے شادی کرنا (۲۵: ۵-۱۰)

اگر کوئی شادی شُدہ اِسرائیلی بے اولاد مر جاتا تو یہ خدشہ تھا کہ اُس کا نام مِٹ جائے گا اور اُس کی جائیداد خاندان سے نکل جائے گی۔ چنانچہ مرحُوم کے بھائی کو اُس کی بیوہ سے شادی

کرنے کے لئے حکم دیا گیا۔ بہت سی قدیم اقوام میں بھی مرحوم بھائی کی بیوہ سے شادی کا رواج موجود تھا۔ اگر بھائی اِس کے لئے رضامند نہ ہوتا تو بیوہ شہر کے بزرگوں کے پاس جاتی اور اُن کے سامنے صُورتِ حال بیان کرتی۔ تب اُسے بزرگوں کے رُوبرُو حاضر ہو کر یہ موقع دیا جاتا کہ وُہ اپنی نارضامندی کی تصدیق کرے۔ اگر وہ اپنے انکار پر ڈٹا رہتا، تو بیوہ اُس کی جُوتی کا ایک پاؤں اُتار کر اُس کے مُنہ پر تھُوکتی۔ اِس کے بعد یہ امر اُس کے لئے بدنامی کا باعث ہوتا کہ وُہ اپنے بھائی کے نام کو زِندہ رکھنے کے لئے رضامند نہ تھا۔

احبار ۲۰ : ۲۱ میں کِسی شخص کو اپنے بھائی کی بیوی سے شادی کرنے کے لئے منع کیا گیا، یہاں اُس سے شادی کرنے کا حکم دیا گیا۔ بلاشبہ احبار میں مذکور حوالے کا اِطلاق اِس صُورت میں ہوتا تھا جبکہ بھائی ابھی زندہ ہو، جبکہ اِستِثنا میں صُورتِ حال یہ ہے کہ بھائی مر چُکا ہو اور اُس کی اولادِ نرینہ وارِث نہ ہو۔

(۱۴) تین مختلف قوانین (۲۵ : ۱۱ - ۱۹)

۲۵ : ۱۱، ۱۲ - اگر کوئی عورت کسی مَرد کو اپنے خاوند کے ساتھ لڑائی میں بے حیائی سے پکڑے یعنی اُس کی شرم گاہ کو پکڑے تو اُس کا وُہ ہاتھ کاٹ ڈالا جائے۔ اُس کے اِس عمل سے اُس مَرد کے لئے یہ خطرہ لاحق ہو سکتا تھا کہ اُس کا کوئی وارث پیدا نہ ہو سکے، اِس لئے یہ سخت سزا مقرر کی گئی تھی۔

۲۵ : ۱۳ - ۱۶ - باٹ اور پیمانوں کے سلسلے میں دیانت داری سے کام لینے کا حکم دیا گیا۔ لوگ اکثر خریدتے وقت ایک طرح کے (دُرست) اور بیچتے وقت دُوسری طرح کے (غلط) باٹ رکھتے۔ یہ خُداوند کے نزدیک مکرُوہ ہے۔

۲۵ : ۱۷ - ۱۹ - عمالیقیوں کی نسل کو ان کے فریب اور ظُلم کی بِنا پر بالکل فنا کرنے کا حکم دیا گیا تھا (خروج ۱۷ : ۸ - ۱۶)۔ بنی اسرائیل کو بتایا گیا کہ وُہ عمالیقیوں کو فنا کرنا نہ بھُولیں، لیکن یُوں لگتا ہے کہ وُہ بھول گئے تھے۔ ساؤل نے اپنے دَور میں اُن کو ختم نہ کر کے خداوند کی نافرمانی کی (۱ سموئیل ۱۵ باب) درحقیقت حزقیاہ کے ایام میں اُنہوں نے "اُن باقی عمالیقیوں کو جو بچ رہے تھے قتل کیا" (۱ - تواریخ ۴ : ۴۳)۔

ف - رسُومات اور تصدیق (باب ۲۶)

(۱) پہلے پھلوں کی رسم (۲۶ : ۱ - ۱۱)

مُلکِ موعُود میں بس جانے کے بعد لوگوں کے لئے لازم تھا کہ وُہ خُدا کے مسکن میں جائیں ، اور اپنی پیداوار کے پہلے پھلوں کو کاہن کے سامنے پیش کریں ۔ خُداوند نے جو کچھ اُن کے لئے کِیا ، یہ اُس کی شکرگزاری کے اظہار کے طور پر تھا ۔ تب اُنہیں اپنے ساتھ خُدا کے پُرفضل تعلقات کو یاد کرنا تھا ، اپنے بزرگ یعقوبؔ ، مِصر کی غلامی ، خُدا کی پُرزور مخلصی اور اُس ملک پر قبضے کو یاد کرنا تھا جس میں دُودھ اور شہد بہتا ہے ۔

(۲) تیسرے سال کی دہ یکی کی رسم (۲۶ : ۱۲ - ۱۵)

مذکورۂ بالا پہلے پھلوں کے علاوہ یہودیوں کو دُوسری دہ یکی بھی دینا ہوتی تھی جسے تہواری دہ یکی کہا جاتا تھا ، جس میں لاویوں ، پردیسیوں ، یتیموں اور بیواؤں کو ہر تیسرے سال شامل کیا جاتا تھا ۔ یہ حاجت مندوں کو اُن کے اپنے قصبوں میں تقسیم کی جاتی تھی ۔ تب لوگوں کو اپنے خُداوند کے سامنے گواہی دینا ہوتی تھی کہ اُنہوں نے دہ یکی کے سِلسلے میں اُس کے سارے احکام کو مانا ہے ۔

(۳) عہد کی تصدیق (۲۶ : ۱۶ - ۱۹)

چونکہ لوگ رضامند ہو گئے تھے کہ وُہ خُداوند کی راہوں میں چلیں گے ، اِس لئے اُس نے اِس کے عوض انہیں اپنی خاص قوم کی حیثیت سے قبول کیا اور اُن سے وعدہ کیا کہ وُہ اُنہیں سب قوموں سے سربلند کرے گا ۔ وُہ ایک مُقدس قوم تھی اِس لئے کہ خُدا نے اُنہیں دُوسری قوموں سے الگ کر لیا تھا ۔ لیکن اُس نے اُن کی کسی خوبی کی بنا پر یہ قدم نہ اُٹھایا ۔ وُہ یہوواہ کی خاص قوم ہونے کے باعث دیگر قوموں سے مُختلف تھے ۔ اِس عزت افزائی کے جواب میں اُنہیں اُس کے احکام کی فرماں برداری کرنی تھی ۔

ص ۔ لعنتیں اور برکتیں (ابواب ۲۷ - ۲۸)

۲۷ : ۱ - ۸ — دریائے یردن کو پار کر کے موعُودہ مُلک میں داخل ہونے کے بعد ، بنی اسرائیل کو پتھروں کی ایک بڑی یادگار قائم کرنے ، اُس پر سفیدی کرنے اور اُس پر شریعت کی ساری باتیں لکھنے کے لئے کہا گیا ۔ یہ یادگار کوہِ عیبال پر قائم کرنا تھی ، اور اِس کے ساتھ ناتراشیدہ پتھروں کا مذبح بنانے کا حکم بھی دیا گیا ۔

۲۷: ۹، ۱۰۔ یہودی کچھ وقت سے خُدا کے چُنے ہوئے لوگ تھے، اور اب جبکہ وُہ ملک میں داخل ہونے کو تھے، وُہ خصوصی معنوں میں اُس کی قوم بن گئے۔ جس مہربانی کا اظہار اُس نے اُن کے ساتھ کیا، لازم تھا کہ وُہ بھی اپنی طرف سے محبّت سے اُس کی فرماں برداری کریں۔

۲۷: ۱۱-۱۳۔ چھ قبائل کو مقرر کیا گیا کہ وہ کوہِ گرزیم پر کھڑے ہو کر برکتوں کے جواب میں "آمین" کہیں۔ دُوسرے قبائل کو کوہِ عیبال پر کھڑے ہو کر لعنتوں کی تصدیق کرنا تھا۔ ملاحظہ فرمائیے کہ افرائیم اور منسّی کا علیحدہ ذِکر نہیں کیا گیا، بلکہ اس کے بجائے یوسف کے قبیلے کو فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ روبن اسرائیل کا پہلوٹھا (جس نے اپنا پیدائشی حق کھو دیا)، اور زبولون (لیاہ کا سب سے چھوٹا بیٹا) لونڈیوں کے بیٹوں کے ساتھ کوہِ عیبال پر تھے۔ پسندیدہ قبائل کوہِ گرزیم پر تھے۔

۲۷: ۱۴-۲۶۔ لاویوں کو (دیکھیں آیت ۹) دونوں پہاڑوں کے درمیان وادی میں کھڑے ہونا تھا۔ جب وُہ برکتوں یا لعنتوں کا اعلان کرتے تو لوگ جواباً "آمین" کہتے۔ آیات ۱۵-۲۶ میں لعنتوں کا ذِکر ہے۔ اِن کا تعلق بت پرستی، والِدین کی بےعزّتی (آیت ۱۶)، سرحدوں کو سرکانے (آیت ۱۷)، اندھوں کو دھوکا دینے (آیت ۱۸)، غریبوں اور کمزوروں کا اِستحصال کرنے (آیت ۱۹)، گھرانے میں طرح طرح کی زناکاری (آیات ۲۰، ۲۲، ۲۳)، چوپائے سے جماع کرنے (آیت ۲۱)، اپنے ہمسائے کو خُفیہ طور پر قتل کرنے، بےگناہ کا رشوت لے کر قتل کرنے (آیت ۲۵)، خُدا کی شریعت کی نافرمانی کرنے سے (آیت ۲۶) ہے۔ اِس تقریب کا تواریخی بیان یشوعؔ ۸: ۳۰ اور مابعد کی آیات میں ہے۔ ملاحظہ فرمائیے کہ یشوعؔ نے موسیٰ کی دی ہُوئی ہدایات پر کس قدر دھیان سے عمل کیا۔

یہ بات نہایت اہمیت کی حامل ہے کہ باب ۲۷ میں صِرف لعنتوں کو بیان کیا گیا ہے۔ اِس کا کوئی اَور طریقِ کار ہو نہیں سکتا تھا کیونکہ پولسؔ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ "جتنے شریعت کے اعمال پر تکیہ کرتے ہیں وہ سب لعنت کے ماتحت ہیں" (گلتیوں ۳: ۱۰)۔ مطلب نہ صِرف یہ تھا کہ شریعت کی خِلاف ورزی کریں گے، بلکہ وُہ اُصولی طور پر شریعت کے ماتحت تھے۔

۲۸: ۱-۱۴۔ آیت ۱ کا ۲۶ باب کی آخری آیت کے اِن الفاظ سے تعلق ہے: "خُدا تجھ کو ممتاز کرے"۔ اِس سے باب ۲۷ کو دونوں ابواب یعنی ۲۶ اور ۲۸ کے درمیان تشریحی حیثیت حاصل ہو جاتی ہے۔ بائبل کے بعض طلبا کا خیال ہے کہ آیات ۳-۶ میں بیان شدہ برکتیں وُہ

نہیں تھیں جن کے ساتھ چھٹے قبائل کو کوہِ عیبال پر مخاطب کیا گیا بلکہ اِس پُورے باب میں موسیٰ بیان کرتا ہے کہ اسرائیل کو کیا کیا برکتیں ملیں گی۔ پہلی چودہ آیات میں اُن برکتوں کا بیان ہے جو فرماں برداری کے نتیجے میں حاصل ہوں گی، جبکہ آخری ۵۴ آیات میں اُن لعنتوں کا بیان ہے جو خدا کو ترک کرنے کے نتیجے میں اُن پر نازل ہوں گی۔ موعُودہ برکتوں میں قوموں میں سرفرازی، مادّی ترقی، بڑھنا پھلنا، زرخیزی، فصل کی کثرت، جنگ میں فتح اور بین الاقوامی کاروبار شامل ہیں۔

۲۸: ۱۵-۳۷۔ لعنتوں میں قِلّت، بنجر پن، فصلوں کا خراب ہونا، پت روگ، بیماری، مُہلک وبائیں، قحط سالی، جنگ میں شکست، جنُون، دِل کی گھبراہٹ، مُصیبت، پریشانی اور کمزوری شامل ہیں (آیات ۱۵-۳۲)۔ آیات ۳۳-۳۷ میں غیر مُلک میں اسیری کی پیش گوئی کی گئی جو اسُوری اور بابلی اسیری میں پوری ہوئی۔

اِسرائیلی قوموں کے درمیان باعثِ حیرت اور ضربُ المثل اور انگشت نُما بنیں گے۔

۲۸: ۳۸-۴۶۔ لعنت کے باعث بنی اسرائیل کی فصلیں، تاکستان اور زیتُون کے درخت خراب ہو جائیں گے۔ اُن کے بچّے اسیری میں چلے جائیں گے اور اُن کے درختوں اور پیداوار کو ٹڈیاں چٹ کر جائیں گی۔ غیر قومیں سرفراز ہوتی جائیں گی اور بنی اِسرائیل پست ہی پست ہوتے جائیں گے۔ آیات ۱۲ اور ۴۴ میں کسی قِسم کا کوئی تضاد نہیں ہے۔ اگر بنی اسرائیل فرماں برداری کریں گے تو وہ بین الاقوامی سطح پر قرض دیں گے۔ اگر وہ نافرمان ہوں گے تو اُنہیں قرض لینا پڑے گا۔

۲۸: ۴۷-۵۷۔ غیر مُلکی حملہ آوروں کے محاصرے کی خوف ناک صُورتِ حال کا آیات ۴۹ تا ۵۷ میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ اس قدر وحشت ناک ہوگا کہ لوگ ایک دُوسرے کو کھائیں گے۔ جب بابلیوں اور بعد ازاں رومیوں نے یروشلیم کا مُحاصرہ کیا تو یہی کُچھ وقُوع پذیر ہُوا۔ ان دونوں اوقات میں آدم خوری عام تھی۔ سُلجھے ہُوئے اور حسّاس لوگ دشمن بن کر انسانوں کا گوشت کھانے لگے۔

۲۸: ۵۸-۶۸۔ وباؤں اور بیماریوں سے بنی اسرائیل کی آبادی بہت حد تک کم ہو جائے گی۔ اور بچ جانے والے رُوئے زمین پر بکھر جائیں گے اور وہ وہاں مُسلسل ایذا رسانی کے خوف میں رہیں گے۔ حتیٰ کہ خُدا اپنے لوگوں کو جہازوں میں ڈال کر واپس مِصر کو لے جائے گا۔ یوسیفس مُورخ کے مُطابق یہ پیش گوئی کہ بنی اسرائیل پھر مِصر کو واپس جائیں گے، جُزوی طور پہ طِطُس کے دَور میں پُوری ہُوئی، جب یہُودیوں کو وہاں جہاز میں لے جا کر غلامی میں بیچ ڈالا۔

لیکن اس نام "مصر" کا مطلب عام غلامی بھی ہو سکتا ہے۔ خدا نے بنی اسرائیل کو ماضی میں حقیقی مصری غلامی سے مخلصی دلائی تھی، لیکن اگر وہ اُس سے محبت نہ رکھیں اور فرماں برداری کے مطالبے کے حق کو تسلیم نہ کریں، اور اگر وہ بیوی کی حیثیت سے اپنے آپ کو پاک نہ رکھیں اور اگر وہ اُس کی خصوصی اُمت نہ رہیں بلکہ دُوسری قوموں کی مانند بن جائیں، تب پھر وہ غلامی میں بیچ دیئے جائیں گے۔ لیکن اُس وقت وہ اِس قدر خستہ حال ہوں گے کہ کوئی انہیں غلام کے طور پر لینا بھی پسند نہ کرے گا۔ "جسے بہت دیا گیا اُس سے بہت طلب کیا جائے گا" (لوقا ۱۲: ۴۸)۔ بنی اسرائیل کو تمام دوسری قوموں سے بالاتر حقوق دیئے گئے تھے، اِس لئے زیادہ جواب دہ تھے، اور اُن کی سزا بھی سخت تھی۔

جب ہم ان لعنتوں پر غور کرتے ہیں تو ہم یہوواہ کے غضب نازل کرنے پر ششدر رہ جاتے ہیں۔ لفظوں کی صفائی اور تفصیلات بیان کرنے میں کسی طرح کی کمی نہیں۔ موسیٰ نے جلی اور واضح الفاظ میں حقیقت کی تصویر پیش کی ہے۔ بنی اسرائیل کو ضرور جاننا چاہئے کہ فرماں برداری سے انہیں کیا حاصل ہوگا تاکہ وہ اُس کے جلالی اور عظیم نام "خداوند تیرا خدا" کا خوف ماننا سیکھیں۔

۳۔ موسیٰ کا تیسرا خطبہ ——— ملکِ موعود کے لئے عہد (ابواب ۲۹-۳۰)

ا۔ موآب میں قائم کردہ عہد (۲۹: ۱-۲۱)

۲۹: ۱۔ عبرانی بائبل کے مطابق ۲۹ باب کی پہلی آیت کا منطقی طور پر گزشتہ باب سے تعلق ہے۔ کائل اور ڈیلیچ اِسے ابواب ۲۹ اور ۳۰ کا عنوان تصور کرتے ہیں۔

۲۹: ۲-۹۔ لوگوں نے اُس عہد کو توڑا جو انہوں نے خدا کے ساتھ کوہِ سینا پر باندھا۔ اب موسیٰ نے انہیں دعوت دی کہ وہ اُس عہد کی تصدیق کریں جو انہوں نے ملکِ موعود میں داخل ہونے سے پیشتر موآب کے میدانوں میں باندھا تھا۔ لوگوں میں خداوند اور اُس کے اُن کے لئے مقصد کو سمجھنے میں کمی تھی۔ خداوند کی آرزو تھی کہ انہیں ایسا دل دے جو سمجھے، اور آنکھیں دے جو دیکھیں، اور کان دے جو سُنیں، لیکن انہوں نے مسلسل اپنی بے اعتقادی اور نافرمانی سے اِن باتوں کو قبول نہ کیا۔ اسرائیل کو آسمان سے مَن اور چٹان میں سے پانی دیا گیا اور انہیں زندہ رہنے کے لئے انسان کے ہاتھوں کی تیار کردہ چیزوں

پر انحصار نہ کرنا پڑا۔ اس کا یہ مقصد تھا کہ وہ خداوند اپنے خدا کی ساری وفاداری اور محبت کو جان سکے۔

اِس عہد کی پابندی کی تحریک دینے کے لئے موسیٰ نے ایک بار پھر خدا کی بھلائی کو بنی اسرائیل کے سامنے دُہرایا۔ یعنی مصر میں معجزات، زوردار طریقے سے اُن کی مخلصی، بیابان میں چالیس سالہ زندگی، سیحون اور عوج کی شکست اور یردن کے پار کی زمین کا روبن، جد اور منسی کے آدھے قبیلے میں تقسیم کرنا۔

۲۹: ۱۰-۲۱۔ موسیٰ نے لوگوں کو دعوت دی کہ وہ خدا کے ساتھ قسم سے باندھے ہوئے عہد میں شریک ہوں (آیات ۱۰-۱۳) اور انہیں یاد دلایا کہ اِس عہد کا تعلق اُن کی اولاد سے بھی ہے (آیات ۱۴، ۱۵)۔ عہد کی پابندی سے قاصر رہنے کی صورت میں انہیں سخت سزا ملے گی۔ باغیوں کو ایسی ہر ایک آزمائش سے آگاہ رہنا ہوگا کہ وہ غیر قوموں کے بتوں کی پرستش کر کے سوچیں کہ وہ خدا کے غضب سے بچ جائیں گے (آیات ۱۶-۲۱)۔ آیت ۱۹ میں یوں لکھا ہے: "ایسا آدمی لعنت کی یہ باتیں سُن کر دِل ہی دل میں اپنے کو مبارک باد دے اور کہے کہ خواہ میں کیسا ہی ہٹی ہو کر تر کے ساتھ خشک کو فنا کر ڈالوں تو بھی میرے لئے سلامتی ہے"۔ کوئی شخص بچ نہیں سکے گا۔

ب۔ عہد توڑنے کی سزا (۲۹: ۲۲-۲۹)

۲۹: ۲۲-۲۸۔ آنے والی نسلیں اور غیر قومیں اسرائیل کی بربادی دیکھ کر پوچھیں گی کہ اِس مُلک کا سدوم اور عمورہ، ادمہ اور ضبوئیم کے شہروں کا سا حال ہوا۔ اور انہیں یہ جواب دیا جائے گا۔ "اُن کے باپ دادا کے خدا نے جو عہد اِن کے ساتھ ... باندھا تھا اُسے اِن لوگوں نے چھوڑ دیا اور جا کر اَور معبودوں کی عبادت اور پرستش کی"۔

۲۹: ۲۹۔ گو بعض ایک پوشیدہ باتیں ہیں جنہیں صرف خدا ہی جانتا ہے، خصوصی طور پر اپنی عدالت سے متعلق اُمور کے متعلق صرف اُسے ہی علم ہے، موسیٰ نے لوگوں کو یاد دلایا کہ اُن کی ذمہ داری کو واضح طور پر ظاہر کر دیا گیا ہے کہ وہ خداوند کے عہد کی پابندی کریں۔ اِس آیت میں یہ کہا گیا ہے کہ خدا کی مرضی کے علم سے اِنسان پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ لوگ خدا کے کلام کی فرماں برداری کے جواب دِہ ہیں نہ کہ

اُسے دُوسروں کو سزا دینے کے لئے استعمال کریں۔ اِس اصُول کو عہدِ جدید میں کئی بار پیش کیا گیا ہے۔ "پس جو کوئی بھلائی کرنا جانتا ہے اور نہیں کرتا اُس کے لئے یہ گُناہ ہے۔" (یعقوب ۴: ۱۷)۔

ج۔ عہد سے رجُوع لانے کے لئے بحالی (باب ۳۰)

۳۰: ۱-۱۰- ۳۰ باب میں پہلے سے بتا دیا گیا ہے کہ لوگ عہد کو توڑیں گے جس کے نتیجے میں اُنہیں اسیری میں لے جایا جائے گا۔ اور فی الحقیقت یہی کچھ ہُوا۔ تاہم اگر وُہ توبہ کر کے اُس کی طرف رجُوع لائیں تو خُدا اُن پر رحم کر کے اُن کو بحال کرے گا۔ وُہ اُنہیں اُن کے مُلک میں واپس لائے گا۔ اِس جسمانی بحالی کے علاوہ رُوحانی تجدید بھی ہوگی۔ "خداوند تیرا خُدا تیرے اور تیری اولاد کے دِل کا ختنہ کرے گا" (آیت ۶)۔ تب لوگ فرمانبرداری کی برکتوں سے لُطف اندوز ہوں گے جبکہ اُن کے دشمنوں پر لعنت ہوگی۔ حق تعالیٰ کی تدبیریں ناکام نہیں ہوتیں گو اُس کی تدبیروں کے محور لوگ ناکام ہو جائیں۔ خُدا بزرگوں سے کئے ہُوئے اپنے وعدے کو پُورا کرے گا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے موعُودہ ملک اُن کی نسل کو دے دے گا۔ خُداوند جانتا تھا کہ اسیری ناگزیر تھی۔ لیکن اِس کے بعد وُہ انہیں بحال کر کے تبدیل کرے گا۔ یہ عظیم محبّت کرنے والے کی غیر مشروط محبّت کی کارکردگی ہے۔ آیت ۶ میں اُس موضُوع کو چھیڑا گیا جسے سینکڑوں سال بعد نبیوں نے زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا یعنی نیا عہد (یرمیاہ ۳۲: ۳۹ اور مابعد، حزقی ایل ۳۶: ۲۴ اور مابعد)۔ گو اِس عہد کو پرانے عہد نامہ میں ظاہر کیا گیا، لیکن مسیح کی موت تک اِس کی تصدیق نہ ہُوئی، کیونکہ اُس کا خُون نئے عہد کا خُون تھا (لُوقا ۲۲: ۲۰)۔

۳۰: ۱۱-۱۴- مُوسیٰ نے لوگوں کو یاد دِلایا کہ یہ عہد نہ تو اُن کے لئے سمجھنے میں مشکل ہے (پُراسرار) اور نہ دُور (ناقابلِ رسائی) ہی ہے۔ اُن سے یہ تقاضا نہیں کیا گیا کہ وُہ ناممکن پر عمل کریں۔ خُداوند نے یہ عہد اُن کو دیا۔ اب اُن کی ذمہ داری تھی کہ اُس کی فرماں برداری کریں۔ پولُس رسُول نے رومیوں ۱۰: ۵-۸ میں اِن آیات کا مسیح اور انجیل پر اِطلاق کیا۔ پابندی کے لئے یہ عہد اِس قدر آسان بھی نہیں تھا، لیکن خُدا نے ناکامی کی صُورت میں گنجائش رکھی تھی۔ لوگوں کو اِس صُورت میں توبہ کرنے اور مقررہ قربانیاں لانے کے لئے حکم دِیا گیا۔ چونکہ یہ قربانیاں

مسیح کی مثیل تھیں اِس لئے ہم یہ سبق اخذ کرتے ہیں کہ وُہ جو گُناہ کرتے ہیں ، توبہ کریں اور خُداوند یسوع مسیح پر ایمان لائیں ۔

۳۰: ۱۵-۲۰ ۔ لوگوں کو دعوت دی گئی کہ وُہ ایک طرف زندگی اور بھلائی اور دُوسری طرف موت اور بُرائی میں سے اِنتخاب کریں ۔ زندگی فرماں برداری کے لئے ، اور موت نافرمانی کے لئے ۔ موسیٰ نے بڑے زور دار طریقے سے اُنہیں زندگی اور برکت کا انتخاب کرنے کے لئے کہا ۔ متوقع جواب سے اچھے نتائج پیدا ہوں گے ، جن میں عُمر کی درازی اور کثرت کی رُوحانی زندگی شامل ہے ، اور یہ متوقع جواب اِن الفاظ میں پوشیدہ ہے "اور اُسی سے لپٹا رہے" ۔ یہی لعنت کا واحد متبادل تھا ۔

۴ ۔ موسیٰ کے آخری ایّام ۔ مُلکِ موعُود سے باہر اِنتقال

(ابواب ۳۱ - ۳۴)

ا ۔ موسیٰ کا جانشین (باب ۳۱)

۳۱: ۱-۸ ۔ موسیٰ کی عمر اب ۱۲۰ سال تھی ۔ وُہ خُدا کے حکم کو جانتا تھا جس میں یہ کہا گیا تھا کہ اُسے اپنی قوم کے ساتھ دریائے یردن کو عبور کرنے کی اجازت نہیں ، لیکن اُس نے لوگوں کو یاد دِلایا کہ خُداوند اُن کے ساتھ جائے گا ، اور یشوع اُن کا راہنما ہوگا اور کہ اُن کے دشمنوں پر اُن کی فتح یقینی ہے ۔ اس کے بعد موسیٰ نے یشوع کے نئے تقرر کا عوامی سطح پر اعلان کیا اور اُسے یقین دلایا کہ خُداوند اُس کے ساتھ ہے (آیات ۷ ، ۸) ۔

۳۱: ۹-۱۳ ۔ تحریری شریعت لاویوں کے سپُرد کی گئی ۔ اِسے عہد کے صندُوق کے ساتھ رکھا گیا ۔ دس احکام کی دونوں تختیاں عہد کے صندُوق کے اندر رکھی گئیں (خروج ۲۵: ۱۶؛ عبرانیوں ۹: ۴) ۔ شریعت کی نقل عہد کے صندُوق کے ساتھ رکھی گئی ۔ ہر ساتویں سال شریعت کو تمام اسرائیلیوں کی موجودگی میں پڑھا جاتا تھا ۔

آج کل کتابِ مُقدّس کی تلاوت کو افسوس ناک حد تک نظر انداز کیا جاتا ہے ۔ سی ۔ ایچ ۔ میکنٹاش کے درج ذیل الفاظ آج کل زیادہ سچ ہیں بہ نسبت ایک صدی پہلے جب یہ لکھے گئے تھے ۔

> خُداوند کے کلام کو شخصی اور عوامی سطح پر نہ تو پیار کیا جاتا اور نہ اِس کا

مُطالعہ ہی کیا جاتا ہے۔ گندا لٹریچر نجی طور پر پڑھا جاتا ہے، اور موسیقی اور رسُومات کو عوامی سطح پر بہُت زیادہ پسند کیا جاتا ہے۔ ہزاروں لوگ موسیقی سُننے کے لئے ٹکٹ کے پیسے بھی ادا کریں گے، لیکن بہُت تھوڑے لوگ کتاب مُقدّس کی تلاوت کے لئے جمع ہوں گے۔ یہ حقائق ہیں، اور حقائق زوردار دلائل ہیں ... مذہبی جذبات کے اکسائے جانے کے لئے پیاس بڑھ رہی ہے، لیکن کتابِ مُقدّس کے خاموشی سے مُطالعہ اور خُداوند کے لوگوں کے ساتھ مِل کر اُس کی پرستش کرنے کے ذَوق میں کمی واقع ہو رہی ہے۔

اِس سے اِنکار ناممکن ہے۔ ہمیں اِس کے لئے اپنی آنکھیں بند نہیں کرنی چاہئیں۔ اِس کی شہادت ہمیں ہر جگہ مِلتی ہے۔

خُدا کا شُکر ہو کہ مختلف جگہوں پر کُچھ ایسے لوگ ہیں جو فی الحقیقت خُدا کے کلام کو پیار کرتے، پاک رفاقت میں خُوشی سے جمع ہوتے، اور کلام کی بیش قیمت سچائیوں کا مُطالعہ کرتے ہیں۔ خُداوند ایسے لوگوں کی تعداد میں اضافہ کرے اور انہیں برکت دے۔

۳۱: ۱۴-۱۸۔ جُونہی مُوسیٰ کی رحلت کے ایّام قریب آئے خُدا نے اُسے اور یشوعؔ کو خیمۂ اجتماع میں بُلایا اور بادل کے ستون میں اُن کے سامنے ظاہر ہُوا۔ اُس نے پہلے سے مُوسیٰ پر ظاہر کر دیا تھا کہ بنی اسرائیل جلد ہی بُت پرستی کی طرف رجوع کریں گے اور خُدا کے غضب کا نشانہ بنیں گے۔

۳۱: ۱۹-۲۲۔ تب خُدا نے مُوسیٰ کو حُکم دیا کہ وُہ اپنے لئے ایک گیت لِکھ لے اور بنی اِسرائیل کو سکھائے تاکہ آنے والے ایّام میں اُن کے خِلاف یہ گواہ ہو۔

۳۱: ۲۳۔ خُدا نے شخصی طور پر یشوعؔ کے تقرر کا آغاز کیا کہ وُہ اُس کے لوگوں کی مُلکِ موعُود میں راہنمائی کرے اور مضبُوط اور دلیر ہونے کے لئے اُس کی حوصلہ افزائی کی۔ یہوواہ کی طرف سے اِن الفاظ کے ساتھ یشوعؔ ضرور مضبُوط ہُوا ہوگا۔ اُس نے ابھی ابھی خُداوند سے آنے والی قومی برگشتگی کے بارے میں سُنا تھا (آیت ۱۶) لہٰذا اُسے ایک بار پھر یقین دہانی کی ضرورت تھی تاکہ وُہ آئندہ کام کے لئے بے دِل نہ ہو جائے۔

۳۱: ۲۴-۲۷۔ شریعت کی کتاب یعنی اِستثنا لاویوں کے سپُرد کی گئی۔ جب بنی اسرائیل

خداوند کو ترک کریں گے تو یہ اُن کے خلاف شہادت دے گی۔

۳۱: ۲۸-۳۰۔ تب موسیٰ نے جیسا کہ خُدا نے اُسے حکم دیا تھا درج ذیل گیت اُن کے قبیلوں کے بزرگوں اور منصب داروں کے سپرد کیا۔

ب۔ موسیٰ کا گیت (باب ۳۲)

۳۲: ۱-۳۔ اِس گیت کا ہم درج ذیل الفاظ میں خُلاصہ پیش کر سکتے ہیں۔ کائنات کو دعوت دی گئی کہ وہ خُدا کا کلام سُنے۔ یہ بارش اور اوس کی طرح تازہ دم کرتا اور تقویت دیتا ہے۔ آیت ۳ میں (جسے ہم گیت کا عُنوان کہہ سکتے ہیں) موسیٰ اُن کے خُدا کو عظمت دیتا ہے۔ یہ گیت اُس کے اپنے لوگوں سے تواریخی تعلقات کے سیاق وسباق میں خداوند کی عظمت کا اظہار کرتا ہے۔

۳۲: ۴-۹۔ خُدا کی عظمت، انصاف، وفاداری اور پاکیزگی کے باوجود بنی اسرائیل نے اُسے ترک کیا اور اُس کا گناہ کیا۔ بنی اسرائیل کی بدی اور برگشتگی کے پسِ منظر میں یہاں یہوواہ کی خصوصیات کے جلال کو ظاہر کیا گیا ہے۔ اُن کا باپ اور خالق ہونے کے باوجود اُس کی بہت کم شکر گزاری ادا کی گئی۔ جب خُدا تعالیٰ نے غیر قوموں میں زمین کو تقسیم کیا، اُس نے پہلے اپنی قوم کی ضروریات کو پُورا کیا۔ یہ اُس کی اپنے لوگوں کے لئے محبّت اور بھلائی تھی۔

۳۲: ۱۰-۱۴۔ بنی اسرائیل کے جنم اور بچپن کو آیت ۱۰ میں بیان کیا گیا ہے۔ مِصر سے خروج کے بعد خُدا نے مادہ عقاب کی طرح اپنے لوگوں کی راہنمائی کی، انہیں سِکھایا اور اُن کی حفاظت کی (آیت ۱۱)۔ اسرائیل کی حفاظت میں کِسی اجنبی معبُود نے کوئی کردار ادا نہ کیا۔ تو پھر قوم نے کیوں بُت پرستی کی طرف رجُوع کیا اور یہوواہ کی بھلائی کِسی دُوسرے سے منسوب کی؟ آیت ۱۳ سے شرُوع کر کے گیت نبوّتی کیفیت اختیار کر لیتا ہے۔ خُداوند انہیں موعُودہ مُلک کی برکتوں میں لایا۔

۳۲: ۱۵-۲۰۔ لیکن یسورون (بنی اسرائیل کے لئے ایک شاعرانہ نام)، بمعنی "راست باز لوگ" نے یہوواہ سے بغاوت کی اور بُتوں کی طرف رجُوع ہوا۔ اُنہوں نے جنّات کے سامنے قُربانی دینے کو ترجیح دی، اور اکثر اوقات اُن کے سامنے اپنے بچّوں کی قربانی دی۔ وہ یہاں تک بے وقوف بن گئے کہ انہوں نے اپنے دیوتاؤں کی پرستش شروع کر دی۔ یُوں اُنہوں نے اپنی حقیقی

چٹان کو نظر انداز کر دیا اور اپنے حقیقی باپ کو بُھلا دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ خُداوند نے اُن سے اپنا چہرہ چھپا لیا۔ جب اُنہیں اسیری میں بھیج دیا گیا تب خُدا کے اپنے چہرے کو چھپا لینے کی پیش گوئی پُوری ہو گئی۔

۳۲: ۲۱-۳۳۔ بنی اسرائیل کو ایک طرف کرنے کے بعد خُدا نے غیر قوموں پر اپنا فضل ظاہر کیا تاکہ اسرائیل کو غیرت دلائے (جیسا کہ دَورِ حاضر میں کلیسیا کا حال ہے)۔ اِسی اثنا میں اسرائیل قوم مُنتشر ہو جائے گی اور ایذا رسانی کا دُکھ اُٹھائے گی۔ لیکن انہیں پُوری طرح برباد نہیں ہونے دیا جائے گا تاکہ اُن کے دشمن قوم کے زوال کی غلط تشریح نہ کریں۔ یہ اِس لئے نہیں تھا کہ اُن کے دشمنوں کی چٹان مضبوط تھی، بلکہ اِس لئے کہ اسرائیل کی چٹان نے انہیں اُن کی بدی کی وجہ سے ہلاک ہونے کے لئے اُن کے حوالے کر دیا۔

۳۲: ۳۴-۴۳۔ اِس حِصّے میں اُن قوموں پر خُدا کے انتقام کا ذکر ہے جن کے وسیلے سے بنی اسرائیل کو سزا دی گئی (آیت ۳۵)۔ انتقام لینا (آیت ۳۵) اور بدلہ لینا (آیت ۳۶) خُداوند کا کام ہے۔ اُس نے اپنے نام کی قسم کھائی ہے (کیونکہ اُس سے بڑا کوئی نہیں ہے)۔ وُہ اپنے مخالفوں سے نپٹے گا۔ ملاحظہ فرمائیے کہ کس حد تک مکمل طور پر یہ سزا دی جائے گی (آیات ۴۱، ۴۲)۔ نتیجتہً خُدا کے لوگ اور تمام قومیں خوشی منائیں گی کیونکہ خُدا نے خُود انتقام لیا ہے اور اپنے مُلک اور قوم کے لئے کفّارہ دیا ہے۔

۳۲: ۴۴-۴۷۔ یُوں یہ گیت بنی اِسرائیل قوم کا تواریخی اور نبوّتی خاکہ پیش کرتا ہے۔ اِس گیت کو پڑھنے کے بعد مُوسیٰ نے اِن الفاظ کے ساتھ خُداوند کی پیروی کرنے کے لئے کہا: "کیونکہ یہ تمہارے لئے کوئی بے سُود بات نہیں بلکہ تمہاری زندگانی ہے"۔

۳۲: ۴۸-۵۲۔ تب خُداوند نے مُوسیٰ کو کوہِ نبو کی چوٹی پر بُلایا، جہاں اُسے مُلکِ موعُود کو دیکھنے کی اجازت دی گئی۔ مریبہ قادِس پر اُس کے گناہ کے باعث اُسے کنعان میں داخل ہونے نہیں دیا جائے گا بلکہ وُہ کوہِ نبو پر وفات پائے گا اور موآب کی وادی میں اُسے دفن کر دیا جائے گا (مقابلہ کریں ۳۴: ۶)۔

ج۔ مُوسیٰ کی برکتیں (باب ۳۳)

اِس باب میں کئی عبرانی الفاظ نہایت مُبہم ہیں، اِس لئے مختلف مُفسّرین نے مختلف

تفسیریں اور مختلف آرا پیش کی ہیں ۔ اس تفسیر میں عبرانی الفاظ کے مختلف ممکنہ مفاہیم کی تفصیل کو بیان کرنا ممکن نہیں، اِس لئے ہم صرف ہر ایک برکت کا مختصر اور نبوّتی نظریہ پیش کریں گے ۔

۳۳ : ۱-۵ ۔ مردِ خدا موسیٰ نے اب آخری عمل کے طور پر اسرائیل کے قبائل کو برکت دی ۔ آیات ۲-۵ میں خدا کی اپنے لوگوں کی پُرمحبت بھلائی کا ذکر کیا گیا ہے ۔ کوہِ سینا پر اُس نے شریعت دی ۔ شعیر اور فاران کے شہر سینا اور کنعان کی راہ میں تھے ۔ وہ شاعرانہ زبان میں بیان کرتا ہے کہ خداوند یسورون میں بادشاہ ہے اور فتح کے لئے اپنے لوگوں کی راہنمائی کرتا ہے ۔ تب انفرادی طور پر برکتوں کا ذکر ہے ۔

۳۳ : ۶ ۔ رُوبن یردن کے مشرق اور موآب کے شمال میں آباد تھا ۔ رُوبن حملوں کے لئے غیر محفوظ ہوگا، اس لئے اُس کے واسطے دُعا کی گئی ہے کہ وُہ ختم نہ ہو جائے بلکہ جیتا رہے ۔ شمعون کا ذکر نہیں کیا گیا ۔ یہوداہ کے ساتھ اِس کے تعلقات بہت گہرے ہو گئے اور ممکن ہے کہ اُس کی برکت میں اِسے شامل کیا گیا ہو ۔

۳۳ : ۷ ۔ کنعان کی فتح میں یہ قبیلہ راہنمائی کرے گا ۔ خداوند سے دُعا کی گئی ہے کہ وُہ جنگی مردوں کی مدد کرے اور انہیں بحفاظت اپنے لوگوں میں واپس لائے ۔

۳۳ : ۸-۱۱ ۔ لاوی ۔ خدا نے اُوریم اور تُمیم لاوی کو دیئے ۔ مسّہ اور مریبہ کے چشمے پر لوگوں نے اِس قبیلے کی نکتہ چینی کی ۔ جب لوگوں نے سونے کے بچھڑے کی پرستش کی تو لاوی کے قبیلے نے اپنے لوگوں کے خلاف خدا کا ساتھ دیا ۔ لاوی کے قبیلے کو مخصوص کر لیا گیا کہ وُہ قوم کو تعلیم دے اور قربانیاں چڑھائے ۔ موسیٰ دُعا کرتا ہے کہ خداوند اُس کے مال پر برکت دے اور وُہ خوشی سے اپنی خدمت سرانجام دے اور جو اُس سے نفرت کرتے ہیں انہیں فنا کرے ۔

۳۳ : ۱۲ ۔ بنیمین ۔ ہیکل یعنی زمین پر خدا کا مسکن بنیمین کے علاقے میں قائم کیا جائے گا، جو پہاڑیوں سے گھرا ہوگا ۔ اِس لئے بنیمین کی یہ تصویر پیش کی گئی ہے کہ وُہ پیارا قبیلہ ہوگا، اور اُس کی خداوند کے ساتھ گہری رفاقت ہوگی ۔

۳۳ : ۱۳-۱۷ ۔ یوسف ۔ یوسف کی نسل کے علاقے کو اُوپر سے شبنم اور نیچے سے چشمے سیراب کریں گے ۔ یہ بہت زیادہ پھلدار ہوگا اور اُسے خداوند کی خوشنودی حاصل ہوگی

جس نے اپنے آپ کو جلتی جھاڑی میں ظاہر کیا۔ یوسف کے دونوں قوی بیٹے قوموں کو فتح کریں گے۔ افرائیم کو پہلوٹھے کا حق دیا گیا۔ اس لئے افرائیم کے لاکھوں لاکھ اور منسّی کے ہزاروں ہزار ہیں۔

۳۳: ۱۸-۱۹- زبولون اور اِشکار - وہ گھر اور گھر سے باہر کامیاب ہوں گے، اور وہ خداوند کے پہاڑ پر یعنی یروشلیم میں پرستش کے لئے قوموں کی راہنمائی کریں گے۔ یہ قبیلے سمندر اور زمین کے فیض سے لطف اندوز ہوں گے۔ چونکہ ایسا کوئی دستاویزی ثبوت نہیں کہ انہوں نے قوموں کی پرستش کی راہنمائی کی اور چونکہ ماضی میں انہیں خشکی میں محصور کر دیا گیا اس لئے اس برکت کا اطلاق ہزار سالہ بادشاہت پر ہوگا۔

۳۳: ۲۰، ۲۱- جد- خدا نے اِس قبیلے کو یردن کے مشرق میں بہت بڑا علاقہ دیا۔ جد اِسے فتح کرنے اور اِس پر قابض رہنے کے لئے شیر کی طرح لڑا۔ اُس نے اپنی مرضی سے اِس خوبصورت چراگاہ کا اِنتخاب کیا۔ یہ ایک لیڈر کا حصّہ تھا۔ لیکن وُہ یردن کے مغرب کے علاقے کو فتح کرنے کے لئے قوم کے سرداروں کے ساتھ شامل ہوا، یُوں خُدا کی راست مرضی کو پُورا کیا۔

۳۳: ۲۲- دان- دان کا شیر کے بچے سے موازنہ کیا گیا ہے، جو خوفناک اور زور آور ہے اور اچانک حملہ کرتا ہے۔ دان کا اصل علاقہ کنعان کے جنوب مغرب میں تھا، لیکن دان کے قبیلے کے لوگ شمال مشرق میں ہجرت کر گئے اور بسن کا مُلحقہ اضافی علاقہ قبضے میں لے لیا۔

۳۳: ۲۳- نفتالی کنعان کے شمال مشرق میں سکونت پذیر تھا۔ اِس کا علاقہ جنوب میں گلیل کی جھیل تک تھا۔ یہ قبیلہ خُداوند کے لُطف وکرم اور برکت سے معمور تھا۔

۳۳: ۲۴، ۲۵- آشر کو یہ برکت دی گئی کہ اُس کی اولاد بے شُمار ہوگی، اُس کے دُوسرے قبیلوں کے ساتھ اچھے تعلقات ہوں گے، اور اُس کے علاقے میں زیتون کا تیل کثرت سے ہوگا۔ اِس قدر شاعرانہ پارے میں بینڈوں کے لئے پیتل اور لوہا عجیب مواد ہے۔ الیف۔ ڈبلیو۔ گرانٹس یہاں ایک دلچسپ متبادل ترجمہ پیش کرتا ہے:

> قدیم ترجموں کے برعکس بعض جدید تراجم میں "قوت" کی جگہ "آرام" پڑھا جاتا ہے۔ اِن دونوں میں تحفظ کا دوہرا اظہار کیا گیا ہے، اور ہم جس ترجمے

سے واقف ہیں، اُسے چھوڑنے کے لئے تیار نہ ہوں یعنی "جیسے تیرے دِن ویسے تیری قوت ہوگی"۔ یقیناً اِس خوبصورت برکت کے عین قریب یہ غیر موزوں نہ ہوگا "جیسے تیرے دِن ویسے تیرا آرام ہوگا"۔

۳۳: ۲۶-۲۹- اِختتامی آیات میں خداوند کی عظمت کو بیان کیا گیا ہے کیونکہ وہ اپنے لوگوں کے لئے سرگرمِ عمل ہوتا ہے۔ یسورون کا لاثانی خدا آسمان پر مدد کرنے کے لئے ہے۔ بے شمار لوگوں کو آیت ۲۷ سے تقویت ملی ہے۔ "ابدی خدا تیری سکونت گاہ ہے اور نیچے دائمی بازو ہیں"۔

اسرائیل کے دشمنوں کو خدا کی طرف سے تباہ کرنے، تحفّظ کے وعدے، سلامتی، خوشحالی اور فتح مندی سے موسیٰ کا گیت اختتام پذیر ہوتا ہے۔

د- موسیٰ کا انتقال (باب ۳۴)

۳۴: ۱-۸- گو موسیٰ کی رحلت کا بیان کسی اَور نے کیا، لیکن اس حقیقت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ موسیٰ نے باقی توریت کو نہیں لکھا۔ جب موسیٰ نے مُلک کو دیکھ لیا، تو وُہ کوہِ نبو پر وفات پا گیا اور خداوند نے اُسے ایک خفیہ قبر میں دفن کر دیا۔ بلاشبہ اُس کی قبر کو خفیہ رکھنے کی وجہ یہ تھی کہ کہیں لوگ شریعت دینے والے کا مزار بنا کر وہاں پرستش شروع نہ کر دیں۔ وفات کے وقت موسیٰ کی عمر ایک سو بیس برس تھی لیکن وُہ ابھی تک مضبوط، چاک وچوبند اور تیز حس تھا۔ یہ بیان ۳۱: ۲ کے متضاد نہیں ہے۔ لوگوں کی مزید راہنمائی نہ کرنے کی وجہ جسمانی نہیں بلکہ رُوحانی تھی۔ خدا نے اُسے بتا دیا تھا کہ اُس کے گناہ کے سبب سے وُہ اپنے لوگوں کے ساتھ کنعان میں نہیں جا سکے گا (۳۱: ۲) حالانکہ وُہ جسمانی قوت کے لحاظ سے ایسا کر سکتا تھا۔

۳۴: ۹- تب یشوع نے سپہ سالار کی حیثیت سے اپنے فرائض کو سنبھال لیا۔ گنتی ۲۷: ۱۸- ۲۳ میں خدا کے کلام کے مطابق موسیٰ نے یشوع کو اپنا جانشین مقرر کر دیا تھا۔ یُوں اُس کا خادم اُس کا جانشین بن گیا۔ یہ موسیٰ کی اِنکساری اور حِلم کی مزید گواہی تھی۔

۳۴: ۱۰- ۱۲- موسیٰ کو جس طور سے خراجِ تحسین پیش کیا گیا، بہُت کم لوگوں کو یہ اعزاز حاصل ہُوا۔ تاہم جب یہ آیات لکھی گئیں، تو مسیح ابھی ظاہر نہیں ہُوا تھا۔

آیت ۱۰ صرف مسیح کی پہلی آمد تک درست تھی۔ "موسیٰ تو اُس کے سارے گھر میں خادِم کی طرح دیانت دار رہا" (عبرانیوں ۳ : ۵)۔ اپنے گُناہ کے سبب وُہ مرا، اور اُس کی قبر کا کوئی علم نہیں۔ لیکن اُس کا مثیل خُداوند یسوع "اُس کے گھر کا مُختار ہے" (عبرانیوں ۳: ۵، ۶)۔ وہ ہمارے گناہوں کے لئے مؤا۔ اُس کی قبر خالی ہے کیونکہ وُہ آسمان پر اپنے باپ کے دہنے ہاتھ جا بیٹھا ہے۔ "پس اے پاک بھائیو! تُم جو آسمانی بُلاوے میں شریک ہو، اُس رسُول اور سردار کاہن یسوع پر غور کرو جِس کا ہم اقرار کرتے ہیں ... کیونکہ وُہ موسیٰ سے اِس قدر زیادہ عِزّت کے لائق سمجھا گیا جِس قدر گھر کا بنانے والا گھر سے زیادہ عِزّت دار ہوتا ہے" (عبرانیوں ۳: ۱، ۳)۔

تفسیرالکتاب عام ایمان داروں کے لئے تحریر کی گئی ہے جس میں سادگی سے پاک کلام کے گہرے بھیدوں سے پردہ اُٹھایا گیا ہے۔ اس پیش کش میں پرانے عہد نامے کی نہایت احتیاط کے ساتھ آیت بہ آیت تشریح کی گئی ہے۔ سادگی اور سلاست کے باوجود کلامِ مقدس کے متنازع مسائل سے پہلو تہی نہیں کی گئی، بلکہ مُصنّف نے اِن پر بھی تبصرہ کیا ہے اور اپنی رائے کے ساتھ ساتھ دیگر مفسّرین کے خیالات بھی دَرج کئے ہیں۔ علم الٰہیات کے ضمن میں مُصنّف نے اِعتدال پسندی کا دامن نہیں چھوڑا جو اِس کتاب کی ایک اَور خُوبی ہے۔ چنانچہ یہ تفسیر بائبل مقدس کے باضابطہ شخصی مطالعہ کے لئے ازحد مفید ثابت ہوگی۔